تزکیہ نفس اور معاشرت پر
ایک عظیم اصلاحی شاہکار

مکاشفۃ القلوب

(اردو)

حجۃ الاسلام امام محمد الغزالی قدس سرہ العزیز

فاروقیہ بک ڈپو
۴۲۲- مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

www.muftiakhtarrazakhan.com

تزکیۂ نفس اور حسنِ معاشرت پر ایک عظیم اصلاحی شاہکار

مُکاشفۃ القلوب اردو

تالیف

حجۃ الاسلام امام محمد الغزالی قدس سرہ العزیز

مترجم

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولانا علامہ تقدس علی خاں صاحب

(شیخ الجامعہ مدرسہ راشدیہ، پیر گوٹھ، ضلع خیرپور، سندھ)

مقدمہ

ادیب شہیر جناب شمس بریلوی

فاروقیہ بک ڈپو

۴۲۲، مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

کتاب	مکاشفۃ القلوب اردو
تالیف	حجۃ الاسلام امامِ غزالی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	علامہ تقدس علی خاں مدظلہ
سنِ ترجمہ	۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء
مقدمہ	ادیبِ شہیر جناب شمس بریلوی
کتابت	مولانا شاہ محمد چشتی سیالوی محمود پورہ، قصور
پروف ریڈنگ	انیس احمد نوری

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۷۸۶
۹۲

معنون باسم گرامی

آقائے نعمت، حضرت مفتی اعظم ہند

محمد مصطفیٰ رضا خاں

دامت برکاتہم القدسیہ
سجادہ نشین آستانۂ عالیہ
بریلی شریف

جن کی عمدہ تربیت و شفقت سے ہیچمدان فقیر اس درجہ پر فائز ہوا۔

فقیر تقدس علی خاں بریلوی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظیم خوشخبری

مدارس اہلسنّت والجماعت کے مدرسین و متعلمین کے لئے یہ خبر یقیناً باعثِ مسرت ہوگی کہ دہلی میں اہلسنّت کا شہرت یافتہ مرکزی کتب خانہ فاروقیہ بکڈپو اپنی گراں قدر خدمات انجام دینے میں مصروف ہے۔

بحمدہٖ تعالیٰ ہم نے اپنے ترقیاتی منصوبہ کو آگے بڑھاتے ہوئے مدارس اسلامیہ میں مروجہ درسی کتب کو بہترین انداز میں شائع کیا ہے، جسکی اب تک دنیائے سُنیت میں شدید ترین کمی محسوس کی جارہی تھی، اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے ہم نے درس نظامی کی کتب کو دلکش و دیدہ زیب طباعت اور عمدہ کاغذ پر طبع کر کے اہلسُنّت کی جانب سے احسان کا ایک عظیم بار اتار دیا ہے جو بلا شبہ ایک اہم کارنامہ ہے۔

تاجرانِ کتب، و منتظمین ادارہ سے گزارش ہے کہ درسی و غیر درسی کتب طلب فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

فاروقیہ بکڈپو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بے شمار اسلامی مسائل ومباحث پر مشتمل ایک نادر و وقیع مجموعہ

فقہ حنفی کا عظیم شاہکار

فتاویٰ رضویہ مترجم

از

فقیہ اسلام امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا حنفی قادری برکاتی بریلوی

قدس سرہٗ (وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)

خصوصیات فتاویٰ رضویہ مترجم

(۱) ——— عربی و فارسی عبارتوں کے اردو ترجمے

(۲) ——— حوالوں کی تخریج اور حسب ضرورت تحشیہ

(۳) - معیاری کتابت ● عمدہ کاغذ ● آفسیٹ طباعت ● عمدہ جلد۔

رضا فاؤنڈیشن لاہور کا تاریخی کارنامہ

مندرجہ بالا خصوصیات کے ساتھ فتاویٰ رضویہ اوّل، دوم، سوم کو آٹھ جلدوں میں مرتب کیا گیا ہے یہ آٹھوں جلدیں شاندار طباعت، عمدہ جلد اور نفیس کاغذ کے ساتھ ہندوستان میں پہلی بار منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ قیمت مجلد آٹھ جلدیں ۱۷۰۰/-

تاجرانِ کتب کے لئے خصوصی رعایت

ناشر: رضا اکیڈمی - ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳

تقسیم کار: فاروقیہ بکڈپو - ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فہرست

انتساب	۱۴
عرضِ ناشر	۱۵
حضرتِ مترجم کی شخصیت	۱۷
مقدمہ	۱۹
۱	۴۱
خوف و خشیت	۴۱
۲	۴۴
خوفِ الٰہی	۴۴
حکایت	۴۴
حکایت	۴۵
حضرتِ عمر اور خشیتِ الٰہی	۴۶
۳	۵۰
صبر و مرض	۵۰
صبر کی قسمیں	۵۰
حکایت	۵۰
حضرتِ زکریا علیہ السلام کو اُف کرنے کی ممانعت	۵۱
صوفیا کی نظر میں مصائب کی حقیقت	۵۲
مریض بندۂ مومن کے گناہ نہیں لکھے جاتے	۵۲
ایک عبرت انگیز حکایت	۵۲
جب مسافر مسافرت میں انتقال کرتا ہے	۵۴
حکایت	۵۵
۴	۵۶
ریاضت و خواہشاتِ نفسانی	۵۶
موسیٰ علیہ السلام کو درود پڑھنے کا حکم	۵۶
حضرتِ مالک بن دینار نے انجیر کھانا چاہا	۵۷
زندگی کی آخری گھڑی میں صبر	۵۸
حکایت	۶۰
حکایت	۶۰
۵	۶۱
غلبۂ نفس و عداوتِ شیطان	۶۱
حکیمانہ اقوال	۶۱
حکایت	۶۲
حضرتِ ابوالحسن رازی نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا	۶۲
عارفانہ نکتہ	۶۳
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی	۶۳
۶	۶۵
غفلت	۶۵
سب سے بڑی حسرت	۶۵
حکایت	۶۵
موت کے پیامبر	۶۵
محض دعویٰ بیکار ہے	۶۷
اطاعتِ الٰہی کا ثمرہ	۶۸
حضرتِ حسن بصری کا ایک دلنشیں خواب	۶۸
اللہ کی عبادت یا مخلوق کی عبادت	۶۸
نصیحت پر غلام کو آزاد کر دیا	۶۹
۷	۷۰
فسق، نفاق اور خدا فراموشی	۷۰
نکتہ	۷۰
مومن اور منافق کا فرق	۷۱
جہنم کے سات دروازے	۷۱
روایت	۷۴
مرنے کے بعد تأسف	۷۴

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۸	۷۵
توبہ	۷۵
فاسق کی قسمیں	۷۵
حکایت	۷۶
ایک جوان کی شرمندگی	۷۶
حکایت	۷۷
عتبہ کا عجیب واقعہ	۷۸
۹	۸۰
محبت	۸۰
درود نہ بھیجنے والے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اعراض	۸۰
جنابِ شبلی علیہ الرحمہ سے محبت کا دعوٰی	۸۲
۱۰	۸۴
عشق و محبت	۸۴
محبت کی تعریف	۸۴
مجنوں نے اپنا نام لیلیٰ بتایا	۸۵
محبت کی ابتدا اور انتہا	۸۵
اشارہ	۸۵
حکایت	۸۶
حکایت	۸۶
عاشق کی پہچان	۸۷
حکایت	۸۸
ایک بخیل منافق	۹۰
حضرتِ آسیہ کا ایمان	۹۰
۱۱	۹۲
اطاعتِ الٰہی محبتِ الٰہی و محبتِ رسول علیہ السلام	۹۲
حضرتِ بشر حافی کو بلند مقام کیسے عطا ہوا	۹۲
اللہ کا دیوانہ عاشق	۹۴
حکایت	۹۴
حکایت	۹۵
حکایت	۹۵
حضرتِ فضیل بن عیاض سے ایک سوال	۹۷
دلِ بیمار کا علاج	۹۷
دو آقاؤں کی خدمت	۹۸
حضرتِ موسیٰ علیہ السلام سے دوست کی فرمائش	۹۹
۱۲	۱۰۰
شیطان اور اس کا عذاب	۱۰۰
حکایت	۱۰۱
روایت	۱۰۱
مختلف آسمانوں پر شیطان کے نام	۱۰۲
اولادِ آدم پر شیطان کا غلبہ	۱۰۳
۱۳	۱۰۵
امانت	۱۰۵
امانت کے معنیٰ	۱۰۶
قرض کے سوا شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے	۱۰۸
۱۴	۱۱۰
نماز میں خضوع و خشوع	۱۱۰
حضرتِ علی کی نماز	۱۱۲
نماز میں چوری	۱۱۳
حکایت	۱۱۳
۱۵	۱۱۴
امر بالمعروف و نہی عن المنکر	۱۱۴
آخری زمانے کے بارے میں حضور علیہ السلام کا ارشاد	۱۱۶
مومن کیلئے ضروری ہے کہ دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے وقت خود بھی عمل کرے۔	۱۱۷

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

زمین پر شہداء سے بلند مرتبہ مجاہدین ۱۱۸
۱۶ ۱۲۱
عداوتِ شیطان ۱۲۱
شیطان کے وسوسے کا انجام ۱۲۱
شیطان کا گمراہ کن سوال ۱۲۲
انسانی قلب ایک قلعہ ہے ۱۲۳
کشتیٔ نوح میں شیطان کی سواری ۱۲۳
پیٹ بھر کر کھانا بھی انسان کو شیطان کے
پھندے میں پھنساتا ہے۔ ۱۲۴
دار الندوہ میں شیطان کا قریش کو مشورہ ۱۲۷
بیتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا خلافِ معمول تشریف لانا۔ ۱۳۱
سفرِ ہجرت میں زادِ راہ ۱۳۱
حضور پر قربان ہونا صدیقِ اکبر کی دلی آرزو تھی ۱۳۴
۱۷ ۱۳۶
امانت اور توبہ ۱۳۶
فضیلتِ درودِ پاک ۱۳۶
امانت کی تعریف ۱۳۷
امانت کے بارے میں ارشاداتِ نبوی ۱۳۷
توبہ کا وجوب ۱۳۸
توبہ کے بارے میں ارشاداتِ نبویہ ۱۳۸
زندگی کے آخری سانس تک توبہ قبول ہوگی ۱۴۰
گناہوں سے بچانا نیز الامر ربِ ذو الجلال ہے ۱۴۰
بابِ توبہ کبھی بند نہیں ہوتا ۱۴۱
توبہ کے بارے میں سرورِ کونین کا ارشادِ گرامی ۱۴۱
ایک درد انگیز توبہ ۱۴۲
۱۸ ۱۴۲
فضیلتِ رحم ۱۴۷
رحم کی حقیقت ۱۴۷
رحم کے بارے میں ارشاداتِ نبویہ ۱۴۸
حکایت ۱۴۹
حکایت ۱۴۹
سخی اللہ کے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے ۱۵۰
۱۹ ۱۵۲
درود شریف کی فضیلت ۱۵۲
نماز میں خضوع و خشوع ۱۵۲
قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے
میں پوچھا جائیگا۔ ۱۵۲
بدترین شخص نماز کا چور ہے ۱۵۳
نماز کس طرح ادا کی جائے؟ ۱۵۴
خضوع و خشوع سے نماز ادا کرنے والوں کی صفات ۱۵۵
نمازِ صبح ۱۵۵
نماز اندھیرے میں پڑھی جائے ۱۵۵
اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے ۱۵۷
۲۰ ۱۵۸
غیبت ۱۵۸
غیبت پر وعید ۱۵۸
چغلخور کا انجام ۱۵۹
حکمت ۱۵۹
چغلخور کی سزا ۱۵۹
جنابِ ابو اللیث بخاری کا ایک واقعہ ۱۶۰
غیبت کی بدبو اب کیوں محسوس نہیں ہوتی ۱۶۱
غیبت زنا سے بھی بدتر ہے ۱۶۲
۲۱ ۱۶۳

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

زکوٰۃ ۱۶۳
زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید ۱۶۳
قیامت کے دن فقراء، اغنیاء کے لئے باعثِ ہلاکت ہوں گے۔ ۱۶۴
عجیب و غریب حکایت ۱۶۴
۲۲ ۱۶۷
زنا ۱۶۷
زنا میں چھ مصیبتیں ہیں ۱۶۸
اَمرد ایک فتنہ ہے ۱۶۸
قومِ لوط علیہ السلام کے ایک تاجر کا واقعہ ۱۶۹
۲۳ ۱۷۰
حقوقِ والدین اور صلۂ رحمی ۱۷۰
نبیِ اکرم کے ارشادات ۱۷۱
صلۂ رحمی کے بارے میں چند احادیثِ مبارکہ ۱۷۵
۲۴ ۱۷۹
والدین سے حسنِ سلوک ۱۷۹
تین نوجوان اور نیک اعمال ۱۸۳
۲۵ ۱۸۵
زکوٰۃ اور بخل ۱۸۵
حضور علیہ السلام نے پانچ باتوں سے اللہ کی پناہ مانگی ۱۸۵
ابلیسِ لعین شیطان کو پسند کرتا ہے ۱۸۸
۲۶ ۱۸۹
طولِ امل ۱۸۹
امیدوں کا سہارا اور فرمانِ نبوی ۱۸۹
اللہ تعالیٰ سے کما حقہ شرم کرو ۱۹۰
ارشاداتِ صحابہ ۱۹۰
حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ ۱۹۱

۲۷ ۱۹۲
عبادت گذاری و ترکِ حرام ۱۹۲
طاعت کی حقیقت ۱۹۲
باطنی علم کیا ہے؟ ۱۹۳
حضرتِ عبداللہ بن مبارک کے نصائح ۱۹۷
حضرتِ داؤد کی حضرتِ سلیمان کو نصائح ۱۹۹
۲۸ ۲۰۱
ذکرِ مرگ ۲۰۱
موت کو یاد کرنیوالا شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائیگا ۲۰۱
بزرگانِ دین کے ارشادات ۲۰۲
موت کے ذکر پر عیسیٰ علیہ السلام کی حالت ۲۰۳
قبور کے حسرت آگیں کتبات ۲۰۵
۲۹ ۲۰۹
آسمانوں کا ذکر اور دوسرے مباحث ۲۰۹
تخلیقِ کائنات ۲۰۹
آسمانوں کے نام اور ان کے رنگ ۲۰۹
سات ستارے اور ہر ستارہ کا آسمان ۲۱۰
تحتہ ۲۱۱
باب ۳۰ ۲۱۲
عرش، کرسی، فرشتگانِ مقرب، رزق و توکل ۲۱۲
عرشِ الٰہی کی ساخت ۲۱۲
توکل کی حقیقت ۲۱۳
حضرتِ ابراہیم ادہم اور حضرتِ شقیق بلخی کے درمیان سوال و جواب۔ ۲۱۳
توکلِ حقیقی کیا ہے؟ ۲۱۴
توکلِ حقیقی کی ایک مثال ۲۱۴
لاحول و لا قوۃ الا باللہ کی ایک قوت ۲۱۵
۳۱ ۲۱۷

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ترکِ دنیا و مذمتِ دنیا ۲۱۷
مذمتِ دنیا میں چند احادیث ۲۱۷
حضرتِ ابوبکر کی اشکباری ۲۱۷
دنیا کی ایک تمثیل ۲۱۸
حضرتِ آدم علیہ السلام کی حیرانی و سرگردانی ۲۲۱
مخبرِ کونین کا انصار سے خطاب ۲۲۴
بے گور و کفن نعشیں ۲۲۵
حضرتِ ابوالدرداء کا مسلمانوں سے خطاب ۲۲۶
حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ناصحانہ ارشاد ۲۲۷
دنیا کی محبت سب سے بڑا گناہ ہے ۲۲۸
دنیا ایک گہرا سمندر ہے ۲۲۹
خالص سونے پر خزف ریزے کو ترجیح کس طرح ہو سکتی ہے۔ ۲۳۱
دنیا کس صورت میں مزاحمت کرتی ہے ۲۳۵
دنیا کا غم بڑھتا ہے تو آخرت کا غم کم ہو جاتا ہے ۲۳۵
دنیا سے محبت رکھنے والے کو آخرت نفع نہیں دیتی ۲۴۰
ترکِ دنیا و طلبِ دنیا ۲۴۰
امام شافعی کی اپنے بھائی کو نصائح ۲۴۱
۳۲ ۲۴۳
مذمتِ دنیا ۲۴۳
ایک زاہد کی ایک بادشاہ کو نصیحتیں ۲۴۴
حضرتِ حسن بصری کے ارشادات ۲۴۴
مذمتِ دنیا میں ایک اور حدیثِ قدسی ۲۴۶
حضرتِ عمر بن عبد العزیز کا خطبہ ۲۴۹
اربابِ طریقت کا دنیا کے حصول میں طریقِ کار ۲۵۰
۳۳ ۲۵۲
فضیلتِ قناعت ۲۵۲
انسان کے پیٹ کو مٹی ہی بھرتی ہے ۲۵۲
دنیا کی بہت جستجو مت کرو ۲۵۳
بہترین دولت ۲۵۵
حضرتِ عمر کا ارشاد ۲۵۷
ایک حریص کو سبق ۲۵۸
حرص کی مذمت ۲۵۹
علم انسان کو حرص اور گدایانہ ابرام سے محفوظ رکھتا ہے۔ ۲۵۹
۳۴ ۲۶۱
فقراء کی فضیلت ۲۶۱
یہ دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو ۲۶۱
اللہ اپنے محبوب بندے کے دل سے دنیا کی محبت نکال دیتا ہے۔ ۲۶۱
دیندار شکار نہ کر سکا اور دنیادار کو خوب شکار ملا ۲۶۳
دنیا کے نامراد بندے کا قیامت میں اعزاز ۲۶۶
فقراء کے پاس دولت ہے ۲۶۶
جنت کے بادشاہ ۲۶۷
حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عالمِ غربت ۲۶۷
روپیہ جمع کرنے والے پر چار مصیبتوں کا نزول ۲۶۸
حضرتِ سعید بن عامر کی گریہ و زاری کا باعث ۲۶۸
حضرتِ سفیان ثوری کو فقراء سے بے پایاں محبت تھی۔ ۲۶۹
حضرتِ عائشہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ۲۷۰
قناعت اور رضائے الٰہی ۲۷۲
غنا کیا ہے؟ ۲۷۲
۳۵ ۲۷۶
اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا ولی بنانا اور فنا کا میدان ۲۷۶

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کفار سے میل ملاپ نہ رکھو	۲۷۶
اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا ولی بنانا	۲۷۷
۳۶	۲۸۰
نفخ صور، حشر اجساد و بعث بعد الموت	۲۸۰
نفخ صور	۲۸۰
احوال قیامت کے بارے میں ارشادات نبویہ	۲۸۲
قیامت کے دن کی تین حالتیں	۲۸۳
عرصۂ محشر کی کیفیت	۲۸۳
۳۷	۲۸۶
مخلوق کے فیصلے	۲۸۶
مفلس کون ہے	۲۸۶
معافی کا انعام	۲۸۹
نامۂ اعمال کا برائیوں سے بھرا ہونا اور اسکا انجام	۲۹۰
۳۸	۲۹۲
مذمت مال و منال	۲۹۲
اموال و اولاد تمہارے لئے آزمائش ہیں	۲۹۲
راہ خدا میں خرچ ہونیوالا مال باقی رہتا ہے	۲۹۳
گنہگار دولتمند پلصراط سے نہیں گزر سکے گا	۲۹۴
حضرت عمر بن عبد العزیز کا وقت مرگ	۲۹۶
۳۹	۲۹۸
اعمال، میزان اور نار جہنم	۲۹۸
آخرت کی یاد میں حضرت عائشہ کی اشکباری	۲۹۸
صحابہ کرام نے ذکر قیامت پر خوف سے ہنسنا بند کر دیا۔	۲۹۹
جہنم کے چند عذاب	۳۰۰
ریاکار کا عذاب	۳۰۲
درجات جہنم	۳۰۳
آتش دوزخ اور دنیاوی آگ	۳۰۲
دوزخیوں کی غذا	۳۰۵
دوزخیوں کی التجائیں رد کر دی جائینگی	۳۰۹
حضرت داؤد علیہ السلام کی بارگاہ الٰہی میں التجا	۳۱۱
۴۰	۳۱۳
فضیلت اطاعت	۳۱۳
دنیا والوں کو حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی پیغام الٰہی۔	۳۱۴
ایک صدیق پر الہام کا نزول اور صدیقین کی صفات	۳۱۵
مشتاقان خداوندی کی صفات	۳۱۶
مشتاقان خداوندی نقصان سے محفوظ ہیں	۳۲۰
اللہ اور دنیا کی محبت دل میں یکجا نہیں ہو سکتیں	۳۲۰
۴۱	۳۲۳
شکر	۳۲۳
حضور کی شکر گذاری	۳۲۵
ایک پیغمبر کی گریہ زاری	۳۲۶
ادائے شکر کے طریقے	۳۲۷
بزرگان سلف کی شکر گذاری	۳۲۷
۴۲	۳۲۹
مذمت عجب و تکبر	۳۲۹
تین شخصوں پر جہنم کا مخصوص عذاب	۳۳۰
بہت ہی برا بندہ	۳۳۱
جوانی پر فخر نہیں کرنا چاہیے	۳۳۶
۴۳	۳۳۸
زندگی کے بارے میں غور و فکر	۳۳۸
اولو الالباب کون ہیں	۳۳۹
ذات باری میں غور و فکر کی ممانعت	۳۳۹

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا حواریوں کو جواب	۳۴۲
۴۴	۳۴۶
شدائدِ مرگ	۳۴۶
بعض شدائدِ مرگ کی تفصیل	۳۴۶
انبیاء علیہم السلام پر موت بہت آسان کر دی جاتی ہے	۳۴۷
ایک کاسۂ سر سے حضرتِ عیسیٰ کی گفتگو	۳۵۰
محافظ فرشتوں کا مشاہدہ	۳۵۱
۴۵	۳۵۲
حالات و سوالاتِ قبر	۳۵۳
مدفن کی ندا	۳۵۴
اعمال بھی میت سے سوال کرتے ہیں	۳۵۴
مومن وفات پر فرشتوں کی آمد	۳۵۵
کافر پر عذاب	۳۵۸
۴۶	۳۶۱
علم الیقین، عین الیقین اور سوالاتِ قیامت	۳۶۱
مراتبِ یقین کا فرق	۳۶۱
ٹھنڈا پانی بھی ایک نعمت ہے	۳۶۲
گوشت، کھجور اور سرد پانی کے متعلق قیامت میں سوال ہوگا۔	۳۶۳
۴۷	۳۶۵
فضیلتِ ذکرِ الٰہی	۳۶۵
ذکرِ خدا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں	۳۶۷
بہترین عمل	۳۶۸
ذکرِ خدا کے لیے جمع ہونے والوں پر انعامِ الٰہی	۳۶۹
ذکر کرنے والوں پر رحمتِ الٰہیہ	۳۷۰
۴۸	۳۷۲
فضائلِ صلوٰۃ	۳۷۲
نماز گناہوں کا کفارہ ہے	۳۷۲
نماز کی تاکید میں ارشاداتِ نبویہ	۳۷۳
نماز کے بارے میں ارشاداتِ بزرگانِ دین	۳۷۶
۴۹	۳۷۷
تارکِ نماز پر عذاب	۳۷۷
ترکِ صلوٰۃ پر وعیدیں	۳۷۷
صحاح ستہ کی چند احادیث	۳۷۷
ضیاعِ صلوٰۃ کا کیا معنی ہے؟	۳۸۲
قضاءِ صلوٰۃ پر وعیدیں	۳۸۴
مردِ مومن کی نماز	۳۸۸
صحیح وقت پر نماز کی ادائیگی اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔	۳۹۱
نماز میں سستی پر مصائب	۳۹۲
عمداً نماز ترک کرنے والا زانی سے بھی بدتر ہے	۳۹۴
۵۰	۳۹۶
طبقاتِ جہنم اور ان کے عذاب	۳۹۶
جہنم کا ہر طبقہ ایک گروہ کیلئے مخصوص ہے	۳۹۶
آتشِ جہنم کی ہولناکیاں	۳۹۷
باب ۵۱	۴۰۰
عذابِ جہنم	۴۰۰
جب الحزن کا عذاب	۴۰۱
جہنم کا بدبودار پانی	۴۰۶
۵۲	۴۰۹
گناہوں سے خوفزدہ ہونے کی فضیلت	۴۰۹
فاروقِ اعظم اور خشیتِ الٰہی	۴۱۱
عذابِ جہنم سے محفوظ دو آنکھیں	۴۱۲
خوفِ الٰہی سے رونے والا جہنم سے آزاد ہے	۴۱۲

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ابنِ سماک کی اپنے نفس کو سرزنش ۴۱۳
حضرت جعفر کی نصیحتیں ۴۱۳
۵۳ ۴۱۶
فضائلِ توبہ ۴۱۶
ایک خطاکار اور اس کی معافی ۴۱۸
رسولِ اکرم کی حضرتِ معاذ کو نصیحتیں ۴۱۹
تائب کا گناہ ہر جگہ سے مٹا دیا جاتا ہے ۴۲۰
ایک زانیہ کی توبہ ۴۲۲
قاتل ارادۂ توبہ کی بدولت نجات پا گیا ۴۲۳
۵۴ ۴۲۶
ممانعتِ ظلم ۴۲۶
ایک بڑھیا پر ظلم کے باعث ہلاکت ۴۲۸
حکایت ۴۳۰
۵۵ ۴۳۱
یتیموں پر ظلم سے ممانعت ۴۳۱
یتیموں کا مالِ ناحق کھانا اور اس کا بدلہ ۴۳۴
شبِ معراج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مال ناحق کھانے والوں پر گذر۔ ۴۳۴
۵۶ ۴۳۵
مذمتِ تکبر ۴۳۵
حکایت ۴۳۸
ارشاداتِ صحابہ ۴۳۹
۵۷ ۴۴۱
فضیلتِ تواضع و قناعت ۴۴۱
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو چار چیزیں عطا فرماتا ہے۔ ۴۴۲
فضائلِ قناعت ۴۴۲
۵۸ ۴۴۷
فریب ہائے دنیا ۴۴۷
دانشمند کون ہے؟ ۴۴۸
۵۹ ۴۵۱
مذمتِ دنیا و تخویفِ دنیا ۴۵۱
ایک عبرت انگیز واقعہ ۴۵۵
حکایت ۴۵۶
۶۰ ۴۶۰
فضیلتِ صدقہ ۴۶۰
فضائلِ صدقات ۴۶۰
۶۱ ۴۶۵
مسلمان کی حاجت برآری ۴۶۵
۶۲ ۴۶۸
فضائلِ وضو ۴۶۸
۶۳ ۴۷۰
فضیلتِ نماز ۴۷۰
۶۴ ۴۷۷
آفاتِ قیامت ۴۷۷
صورِ اسرافیل کی حقیقت ۴۷۷
۶۵ ۴۸۰
جہنم و میزان ۴۸۰
۶۶ ۴۸۴
مذمتِ تکبر و خود بینی ۴۸۴
۶۷ ۴۸۸
یتیم سے بھلائی اور اس پر ظلم سے احتراز ۴۸۸
۶۸ ۴۹۲
مذمتِ اکلِ حرام ۴۹۲

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۶۹ ۴۹۷

مخالفتِ سود خواری ۴۹۷

زنا اور سود کا عام ہو جانا، عذابِ الٰہی کو دعوت دیتا ہے۔ ۵۰۰

۷۰ ۵۰۳

حقوق العباد ۵۰۳

۷۱ ۵۰۷

مذمت ہوائے نفس و وصفِ زہد ۵۰۷

۷۲ ۵۱۵

جنت اور مراتبِ اہلِ جنت ۵۱۵

۷۳ ۵۲۳

صبر، رضا اور قناعت ۵۲۳

۷۴ ۵۲۹

فضیلتِ توکّل ۵۲۹

۷۵ ۵۳۲

فضیلتِ مسجد ۵۳۲

۷۶ ۵۳۴

ریاضت و فضیلتِ اصحابِ کرامت ۵۳۴

حکایت ۵۴۱

۷۷ ۵۴۳

تعریفِ ایمان و ذمِ منافقت ۵۴۳

۷۸ ۵۴۸

مذمتِ غیبت و چغلخوری ۵۴۸

چغلخوری ۵۵۰

حکایت ۵۵۲

۷۹ ۵۵۴

عداوتِ شیطان ۵۵۴

۸۰ ۵۵۸

محبت و محاسبۂ نفس ۵۵۸

محاسبۂ نفس ۵۶۰

۸۱ ۵۶۴

آمیزشِ حق و باطل ۵۶۴

۸۲ ۵۶۷

نماز باجماعت کی فضیلت ۵۶۷

چالیس نمازیں باجماعت ادا کرنے پر انعامِ الٰہی ۵۶۸

۸۳ ۵۶۹

فضیلتِ نمازِ تہجد ۵۶۹

۸۴ ۵۷۴

عقوبتِ علمائے سوء ۵۷۴

بے عمل عالم کا انجام ۵۷۶

۸۵ ۵۷۸

فضیلتِ حسنِ خلق ۵۷۸

۸۶ ۵۸۲

خندہ و گریہ زاری ۵۸۲

لباس ۵۸۴

۸۷ ۵۸۵

قرآن، علم اور علماء ۵۸۵

علم اور علماء کی فضیلت ۵۸۶

۸۸ ۵۸۷

فضیلتِ زکوٰۃ و صلوٰۃ ۵۸۷

صدقہ کسے دیا جائے؟ ۵۸۸

حضرتِ ابنِ مبارک اپنے عطیات صرف علماء کو دیتے ۵۸۹

۸۹ ۵۹۱

حقوقِ اولاد و والدین ۵۹۱

بچے کا عقیقہ ساتویں روز کیا جائے ۵۹۳

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۹۰	۵۹۵
حقوقِ ہمسایہ اور مساکین پر احسان	۵۹۵
ہمسائے کے حقوق	۵۹۷
۹۱	۵۹۹
شرابی پر عذاب	۵۹۹
قصۂ ہاروت و ماروت	۶۰۲
۹۲	۶۰۴
معراج شریف	۶۰۴
سدرۃ المنتہیٰ کی کیفیت	۶۰۶
۹۳	۶۰۸
فضائلِ جمعہ	۶۰۸
جمعہ کے دن جہنم سے آزادی نصیب ہوتی ہے	۶۰۹
۹۴	۶۱۰
خاوند پر بیوی کے حقوق	۶۱۰
۹۵	۶۱۶
حقوقِ شوہر بذمۂ زن	۶۱۶
شوہر کا مرتبہ	۶۱۸
۹۶	۶۲۱
فضیلتِ جہاد	۶۲۱
۹۷	۶۲۴
فریب کاریٔ شیطان	۶۲۴
۹۸	۶۲۷
سماع	۶۲۷
جوازِ سماع کے دلائل	۶۲۸
ابنِ مجاہد کا سماع پر زور	۶۲۹
حضرتِ امامِ عسقلانی کو سماع کا شوق	۶۳
۹۹	۶۳۲

اتباعِ خواہشات و بدعت	۶۳۲
آلاتِ لہو و لعب کی مذمت	۶۳۴
۱۰۰	۶۳۶
فضائلِ ماہِ رجب	۶۳۶
حکایت	۶۳۷
نکتہ	۶۳۸
۱۰۱	۶۳۹
فضائلِ شعبان المبارک	۶۳۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول	۶۳۹
۱۰۲	۶۴۳
فضائلِ رمضان المعظم	۶۴۳
فرضیتِ روزہ	۶۴۴
روزہ دار کے منہ کی بُو مشک سے برتر ہے	۶۴۶
۱۰۳	۶۴۷
فضائلِ لیلۃ القدر	۶۴۷
لیلۃ القدر میں بیشمار رحمتوں کا نزول	۶۴۹
۱۰۴	۶۵۰
فضائلِ عید الفطر	۶۵۰
پہلی نمازِ عید	۶۵
حکایت	۶۵۱
۱۰۵	۶۵۳
فضائلِ عشرۂ ذی الحجہ	۶۵۳
چار پسندیدہ مہینے	۶۵۵
۱۰۶	۶۵۶
فضیلتِ عاشورا	۶۵۶
خصوصیاتِ یومِ عاشورا	۶۵۷
۱۰۷	۶۵۹

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فضیلتِ مہمانیٔ فقراء ٦٥٩
دعوت قبول کرنا سنتِ موکدہ ہے ٦٦٢
١٠٨ ٦٦٣
جنازہ اور قبر ٦٦٣
جنازے کے آداب ٦٦٥
ایک گنہگار کا عجیب وغریب واقعہ ٦٦٦
١٠٩ ٦٦٨
عذابِ جہنم کا خوف ٦٦٨
دوزخیوں پر رونا مسلط کردیا جائے گا ٦٧١
١١٠ ٦٧٢
میزان اور صراط
حضور صلی اللہ علیہ وسلم دستگیریٔ امت ٦٧٢
کے لئے پلصراط پر تشریف فرما ہونگے۔ ٦٧٢
پلصراط جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ ٦٧٣
١١١ ٦٧٦
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ٦٧٦
حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی
اللہ تعالیٰ امتِ حبیب کا والی ہے۔ ٦٧٦
انصار کا اجتماع ٦٧٨
انصار کے بارے میں وصیت ٦٧٩

تمام شد

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ مترجم کی شخصیت

امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہٗ پانچویں صدی ہجری کے وہ مایہ ناز مسلمان سپوت ہیں جن کا علمی میدان میں کوئی ثانی نہ تھا اور جن کی علمی کاوشوں سے تمام دنیا ہمیشہ سے بہرہ ور ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔

امام حجۃ الاسلام کے علمی جواہر پاروں میں سے ایک آپ کی عظیم تصنیف مکاشفۃ القلوب بھی ہے جس کی افادیت کے پیشِ نظر اسے عربی سے اردو کے سانچے میں ڈھالنے کی عمدہ کوشش کی گئی ہے۔

اردو میں منتقل کرنیوالے اہلِ سنت وجماعت کے عظیم سرمایہ حضرت مولانا مفتی تقدس علی خاں صاحب رضوی بریلوی ہیں زمدظلہ العالی) شیخ الجامعہ جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ درگاہ شریف پیر صاحب پاگارہ حضرتِ مترجم مدظلہ العالی کی علمی شخصیت .... محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ برصغیر پاک وہند کے عظیم علمی خانوادہ خانقاہ عالیہ بریلی شریف کے چشم وچراغ ہیں، آپ کی علمی شخصیت کے لئے یہی ایک امر کافی ہے کہ آپ گذشتہ اور موجودہ صدی کے نامور مجدّد اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ عنہ کے تلمیذِ رشید اور خلیفۂ اجل ہونے کے ساتھ ساتھ نسبی لحاظ سے بھی مجدّدِ مائتین کے نواسے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی علمی بزرگی اس سے بھی واضح ہے کہ امام حجۃ الاسلام حامد رضا خاں صاحب قدس سرہ سے بھی آپ کو خلافت وسند حاصل ہے اور حضرتِ حجۃ الاسلام قدس سرہ سے شرفِ دامادی بھی آپ کو حاصل ہے۔

حضرتِ مترجم مدظلہ العالی کی علمی خدمات اظہر من الشمس اور اجلیٰ من القمر ہیں۔ علمی خدمات کے نتائج آپ کے حسبِ ذیل نابغۂ روزگار شاگردوں کے وجود سے اخذ کئے جا سکتے ہیں، وہ بزرگانِ دین جنہوں نے آپ کے علمی جواہر پاروں سے اپنے [illegible] کن بھرے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

چند مشاہیر تلامذہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سردار احمد صاحب قدس سرہ محدث اعظم لائل پور۔

۲۔ حضرت سید شاہ مردان شاہ پیر سائیں پاگارہ سجادہ نشین درگاہ شریف حضرت پیر صاحب پاگارہ پیر جو گوٹھ۔

۳۔ (آپ کے برادر اصغر) فقیہ عصر حضرت مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں قدس سرہ لاہور

۴۔ مفتی اعظم حرجماعت استاذ العلماء مولانا محمد صالح صاحب ناظم اعلیٰ اوّل جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ۔

۵۔ حضرت سید افضل حسین صاحب جامعہ قادریہ فیصل آباد۔

۶۔ حضرت مفتی غلام قادر صاحب آزاد کشمیر۔

۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر خطیب مانچسٹر (انگلینڈ)

۸۔ حضرت اشفاق حسین نعیمی مفتی اعظم جودھ پور (بھارت)

۹۔ رئیس التحریر مبلغ اسلام حضرت علامہ ارشد القادری مدظلہ العالی (بھارت)

۱۰۔ حضرت مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی مدظلہ العالی شیخ الحدیث براؤں شریف (بھارت)

نیاز کیش

محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مقدّمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نابغۂ دوراں مفکّرِ اسلام امام حجۃ الاسلام
علّامہ محمد الغزالی قدس سرہ کے مختصر سوانح حیات

چوتھی صدی ہجری میں خلافتِ عباسیہ اس قدر کمزور ہو گئی تھی کہ ایران کی وسیع سلطنت پر اس کی گرفت روز بروز کمزور ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ ایران کی وسیع سلطنت طوائف الملوکی کا شکار ہو کر رہ گئی، صوبے خود مختار ہو گئے اور ہر ایک ایران پر اپنی جگہ بادشاہ بن کر بیٹھ گیا۔

سلطان غزنوی (۳۸۷ھ تا ۴۲۱ھ) نے ایران پر اجتماعی حیثیت سے حکومت کے لئے بہت کچھ کوشش کی تھی لیکن ایک طرف تو ہندوستان پر لشکر کشی کے مخمصے نے اور دوسری طرف ترکانِ ماوراء النہر نے اور خوارزم شاہی سے جنگ و جدال کے باعث اس کو اتنا موقع نہ مل سکا کہ وہ تمام ایران پر ایک حکومت کے تار و پود کو مضبوط کر کے اس سلطنت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیتا تاہم یہ ضرور ہوا کہ طوائف الملوکی کا وہ رنگ بہت پھیکا پڑ گیا جو سلطان غزنوی کے عہد سے قبل تہ بہ تہ ایران کے تمام منطقوں پر چڑھا ہوا تھا۔

یہ شرف قدرت نے سلاطینِ سلاجقہ کے لئے مخصوص کر دیا تھا کہ انہوں نے غزنویوں کے بعد بہت جلد تمام ایران کو طوائف الملوکی کی لعنت سے نجات دلا دی، اس سلسلہ میں طغرل رکن الدین ابو طالب (۴۲۹ھ / ۴۵۹ھ) کی مساعی قابلِ ذکر ہیں چنانچہ ایران کے خود مختار صوبوں کے علاوہ خوارزم شاہی سلاطین نے بہت سا ملک واگذار کرا دیا، ادھر ماوراء النہری سلاطین نے بھی ایران کا ایک وسیع حصہ چھین کر ایک وسیع سلطنتِ سلجوقیہ کی بنیاد ڈالی، صرف یہی نہیں بلکہ اپنے خلوص کے ثبوت کے لئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اپنے خاندان کی ایک بیٹی دولت عباسیہ میں بیاہ دی اور خلیفہ قائم بامر اللہ نے خود عقد کر کے بغداد کی گرتی ہوئی عظمت اور سلطنت کو بچا لیا، طغرل کے بعد الپ ارسلان نے اس کمی کو پورا کر دیا جو طغرل کی عین آرزو تھی یعنی تمام ماوراء النہر پر قبضہ کر لیا۔ والی گرجستان کو اپنا مطیع و منقاد بنا لیا اور انتہائی جوانمردی اور شجاعت سے کام لیتے ہوئے سلطنتِ روما پر حملہ کر کے والیٔ روما کو بھی گرفتار کر لیا۔

یہ تھا وہ دور اور سیاسی ماحول جس میں امام حجۃ الاسلام محمد غزالی نے طوس کے قصبہ غزال میں (۴۵۰ھ/۱۰۵۸ء) اپنی آنکھ کھولی، یہ طغرل سلجوقی کا آخری دور تھا، آپکے والد امام محمد بن محمد ایک درویش صفت انسان تھے اور ان کو تنگدستی کے باعث خود نوشت و خواند سے کچھ نہیں ملا تھا لیکن درویشی اور عبادت گذاری نے ان کے دل میں علم کی شعل فروزاں کر رکھی تھی، وہ چاہتے تھے کہ اگر پدر نتواند پسر تمام کند" ان کے دو بیٹے محمد غزالی اور احمد غزالی علم دینی و دنیوی سے اپنی جھولیاں بھر چکے تھے، ان کو کیا خبر تھی کہ ان کی اس آرزو کو اللہ تعالیٰ نے ایسا شرف بخشا ہے کہ ان کے دونوں فرزند علم و معرفت کے آفتاب و ماہتاب بن کر دنیا میں چمکیں گے، ایک کے قدموں سے شہرت اور دنیا کی جاہ و جلال پامال ہوں گے اور علم دین و دنیا کا آفتاب بن کر درخشاں ہوگا اور مسندِ فقر و ارشاد پر متمکن ہو کر طریقت و ہدایت کی وہ شمع روشن کریں گے جو دنیا کی ظلمتوں میں معرفت کا اجالا پھیلائے گی۔

امام صاحب کے والد محمد بن محمد کا ۴۶۵ھ میں انتقال ہو گیا، اس وقت امام صاحب کی عمر ۱۵ سال تھی اور شیخ احمد غزالی ۱۲، ۱۳ سال کے تھے۔ امام صاحب کے والد نے اپنے ایک صوفی مشرب دوست ابو حامد احمد بن محمد زازکانی کے ہاتھ میں ان دونوں کا ہاتھ دے کر وصیت کی تھی کہ میرا جو کچھ اثاثہ ہے اس کو ان دونوں کی پرورش اور تعلیم پر خرچ کر دیں چنانچہ امام صاحب کے والد کا معمولی سا سرمایہ اور خود حضرتِ احمد نے اپنا سرمایہ ان دونوں بھائیوں کی پرورش اور تعلیم پر صرف کر دیا جب تمام سرمایہ صرف ہو گیا اور امام صاحب علومِ متداولہ کی ابتدائی منزل سے گذر گئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تو جنابِ زاز کانی نے ان کو طوس کے مدرسہ میں داخل کرا دیا تاکہ وہاں اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کریں اور وہاں کے وظیفہ سے بھی بہرہ یاب ہوں لیکن امامِ غزالی طوس کے مدرسہ میں داخل ہونے کی بجائے جرجان چلے گئے جو طوس سے مسافت پر تبہ واقع تھا اور یہاں مشہورِ زمانہ استاد امام ابو نصر اسمٰعیلی کی خدمت میں رہ کر تشنگیٔ علم کو دور کیا۔ اس وقت امام صاحب علوم متداولہ کی تحصیل کے بہت سے مدارج طے کر چکے تھے چنانچہ امام ابو نصر اسمٰعیلی کی خدمت میں رہ کر آپ جو کچھ علمی مباحث سنتے ان کو ضبطِ تحریر میں لے آتے تھے۔ امامِ غزالی کچھ مدت امام ابو نصر کی خدمت میں رہے اور پھر واپس طوس آگئے لیکن علم کی پیاس ابھی نہیں بجھی تھی، اس تشنگی کو دور کرنے کے لئے آپ طوس سے نیشاپور روانہ ہو گئے، نیشاپور میں اس وقت امام الحرمین ابو المعالی جوینی سے بڑھ کر اور کوئی عالم نہیں تھا اور اس وقت وہ مدرسۂ نظامیہ نیشاپور کے مدرسِ اعلیٰ تھے (جو اس وقت دنیائے علم و ادب کا سب سے بڑا منصب تھا۔)

علامہ جوینی کی خدمت میں پہنچ کر امام صاحب نے دوسرے علوم کے علاوہ جدل و خلاف (علمِ مناظرہ) علم الکلام اور مبادیاتِ فلسفہ کی تکمیل کی اور ان علوم میں ایسا کمال حاصل کیا کہ امام الحرمین کے تین سو تلامذہ میں سب سے سبقت لے گئے، آپ کی قابلیت اور فضل و کمال کا یہ عالم تھا کہ امام الحرمین علامہ جوینی آپ کی شاگردی پر فخر کرتے تھے، امام صاحب کی عمر ابھی اٹھائیس سال کی ہوئی تھی کہ تمام علوم و فنونِ متداولہ یعنی ادبیات فارسی و عربی، فقہ و حدیث، تفسیر، درایت، کلام اور جدل و خلاف وغیرہ میں کمال کی منزل پر پہنچ گئے اور ان علوم میں حقیقی تبحر آپ کو حاصل ہو گیا۔

۴۷۸ھ میں امام الحرمین کا انتقال ہو گیا، علم دوست وزیر خواجہ نظام الملک (متوفی ۴۸۵ھ) کو امام الحرمین کے حقیقی جانشین کی تلاش تھی۔ نظام الملک امامِ غزالی کے فضل و کمال کا شہرہ سن چکے تھے، ان کو مدرسہ نظامیہ بغداد کی مسندِ صدارت کے لئے ایک جوہرِ قابل درکار تھا چنانچہ خواجہ نظام الملک نے بڑے عزت و اکرام کے ساتھ امامِ غزالی کی دربار میں پذیرائی کرائی لیکن اپنے تبحر علمی کے ثبوت کے لئے امام صاحب کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک کٹھن امتحان سے گزرنا پڑا یعنی دربار سلجوقی سے وابستہ علمائے کرام کے ساتھ مناظرہ کرنا ضروری قرار پایا، بغیر اس مناظرہ کے دربار میں جگہ پانا ناممکن تھا، چونکہ امام ہمام علم و فضل کے بحرِ ناپیدا کنار تھے، جدل و خلاف پر بہت کچھ لکھ چکے تھے چنانچہ دربار سلجوقی کے علمائے کرام سے مناظرہ (مباحثہ) شروع ہوا اور امام صاحب سب پر غالب آئے اور سب نے امام صاحب کے تبحرِ علمی کا اعتراف کیا، نظام الملک کی دلی مراد بر آئی اور خواجہ طوسی نے تمام علماء و فقہاء پر تقدم و فضیلت کے اظہار کیلئے زین الدین شرف الائمہ کا لقب دیا۔ اب دربار میں امام صاحب کی پذیرائی بھی اسی طرح ہوتی تھی جس طرح علامہ ابو اسحٰق شیرازی اور امام الحرمین جوینی قدس اللہ سرہما کی ہوتی رہی۔ امام صاحب اب خواجہ نظام الملک کی مرحمتوں اور نوازشوں سے کامیاب زندگی بسر فرما رہے تھے، ۴۷۸ھ سے ۴۸۴ھ تک پوری دلجمعی کے ساتھ تصنیف و تالیف میں مشغول رہے، ۴۸۴ھ میں مدرسہ نظامیہ بغداد کے مدرسِ اعلیٰ علامہ حسین بن علی طبری (تلمیذ علامہ ابو اسحٰق شیرازی) تھے، ان کے انتقال کے بعد منصبِ جلیلہ کے لئے خواجہ نظام الملک طوسی نے امام صاحب کو منتخب کیا چنانچہ خواجہ نظام الملک کی استدعا اور خود اپنی دیرینہ خواہش بر آنے کی بنا پر آپ نے مدرسہ نظامیہ بغداد میں اس منصب اعلیٰ کو قبول کر لیا اور ۴۸۴ھ ماہِ ذیقعدہ میں اس درسگاہ میں تدریس کا آغاز کیا۔

۴۸۷ھ میں امیر المسلمین المقتدی بامر اللہ کا انتقال ہو گیا۔ امام صاحب کو مسندِ تدریس پر متمکن ہوئے ابھی صرف تین سال گذرے تھے، المقتدی بامر اللہ کے بعد المستظہر بامر اللہ تخت نشین ہوئے، انہی کی فرمائش پر امام صاحب نے "رد باطنیہ" میں جو اس وقت تمام اصفہان پر قابض تھے اور مصر و عراق میں بھی ان کا پورا زور تھا، کتاب المستظہری تصنیف کی تاکہ "باطنیہ" تحریک کو جو عملی طریقہ سے قابو میں نہ آ سکتی تھی علمی طریقہ سے دبایا جائے۔ یہ وہ دور تھا کہ علماء کی باہمی چپقلش (حنابلہ و شوافع کے اختلافات اور فتنہ و فساد) ان کے مناظرے اور مجادلے، خانہ جنگیاں، یورشیں اور سازشیں برپا تھیں ماحول کی اس طرفگی اور پریشان حالی نے امام صاحب کی زندگی پر بڑا اثر ڈالا اس سے نیشاپور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں ان کی زندگی پوری طمانیت اور سکون کے ساتھ بسر ہو رہی تھی۔ بہر حال کسی نہ کسی صورت ۴۸۴ھ سے وسط ۴۸۸ھ تک آپ نے منصبِ تدریس کی ذمہ داریاں پوری کیں، اس اثنا میں امام حجۃ الاسلام قدس اللہ سرہ فرائضِ منصبی کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے کام میں بھی مشغول رہے اور فلسفۂ یونان کا گہری نظر سے مطالعہ کرتے رہے اور حکماء و فلاسفہ کے عقائد کی چھان بین کرتے رہے، حقائق مذاہب کی دریافت آگہی میں آپ اکثر مشغول رہنے لیکن جیسے جیسے آپ کا یہ مطالعہ بڑھتا گیا، طبیعت میں انتشار و اضطراب پروان چڑھتا رہا۔

مسافرتِ دہ سالہ از ۴۸۸ھ تا ۴۹۸ھ

۴۸۸ھ جو حضرت حجۃ الاسلام امامِ غزالی کی زندگی ایک عظیم انقلاب سے دوچار ہوتی ہے، گویا اسی سال سے ان کی روحانی زندگی کا آغاز ہوتا ہے، شان و شوکت سے دستبردار ہو کر روحانیت کی تسکین کے لئے بغداد سے نکلتے ہیں اور ایک بے سر و سامان زندگی کو اپناتے ہیں۔ امام صاحب کی زندگی کا یہ انقلاب اپنی نوعیت کا ایک عجیب و غریب انقلاب ہے اور ایسا عجیب کہ علمائے اسلام میں اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے، امام صاحب جس روحانی اور عقلی سکون کے خواہاں تھے وہ ان کو مدرسۂ نظامیہ کے مدرسِ اعلیٰ کے منصب پر فائز رہ کر بھی حاصل نہ ہو سکا۔ ہر چند کہ سلاطینِ سلجوقیہ اور امراء المسلمین عباسیہ (خلفائے عباسیہ) ان کے لئے دیدہ و دل فرشِ راہ کئے رہتے تھے، نظام الملک ان کا حاشیہ بردار رہتا، بڑے بڑے اصحابِ فکر و دانش اور علمائے وقت آپ کے درس میں شریک ہو کر استفادہ کرتے تھے لیکن روحانی اضطراب نے نگاہوں میں اس اقتدارِ اعلیٰ کو ہیچ بنا دیا، چنانچہ اس تمام جاہ و جلال سے کنارہ کش ہو کر امام صاحب نے ہجرت کا پختہ ارادہ کر لیا۔ بغداد سے ہجرت کرنے کے سلسلے میں آپ نے اپنی تصنیف جس کے بعض حصے ان کی خود نوشت سوانح پر مشتمل ہیں یعنی "المنقذ من الضلال" میں اپنی روحانی تشویش، اضطراب و انتشارِ طبع اور طویل علالت کے بارے میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

تفصیل سے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :-

" میں بغداد میں جو دنیا بھر کے عقائد اور خیالات کا دنگل تھا، شیعہ، سنی، معتزلی، زندیق، ملحد، مجوسی اور عیسائی بغداد میں ایک دوسرے سے مناظرے کرتے اور دست بگریباں رہتے، میں ہر ایک باطنی، ظاہری، فلسفی، متکلم اور زندیق سے ملتا تھا اور ہر ایک کے خیالات معلوم کرتا تھا، میری طبیعت ابتدا ہی سے چونکہ مائل بہ تحقیق تھی، ان ملاقاتوں سے رفتہ رفتہ میری "تقلید" کی بندش ٹوٹ گئی ہے[1] اور جن عقائد پر میں پہلے گامزن تھا ان کی وقعت میرے دل سے جاتی رہی،

میں نے غور کرنا شروع کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ مجھے حسیات اور بدیہیات کا علمِ یقینی حاصل ہے اور بس، مختلف مذاہب کے بارے میں میرے شکوک جوں کے توں باقی رہے، اس وقت چار فرقے موجود تھے، متکلمین، باطنیہ، فلاسفہ اور صوفیہ، میں نے ان چاروں فرقوں کے علوم وعقائد کی تحقیق شروع کی، اس تحقیق سے اضطراب اور بڑھا، فرقہ تصوف پر جو کتب موجود تھیں ان کا مطالعہ کیا، مجھے پتہ چلا کہ اس کے لئے صرف علم کافی نہیں ہے بلکہ عمل کی ضرورت ہے۔

ان واقعات سے تحریک پیدا ہوئی کہ تمام تعلقات کو ترک کرکے بغداد سے نکل جاؤں، نفس کسی طرح بھی ترکِ تعلقات پر آمادہ نہیں ہوتا تھا کہ اس کو شہرتِ عامہ اور شان وشوکت حاصل تھی۔ رجب ۴۸۶ھ میں یہ خیال پیدا ہوا تھا لیکن نفس کے لیت ولعل کے باعث اس پہ عمل نہ کرسکا۔ اس ذہنی اور نفسانی کشمکش نے مجھے سخت بیمار کردیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ زبان کو یارائے گویائی نہ رہا، قوتِ ہضم بالکل ختم ہوگئی، طبیبوں نے بھی صاف جواب دے دیا اور کہا کہ ایسی حالت میں علاج سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ آخر کار میں نے

[1]: امام صاحب مسلک شافعیہ کے مقلد اور پیرو تھے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سفر کا قطعی ارادہ کر لیا، امرائے وقت، ارکانِ سلطنت اور علمائے عصر کو
جب میرے اس ارادے کی خبر ہوئی تو انہوں نے نہایت خوشامد اور
اکرام کے ساتھ مجھے روکنا چاہا لیکن میں اصل حقیقت سے خوب واقف
ہو چکا تھا اس لئے سب کو چھوڑ چھاڑ سفر کے لئے تیار ہو گیا۔"

(تلخیص از منقذ من الضلال)

حجۃ الاسلام نے ۴۸۸ھ سے ۴۹۸ھ تک دس سال کی مدت مملکت شام و جزیرہ و بیت المقدس اور حجاز میں بسر کی جس کی صراحت آئندہ کی جائے گی اس سیاحت میں امام حجۃ الاسلام کے جسم پر درویشوں کا لباس تھا، ان ملکوں میں سکون کو تلاش کرتے رہے، ان کے جسم پر صرف ایک گدڑی تھی، اب ان کا ہر وقت کا مشغلہ زہد و فکر عبادت، فکر و خلوت اور تصنیف و تالیف رہ گیا تھا۔

امامِ غزالی دمشق میں

بغداد سے ہجرت کر کے امام غزالی سب سے پہلے ۴۸۹ھ میں دمشق پہنچا اور دمشق میں جامع اموی کے مغربی کنارہ کو اپنی خلوت گاہ کے طور پر منتخب کیا اور یہاں آپ روحانی اور باطنی ریاضتوں میں مشغول ہو گئے، ریاضت اور عبادت کے علاوہ آپ کا معمول تھا کہ آپ مسجدِ اموی میں جاروب کشی کرتے اور شکستِ نفس کے لئے غسل خانوں میں صفائی کرتے اور وہاں کی غلاظت فوراً اٹھا کر باہر پھینکتے، صاحبِ طبقات الشافعیہ (جلد چہارم، ص ۱۰۴) رقمطراز ہیں ہیں:

"آپ خانقاہ سمیاطیہ کے غسل خانوں کی زبار کشی کیا کرتے تھے۔"

بہر حال نفس کشی کے لئے آپ ادنیٰ سے ادنیٰ کاموں میں مشغول رہتے تھے، جامع دمشق کی اقامت کے زمانہ میں آپ کا زیادہ تر وقت شیخ نصر مقدسی کے زاویہ میں گزرتا تھا، رفتہ رفتہ لوگوں کو آپ کے علم و فضل کا اور آپ کے تبحر علمی سے آگاہی ہو گئی اور علمائے وقت نے آپ کے پاس آنا جانا شروع کر دیا اور آپ کے سکون و ریاضت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں خلل پڑنے لگا اور اس ہنگامہ سے بچنے کے لئے ایک رات خاموشی کے ساتھ دمشق سے روانہ ہوگئے، دمشق میں امام صاحب کی مدتِ اقامت دو سال ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالی بیت المقدس میں

اپنے سفر بیت المقدس کے سلسلہ میں علامہ غزالی نے " المنقذ من الضلال " میں صراحت کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی اس مسافرت کا بیشتر حصہ بیت المقدس میں بسر ہوا اور اس سفر کا بہترین علمی سرمایہ اور آپ کی تصانیف میں سب سے بلند پایہ تصنیف " احیاء العلوم " اس دور کی تصنیف ہے جس کی مثال دنیا کی اخلاقی کتابوں میں ملنا مشکل ہے، اخلاقیات کے موضوع پر یہ ایک بے نظیر و بے مثال کتاب ہے، بعد کے مصنفین نے اخلاقیات پر جو کچھ لکھا ہے اس کا ماخذ احیاء العلوم ہے۔ احیاء العلوم کے علاوہ کتاب اربعین اور بعض دوسرے رسائل بھی اسی قیامِ دمشق میں تصنیف کئے گئے۔ یہ بات بہت مشہور ہے کہ حجۃ الاسلام نے احیاء العلوم کی تصنیف کے لئے بیت المقدس میں جو جگہ انتخاب کی تھی وہ قبۃ الصخرہ کا مشرقی گوشہ تھا اور امام صاحب اس گوشہ میں معتکف تھے۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ احیاء العلوم جیسی بلند پایہ اور مبسوط و ضخیم کتاب کی تصنیف اس بے سروسامانی اور پریشان حالی میں ناممکن ہے لیکن مؤرخین کے اقوال اور دوسرے شواہد کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ احیاء العلوم کا زمانۂ تصنیف بھی وہ دہ سالہ بے سروسامانی اور زمانۂ مسافرت ہے۔ اس تصنیف سے امام صاحب کے تبحرِ علمی کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے پاس اس بے سروسامانی میں کوئی ذخیرۂ کتب موجود نہ تھا جو آپ کے لئے اس تصنیف میں ماخذ کا کام دیتا۔

شبلی نعمانی نے اپنی مختصر کتاب الغزالی میں احیاء العلوم کا شیخ ابوطالب مکی قدس سرہ کی کتاب قوت القلوب، استادِ اعظم و مفسرِ عظیم شیخِ طریقت ابوالقاسم قشیری کے رسالہ قشیریہ اور علامہ راغب اصفہانی کی کتاب ذریعۃ العلوم الشریفہ کے مضامین

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے مضامین کی یکرنگی بعض عنوانات کی مطابقت و مماثلت کو ظاہر کیا ہے اور ان کتب کو احیاء العلوم کا ماخذ ہی نہیں بلکہ اصل قرار دیا ہے۔ اس میں شبلی نعمانی کی تحقیق کو کوئی دخل نہیں ہے اور انہوں نے کوئی نئی بات نہیں کہی ہے، بلکہ علامہ ابنِ جوزی نے جو عقائد کے اعتبار سے حجۃ الاسلام سے مختلف تھے اور صوفیاء کرام کے دشمن انہوں نے احیاء العلوم پر کڑی تنقید کی ہے اور اس تنقید کے ضمن میں یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے قوت القلوب رسالہ قشیریہ اور راغب اصفہانی کی کتاب سامنے رکھ کر یہ کتاب تصنیف کی ہے لیکن تاریخ یہ ہرگز نہیں بتاتی کہ امام صاحب اس سفر میں جو ان کے روحانی انقلاب کا باعث تھا بایں بے سروسامانی کتابوں کا پشتارہ ساتھ لے کر نکلے تھے، ہاں یہ ضرور ہے کہ امام صاحب نے ان بلند پایہ کتابوں کا مطالعہ ضرور کیا تھا، ان کے مضامین آپ کو مستحضر تھے، بہرحال علامہ ابنِ جوزی اور شبلی نعمانی کا خیال غلط ہے، یہ ایک طویل تنقیدی بحث ہے، میں اس کو اس مختصر مقدمہ میں نہیں چھیڑنا چاہتا، میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس دس سالہ مسافرت کا عظیم الشان تحفہ اپنے اخلاف کے لئے امام صاحب نے احیاء العلوم کی صورت میں یادگار چھوڑا ہے۔

مہدِ عیسیٰ علیہ السلام اور حجۃ الاسلام امام غزالی

علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ طبقات الشافعیہ میں لکھتے ہیں کہ امام غزالی کے ساتھ شیخ اسماعیل حاکمی، شیخ ابو الحسن بصری، شیخ ابراہیم شباک جرجانی اور چند دوسرے درویش مہدِ عیسیٰ علیہ السلام میں جمع رہتے تھے اور تصوف کے حقائق و دقائق زیر بحث رہتے تھے اور اسی طرح امام صاحب روحانی سکون سے بہرہ ور ہوتے رہتے۔ مہدِ عیسیٰ علیہ السلام اور بیت المقدس میں کچھ مدت تک مجاہدہ و ریاضت میں مصروف رہنے کے بعد امام حجۃ الاسلام حج کے ارادے سے وہاں سے روانہ ہوئے اور ۴۸۹ھ میں مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد زیارتِ روضۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کے لئے مدینہ منورہ آئے، یہاں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم اور دوسرے

۱ ملاحظہ کیجئے ابنِ جوزی کی کتاب "المنتظم" جس میں امام غزالی پر کڑی تنقید کی گئی ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مقاماتِ مقدسہ شاہدے سے فراغت کے بعد مصر و اسکندریہ ہوتے ہوئے اپنے وطنِ مالوف طوس واپس آئے اگرچہ ابتداءً امام صاحب کی یہ نیت تھی کہ وطن واپس نہ ہونگے اور تمام عمر ہجرت کی نیت کر کے نکلے تھے لیکن جیسا کہ خود آپ نے ایک مکتوب میں اظہار کیا ہے، اہلِ و عیال کی محبت نے پھر وطن کی جانب کھینچ لیا چنانچہ المنقذ من الضلال میں لکھتے ہیں :-

ثم جذبتني الهمم ودعوات الاطفال الى الوطن فعاودته بعد ان كنت ابعد الخلق عن الرجوع اليه واثرت العزلة وتصفية القلب لذكره -

چنانچہ امام صاحب وطن واپس پہنچ گئے اور اہل و عیال کے ساتھ رہنے لگے مگر اس طرح کہ لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیا اور خلوت و عزلت میں زیادہ وقت صرف کرنے لگے اس طرح عزلت نشینی میں ایک سال گذار دیا لیکن ۴۹۹ھ میں حکومت وقت اور امرائے سلطنت کے اصرارِ بے حد سے مجبور ہو کر ذلیقعد ۴۹۹ھ میں طوس سے نیشاپور آ گئے اور مدرسہ نظامیہ نیشاپور کی خدمات تدریس کو قبول کر لیا۔ اس وقت سلطان سنجر پسر ملک شاہ سلجوقی سلطنتِ سلجوق پر متمکن تھا اور خواجہ نظام الملک کا فرزند فخر الملک اس کا وزیر اعلیٰ تھا۔ مدرسہ نظامیہ نیشاپور میں ایک سال تک علمی خدمات انجام دیتے رہے اور اس اثناء میں اپنی مشہور کتاب "المنقذ من الضلال" تصنیف کی جو ایک گونہ امام صاحب کی خود نوشت سوانح حیات ہے۔ اس خود نوشت سوانح حیات میں امام صاحب نے اپنی زندگی کے اہم واقعات ذکر کیے ہیں اور علماء و فقہاء پر کڑی تنقید کی ہے اور بعض علومِ متداولہ پر بھی تنقیدی نظر ڈالی ہے۔ اس وقت امام صاحب کی عمر پچاس سال سے گذر چکی تھی۔ اس بار نیشاپور میں قیام کی مدت صرف ایک سال ہے یعنی ذلیقعد ۴۹۹ھ سے ۵۰۰ھ تک۔

ابن جوزی جو امام صاحب پر تنقید کرنے میں مشہور ہیں، لکھتے ہیں :-

"اس کے بعد امام صاحب اپنے وطن طوس واپس آ گئے اور

www.muftiakhtarrazakhan.com

مکان کے قریب ایک مدرسہ اور ایک خانقاہ تعمیر کرائی اور ایک عظیم الشان دار القیامہ (ہوسٹل) اور اس کے ساتھ ایک خوبصورت پائیں باغ بنوایا اور وہ خود قرآن اور احادیث کے درس میں مشغول رہنے لگے۔“ لہ

اس دور میں امام حجۃ الاسلام ایک زاہد اور صوفی با کباز کی صورت میں مسندِ تدریس پر متمکن تھے اس وقت ان کے حقیقی ارادت مندوں کا جمِ غفیر ان کے ارد گرد رہتا تھا، یہ تعداد پہلے سے کہیں زیادہ تھی، عام و خاص کے دل آپ نے اپنے صدق و صفا سے موہ لئے تھے۔ آپ کی پاکیزہ زندگی، خدا ترسی اور زہد و اتقا کا ہر طرف چرچا تھا، اس قبولِ عام کا نتیجہ یہ نکلا کہ دستورِ زمانہ کے مطابق آپ کے بہت سے حاسد پیدا ہو گئے۔ خواجہ نظام الملک طوسی اور ملک شاہ تو اللہ کو پیارے ہو چکے تھے، ان کی زندگی میں حاسدوں کو یہ جرأت نہ ہو سکتی تھی کہ وہ امامِ ہمام کے خلاف لب کشائی کر سکیں، امام صاحب کے سامنے ان کے علم و فضل کے چراغ ٹمٹمانے لگے تھے اور ان کی گرمیٔ بازار سرد پڑ چکی تھی۔ اس سرد بازاری نے رقابت کی آگ کو اور بھڑکایا، حجۃ الاسلام امام غزالی کی تصانیف کا ہر طرف شہرہ تھا ان تمام محرکات نے امام صاحب کے خلاف حسد و عداوت کا ایک محاذ قائم کر دیا، ان کی تحریروں میں تحریف کی گئی، ان کے پاس گوناگوں سوالات تحریر کر کے بھیجے گئے۔ چونکہ امام صاحب شافعی مسلک پر گامزن تھے اور مشرباً اشعری تھے لہٰذا عوام میں امام صاحب کے عقائد و آراء پر خوب نکتہ چینی کی گئی جو ان علماء کے عقائد سے ہم آہنگ نہ تھے، رفتہ رفتہ مخالفین کا یہ حربہ بڑھتا گیا۔ امام صاحب نے اپنے مکتوبات میں خصوصاً ان خطوط میں جو سلطان سنجر سلجوقی کے نام لکھے ہیں، اپنی بہت کچھ صفائی پیش کی، وہ بے وجہ حکومتِ وقت اور والیٔ سلطنت سے ٹکراؤ نہیں چاہتے تھے۔

اس موقع پر دشمنوں نے یہ قصہ چھیڑ دیا اور امام صاحب کے خلاف اسکو دستاویز بنایا کہ امام غزالی نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کیا ہے، اسی طرح

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

"کیمیائے سعادت" کی بعض تقاریر کو انہوں نے اپنے اقوال کی تائید میں پیش کیا۔ حضرتِ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں طعن کا جواب آپ نے سلطان سنجر سلجوقی کو اس طرح دیا :-

"اما آنچہ حکایت کردہ اند کہ در امامِ ابوحنیفہ طعن کردہ ام واللہ الطالب الغالب المدرک الحق الذی لا الٰہ الا ھو کہ اعتقادِ من آنست کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ غواص ترینِ امتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بود در حقائقِ فقہ، ہر کہ جز ایں از عقیدت من یا از خط و لفظ من حکایت کند دروغ می گوید۔"

(مقتبس از مکاتیبِ امام غزالی)

(ترجمہ) "اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کیا ہے تو میں خداوند طالب غالب اور مدرک کو جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا عقیدہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ کے حقائق میں امتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے غواص ترین شخص ہیں، پس جو کوئی میرے اس اعتقاد کے سوا میرے کسی خط یا لفظ سے کچھ بیان کر رہا ہے تو وہ دروغ محض ہے"

اس طویل مکتوب میں امام صاحب نے سلطان سنجر سے مدرسہ نظامیہ نیشاپور کی خدمات سے بھی دستبرداری کا اظہار کر دیا تھا :

"و حاجتِ دیگر آنست کہ مرا از تدریسِ نیشاپور و طوس معاف داری"

باوجود یکہ ارادت مندوں، عقیدت کیشوں اور امرائے سلطنت نے بہت کچھ اصرار کیا لیکن امام صاحب نے صاف کہہ دیا کہ اب مجھ میں کارِ تدریس انجام دینے کی سکت باقی نہیں رہی ہے، اس طرح تدریس مدرسہ نظامیہ اور دوسرے رسمی مشاغل سے الگ ہو کر اپنی خانقاہ میں خلوت گزیں ہو گئے اس وقت امام صاحب کی عمر ۵۳ سال تھی، اس زاویہ میں تادمِ آخر امام صاحب قیام پذیر رہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور طلبار اور درویشوں کی رہنمائی کے لئے اپنا کچھ وقت صرف کر دیا کرتے تھے لیکن طلبار سے زیادہ اب طالبانِ حقیقت آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

جب حجۃ الاسلام امام غزالی کی عمر ۵۵ سال کی ہوئی تو ان کی پیش گوئی پوری ہونے کا وقت آ گیا اور آپ دوشنبہ ۱۴ رجمادی الاخریٰ ۵۰۵ھ کی صبح کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اور طوس ہی میں شاعرِ ایران فردوسی کے مزار کے قریب آپ کو دفن کیا گیا۔

علامہ ابنِ جوزی نے اپنی کتاب الثبات عند الممات میں امام صاحب کی وفات کے سلسلہ میں شیخ احمد غزالی کا یہ قول نقل کیا ہے :-

" برادرم ابو حامد محمد غزالی نے دوشنبہ کے دن صبح کے وقت وضو کر کے نمازِ فجر ادا کی، پھر انہوں نے اپنا کفن منگایا اور اس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا اور کہا سمعاً و طاعۃً "

یہ کہہ کر قبلہ رخ ہو کر پاؤں پھیلا دئے اور جان جہاں آفریں کے سپرد کر دی "

ابنِ جوزی کے مطابق امام صاحب نے جو آخری بات کہی وہ اپنے دوستوں اور اعزہ کو اخلاصِ عمل کی دعوت تھی اور یہی ان کی آخری وصیت تھی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابنِ جوزی نے امام صاحب کی تاریخِ وفات بجائے ماہِ جمادی الاخریٰ کے ۱۴ رجمادی الاولیٰ بیان کی ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں :-

توفی ابو الحامد یوم الاثنین رابع عشر جمادی الاولیٰ من ھذا السنۃ یعنی سنۃ خمس وخمسمائۃ بطوس ودفن بہا۔

حضرتِ امام غزالی کی عمر اور سالِ وفات کے سلسلہ میں یہ شعر بہت مشہور ہے ؎

نصیبِ حجۃ الاسلام زیں سرائے سپنج
حیات پنجہ و پنج و وفات پانصد و پنج

لہ رو ز جمرا ابو حامد امام غزالی ۱۴ رجمادی الاولیٰ ۵۰۵ھ [illegible] ... دفن کئے گئے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ساتویں صدی ہجری تک امام صاحب کا مزار زیارت گاہِ عوام و خواص رہا لیکن فتنۂ تاتار میں آپ کا مزار بھی تباہی کے ہاتھوں محفوظ نہیں رہا اور اب اس کے صرف کچھ آثار باقی ہیں۔

امام صاحب کا مسلک اور عقیدہ

امام غزالی اپنے خاندان، ماحول اور علمائے نیشا پور و طوس اور بلادِ خراسان کے دوسرے مشاہیر مثلاً امام قشیری، شیخ ابو اسحاق شیرازی، شیخ ابن صباغ اور اپنے استاد امام الحرمین علامہ جوینی رحمہم اللہ تعالیٰ کے عقائد سے متاثر تھے اور اہلسنت و جماعت، اصول میں اشعری اور فروع میں شافعی مسلک کے تابع تھے اور اسی طریقہ پر گامزن رہتے ہوئے، شافعی مسلک کے فقہ و اصول کی کتابوں کا درس بھی حاصل کیا تھا اور مطالعہ بھی، جب خود صاحبِ تصنیف بنے تو شافعی عقیدے کی پختگی اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ فقہ اور اصولِ فقہ شافعیہ پر ایسی مدلل، جامع اور مبسوط کتابیں تصنیف کیں جن کو فقہِ شافعی کا گراں قدر سرمایہ کہا جا سکتا ہے یعنی بسیط، وسیط اور وجیز وغیرہ۔

امام شافعی کے اس قول سے بھی امام صاحب کے مسلک اور عقیدے کی تائید ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں:-

فمن کان فی الفروع علیٰ مذھب الشافعیؒ و فی الاصول علی اعتقاد الاشعریۃ۔

"وہ فروع میں شافعی مذہب اور اصول میں اشعری تھے"

معتقدات میں مبہم ترین مسائل یا عقائد یعنی رؤیتِ باری تعالیٰ، علمِ واجب الوجود، کلامِ الٰہی کا ازلی ہونا، صفاتِ الٰہیہ کا قدم، خلق الافعال میں امام حجۃ الاسلام غزالی اشاعرہ کے معتقد تھے۔ بایں ہمہ ان کی قوتِ اجتہادی نے ان میں یہ قوت اور بے باکی پیدا کر دی تھی کہ اگر مذہبِ شافعیہ یا حنفیہ میں وہ کوئی ایسا مسئلہ پائے جو عقلِ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

صریح کے خلاف ہوتا تو یا تو وہ اس کی تاویل کرتے یا صریحاً اس کا رد کرتے، اس اعتبار سے مقلد ہونے کے باوجود ان میں حقیقی اجتہادی قوت موجود تھی اور اس کے اظہار میں ان کو جب ضرورت اور موقع ملتا کسی قسم کا تذبذب نہیں ہوتا تھا۔ امام صاحب کی یہ اجتہادی قوت اور اس کے اظہار کا رنگ دس سالہ مسافرت کے بعد اور نکھر آیا تھا چنانچہ مشہور عالم   نے جب ایک موقع پر امام صاحب سے سوال کیا کہ آپ مذہبِ ابوحنیفہ کے پیرو ہیں یا مذہبِ شافعی کے؟ تو امام صاحب نے برجستہ جواب دیا کہ عقلیات میں میرا مذہب برہان اور دلیل ہے اور شریعت میں میرا مذہب قرآن ہے، اس صورت میں نہ میں ابوحنیفہ کا مقلد ہوں اور نہ شافعی کا پابند۔

فی الجملہ امام غزالی عالمِ ظاہر میں ایک پابندِ شرع شافعی تھے اور باطن میں ایک صوفی متورع، ہر حال میں اسلام پر ان کا حقیقی ایمان تھا، گویا انہوں نے شریعتِ قرآنی اور دلائل کو کشف و شہود کے ساتھ شامل کر کے اپنا آئین قرار دیا تھا جس طرح شریعت اور اس کے دلائل و براہین کشف و شہود سے خالی نہ تھے، اسی طرح ان کا تصوف زہد و ورع اور اتباعِ شریعت سے سرِمو جدا نہ تھا، ایک ان کے عقائدِ ظاہری تھے تو دوسرے کو ان کے معتقداتِ معنویہ کہا جاتا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ چند صفحات اس سلسلہ میں مزید تفصیل کے متحمل نہیں ہو سکتے اس لئے مجبور ہو کر مختصراً اتنا ہی عرض کر سکتا تھا۔

حجۃ الاسلام امامِ غزالی اور تصوف

امام صاحب کی سوانح حیات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ آپ نے عنفوانِ شباب میں مختلف مذاہب کا مطالعہ کیا تھا لیکن ان کے دل کو کسی طرح تسکین حاصل نہیں ہوتی تھی۔ اس روحانی کشمکش کے نتیجے میں وہ سخت بیمار پڑ گئے، اطباء نے جواب دے دیا، کھانا پینا چھوٹ گیا اور اس قدر لکنت پیدا ہو گئی کہ بولنا بھی دشوار تھا اور ایک دن وہ تمام طمطراق اور شان و شوکت کو خیرباد کہہ کر بالکل بے سروسامانی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کیا مرقع بردوش بغداد سے نکل کھڑے ہوئے اور دمشق کی جامع امویہ کے ایک زاویہ کو اپنا مستقر اور خلوت کدہ بنایا لیکن یہاں بھی ان کا علم و فضل پوشیدہ نہ رہ سکا اور مجبوراً یہ جگہ بھی ان کو چھوڑنی پڑی اور بیت المقدس کا رُخ کیا، یہاں مہدِ عیسٰی علیہ السلام ان کی خلوت گاہ اور ان کا زاویہ تھا، اس زاویئے میں مشائخ وقت کے ساتھ ان کی صحبت رہی اور یہاں رفتہ رفتہ وہ صحت یاب ہوئے۔

حقیقت یہ ہے کہ تصوف امامِ غزالی کی آخری منزل ہے، اس چشمہ کے سوتوں سے تو وہ اس وقت بہرہ یاب ہوئے تھے جب ان کے والد نے جو ایک درویش صفت انسان تھے ایامِ طفلی میں آپ کی تربیت کی تھی، پھر ان کے انتقال کے بعد شیخ احمد زاذکانی قدس سرہ کی نگرانی میں انہوں نے تعلیم پائی اور تصوف کی حقیقی لذت کی چاشنی دیکھی، آپ کے چھوٹے بھائی امام احمد غزالی نے تو آغازِ جوانی ہی سے اس دل میں قدم رکھا تھا اور تصوف کے رشتہ میں منسلک ہو گئے تھے اور امام غزالی کی طرح ان کو علوم متداولہ کی پُرپیچ وخم دار راہوں سے گذرنا نہیں پڑا، ان کے برعکس امامِ غزالی جوانی میں فقہ و اصول، کلام و فن، خلاف و مناظرہ میں مستغرق تھے اور مدتوں اس میں سرگرداں رہے، پچاس برس کی عمر میں آخر کار ان کو بھی اسی منزل پر آ کر آسودگی نصیب ہوئی، تصوف کی دنیا میں ان کی رہنمائی کرنے والی دو ہستیاں ہیں، ایک ابوبکر نساج قدس سرہ اور دوسرے ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ، چنانچہ اپنی تصانیف میں امام صاحب نے اپنا پیرِ طریقت شیخ ابوعلی فارمدی کو بیان کیا ہے چنانچہ ایک جگہ وہ کہتے ہیں:۔

انی اخذت الطریقۃ من ابی علی الفارمدی ثم امتثلت ما کان یشیر الیہ من وظائف العبادات واستدامۃ الذکر الی ان جزت العقبات وتکلفت تلک المشاق وحصلت ما کنت اطلبہ۔

"میں نے طریقۂ تصوف شیخ ابوعلی فارمدی سے اخذ کیا ہے اور عبادات اور ذکر میں ان کے دستور کو اپنایا ہے، اس طرح مجھے تکالیف

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے نجات ملی اور مشقتوں سے نجات حاصل ہوئی اور جو کچھ میں نے پانا تھا، وہ میں نے پالیا۔

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ العزیز کی تصانیف

امام حجۃ الاسلام غزالی نے جب تصنیف و تالیف کے لئے قلم اٹھایا تو اس وقت وہ استفادہ علوم میں معروف تھے اور آپ کا عنفوانِ شباب تھا، اس وقت وہ شیخ ابونصر اسمٰعیلی کی خدمت میں تحصیلِ علم کر رہے تھے، اپنے استاد سے بعض توضیحات و توجیہات کو سن کر لکھ لیا کرتے تھے، انہی اشارات اور توجیہات کی مدد سے کم عمری ہی میں آپ نے فقہ پر ایک رسالہ مرتب کیا اور اس کا نام "تعلیقہ" رکھا، یہی امام صاحب کی پہلی تصنیف ہے، اس کے بعد سفر ہو یا حضر، خلوت نشینی ہو یا جلوت، مدرسہ نظامیہ بغداد ہو کہ لبنان ذرائضِ منصبی کے ساتھ ساتھ آپ تصنیف و تالیف کی طرف ہمہ تن متوجہ رہے۔

عربی زبان میں امام صاحب نے اتنی کم مدت میں جو تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، ان کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، اسی کثرتِ تصانیف کے باعث اکثر علمائے اسلام نے آپ کو "سید المصنفین" کا لقب دیا تھا (مرآۃ الجنان یافعی)

کہا جاتا ہے کہ امامِ غزالی قدس سرہ کی تمام تصانیف کے اوراق کو اگر ان کی عمر پر تقسیم کیا جائے تو ہر روز چار دستوں کی تسوید حساب میں آتی ہے جو ایک حیرت انگیز بات ہے۔ امام حجۃ الاسلام کی تصانیف کی تعداد میں اختلاف ہے۔ امام صاحب نے خود اپنے ایک مکتوب میں جو انہوں نے ۵۳ سال کی عمر میں لکھا تھا، اس سلسلہ میں اس طرح بیان کیا ہے :-

"میں نے علومِ دین میں تقریباً ۷۰ کتابیں لکھی ہیں"

اس حوالہ میں صرف علومِ دین پر لکھی جانے والی تصانیف کا ذکر کیا گیا ہے جدل و خلاف اور ردِ فلاسفہ پر، جو امام صاحب کا پسندیدہ موضوع تھا، لکھی جانیوالی کتابوں کا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

امام صاحب نے شمار نہیں کیا ہے۔ امام صاحب کے بعض سوانح نگار حضرات آپ کی تصنیفات و تالیفات کی تعداد ۲۰۰ بتاتے ہیں، آپ اس کو مبالغہ نہ سمجھیں کہ امام صاحب کی تصنیفات میں احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت جیسی ضخیم کتابیں بہت کم ہیں بلکہ بہت سے ایسے رسائل اور کتابچے بھی اس تعداد میں شامل ہیں جو چند صفحات پر مشتمل ہیں لیکن ایک مستقل نام سے موسوم ہیں، ان رسائل اور کتابوں سے بعض شائع ہو چکے ہیں، احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت کے بعد فقہ شافعیہ پر ان کی تصانیف البسیط، الوجیز اور الوسیط درمیانی درجہ کی ضخامت والی کتابیں ہیں، ان کے علاوہ ضخامت کے اعتبار سے المنقذ من الضلال اور تہافۃ الفلاسفۃ قابلِ ذکر ہیں۔ پیش نظر کتاب مکاشفۃ القلوب بھی اسی ضمن میں آتی ہے، کہا جاتا ہے کہ امام صاحب نے قرآن حکیم کی ایک تفسیر بھی لکھی تھی، جو کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل تھی لیکن وہ نایاب ہے، اس کا کوئی مخطوطہ بھی اب محفوظ نہیں ہے، اسی طرح امام صاحب کی اکثر و بیشتر تصانیف نایاب ہیں، صرف ان کے مخطوطے برطانیہ، جرمنی اور ایران کے قومی کتب خانوں میں موجود ہیں اور ان کے صرف نام امام صاحب کی تصانیف میں لئے جاتے ہیں۔ امام صاحب کی ان مشہور کتابوں میں جو آج بھی ہماری دسترس سے باہر نہیں ہیں، ان کتابوں کو کہا جاسکتا ہے:

احیاء علوم الدین (احیاء العلوم)، کیمیائے سعادت، البسیط، الوجیز، الوسیط، المنقذ من الضلال، المرشد الامین، منہاج العابدین، مکاشفۃ القلوب، المستظہری، القسطاس المستقیم، تہافۃ الفلاسفۃ اور نصیحۃ الملوک۔

مذکورہ بالا کتابوں میں سے بعض کتابیں متعدد بار شائع ہو چکی ہیں اور ان میں سے بہت سی کتابوں کے اردو ترجمے بھی شائع ہو چکے ہیں۔

مجھے افسوس ہے کہ میں مذکورہ بالا کتابوں میں سے ہر ایک کا مختصر سا تعارف بھی مقدمہ کے ان چند صفحات میں نہیں کرا سکتا کہ ناشر کی طرف سے قدغن ہے کہ مقدمہ پندرہ سولہ صفحات سے زیادہ پر مشتمل نہ ہو۔ اس لئے میں صرف احیاء العلوم، کیمیائے سعادت اور مکاشفۃ القلوب کا بہت ہی مختصر تعارف آپ کے سامنے پیش کروں گا اور اس کے بعد

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ کی انشاء پردازی اور شاعری پر کچھ مختصر عرض کرونگا۔
امام صاحب کی تصانیف میں جیسا کہ میں اس سے قبل عرض کر چکا ہوں،
احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت شہرت اور جامعیت کے اعتبار سے سرفہرست
ہیں، ان کے بعد منہاج العابدین اور مکاشفۃ القلوب اور تہافۃ الفلاسفہ ہیں اور
فقہ میں بسیط، وجیز اور وسیط کو بڑا اعتبار حاصل ہے۔

احیاء العلوم آپ کی تصانیف میں بہت ہی ضخیم اور مبسوط کتاب ہے، یہ چار بڑی جلدوں پر مشتمل ہے اور اس کا موضوع تصوف ہے، تصوف کی دنیا میں جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے، ایک بلند مقام حاصل ہے، امام صاحب نے احیاء العلوم میں شریعت اور عرفان و تصوف میں تطبیق کی ایک کامیاب کوشش کی ہے۔ تصوف کے تمام مسائل، احوال اور مقامات کو شرعی استدلال کے ساتھ پیش کیا ہے ہر چند کہ اس تصنیف کے بعض مقامات پر ناقدین نے نکتہ چینی بھی کی ہے، علامہ ابن جوزی وغیرہ، لیکن دنیا نے ان کی تنقید کو کوئی اہمیت نہیں دی اور احیاء العلوم کو جو مقبولیت حاصل تھی، وہ کسی طرح کم نہ ہو سکی، احیاء العلوم بارہ ارکان پر مشتمل ہے اور ہر رکن ایک جلد پر محیط ہے یعنی رکن اول عبادات، رکن دوم عادات، رکن سوم مہلکات اور رکن چہارم مستحبات پر مشتمل ہے۔ ہر رکن دس ابواب پر منقسم ہے، ان بارہ ارکان (چار جلدوں) میں حضرت حجۃ الاسلام نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ نصوص قرآنی اور احادیث نبوی سے استدلال کرتے ہوئے سیر حاصل بحث کی ہے اور حق یہ ہے کہ عبادات و اخلاق، مہلکات و مستحبات پر جو کچھ لکھا ہے، حق ادا کر دیا ہے، کتب اخلاق و تصوف میں احیاء العلوم کو جو شہرت حاصل ہے، آج تک کسی کتاب کو حاصل نہ ہو سکی۔

کیمیائے سعادت فارسی زبان میں بالکل احیاء العلوم کے ارکان و ابواب و فصول کے عنوانات کی تقسیم و ترتیب کے ساتھ لکھی گئی ہے یعنی یہ بھی چار ارکان مقدسہ پر منقسم ہے اور ہر رکن دس ابواب پر مشتمل ہے، احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت میں فرق صرف اتنا ہے کہ احیاء العلوم عربی زبان میں ہے اور اس کے مباحث بہت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفصل ہیں، کیمیائے سعادت چونکہ ایک ضخیم جلد میں ہے اس لئے اس کے مباحث احیاء العلوم سے قدرے مختصر ہیں۔ کیمیائے سعادت ان چار ارکان پر مشتمل ہے، رکنِ اول عبادات، رکنِ دوم معاملات، رکنِ سوم مہلکات اور رکنِ چہارم مستحبات بعض حضرات کا خیال ہے کہ کیمیائے سعادت فارسی زبان میں احیاء العلوم کی تلخیص ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے، امام صاحب نے اپنی تصانیف میں ایک مستقل تصنیف کی حیثیت سے اسے پیش کیا ہے، صرف عنوانات کی ترتیب وارکان کی تبویب میں یکرنگی ہے ورنہ احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت دو الگ کتابیں ہیں۔

مکاشفۃ القلوب جس کا اردو ترجمہ آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، یہ بھی امام صاحب کی مشہور اور بلند پایہ تصانیف میں شمار ہوتی ہے، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اس کے مباحث اور مضامین واقعی کشفِ قلوب کا کام کرتے ہیں، اس کا موضوع بھی اخلاق و تصوف ہے، اوامر و نواہی اور مسائلِ اخلاق اس کے چند موضوعات ہیں اور ہر موضوع پر نصِ حدیث سے استدلال کیا ہے، مناسب موقع حکایات و واقعات کو بھی پیش کیا ہے، انبیاء علیہم السلام اور بزرگانِ دین کے واقعات کے ایراد سے بیان میں اثر پیدا کیا گیا ہے، انداز بیان اور طرزِ موعظت میں دلکشی ہے، اب تک اس کا اردو ترجمہ نہیں ہوا تھا، اب آپ کے افادہ کے لئے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

طرزِ نگارش

امام حجۃ الاسلام قدس سرہ اگرچہ فارسی نژاد تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو عربی زبان پر جو تبحر اور علومِ دینی میں جو بصیرت عطا کی تھی، اس کا نتیجہ تھا کہ آپ کی سو سے زیادہ تصانیف میں گنتی کی چند کتابیں فارسی میں ہیں اور باقی تمام عربی زبان میں ہیں، آپ کی انشاء پردازی کا کمال یہ ہے کہ آپ کا اسلوبِ بیان نہایت سادہ اور دلکش ہے اور تصنع سے بالکل عاری، ہرچہ از دل خیزد بردل ریزد، والی بات ہے، جو کچھ کہتے ہیں نہایت خلوص سے کہتے ہیں، اس لئے اثر آفرینی بدرجۂ کمال موجود ہے، جو بات کہتے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں دل نشین اور دل پذیر انداز میں کہتے ہیں، خواہ وہ عربی زبان ہو یا فارسی، امام صاحب نے اپنی نگارش میں کسی اسلوبِ خاص کی پیروی نہیں کرتے بلکہ ہر جگہ سادگی کو اپنایا ہے، آپ کو موضوعات پر اس قدر عبور حاصل تھا کہ جو کچھ کہتے ہیں اس میں بڑی بے ساختگی اور آمد ہے، اس لئے آپ کو شکوہ الفاظ، جدت، تراکیب، صنائع بدائع کا سہارا نہیں لینا پڑا کہ یہ تمام سہارے آورد میں درکار ہوتے ہیں، آمد میں ان کی ضرورت نہیں ہوتی، انہی خصوصیات کے باعث امام صاحب کا طرزِ نگارش ہر دَور میں مقبول رہا اور خود امام صاحب کے موضوعات کی طرفگی اور ان کی بلندی اس بات کی متقاضی رہی کہ امام صاحب کو جو قبولیت ان کی زندگی میں حاصل تھی وہ ان کی تصانیف کی بدولت آج بھی باقی ہے اور آئندہ بھی رہے گی۔ فقط۔

شمس بریلوی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب

خوف و خشیّت

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ جل وعلا نے ایک فرشتہ پیدا کیا جس کے دونوں بازوؤں کا درمیانی فاصلہ مشرق و مغرب کو گھیرے ہوئے ہے، سر اس کا زیرِ عرش ہے اور دونوں پاؤں تحت الثریٰ میں ہیں، روئے زمین پر آباد خلق کے برابر اس کے پَر ہیں، میری امت میں سے جب کوئی مرد یا عورت مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس فرشتے کو اذنِ الٰہی ہوتا ہے کہ وہ عرش کے نیچے بحرِ نور میں غوطہ زن ہو تو وہ غوطہ لگاتا ہے، جب باہر نکل کر وہ اپنے بازو (پر) جھاڑتا ہے تو اس کے پَروں سے قطرات ٹپکتے ہیں، ذاتِ باری تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتی ہے جو قیامت تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ ایک دانا کا قول ہے کہ "جسم کی سلامتی کم کھانے میں ہے اور روح کی بقا کم گناہوں میں ہے اور ایمان کی سلامتی حضورِ نبیِ کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں ہے"۔ ارشادِ خداوندی ہے:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو۔

یعنی قلب میں خوفِ خدا پیدا کرو اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو:

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۔ اور انسان دیکھے کہ آئندہ کیلئے آگے کیا بھیجا۔

مطلب یہ ہے کہ روزِ جزا کے لئے کیا عمل کیا، مفہوم اس کا یہ ہے کہ صدقہ کرو اور اعمالِ صالحہ کرو تا کہ رستخیز کے دن ان کا اجر پاؤ اور اپنے رب سے ڈرتے رہو، اللہ تعالیٰ تمہاری ہر اچھی اور بُری بات کو جانتا ہے۔

قیامت کے دن فرشتے، زمین، فلک، روز و شب تمام گواہی دیں گے کہ آدم زادے نے یہ کام بھلائی کا کیا یا برائی کا، اطاعت و تابعداری کی یا نافرمانی حتیٰ کہ انسان کے اپنے اعضا بھی اس کے خلاف گواہی دیں گے، ایماندار اور متقی و پرہیزگار انسان کے حق میں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

زمین گواہی دے گی، چنانچہ زمین یوں کہے گی "اس انسان نے میری پیٹھ پر نماز پڑھی، روزہ رکھا، حج کیا، جہاد کیا" یہ سنکر زاہد و متقی شخص شاداں و فرحاں ہوگا، اور کافر و نافرمان کے خلاف زمین گواہی دیتے ہوئے یوں کہے گی "اس نے میری پیٹھ پر شرک کیا، زنا کیا، شراب پی اور حرام کھایا" اب اس کے لئے ہلاکت و بربادی ہے" اگر ارحم الراحمین نے اس پر کڑا محاسبہ کیا۔ صاحبِ ایمان وہ ہے جو جسم کے تمام اعضاء کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے ڈر رکھتا ہو، جیسا کہ فقیہ ابو اللیث نے فرمایا ؛ سات باتوں میں اللہ تعالےٰ کے خوف کا پتہ چل جاتا ہے۔

۱۔ اس کی زبان غلط بیانی، غیبت، چغلی، تہمت اور فضول بولنے سے بچی ہو اور اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے، تلاوت کلامِ پاک کرنے اور دینی علوم سیکھنے میں لگی ہو۔

۲۔ اس کے دل سے عداوت، بہتان اور مسلمان بھائیوں کا حسد نکل جائے کیونکہ حسد نیکیوں کو چاٹ جاتا ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفوی ہے :-

اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ — حسد نیکیوں کو کھا جاتا جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

جاننا چاہیئے کہ حسد، دل کی رذیل ترین بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے اور دل کی بیماریوں کا درماں صرف علم و عمل سے ہی ہو سکتا ہے۔

۳۔ اس کی نظر حرام کھانے پینے سے اور حرام لباس وغیرہ سے محفوظ رہے اور دنیا کی طرف لالچ کی نظر سے نہ دیکھے بلکہ صرف عبرت پکڑنے کے لئے اس کی طرف دیکھے اور حرام پر تو کبھی اس کی نگاہ بھی نہ پڑے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

مَنْ مَلَأَ عَیْنَہٗ مِنَ الْحَرَامِ مَلَأَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَیْنَہٗ مِنَ النَّارِ۔ — جس نے اپنی آنکھ حرام سے بھری اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کو آگ سے بھر دے گا۔

۴۔ اس کے پیٹ میں حرام غذا نہ جائے، یہ گناہ کبیرہ ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَۃٌ مِّنَ الْحَرَامِ — بنی آدم کے پیٹ میں جب حرام کا لقمہ پڑا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فِیْ بَطْنِ ابْنِ اٰدَمَ لَعَنَهٗ کُلُّ مَلَكٍ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ مَادَامَتْ تِلْكَ اللُّقْمَةُ فِیْ بَطْنِهٖ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی تِلْكَ الْحَالَةِ فَمَاْوَاهُ جَهَنَّمُ۔
تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اس پر لعنت کریگا جب تک کہ وہ لقمہ اس کے پیٹ میں رہیگا اور اگر اسی حالت میں مرگیا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

۵۔ جانبِ حرام دست دراز نہ کرے بلکہ حتی المقدور اس کا ہاتھ اطاعتِ الٰہی کی طرف بڑھے۔

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سبز موتی (زبرجد) کا محل پیدا فرمایا، اس میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار کمرے ہیں، اس میں وہی داخل ہوگا جس کے سامنے حرام پیش کیا جائے اور وہ صرف خوفِ الٰہی کی وجہ سے اسے چھوڑ دے۔

۶۔ اس کا قدم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نہ چلے بلکہ صرف اسکی اطاعت و خوشنودی میں رہنے والوں اور نیکوں کی طرف حرکت کرے۔

۷۔ عبادت و مجاہدہ، انسان کو چاہیے کہ خالص اللہ تعالےٰ کے لئے عبادت کرے، ریاکاری و منافقت سے بچتا رہے اگر ایسا کیا تو یہ ان لوگوں میں شامل ہوگیا جن کے متعلق ارشادِ خداوندی ہے:

وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ اور تیرے رب کے نزدیک آخرت ڈرنے والوں کیلئے ہے۔

دوسری آیت میں یوں ارشاد ہے:۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ۔ بیشک متقی امن والے مقام میں ہوں گے۔

گویا خداوند تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ یہی لوگ (متقی و پرہیزگار) قیامت کے دن دوزخ سے چھٹکارا پائیں گے اور ایماندار آدمی کو چاہیے کہ وہ بیم و رجاء کے درمیان رہے، وہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہوگا اور اس سے مایوس و ناامید نہیں رہے گا، اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

پس اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے، برائی کے کاموں سے منہ موڑ لے اور اللہ تعالےٰ کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۲

خوفِ الٰہی

جناب علامہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ساتویں آسمان پر اللہ کے ایسے فرشتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے جب سے پیدا کیا ہے، برابر سجدہ میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انتہائی خوفزدہ ہیں، قیامت کے دن جب وہ سجدہ سے سر اٹھائیں گے تو کہیں گے :۔

سُبْحٰنَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ۔ — اے اللہ تو پاک ہے، ہم تیری کما حقہٗ عبادت نہیں کر سکے۔

فرمانِ الٰہی ہے :۔

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۔ — وہ فرشتے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور جس چیز کا انہیں حکم دیا گیا ہے وہی کرتے ہیں اور ایک لمحہ بھی میری نافرمانی میں نہیں گزارتے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْشَعَرَّ جَسَدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ وَرَقُهَا۔ — جب کوئی بندہ خوفِ الٰہی سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ اس کے بدن سے ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کو ہلانے سے اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

حکایت ایک نوجوان ایک عورت کی محبت میں مبتلا ہو گیا، وہ عورت کسی قافلہ کے ساتھ باہر کے سفر پر روانہ ہو گئی، جوان کو جب معلوم ہوا تو وہ بھی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

قافلہ کے ساتھ چل پڑا۔ جب قافلہ جنگل میں پہنچا تو رات ہوگئی، رات کو انہوں نے وہیں پڑاؤ کیا، جب لوگ سو گئے تو وہ نوجوان چپکے سے اس عورت کے پاس پہنچا اور کہنے لگا میں تجھ سے بے انتہا محبت کرتا ہوں اور اسی لئے میں قافلہ کے ساتھ آرہا ہوں۔ عورت بولی جاکر دیکھو کوئی جاگ تو نہیں رہا ہے؟ جوان نے فرطِ مسرت سے سارے قافلہ کا چکر لگایا اور واپس آکر کہنے لگا کہ سب لوگ غافل پڑے سو رہے ہیں۔ عورت نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ کیا وہ بھی سو رہا ہے؟ جوان بولا! اللہ تو نہ کبھی سوتا ہے، نہ ہی اسے کبھی اونگھ آتی ہے، تب عورت بولی! لوگ سو گئے تو کیا ہوا، اللہ تو جاگ رہا ہے، ہمیں دیکھ رہا ہے، اس سے ڈرنا ہم پر فرض ہے۔ جوان نے جونہی یہ بات سُنی، خوفِ خدا سے لرز گیا اور بُرے ارادے سے تائب ہوکر گھر واپس چلا گیا۔ کہتے ہیں کہ جب وہ جوان مرا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا، سناؤ کیا گزری؟ جوان نے جواب دیا میں نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے ایک گناہ کو چھوڑا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسی سبب سے میرے تمام گناہوں کو بخش دیا۔

حکایت

مجمع اللطائف میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک کثیر العیال عابد تھا، اسے تنگدستی نے گھیر لیا، جب بہت پریشان ہوا تو اپنی عورت سے کہا جاؤ، کسی سے کچھ مانگ کر لاؤ۔ عورت نے ایک تاجر کے یہاں جاکر کھانے کا سوال کیا، تاجر نے کہا اگر تم میری آرزو پوری کردو تو جو چاہو لے سکتی ہو، عورت بیچاری چپ چاپ خالی ہاتھ گھر لوٹ آئی۔ بچوں نے جب ماں کو خالی ہاتھ آتے دیکھا تو بھوک سے چلانے لگے اور کہنے لگے امّی! ہم بھوک سے مر رہے ہیں ہمیں کچھ کھانے کو دو۔ عورت دوبارہ اسی تاجر کے ہاں لوٹ گئی اور کھانے کا سوال کیا، تاجر نے پھر وہی بات کی جو پہلے کہہ چکا تھا۔

عورت رضامند ہوگئی مگر جب یہ دونوں تخلیہ میں پہنچے تو عورت خوف سے کانپنے لگی، تاجر نے پوچھا کس سے ڈرتی ہو؟ اس نے کہا میں اس رب لم یزل کے خوف سے لرزاں ہوں جس نے ہمیں پیدا کیا۔ تب تاجر بولا جب تم اتنی تنگدستی اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

عسرت میں بھی خوفِ خدا رکھتی ہو تو مجھے بھی اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔ یہ کہا اور عورت کو بہت سامال ومنال دیکر عزت کے ساتھ رخصت کردیا۔

اللہ تعالیٰ نے پیغمبرِ وقت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ فلاں بن فلاں کے پاس جاؤ اور اسے میرا سلام کہہ دو اور کہنا کہ میں نے اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام حسبِ حکمِ الٰہی اس تاجر کے پاس آئے اور پوچھا کیا تم نے کوئی عظیم نیکی انجام دی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے اور جواب میں تاجر نے مذکورہ بالا سارا واقعہ کہہ سنایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، فرمانِ الٰہی ہے " میں اپنے کسی بندہ پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کرتا، جو شخص دنیا میں میرے عذاب سے ڈرتا ہے میں اسے آخرت میں بے خوف کردونگا لیکن جو دنیا میں میرے عذاب سے بے خوف رہتا ہے، میں اسے آخرت میں خوفزدہ کروں گا (اس پر عذاب نازل کرونگا)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ — تم لوگوں سے نہیں، مجھ سے ڈرو۔

ایک اور آیت میں ہے :-

فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ — اگر تم مومن ہو تو لوگوں سے نہیں مجھ سے ڈرو۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ اور خشیتِ الٰہی

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید کی کوئی آیت سنتے تو خوف سے بیہوش ہوجاتے، ایک دن ایک تنکا ہاتھ میں لے کر کہا کاش! میں ایک تنکا ہوتا، کوئی قابلِ ذکر چیز نہ ہوتا، کاش مجھے میری ماں نہ جنتی، اور خوفِ خدا سے آپ اتنا رویا کرتے تھے کہ آپ کے چہرے پر آنسوؤں کے بہنے کی وجہ سے دو سیاہ نشان پڑ گئے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

لَا یَلِجُ النَّارَ مَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ۔	جو شخص خوفِ خدا سے روتا ہے وہ جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا اسی طرح جیسے کہ دودھ دوبارہ اپنے تھنوں میں نہیں جاتا۔

دقائق الاخبار میں ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، جب اس کے اعمال تولے جائیں گے تو برائیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا چنانچہ اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم ملے گا، اس وقت اس کی پلکوں کا ایک بال اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا کہ اے ربِّ ذوالجلال! تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو اللہ تعالےٰ کے خوف سے روتا ہے، اللہ تعالےٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے اور میں تیرے خوف سے رو دیا تھا اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آئے گا اور اس شخص کو ایک اشکبار بال کے بدلے جہنم سے بچا لیا جائے گا، اس وقت حضرتِ جبریل علیہ السلام پکاریں گے "فلاں بن فلاں ایک بال کے بدلے نجات پا گیا۔"

بدایۃ الہدایہ میں ہے کہ قیامت کے دن جب جہنم کو لایا جائے گا تو اس سے ہیبتناک آوازیں نکلیں گی جس کی وجہ سے لوگ اس پر سے گزرنے میں گھبرائیں گے، فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَتَرٰی کُلَّ اُمَّۃٍ جَاثِیَۃً
کل امۃ تدعی الی کتبھا۔

جب لوگ جہنم کے قریب آئیں گے تو اس سے سخت گرمی اور خوفناک آوازیں سنیں گے جو پانسو سال کے سفر کی دوری سے سنائی دیتی ہوں گی، جب ہر نبی نفسی نفسی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی کہہ رہے ہوں گے اس وقت جہنم سے ایک نہایت ہی بلند آگ باہر نکلے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف بڑھے گی، آپ کی امت اس کی مدافعت میں کہے گی" اے آگ! تجھے نمازیوں، صدقہ دینے والوں، روزہ داروں اور خوفِ خدا رکھنے والوں کا واسطہ، واپس چلی جا!" مگر آگ برابر بڑھتی چلی جائے گی، تب حضرتِ جبریل علیہ السلام، یہ کہتے ہوئے کہ جہنم کی آگ امتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف بڑھ رہی ہے،

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ کی خدمت میں پانی کا ایک پیالہ پیش کریں گے اور عرض کریں گے، اے اللہ کے نبی! اس سے آگ پر چھینٹے ماریئے۔ آپ آگ پر پانی کے چھینٹے ماریں گے تو وہ آگ فوراً بجھ جائے گی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل سے اس پانی کے متعلق پوچھیں گے، جبرائیل کہیں گے حضور! یہ خوفِ خدا سے رونے والے آپ کے گنہگار امتیوں کے آنسو تھے، مجھے حکم دیا گیا کہ میں یہ پانی آپ کی خدمت میں پیش کروں اور آپ اس سے جہنم کی آگ کو بجھا دیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! مجھے ایسی آنکھیں عطا فرما جو تیرے خوف سے رونے والی ہوں ؎

عَیْنَیَّ ھَلْ لَا تَبْکِیَانِ عَلٰی ذَنْبِیْ
تَنَاثَرَ عُمْرِیْ مِنْ یَدِیْ وَلَا اَدْرِیْ

"اے میری دونوں آنکھو! میرے گناہوں پر کیوں نہیں روتی ہو؟ میری عمر ضائع ہو گئی اور مجھے معلوم بھی نہ ہوا۔"

حدیث شریف میں ہے "کوئی ایسا بندہ مومن نہیں جس کی آنکھوں سے خوفِ خدا سے مکھی کے پر کے برابر آنسو بہے اور اس کی گرمی اس کے چہرے پر پہنچے اور اسے کبھی جہنم کی آگ چھوئے۔"

جناب محمد بن المنذر رحمۃ اللہ علیہ جب خوفِ خدا سے روتے تو اپنی ڈاڑھی اور چہرے پر آنسو ملا کرتے اور کہتے: میں نے سنا ہے کہ وجود کے جس حصہ پر آنسو لگ جائیں گے اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ عذابِ الٰہی سے ڈرتا رہے اور اپنے آپ کو خواہشاتِ نفسانی سے روکتا رہے، فرمانِ الٰہی ہے:۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی ه وَاَمَّا مَنْ خَافَ

پس جس کسی نے نافرمانی کی اور دنیا کی زندگی کو سب کچھ جانا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو اپنے رب کے سامنے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى۔

کھڑے رہنے (مقام) سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روک دیا تو اس کی پناہ گاہ جنت ہے۔

جو انسان عذابِ الٰہی سے بچنا چاہے اور ثواب و رحمت کا امیدوار ہو اسے چاہیئے کہ دنیاوی مصائب پر صبر کرے، اللہ کی عبادت کرتا رہے اور گناہوں سے بچتا رہے۔

زہر الریاض میں ایک حدیث ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان کے سامنے طرح طرح کی نعمتیں پیش کریں گے، ان کے لئے فرش بچھائیں گے، منبر رکھے جائیں گے اور انہیں مختلف قسم کے کھانے اور پھل پیش کئے جائیں گے اس وقت جنتی حیران بیٹھے ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندو! حیران کیوں ہو؟ یہ بہشت جائے حیرت نہیں ہے، اس وقت مومن عرض کریں گے بارالٰہا! تو نے ایک وعدہ کیا تھا جس کا وقت آپہنچا ہے، تب فرشتوں کو حکمِ الٰہی ہوگا کہ ان کے چہروں سے پردے اٹھا لو! فرشتے عرض کریں گے یہ تیرا دیدار کیسے کریں گے حالانکہ یہ گنہگار تھے؟ اس دم فرمانِ الٰہی ہوگا تم حجاب اٹھا دو، یہ ذکر کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور میرے خوف سے رونے والے تھے اور میرے دیدار کے امیدوار تھے۔ اس وقت پردے اٹھا دئے جائیں گے اور جنتی اللہ کا دیدار ہوتے ہی سجدہ میں گر جائیں گے، فرمانِ الٰہی ہوگا سر اٹھا لو یہ جنت دارِ عمل نہیں دارِ جزا ہے اور وہ اپنے رب کو بے کیف دیکھیں گے، رب فرمائے گا:۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ عِبَادِىْ فَقَدْ رَضِيْتُ عَنْكُمْ فَهَلْ رَضِيْتُمْ عَنِّىْ؟

میرے بندو! تم پر سلامتی ہو، میں تم سے راضی ہوں، کیا تم مجھ سے راضی ہو؟

جنتی عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم کیسے راضی نہیں ہوں گے حالانکہ تو نے ہمیں وہ نعمتیں دیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں انکا تصور گذرا اور یہی اس فرمانِ الٰہی کا مقصود ہے کہ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے
اور رسلام قولا ...

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳

صبر و مرض

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ عذابِ الٰہی سے چھوٹ جائے، ثواب و رحمت کو پالے اور جنتی ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دنیوی خواہشات سے روکے اور دنیا کے آلام و مصائب پر صبر کرے، چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:-

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ۔ اللہ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

صبر کی قسمیں صبر کی کئی قسمیں ہیں، اللہ کی اطاعت پر صبر کرنا، حرام چیزوں سے رُک جانا، تکالیف پر صبر کرنا اور پہلے صدمہ پر صبر کرنا وغیرہ۔

جو شخص عبادتِ الٰہی پر صبر کرتا ہے اور ہر وقت عبادت میں مگن رہتا ہے اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین سو ایسے درجات عطا کرے گا جن میں ہر درجہ کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلہ کے برابر ہوگا، جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے صبر کرتا ہے اسے چھ سو درجات عطا ہوں گے جن میں ہر درجہ کا فاصلہ ساتویں آسمان سے ساتویں زمین کے فاصلہ کے برابر ہوگا، جو مصائب پر صبر کرتا ہے اسے سات سو درجات عطا ہوں گے، ہر درجہ کا فاصلہ تحت الثریٰ سے عرشِ عُلیٰ کے برابر ہوگا۔

حکایت حضرت زکریا علیہ السلام جب یہود کے حملہ کی وجہ سے شہر سے باہر نکلے کہ کہیں روپوش ہو جائیں اور یہود اُن کے پیچھے بھاگے تو آپ نے قریب ایک درخت دیکھ کر اسے کہا اے درخت! مجھے اپنے اندر چھپالے۔ درخت چِر گیا اور آپ اس میں رُوپوش ہو گئے۔ جب یہود وہاں پہنچے تو شیطان نے انہیں ساری بات بتلا کر کہا اس درخت کو آری سے دو ٹکڑے کر دو، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہ صرف اس لئے ہوا کہ حضرتِ زکریا علیہ السلام نے ذاتِ باری کی بجائے مظاہر قدرتِ باری سے پناہ طلب کی تھی، آپ نے اپنے وجود کو مصیبت میں ڈالا اور آپ کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دو ٹکڑے کر دیے گئے۔

حدیثِ قدسی میں ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جب میرا کوئی بندہ مصائب[1] میں مجھ سے سوال کرتا ہے، میں اسے مانگنے سے پہلے دے دیتا ہوں اور اس کی دعا کو مقبول کر لیتا ہوں اور جو بندہ مصائب کے وقت میری مخلوق[2] سے مدد مانگتا ہے میں اس پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہوں۔

حضرتِ زکریا علیہ السلام کو اُف کرنے کی ممانعت

کہتے ہیں کہ جب آری حضرتِ زکریا علیہ السلام کے دماغ تک پہنچی تو آپ نے آہ کی، ارشادِ الٰہی ہوا اے زکریا! مصائب پر پہلے صبر کیوں نہیں کیا جو اب فریاد کرتے ہو۔ اگر دوبارہ آہ منہ سے نکالی تو دفترِ صابرین سے تمہارا نام خارج[3] کر دیا جائیگا تب حضرت نے اپنے ہونٹوں کو بند کر لیا، چر کر دو ٹکڑے ہو گئے مگر حرف تک نہ کی۔

اس لئے ہر عقلمند کے لئے ضروری ہے کہ وہ مصائب پر صبر کرے اور حرفِ شکوہ زبان پر نہ لائے تاکہ دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر لے کیونکہ اس دنیا میں مصائب، انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ ہی پر زیادہ وارد ہوتے ہیں۔

---

[1] دنیادار، مخلوق سے یا رب کو چھوڑ کر اپنے ماتحت سے اور اسی طرح کسی کو خدا سمجھ کر مدد لیتا ہے۔

[2] محب، محبوب میں کوئی خوبی محبوب سے جدا نہیں چاہتا، اسی طرح ماں باپ اپنے محبوب فرزند مریض کو تندرست دیکھنا پسند کرتے ہیں چنانچہ دوا پلاتے وقت یا پرہیز کرانے کے سلسلہ میں تلخ الفاظ سے کام لیتے ہیں، دھمکی بھی دیتے ہیں (مثلاً اگر نہ پیئے گا تو ہم بولنا بند کر دیں گے وغیرہ) اسی طرح رب نے اپنی ولی (دوست) میں صبر کی خوبی شہادت کے ضعف کے ساتھ دیکھنا پسند فرمائی اور صبر کی تلقین میں تنبیہ برائے محبت ادا فرمائی، دوسرے رب تعالیٰ کا ذکریا علیہ السلام سے یہ فرمانا کہ نام خارج کر دیا جائے گا، مشروط ہے۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بارہا فرمایا، مثلاً حضور نے رب تعالیٰ کی اولاد کی نفی میں فرمایا کہ رب کا ولد ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرتا۔ **نکتہ**:۔ کسی قسم کا عیب نبی میں ماننا دراصل رب کے انتخاب میں عیب ماننا ہوگا کہ کامل اوصاف کا نبی نہ چنا یا معاذ اللہ نبی کا انتخاب کرتے وقت اس کے آئندہ غیر منصب نبوۃ فعل سے بے علم رہا۔ اس واقعہ کا تفصیلی حال اوراقِ غم میں ملاحظہ فرمائیے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

صوفیاء کی نظر میں مصائب کی حقیقت

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے مصائب عارفین کا چراغ، مریدین کی بیداری، مومن کی اصلاح اور غافلوں کے لئے ہلاکت ہیں، مومن مصائب پر صبر کئے بغیر ایمان کی حلاوت کو پا نہیں سکتا۔ حدیث شریف میں ہے جو شخص رات بھر بیمار رہا اور صبر کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا کا طالب ہوا تو وہ شخص گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے اپنی پیدائش کے وقت تھا اس لئے جب تم بیمار ہو جاؤ تو عافیت کی تمنا نہ کرو۔

جناب ضحاک کہتے ہیں جو شخص چالیس راتوں میں ایک رات میں بھی گرفتارِ رنج و الم نہ ہوا ہو، اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے لئے کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔

مریض بندۂ مومن کے گناہ نہیں لکھے جاتے

حضرتِ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جب بندۂ مومن کسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کے بائیں شانے والے فرشتہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کے گناہوں کو لکھنا بند کر دو، دائیں شانے والے سے کہا جاتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں وہ بہترین نیکیاں لکھو جو اس سے سرزد ہوئی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے، جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے کہ جا کر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے؟ اگر بیمار الحمد للہ کہتا ہے تو فرشتے اللہ کی بارگاہ میں جا کر اس کا قول عرض کرتے ہیں، ارشادِ الٰہی ہوتا ہے اگر میں نے اس بندہ کو اس بیماری میں موت دے دی تو اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر صحت عطا کی تو اسے پہلے سے بھی بہتر پرورش کرنے والا گوشت اور خون دونگا اور اس کے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔

ایک عبرت انگیز حکایت

بنی اسرائیل میں ایک نہایت ہی فاجر و فاسق انسان تھا جو اپنی بدکرداریوں سے کبھی باز نہ آتا تھا، اہلِ شہر جب اس کی بدکاریوں سے عاجز آ گئے تو اللہ تعالےٰ سے اس کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا مانگنے لگے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ بنی اسرائیل کے فلاں شہر میں ایک بدکار جوان رہتا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسے شہر سے نکال دیجئے تاکہ اس کی بدکاریوں کی وجہ سے سارے شہر پر آگ نہ برسے، حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے اور اسے اس کی بستی سے نکال دیا، پھر فرمانِ الٰہی ہوا کہ اسے اس بستی سے بھی نکال دیجئے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس بستی سے بھی نکال دیا تو اس نے ایک ایسے غار پر ٹھکانہ بنایا جہاں نہ کوئی انسان تھا اور نہ ہی کسی چرند پرند کا گزر تھا، قرب وجوار میں نہ کہیں آبادی تھی اور نہ دور دور تک سبزے کا کوئی پتہ تھا۔ اس غار میں آکر وہ جوان بیمار ہو گیا، اس کی تیمارداری کے لئے کوئی شخص بھی اس کے آس پاس موجود نہ تھا جو اس کی خدمت کرتا، وہ ضعف و ناتوانی سے زمین پر گر پڑا اور کہنے لگا کاش اس وقت اگر میری ماں میرے پاس موجود ہوتی تو مجھ پر شفقت کرتی اور میری اس بے کسی اور بے لبسی پر روتی، اگر میرا باپ ہوتا تو میری نگہبانی، نگہداشت اور مدد کرتا، اگر میری بیوی ہوتی تو میری جدائی پر روتی، اگر میرے بچے اس وقت موجود ہوتے تو کہتے، اے رب ہمارے عاجز، گنہگار، بدکار اور مسافر باپ کو بخش دے جسے پہلے تو شہر بدر کیا گیا اور پھر دوسری بستی سے بھی نکال دیا گیا تھا اور اب وہ غار میں بھی ہر ایک چیز سے ناامید ہو کر دنیا سے آخرت کی طرف چلا ہے اور وہ میرے جنازہ کے پیچھے روتے ہوئے چلتے۔

پھر وہ نوجوان کہنے لگا اے اللہ! تو نے مجھے والدین اور بیوی بچوں سے تو دور کیا ہے مگر اپنے فضل و کرم سے دور نہ کرنا، تو نے میرا دل عزیزوں کی جدائی میں جلایا ہے، اب میرے سراپا کو میرے گناہوں کے سبب جہنم کی آگ میں نہ جلانا، اسی دم اللہ تعالےٰ نے ایک فرشتہ اس کے باپ کے ہم شکل بنا کر، ایک حور کو اس کی ماں اور ایک حور کو اس کی بیوی کی ہمشکل بنا کر اور غلمانِ جنت کو اس کے بچوں کے روپ میں بھیجا، یہ سب اس کے قریب آکر بیٹھ گئے اور اس کی شدتِ تکلیف پر تأسف اور آہ و زاری کرنے لگے۔ جوان انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسی مسرت میں اس کا انتقال ہو گیا، تب اللہ تعالےٰ نے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فلاں غار کی طرف جاؤ، وہاں ہمارا ایک دوست مر گیا ہے، تم اس کی تکفین و تدفین کا انتظام کرو۔

حکمِ الٰہی کے بموجب حضرتِ موسیٰ علیہ السلام جب غار میں پہنچے تو انہوں نے

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہاں اسی جوان کو مرا ہوا پایا جس کو انہوں نے پہلے شہر اور پھر بستی سے نکالا تھا، اس کے گرد حوریں تعزیت کرنے والوں کی طرح بیٹھی ہوئی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی اے رب العزت! یہ تو وہی جوان ہے جسے میں نے تیرے حکم سے شہر اور بستی سے نکال دیا تھا۔ رب العزت نے فرمایا اے موسیٰ! میں نے اس کے بہت زیادہ رونے اور عزیزوں کے فراق میں تڑپنے کی وجہ سے اس پر رحم کیا ہے اور فرشتہ کو اس کے باپ کی اور حور و غلمان کو اس کی ماں، بیوی اور بچوں کے ہم شکل بنا کر بھیجا ہے جو غربت میں اس کی تکلیفوں پر روتے ہیں، جب یہ مرا تو اس کی بیچارگی پر زمین و آسمان والے روئے اور میں ارحم الراحمین پھر کیوں نہ اس کے گناہوں کو معاف کرتا۔

جب مسافر، مسافرت میں انتقال کرتا ہے

جب کسی مسافر پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتوں سے فرماتا ہے یہ بیچارہ مسافر ہے، اپنے اہل و عیال اور والدین وغیرہ کو چھوڑ چکا ہے، جب یہ مرے گا تو اس پر کوئی تاسف کرنے والا بھی نہ ہوگا، تب اللہ تعالےٰ فرشتوں کو اس کے والدین، اولاد اور خویش و اقارب کی شکل میں بھیجتا ہے، جب وہ انہیں اپنے قریب دیکھتا ہے تو ان کو اپنے خویش و اقارب سمجھ کر حد درجہ مسرور ہوتا ہے اور اسی مسرت میں اس کی روح پرواز کر جاتی ہے، پھر وہ فرشتے پریشان حال ہو کر اس کے جنازہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور قیامت تک اس کی مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں، فرمانِ الٰہی ہے:۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

ابنِ عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں انسان کا صدق و کذب، اس کی مصیبت اور شادمانی کے وقت ظاہر ہوتا ہے، جو شخص شادمانی و خوشحالی میں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے مگر مصائب میں فریاد و فغاں کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ اگر کسی کو دو عالم کا علم عطا کر دیا جائے، پھر اس پر مصائب کی یلغار ہو اور وہ شکوہ و شکایت کرنے لگے تو اسے اس کا یہ علم و عمل کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ (یہ علم بیکار ہے)

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے جو میری قضا پر راضی نہیں، میری عطا پر شکر نہیں کرتا وہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرے۔

حکایت وہب بن منبہ کہتے ہیں اللہ کے ایک نبی نے پچاس برس اللہ کی عبادت کی، تب اللہ تعالےٰ نے اس نبی کی طرف یہ وحی فرمائی کہ میں نے تجھے بخش دیا ہے۔ نبی نے عرض کی اے اللہ! میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا، بخشا کس چیز کو گیا؟ اللہ تعالےٰ نے ان کی ایک رگ کو بند کر دیا جس کی وجہ سے وہ ساری رات نہ سو سکے، صبح کو جب ان کے پاس فرشتہ آیا تو انہوں نے رگ بند ہو جانے کی شکایت کی، تب فرشتہ بولا، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تیری پچاس برس کی عبادت سے تیری یہ ایک شکایت افزوں ہے۔ (اس عبادت پر تو نازاں تھا؟)

---

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۴

ریاضت و خواہشاتِ نفسانی

موسیٰ علیہ السلام کو درود پڑھنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ! اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری زبان پر تمہارے کلام سے، تمہارے دل میں خیالات سے، تمہارے بدن میں تمہاری روح سے، تمہاری آنکھوں میں نورِ بصارت سے اور تمہارے کانوں میں قوتِ سماعت سے زیادہ قریب رہوں تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!

فرمانِ الٰہی ہے :-

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ ہر نفس یہ دیکھے کہ اس نے قیامت کے لئے کیا عمل کئے ہیں۔

اے انسان! اچھی طرح سمجھ لے کہ تجھے برائی کی طرف لے جانے والا تیرا نفس تیرے شیطان سے بھی بڑا دشمن ہے اور شیطان کو تجھ پر تیری خواہشات کی بدولت غلبہ حاصل ہوتا ہے لہذا تجھے تیرا نفس جھوٹی امیدوں اور دھوکے میں ڈالے نہ ہے، جو شخص بے خوف ہوا اور غفلت میں گرفتار ہوا، اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے، اس انسان کا ہر دعویٰ جھوٹا ہے، اگر تو نفس کی رضا میں اس کی خواہشات کی اتباع کرے گا تو ہلاک ہو جائے گا اور اگر اس کے محاسبہ سے غافل ہو گا تو بحرِ عصیاں میں غرق ہو جائے گا۔

اگر تو اس کی مخالفت سے عاجز آ کر اس کی خواہشات کی پیروی کرے گا تو یہ تجھے نارِ جہنم کی طرف کھینچ لے جائے گا، نفس کی بازگشت بھلائی کی طرف نہیں ہے بلکہ یہ مصائب کی جڑ، شرمندگی کی کان، ابلیس کا خزانہ اور ہر برائی کا ٹھکانہ ہے اور اس کی فتنہ انگیزیوں کو سوائے عالمِ خیر و شر کے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، فرمانِ الٰہی ہے :-

وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

تفسیر ابی اللیث رحمۃ اللہ علیہ میں ہے، جب کوئی بندہ طلب آخرت کی وجہ سے اپنی گذشتہ زندگی پر غور و فکر کرتا ہے تو یہ تفکر اس کے دل کے لئے غسل کا کام دیتا ہے جیسا کہ فرمان نبوی ہے، ایک گھڑی کا تفکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ لہذا ہر عقلمند کے لئے ضروری ہے کہ اپنے گذشتہ گناہوں کی مغفرت طلب کرے، جن چیزوں کا اقرار کرتا ہے ان میں تفکر کرے اور قیامت کے دن کے لئے توشہ بنائے، امیدوں کو کم کرے، توبہ میں جلدی کرے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے، حرام چیزوں سے اعراض کرے اور نفس کو صبر پر آمادہ کرے، خواہشاتِ نفسانی کی اتباع نہ کرے کیونکہ نفس ایک بت کی طرح ہے جو نفس کی اتباع کرتا ہے وہ گویا بت کی عبادت کرتا ہے اور جو اخلاص سے اللہ کی عبادت کرتا ہے، وہ اپنے نفس پر جبر کرتا ہے۔

حضرتِ مالک بن دینار نے انجیر کھانا چاہا

جنابِ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ایک دن بصرہ کے ایک بازار سے گذر رہے تھے کہ آپ کو انجیر نظر آئے، دل میں انہیں کھانے کی خواہش ہوئی، دوکاندار کے پاس پہنچے اور کہا میرے ان جوتوں کے عوض انجیر دے دو، دوکاندار نے جوتوں کو پرانا دیکھ کر کہا ان کے بدلہ میں کچھ نہیں مل سکتا، آپ یہ جواب سن کر چل پڑے، کسی نے دوکاندار سے کہا، جانتے ہو یہ بزرگ کون تھے؟ وہ بولا نہیں، اس نے کہا یہ مشہور متقی حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ تھے، دوکاندار نے جب یہ سنا تو اپنے غلام کو ایک ٹوکری انجیروں سے بھر کر دی اور کہا اگر جناب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ تجھ سے یہ ٹوکری قبول کر لیں تو اس خدمت کے بدلہ تو آزاد ہے۔ غلام بھاگا بھاگا آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کی حضور یہ قبول فرمائیے، آپ نے کہا میں نہیں لیتا، غلام بولا اگر آپ اسے قبول کر لیں تو میں آزاد ہو جاؤں گا، آپ نے جواب دیا اس میں تیرے لئے تو آزادی ہے مگر میرے لئے ہلاکت ہے، جب غلام نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ دین کے عوض میں انجیر نہیں کھاؤں گا اور مرتے دم تک کبھی بھی انجیر نہیں لونگا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

زندگی کی آخری گھڑی میں صبر

حضرتِ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کو مرضِ وفات میں اس بات کی خواہش ہوئی کہ میں گرم روٹی کا ثرید بنا کر کھاؤں جس میں شہد اور دودھ شامل ہو، چنانچہ آپ کے حکم سے خادم یہ تمام چیزیں لیکر حاضر ہوا۔ آپ کچھ دیر ان چیزوں کو دیکھتے رہے، پھر بولے اے نفس! تو نے تیس سال متواتر صبر کیا ہے، اب زندگی کی اس آخری گھڑی میں کیا صبر نہیں کر سکتا؟ یہ کہا اور یہ پیالہ چھوڑ دیا اور اسی طرح صبر کرتے ہوئے واصل بحق ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نیک بندوں یعنی انبیاء، اولیاء، صدیقین، عاشقین اور زاہدین کے حالات ایسے ہی تھے۔

حضرتِ سلیمان علیہ السلام کا قول ہے کہ جس شخص نے اپنے نفس پر قابو پا یا وہ اس شخص سے زیادہ طاقتور ہے جو تن تنہا ایک شہر کو فتح کر لیتا ہے۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں اپنے نفس کے ساتھ بکریوں کے ریوڑ پر ایسے ایک جوان کی طرح ہوں کہ جب وہ ایک طرف انہیں اکٹھا کرتا ہے تو وہ دوسری طرف پھیل جاتی ہیں۔

جو شخص اپنے نفس کو فنا کر دیتا ہے اسے رحمت کے کفن میں لپیٹ کر کرامت کی زمین میں دفن کیا جاتا ہے اور جو شخص اپنے ضمیر (قلب) کو ختم کر دیتا ہے اسے لعنت کے کفن میں لپیٹ کر عذاب کی زمین میں دفن کیا جاتا ہے۔

جناب یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اپنے نفس کا طاعت و بندگی کر کے مقابلہ کرو، ریاضت، شب بیداری، قلیل گفتگو، لوگوں کی تکالیف برداشت کرنا، اور کم کھانے کا نام ہے، کم سونے سے خیالات پاکیزہ ہوتے ہیں، کم بولنے سے انسان آفات سے محفوظ رہتا ہے، تکالیف برداشت کرنے سے درجات بلند ہوتے ہیں اور کم کھانے سے شہوات نفسانی ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ بہت کھانا دل کی سیاہی اور اسے گرفتارِ ظلمت کرتا ہے، بھوک حکمت کا نور ہے اور سیر ہونا اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے، فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:-

نَوِّرُوْا قُلُوْبَکُمْ بِالْجُوْعِ — اپنے قلوب کو بھوک سے منور کرو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وَجَاهِدُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالْجُوْعِ
وَالْعَطَشِ وَاَدِيْمُوْا قَرْعَ
بَابِ الْجَنَّةِ بِالْجُوْعِ فَاِنَّ
الْاَجْرَ فِيْ ذٰلِكَ كَاَجْرِ
الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَاِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ عَمَلٍ
اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ جُوْعٍ
وَّعَطَشٍ وَّلَنْ يَّلِجَ مَلَكُوْتَ
السَّمٰوٰتِ مَنْ مَّلَاَ بَطْنَهٗ
وَفَقَدَ حَلَاوَةَ الْعِبَادَةِ۔

اپنے نفس کا بھوک پیاس سے مقابلہ
کرو اور ہمیشہ بھوک کے توسط سے
جنت کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہو،
بھوکے رہنے والے کو مجاہد فی سبیل اللہ
کے ثواب کے برابر ثواب ملتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھوکے
پیاسے رہنے سے بہتر کوئی عمل نہیں،
آسمان کے فرشتے اس انسان کے
پاس بالکل نہیں آتے جس نے
اپنا پیٹ بھر کر عبادت کا مزہ کھو دیا ہو،

منہاج العابدین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قول مذکور ہے کہ میں جب سے ایمان لایا ہوں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا تاکہ میں اپنے رب کی عبادت کا مزہ حاصل کر سکوں اور اپنے رب کے شوقِ دیدار کی وجہ سے کبھی سیر ہو کر پانی نہیں پیا ہے اس لئے کہ بہت کھانے سے عبادت میں کمی واقع ہو جاتی ہے کیونکہ جب انسان خوب سیر ہو کر کھا لیتا ہے تو اس کا جسم گراں اور آنکھیں نیند سے بوجھل ہو جاتی ہیں، اس کے اعضاءِ بدن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں پھر وہ باوجود کوشش کے سوائے نیند کے کچھ بھی حاصل نہیں کر پاتا اور اس طرح وہ اس مردار کی مانند بن جاتا ہے جو رہ گذر میں پڑا ہو۔

منیۃ المفتی میں ہے کہ جناب لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا کھانا اور سونا کم کر دو کیونکہ جو شخص زیادہ کھاتا اور زیادہ سوتا ہے وہ قیامت کے دن اعمال صالحہ سے خالی ہاتھ ہوگا۔

فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اپنے دلوں کو زیادہ کھانے پینے سے ہلاک نہ کرو، جس طرح زیادہ پانی سے کھیتی تباہ ہو جاتی ہے، اسی طرح زیادہ کھانے پینے سے دل ہلاک ہو جاتا ہے۔

نیک لوگوں نے معدہ کو ایسی ہانڈی سے تشبیہ دی ہے جو ابلتی رہتی ہے اور اس کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بخارات برابر دل پر پہنچتے رہتے ہیں، پھر انہی بخارات کی کثرت دل کو غلیظ اور کثیف بنا دیتی ہے زیادہ کھانے سے علم و فکر میں کمی واقع ہوتی ہے اور شکم پُری، فطانت و ذکاوت کو برباد کر دیتی ہے۔

حکایت حضرت یحییٰ ابن زکریا علیہما السلام نے شیطان کو دیکھا وہ بہت سے دام اٹھائے ہوئے تھا، آپ نے پوچھا یہ کیا ہیں؟ شیطان نے کہا یہ شہوات ہیں جن سے میں ابن آدم کو قید کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میرے لئے بھی کوئی پھندہ ہے؟ شیطان بولا نہیں مگر ایک رات آپ نے پیٹ بھر کر کھانا کھا لیا تھا جس سے آپ کو نماز میں سستی پیدا ہو گئی تھی، تب حضرت یحییٰ علیہ السلام بولے آئندہ میں کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاؤنگا۔ شیطان بولا اگر یہ بات ہے تو میں بھی آئندہ کسی کو نصیحت نہیں کرونگا۔

یہ اس مقدس ہستی کا حال ہے جس نے ساری عمر میں صرف ایک رات پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا، اس شخص کا کیا حال ہو گا جو عمر بھر کبھی بھی بھوکا نہیں رہتا اور پیٹ بھر کر کھانا کھاتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ وہ عبادت گذار بن جائے۔

حکایت حضرت یحییٰ علیہ السلام نے ایک رات جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھالی اور عبادت الٰہی میں حاضر نہ ہوئے، اللہ تعالیٰ نے وحی کی اے یحییٰ! کیا تو نے اس دنیا کو آخرت سے بہتر سمجھا ہے یا میرے جوار رحمت سے بہتر تو نے کوئی جوار پا لیا ہے، مجھے عزت و جلال کی قسم اگر تو جنت الفردوس کا نظارہ کر لے اور جہنم کو دیکھ لے تو آنسوؤں کے بدلے خون روئے اور اس مرقع کی بجائے لوہے کا لباس پہنے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۵

غلبۂ نفس و عداوتِ شیطان

ہر عقلمند کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھوکا رہ کر شہوات کا قلع قمع کرے اس لئے کہ بھوک اس دشمنِ خدا نفس کے لئے قہر ہے، شیطان کا وسیلۂ ظفر یہی خواہشات اور کھانا پینا ہے، فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ شیطان تمہارے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اس کے ان راستوں کو بھوک سے بند کرو۔

بلاشبہ قیامت کے دن وہی شخص اللہ تعالےٰ سے زیادہ قریب ہوگا جس نے بھوک پیاس برداشت کی ہوگی اور ابنِ آدم کے لئے سب سے زیادہ برباد کرنے والی چیزیں پیٹ کی خواہشات ہیں، اس پیٹ کی بدولت حضرتِ آدم اور حوا علیہما السلام جنت سے ذلت اور فقر و فاقہ کی زمین پر اتارے گئے جبکہ ربِ کریم نے انہیں شجر (ممنوعہ) کے کھانے سے منع کردیا تو انہوں نے پیٹ کی خواہشات کی بنا پر اسے کھا لیا تھا، یہی پیٹ ہی حقیقت میں شہوات کا منبع اور مرکز ہے۔

حکیمانہ اقوال ایک دانا کا قول ہے جس انسان پر اس کا نفس غالب آجاتا ہے وہ شہوات کا قیدی ہوجاتا ہے اور بیہودگی کا تابع بن جاتا ہے، اس کا دل تمام فوائد سے محروم ہوجاتا ہے، جس کسی نے بھی اپنے اعضاء کی زمین کو شہوات سے سیراب کیا اس نے اپنے دل میں ندامت کی کاشت کی، اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو تین قسموں پر پیدا فرمایا ہے:-

۱- فرشتوں کو پیدا فرمایا، ان میں عقل رکھی مگر انہیں شہوات سے پاک و منزہ رکھا۔

۲- جانوروں کو پیدا کیا، ان میں شہوت رکھی مگر عقل سے عاری کردیا۔

۳- انسان کو پیدا کیا، ان میں عقل اور شہوت دونوں ودیعت فرمائے، اب جس انسان کی عقل پر اس کی شہوت غالب آجاتی ہے، وہ جانوروں سے بدتر ہے اور جس مسلمان کی شہوات پر اس کی عقل غالب آجاتی وہ فرشتوں سے بھی بہتر ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حکایت جناب ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں لکام کے پہاڑ میں تھا، وہاں میں نے انار دیکھے اور میرے دل میں انہیں کھانے کی خواہش ہوئی چنانچہ میں نے ایک انار اٹھا کر اسے دو ٹکڑے کیا مگر وہ ترش نکلا لہٰذا میں نے اسے پھینک دیا اور چل پڑا چند قدم آگے جا کر میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو زمین پر پڑا ہوا تھا اور اس پر بھڑیں چمٹی ہوئی تھیں، میں نے اسے سلام کہا اور اس شخص نے میرا نام لیکر سلام کا جواب دیا میں نے حیرت سے پوچھا آپ مجھے کیسے پہچانتے ہیں؟ اس بندۂ خدا نے جواب دیا جو اپنے خدا کو پہچان لیتا ہے، پھر اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ میں نے کہا تب تو تمہارا بارگاہِ ایزدی میں بڑا مقام ہے، تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے کہ یہ جو تمہیں چمٹی ہوئی ہیں تم سے دور ہو جائیں۔ اس نے کہا میں جانتا ہوں اللہ کے ہاں تمہارا بھی بڑا مقام ہے، تم نے یہ دعا کیوں نہ مانگی کہ اللہ تعالیٰ تجھے انار کھانے کی خواہش سے بچا لیتا کیونکہ بھڑوں کی تکلیف دنیاوی عذاب ہے مگر انار کھانے کی پاداش اخروی عذاب ہے، یہ بھڑیں تو انسان کے جسم پر ڈستی ہیں مگر خواہشات انسان کے دل کو ڈس لیتی ہیں۔ میں یہ نصیحت آموز گفتگو سن کر وہاں سے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔

شہوات، بادشاہوں کو فقیر اور صبر فقیروں کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔ آپ نے حضرتِ یوسف علیہ السلام اور زلیخا کا قصہ نہیں پڑھا؟ یوسف علیہ السلام صبر کی بدولت مصر کے بادشاہ ہوئے اور زلیخا خواہشات کی وجہ سے عاجز اور رسوا ہوئی اور بصارت سے محروم عجوزہ (بڑھیا) بن گئی اس لئے کہ زلیخا نے حضرتِ یوسف علیہ السلام کی محبت میں صبر نہیں کیا تھا۔

حضرتِ ابوالحسن رازی نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا جناب ابوالحسن رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ان کے انتقال کے دو سال بعد خواب میں اس حال میں دیکھا کہ ان کے جسم پر جہنم کے قیر کا لباس تھا۔ میں نے پوچھا ابا جان! یہ کیا ہوا؟ میں آپ کو جہنمیوں کے لباس میں دیکھ رہا ہوں؟ میرے والد نے فرمایا اے فرزند! مجھے میرا نفس

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جہنم میں لے گیا، اس کے دھوکہ میں کبھی نہ آنا۔ (اشعار)

انی ابتلیت باربع وما سلطوا الا لشدۃ شقوتی و عنائی

ابلیس والدنیا ونفسی والھوٰی کیف الخلاص وکلھم اعدائی

واری الھوی تدعوا الیہ خواطری فی ظلمۃ الشھوات و الاٰراء

- میں ان چار دشمنوں میں گھرا ہوا ہوں جو میری بدبختی اور کثرتِ گناہ کی وجہ سے مجھ پر غالب آگئے ہیں۔
- شیطان، نفس، دنیا اور خواہشات، ان سے کیسے رہائی مل سکتی ہے حالانکہ یہ چاروں میرے جانی دشمن ہیں۔
- میں دیکھتا ہوں کہ خود بینی اور شہوات کی ظلمت میں میرے دل کو خواہشات اپنی طرف بلاتی رہتی ہیں۔

جناب حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ نفس میرا اصطبل ہے، علم میرا ہتھیار ہے، نا امیدی میرا گناہ ہے، شیطان میرا دشمن ہے اور میں نفس کے ساتھ فریب کرنے والا ہوں (اس کو فریب میں مبتلا کرتا ہوں)

عارفانہ نکتہ ایک عارف باللہ کا قول ہے کہ جہاد کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) کفار کے ساتھ جہاد اور یہ جہاد ظاہری ہے، فرمانِ الٰہی ہے یُجَاهِدُونَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

(۲) جھوٹے لوگوں کے ساتھ علم اور دلائل سے جہاد، فرمانِ الٰہی ہے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔

(۳) برائیوں کی طرف لے جانے والے سرکش نفس سے جہاد، فرمانِ الٰہی ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :-

اَفْضَلُ الْجِهَادِ جِهَادُ النَّفْسِ۔ نفس کے ساتھ جہاد بہترین جہاد ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم جب جہاد سے واپس آتے تو کہتے ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹ آئے ہیں اور صحابہ نے نفس، شیطان اور خواہشات سے جہاد کو کفار کے ساتھ جہاد کرنے سے اس لیے اکبر اور عظیم کہا کہ نفس سے جہاد ہمیشہ جاری رہتا ہے اور کفار کے ساتھ کبھی کبھی ہوتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کفار کے ساتھ جہاد میں غازی اپنے دشمن کو سامنے دیکھتا رہتا ہے مگر شیطان نظر نہیں آتا ہے اور دکھائی دینے والے دشمن سے لڑائی بہ نسبت چھپ کر وار کرنے والے دشمن کے آسان ہوتی ہے۔ ایک وجہ اور بھی ہے کہ کافر کے ساتھ غازی کی ہمدردیاں قطعی نہیں ہوتیں جبکہ شیطان کے ساتھ جہاد کرنے میں نفس اور خواہشات شیطان کی حامی قوتوں میں شمار ہوتے ہیں، اس لئے یہ مقابلہ سخت ہوتا ہے۔ ایک بات اور بھی ہے کہ اگر غازی کافر کو قتل کر دے تو مالِ غنیمت اور فتح حاصل کرتا ہے اور اگر شہید ہو جائے تو جنت کا مستحق بن جاتا ہے مگر اس جہادِ اکبر میں وہ شیطان کے قتل پر قادر نہیں اور اگر اسے شیطان قتل کر دے یعنی راہِ راست سے بھٹکا دے تو بندہ عذابِ الٰہی کا مستحق بن جاتا ہے، اسی لئے کہا گیا ہے کہ جنگ کے دن جس کا گھوڑا بھاگ پڑے وہ کافروں کے ہاتھ آجاتا ہے مگر جس کا ایمان بھاگ جائے وہ غضبِ الٰہی میں پھنس جاتا ہے اور جو کافروں کے ہاتھ پھنس جاتا ہے اس کے ہاتھوں اور پاؤں میں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں نہیں ڈالی جاتیں، اسے بھوکا، پیاسا اور ننگا نہیں کیا جاتا مگر جو غضبِ الٰہی کا مستحق ہو جائے اس کا منہ کالا کیا جاتا ہے، اس کی مشکیں کس کر زنجیریں ڈال دی جاتی ہیں، اس کے پیروں میں آگ کی بیڑیاں ڈالی جاتی ہیں۔ اس کا کھانا، پینا اور لباس سب جہنم کی آگ سے تیار ہوتا ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۶

غفلت

غفلت سے شرمندی بڑھتی ہے اور نعمت زائل ہوتی ہے، خدمت کا جذبہ ماند پڑجاتا ہے، حسد زیادہ ہوتا ہے اور ملامت و پشیمانی کی فراوانی ہوتی ہے۔

سب سے بڑی حسرت ایک نیک آدمی نے اپنے استاد کو خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے نزدیک سب سے بڑی حسرت کونسی ہے؟ استاد نے جواب دیا غفلت کی حسرت سب سے بڑی ہے۔

روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرتِ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ نے مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کیا اور فرمایا اے جھوٹے دعویدار! تو نے میری محبت کا دعویٰ کیا اور پھر مجھ سے غافل رہا۔ (شعر)

انت فی غفلۃ وقلبک ساھی ذھب العمروالذنوب کماھی

"تو غفلت میں مبتلا ہے اور تیرا دل بھولنے والا ہے، عمر ختم ہوگئی اور گناہ ویسے کے ویسے ہی موجود ہیں۔"

حکایت ایک صالح آدمی نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا اے ابا جان! آپ کیسے ہیں اور کیا حال ہے؟ باپ نے جواب دیا ہم نے زندگی غفلت میں گزاری اور غفلت ہی میں مر گئے۔

موت کے پیامبر زہر الریاض میں ہے کہ حضرتِ یعقوب علیہ السلام کا ملک الموت سے بھائی چارہ تھا، ایک دن ملک الموت حاضر ہوئے تو حضرتِ یعقوب علیہ السلام نے پوچھا تم ملاقات کے لئے آئے ہو یا روح قبض کرنے کو؟ عزرائیل نے کہا صرف ملاقات کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھے ایک بات کہنی ہے۔ ملک الموت بولے کہیئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کونسی بات ہے ؟ حضرتِ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا جب میری موت قریب آجائے اور تم روح قبض کرنے کو آنے والے ہو تو مجھے پہلے سے آگاہ کر دینا۔ ملک الموت نے کہا بہتر! میں اپنی آمد سے پہلے آپ کے پاس دو تین قاصد بھیجوں گا۔ جب حضرتِ یعقوب علیہ السلام کا آخری وقت آیا اور ملک الموت روح قبض کرنے کو پہنچے تو آپ نے کہا تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ اپنی آمد سے پہلے میری طرف قاصد بھیجو گے۔ عزرائیل نے کہا میں نے ایسا ہی کیا تھا۔ پہلے تو آپ کے سیاہ بال سفید ہوئے، یہ پہلا قاصد تھا؛ پھر بدن کی چستی و توانائی ختم ہوئی، یہ دوسرا قاصد تھا اور بعد میں آپ کا بدن جھک گیا، یہ تیسرا قاصد تھا۔ اے یعقوب! (علیہ السلام) ہر انسان کے پاس میرے بھی تین قاصد آتے ہیں۔ (شعر)

مضی الدھر والایام والذنب حاصل　　وجاء رسول الموت والقلب غافل

نعیمک فی الدنیا غرور وحسرۃ　　وعیشک فی الدنیا محال وباطل

- زمانہ گذر گیا اور گناہوں کو چھوڑ گیا، موت کا قاصد آپہنچا اور دل (خدا سے) غافل ہی رہا۔
- تیری دنیاوی نعمتیں دھوکہ اور فریب ہیں اور دنیا میں تیرا ہمیشہ رہنا محال اور کذب محض ہے۔

شیخ ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک ایسے بیمار مردِ صالح کی عیادت کو گیا جن کا شمار مشائخ کبار میں ہوتا تھا، میں نے اِن کے گرد ان کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، شیخ ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ رو رہے تھے، میں نے کہا اے شیخ! کیا آپ دنیا پر رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، میں اپنی نمازوں کے قضا ہونے پر رو رہا ہوں، میں نے کہا آپ تو عبادت گذار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے ہر سجدہ غفلت میں کیا اور ہر سجدہ سے غفلت میں سر اٹھایا اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں پھر ایک آہ بھری اور یہ اشعار پڑھے ؎

تفکرت فی حشری ویوم قیامتی　　واصبح خدی فی المقابر ثاویا

فریدا وحیدا ابعد عز ورفعۃ　　رھینا بجرمی والتراب وسادیا

تفکرت فی طول الحساب وعرضہ　　وذل مقامی حین اعطی کتابیا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ولکن رجائی فیک ربی وخالقی بانک تعفو یا الٰہی خطائیا

- میں نے اپنے حشر، قیامت کے دن اور قبر میں رہنے کے بارے میں سوچا۔
- جو عزت و وقار والے وجود کے ساتھ مٹی کا رہین ہوگا اور مٹی ہی اس کا تکیہ ہوگا۔
- میں نے یوم حساب کی طوالت کے بارے میں سوچا اور اس وقت کی رسوائی کا خیال کیا جب نامۂ اعمال مجھے دیا جائے گا۔
- مگر اے ربِ ذوالجلال! میری امیدیں تیری رحمت کے ساتھ ہیں، تو ہی میرا خالق اور میرے گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

محض دعویٰ بے کار ہے

عیونُ الاخبار میں ہے حضرتِ شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگ تین باتیں محض زبانی کرتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں، ایک یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں لیکن کام غلاموں جیسے نہیں کرتے بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی پر چلتے ہیں۔

۲۔ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن ان کے دل دنیا اور متاعِ دنیا جمع کئے بغیر مطمئن نہیں ہوتے اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے۔

۳۔ تیسرے کہتے ہیں کہ آخر ہمیں مرجانا ہے مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔ اے مخاطب! ذرا سوچ تو سہی، اللہ کے سامنے تو کونسا منہ لے کر جائے گا اور کونسی زبان سے جواب دے گا؟ جب وہ تجھ سے ہر چھوٹی بڑی چیز کے متعلق سوال کرے گا، ان سوالات کے لئے ابھی سے اچھا جواب تلاش کرلے (تاکہ اس وقت شرمندگی نہ اٹھانا پڑے)

فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝	اور اللہ سے ڈرو، بے شک تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے آگاہ ہے اور خبر رکھتا ہے۔

پھر اللہ نے مومنوں کو سمجھایا کہ وہ اس کے احکامات کو نہ چھوڑیں اور ہر حالت میں اس کی وحدانیت کا اقرار کرتے رہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اطاعتِ الٰہی کا ثمرہ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ عرشِ الٰہی کے پائے پر تحریر ہے کہ جو میری اطاعت کرے گا میں اس کی بات مانوں گا، جو مجھ سے محبت کرے گا، میں اسے اپنا محبوب بناؤں گا، جو مجھ سے مانگے گا میں اسے عطا کرونگا اور جو بخشش کی طلب کرے گا میں اسے بخش دونگا۔

اس فرمانِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روشنی میں ہر ذی ہوش اور دانشمند کے لئے ضروری ہے کہ وہ خوف اور بھر پور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہے اور راضی بہ قضا رہے، اس کے نازل کردہ مصائب پر صبر کرے، اس کی نعمتوں کا شکر کرتے ہوئے کم و بیش پر قانع ہو جائے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو میری قضا پر راضی، مصائب پر صابر نہیں اور نعمتوں کا شکر نہیں ادا کرتا اور کم و بیش پر قناعت نہیں کرتا، وہ میرے سوا کوئی اور رب تلاش کرلے۔

حضرتِ حسن بصری کا ایک دلنشیں جواب

ایک شخص نے جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ تعجب ہے کہ میں عبادت میں لطف نہیں پاتا۔ آپ نے جواب دیا شاید تو نے کسی ایسے شخص کو دیکھ لیا ہے جو اللہ سے نہیں ڈرتا۔

حق بندگی یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لئے تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جائے۔

کسی شخص نے جناب ابی یزید رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں عبادت میں کیف و سرور نہیں پاتا؟ انہوں نے جواب دیا، یہ اس لئے ہے کہ تو عبادت کی بندگی کرتا ہے، اللہ کی بندگی نہیں کرتا، تو اللہ کی بندگی کر پھر دیکھ عبادت میں کیسا مزہ آتا ہے۔

اللہ کی عبادت یا مخلوق کی عبادت

ایک شخص نے نماز شروع کی، جب "ایاک نعبد" پڑھا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ میں خالصۃً اللہ ہی کی عبادت کر رہا ہوں۔ غیب سے آواز آئی تو نے جھوٹ بولا ہے تو تو مخلوق کی عبادت کرتا ہے، تب اس نے مخلوق سے قطع تعلق کر لیا اور نماز شروع کی جب پھر اسی آیت تک پہنچا تو وہی دل میں گزرا، پھر ندا آئی تو اپنے مال کی عبادت کرتا ہے، اس نے سارا مال راہ خدا میں خرچ کر دیا اور نماز کی نیت کی، جب اسی آیت پر پہنچا تو

www.muftiakhtarrazakhan.com

پھر خیال آیا کہ میں حقیقتہً اللہ کی عبادت کرنے والا ہوں، ندا آئی تم جھوٹے ہو تم اپنے کپڑوں کی عبادت کرتے ہو، اس وقت اس بندۂ خدا نے بدن کے کپڑوں کے علاوہ سب کپڑے راہِ خدا میں لٹا دیئے، اب جو نماز میں اس آیت پر پہنچا تو آواز آئی کہ اب تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔[1]

نصیحت پر غلام کو آزاد کر دیا

رونق المجالس میں ہے کہ ایک شخص کی عبائیں گم ہو گئیں اور یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ ان کو کون لے گیا، جب اس شخص نے نماز شروع کی تو اسے یاد آ گیا، جونہی نماز سے فارغ ہوا، غلام کو آواز دی کہ جاؤ فلاں آدمی سے عبائیں لے آؤ۔ غلام نے کہا آپ کو یہ کب یاد آیا؟ اس نے کہا مجھے نماز میں یاد آیا، غلام نے فوراً جواب دیا تب تو آپ نے نماز عبا کے لئے پڑھی، اللہ کے لئے نہیں، یہ بات سنتے ہی اس شخص نے اس غلام کو آزاد کر دیا۔

چنانچہ ہر ذی فہم کے لئے ضروری ہے کہ وہ دنیا کو ترک کر دے اور اللہ کی عبادت کرتا رہے، مستقبل کے بارے میں غور و فکر کرتا رہے اور اپنی آخرت سنوارتا رہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:-

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝	جو شخص آخرت کی کھیتی کی فکر کرتا ہے تو ہم اس کی کھیتی زیادہ کرتے ہیں اور جو شخص[2] دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

یعنی اس کے دل سے آخرت کی محبت نکال دی جاتی ہے، اسی لئے حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر چالیس ہزار دینار علانیہ اور چالیس ہزار

---

[1] علائقِ دنیا کے ساتھ نماز خالصۃً للہ ناممکن ہے۔ [2] آخرت سے غافل ہو کر صرف دنیا ہی دنیا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دینار پوشیدہ خرچ کر دئے تھے یہاں تک کہ ان کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت دنیا اور اس کی خواہش سے مکمل پرہیز کرتے تھے اسی لئے حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز صرف مینڈھے کی ایک رنگی ہوئی کھال اور ایک چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

باب ۸

فسق، نفاق اور خدا فراموشی

ایک عورت حضرتِ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی، میری جوان بیٹی فوت ہو گئی ہے، میں چاہتی ہوں کہ اسے خواب میں دیکھ لوں، کوئی ایسی دعا بتلائیے جس سے میری مراد پوری ہو جائے، آپ نے اسے ایک دعا سکھلائی، اس عورت نے رات میں وہ دعا پڑھی اور اپنی بیٹی کو خواب میں دیکھا تو اس کا حال یہ تھا کہ اس نے جہنم کے تارکول کا لباس پہن رکھا تھا، اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔ عورت نے دوسرے دن یہ خواب آپ کو سنایا، آپ بہت مغموم ہوئے کچھ عرصہ بعد حضرتِ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکی کو جنت میں دیکھا، اس کے سر پر تاج تھا، وہ آپ سے کہنے لگی آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں اسی خاتون کی بیٹی ہوں جو آپ کے پاس آئی تھی اور میری تباہ حالت آپ کو بتلائی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا تیری حالت میں یہ انقلاب کس طرح آیا؟ لڑکی نے کہا قبرستان کے قریب سے ایک صالح شخص گذرا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، اس کے درود پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہم پانچسو قبر والوں سے عذاب اٹھا لیا۔

نکتہ | غور کا مقام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کے درود بھیجنے کی برکت سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اتنے بہت سے لوگ بخشے گئے، کیا وہ شخص جو پچاس سال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہو قیامت میں اس کی مغفرت نہیں ہوگی؟ فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ۔ گناہ کرنے ہیں تم منافقوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے اللہ کے احکامات کو چھوڑ دیا اور اس کے خلاف چلنے لگے۔

شہواتِ دنیا سے لطف اندوز ہونے لگے اور فریب کاری کی طرف مائل ہو گئے۔

مومن اور منافق کا فرق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مومن اور منافق کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ مومن کی ہمت نماز اور روزے کی طرف رہتی ہے اور منافق کی ہمت جانوروں کی طرح کھانے پینے کی طرف رہتی ہے اور وہ نماز، روزہ کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتا، مومن اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور بخشش طلب کرنے میں مشغول رہتا ہے جبکہ منافق حرص و ہوس میں مصروف رہتا ہے، مومن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید نہیں لگاتا اور منافق اللہ تعالیٰ کے سوا تمام[1] مخلوق کی طرف رجوع ہوتا ہے، مومن دین کو مال سے مقدم سمجھتا ہے اور منافق مال کو دین پر ترجیح دیتا ہے، مومن اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور منافق اللہ کے سوا ہر چیز سے ڈرتا ہے۔ مومن نیکی کرتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں روتا رہتا ہے، منافق گناہ کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے، مومن خلوت و تنہائی کو پسند کرتا ہے، منافق بھیڑ بھاڑ اور میل جول کو پسند کرتا ہے، مومن بوتا ہے اور فصل کی بربادی سے ڈرتا رہتا ہے اور منافق فصل اجاڑ دینے کے بعد کاٹنے کی تمنا رکھتا ہے، مومن دین کی تدبیر کے ساتھ اچھائیوں کا حکم دیتا ہے، برائیوں سے روکتا ہے اور اصلاح کرتا ہے، منافق اپنی ہیبت اور سطوت کے لئے فتنہ و فساد برپا کرتا ہے اور نیکیوں سے روکتا اور برائیوں کا حکم دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "منافق مرد اور عورتیں ایک دوسرے

---

[1] خدا کو چھوڑ کر اس کے غیر سے رجوع کرتا ہے (مومن اللہ والوں سے اس معنی کر کے رجوع ہوتا ہے جس طرح کھمبوں سے بجلی کی روشنی حاصل کرنا کہ روشنی کا تعلق بجلی گھر سے ہی ہے اس کے ہی فیض کو عام کرنے کے واسطے کھمبے نصب کئے گئے ہیں)

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں سے ہیں، نیکی سے روکتے اور برائیوں کا حکم دیتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بند کرتے ہیں، انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اللہ نے انہیں بھلا دیا، بلاشبہ منافق فاسق ہیں، اللہ تعالیٰ نے منافق مرد اور منافق عورتوں کے لئے اور کفار کے لئے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے یہ انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔

ایک اور جگہ ان کے بارے میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے " بیشک اللہ تعالیٰ تمام منافقوں اور کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔ یعنی اگر وہ اپنے کفر اور نفاق پر مر جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد میں ابتداءً منافقوں کا ذکر کیا ہے اس لئے کہ کفار سے بھی زیادہ بدبخت ہوتے ہیں اور اللہ نے ان سب کا ٹھکانہ جہنم قرار دیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے " بیشک منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے اور آپ کسی کو ان کا مددگار نہیں پائیں گے "۔

لفظِ منافق لغت میں نافق الیربوع سے مشتق ہے، کہتے ہیں کہ جنگلی چوہے (یربوع) کے بل کے دو سوراخ ہوتے ہیں، ایک داخل ہونے کے لئے اور دوسرا سوراخ نکلنے کے لئے ہوتا ہے ایک سوراخ سے ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے سے بھاگ نکلتا ہے، منافق کو بھی اس لئے منافق کہتے ہیں کہ وہ بظاہر تو مسلمانوں کی شکل میں ہوتا ہے مگر کفر کی طرف نکل جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے " منافق کی مثال ایسی نووارد بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ہو، کبھی وہ اس ریوڑ کی طرف بھاگتی ہے اور کبھی اس ریوڑ کی طرف دوڑتی ہے یعنی کسی ایک ریوڑ میں نہیں ٹھہرتی، اسی طرح منافق بھی نہ تو کلیۃً مسلمانوں میں شامل ہوتا ہے اور نہ ہی کافروں میں۔

جہنم کے سات دروازے

اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا اور اس کے سات دروازے بنائے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے وَلَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، اس کے دروازے لوہے کے ہوں گے جن پر لعنت کی تہیں جمی ہیں، اس کا ظاہر تانبے کا اور باطن سیسے کا ہے، اس کی گہرائی میں عذاب اور اسکی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اونچائی میں اللہ کی ناراضگی ہے ، اس کی زمین تانبے ، شیشے ، لوہے اور سیسے کی ہے ، اس میں رہنے والوں کے لئے اوپر ، نیچے ، دائیں ، بائیں آگ ہی آگ ہے ، اس کے طبقات اوپر سے نیچے کی طرف ہیں اور سب سے نچلا طبقہ منافقوں کے لئے ہے ۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے جہنم کی تعریف اور گرمی کے بارے میں دریافت فرمایا ، جبریل نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا اور اسے ہزار سال تک دہکایا تو وہ سرخ ہو گیا ، پھر ہزار سال دہکایا تو سفید ہو گیا ، جب مزید ایک ہزار سال تک دہکایا گیا تو وہ بالکل سیاہ و تاریک ہو گیا ۔ اس رب کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے اگر جہنمیوں کا ایک کپڑا بھی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو تمام لوگ فنا ہو جائیں ، اگر جہنم کے پانی کا ایک ڈول دنیا کے پانیوں میں ملا دیا جائے تو جو بھی چکھے ، وہ مر جائے اور جہنم کے زنجیروں کا ایک ٹکڑا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے فِیْ سِلْسِلَۃٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ہر ٹکڑے کی لمبائی مشرق و مغرب کے طول کے برابر ہے ، اگر اسے دنیا کے کسی بڑے سے بڑے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ پگھل جائے گا اور اگر کسی جہنمی کو جہنم سے نکال کر دنیا میں لایا جائے تو اس کی بدبو سے تمام مخلوق فنا ہو جائے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے کہا یہ بتاؤ کہ جہنم کے دروازے کیا ہمارے دروازوں جیسے ہیں ؟ جبریل نے عرض کی نہیں حضور ! وہ مختلف طبقات میں بنے ہوئے ہیں کچھ اوپر اور کچھ نیچے ہیں اور ایک دروازے کا درمیانی فاصلہ ستر سال کا ہے ، ہر دروازہ پہلے دروازہ سے ستر گنا زیادہ گرم ہے ۔ آپ نے ان دروازوں میں رہنے والوں کے متعلق پوچھا تو جبریل نے جواب دیا سب سے نچلے کا نام " ہَاوِیَہ " ہے اور اس میں منافقین ہیں ، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ ، دوسرے طبق کا نام " جحیم " ہے اور اس میں مشرک ہیں ۔ تیسرے کا نام " سقر " ہے اور اس میں صابی ہیں ، چوتھے کا نام " لظیٰ " ہے اور اس میں ابلیس اور اس کے پیروکار مجوسی ہیں ، پانچویں کا نام " حطمہ " ہے اور اس میں یہود ہیں ، چھٹے کا نام " سعیر " ہے اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس میں نصاریٰ ہیں، پھر جبریل خاموش ہو گئے۔ آپ نے پوچھا اے جبریل کیا تم مجھے ساتویں طبقہ میں رہنے والوں کے متعلق نہیں بتاؤ گے؟ جبریل نے عرض کی حضور مت پوچھیے، آپ نے فرمایا بتلاؤ تو سہی، تب جبریل نے کہا اس طبقہ میں آپ کے وہ امتی ہیں جو گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہوئے اور بغیر توبہ کئے مر گئے۔

روایت جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بارے میں انتہائی خوفزدہ ہوئے اور بہت زیادہ اشکبار ہوئے لہذا جو شخص بھی اللہ کی سخت گرفت کو اور اس کے قہر کو جانتا ہے اسے چاہئے کہ بہت ڈرتا رہے اور نفس کی لغزشوں پر روتا رہے قبل اس کے کہ ان مصائب کو جھیلے، اس دہشت ناک مقام کو دیکھے، اس کی پردہ دری کی جائے، اسے منتقمِ حقیقی کے سامنے پیش کیا جائے اور اسے جہنم میں جلنے کا حکم ہو۔

مرنے کے بعد تاسف کتنے ایسے بوڑھے ہیں جو جہنم میں فریادیں کرتے ہیں، کتنے جوان ہیں جو جوانی کے ضیاع کو یاد کر کے آہ و بکا کرتے ہیں، کتنی ایسی عورتیں ہیں جو گذشتہ زندگی کی بداعمالیوں کو یاد کر کے چلاتی ہیں درانحالیکہ ان کے اجسام اور چہرے سیاہ ہو چکے ہیں، ان کی کمریں ٹوٹ چکی ہیں، نہ ان کے بڑوں کی عزت کی جاتی ہے اور نہ ہی چھوٹوں پر رحم کیا جاتا ہے اور نہ ان کی عورتوں کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔

اے اللہ! ہمیں آگ، آگ کے عذاب اور ہر اس کام سے بچا جو ہمیں آگ کی طرف لے جائے اور اپنی رحمت کی طفیل ہمیں نیکوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے عزیز! اے غفار! اے اللہ! ہمارے عیبوں کو ڈھانپ لے، ہمیں خوف سے نجات دے، ہمیں لغزشوں سے بچا اور اپنے سامنے شرمندگی سے محفوظ رکھ یاارحم الراحمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۸

توبہ

گناہوں سے توبہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے، فرمانِ الٰہی ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا - اے ایمان والو ! اللہ سے پکی توبہ (توبۃ النصوح) کرو -

ایک اور مقام پر ارشادِ الٰہی ہے :-

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا -

اس کی بھیجی ہوئی کتابوں کو پسِ پشت ڈال دیا، گویا انہوں نے اپنے حال پر رحم نہیں کیا اور اپنے آپ کو گناہوں سے نہیں بچایا اور آخرت کے لئے کوئی نیکی نہیں کی، فرمانِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے ملاقات پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالےٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے، فرمانِ الٰہی ہے :-

أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۔ یہی لوگ نافرمان، وعدہ شکن، رحمت و بخشش اور راہِ ہدایت سے دور ہیں -

فاسق کی قسمیں

فاسق کی دو قسمیں ہیں (۱) فاسق کافر (۲) فاسق فاجر
فاسق کافر وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کا طالب ہوتا ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ -
فاسق فاجر وہ ہے جو شراب پیتا ہے، مالِ حرام کھاتا ہے، بدکاریاں کرتا ہے، عبادت کو چھوڑ کر گناہوں میں زندگی بسر کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کو واحد مانتا ہے اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ فاسق کافر کی بخشش موت سے پہلے پہلے کلمۂ شہادت اور توبہ کے بغیر ناممکن ہے اور فاسق فاجر کی مغفرت، مدت سے پہلے توبہ اور پشیمانی کے ذریعہ ممکن ہے، اس لئے کہ ہر وہ گناہ جس کا تعلق خواہشاتِ نفسانیہ سے ہے اس کی مغفرت ممکن ہے اور ہر وہ گناہ جس کی بنیاد تکبر اور خود بینی ہے اس کی مغفرت ناممکن ہے، شیطان کی نافرمانی کی وجہ بھی یہی تکبر اور خود بینی تھی۔

پس اے انسان تیرے لئے ضروری ہے کہ مرنے سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرلے شاید کہ اللہ تعالےٰ تیرے گناہوں کو معاف فرمادے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ — اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔"

حکایت

ایک جوان تھا وہ جب بھی کوئی گناہ کرتا تو اسے اپنے دفتر میں لکھ لیتا تھا، ایک دفعہ اس نے کوئی گناہ کیا، جب لکھنے کے لئے دفتر کھولا تو دیکھا اس میں اس آیت کے سوا کچھ بھی نہیں لکھا ہوا تھا:۔

فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ۔ — اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کرتا ہے۔

شرک کی جگہ ایمان، بدکاری کی جگہ بخشش، گناہ کی جگہ عصمت اور نیکوکاری لکھ دی جاتی ہے۔

ایک جوان کی شرمندگی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے، آپ نے ایک جوان کو دیکھا جو کپڑوں کے نیچے شراب کی بوتل چھپائے چلا آرہا تھا۔ آپ نے پوچھا اے جوان! اس

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بوتل میں کیا لئے جارہے ہو؟ جوان بہت شرمندہ ہوا کہ میں کیسے کہوں اس بوتل میں شراب ہے؟ اس وقت اس جوان نے دل ہی دل میں دعا مانگی "اے اللہ! مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو شرمندگی اور رسوائی سے بچا! میرے عیب کو ڈھانپ لے، میں پھر کبھی شراب نہیں پیوں گا" جوان نے حضرت عمر کو جواب دیا امیر المؤمنین! یہ سرکہ ہے، آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ تو سہی چنانچہ آپ نے دیکھا تو وہ سرکہ تھا۔

اے انسان! ذرا غور کر ایک بندہ بندے کے ڈر سے خلوصِ دل سے تائب ہوا تو اللہ نے اس کی شراب کو سرکہ میں تبدیل کر دیا، اسی طرح اگر کوئی گنہگار اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نافرمانیوں کی شراب کو فرمانبرداری کے سرکہ میں تبدیل کر دیتا ہے (جیسا کہ اس جوان کے معاملہ میں ہوا جو اپنی برائیاں اپنے دفتر میں لکھ لیتا تھا)

حکایت

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھ کر باہر نکلا، راستہ میں مجھے ایک عورت ملی، اس نے مجھ سے پوچھا میں نے ایک گناہ کر لیا ہے، کیا میں توبہ کر سکتی ہوں؟ میں نے پوچھا تو نے کونسا گناہ کیا ہے؟ عورت بولی میں نے زنا کیا تھا اور جب اس زنا سے بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے قتل کر دیا، میں نے کہا تو تباہ ہو گئی، تیرے لئے کوئی توبہ نہیں ہے، وہ عورت بے ہوش ہو کر گر پڑی اور میں اپنی راہ چل دیا، تب میرے دل میں خیال آیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر یہ بات کیوں کہہ دی۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں آیا اور سارا واقعہ عرض کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے بہت برا کیا، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی؟ :-

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ	اور وہ لوگ جو نہیں پکارتے اللہ
اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ الاٰیۃ	کے ساتھ کسی اور خدا کو الخ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جونہی میں نے یہ بات سنی میں اس عورت کی تلاش میں نکلا اور ہر کسی سے پوچھنے لگا مجھے اس عورت کا پتہ بتلاؤ جس نے مجھ سے مسئلہ پوچھا تھا یہاں تک کہ بچے مجھے پاگل سمجھنے لگے، بالآخر میں نے اس عورت کو تلاش

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کرہی لیا اور اسے یہ آیت سنائی جب میں فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ تک، سناچکا تو وہ خوشی سے دیوانی ہوگئی اور کہنے لگی میں نے اپنا باغ اللہ اور رسول کے لئے بخش دیا۔

عتبہ کا عجیب واقعہ عتبۃ الغلام رحمۃ اللہ علیہ جس فتنہ انگیزی اور شراب نوشی کی داستانیں مشہور تھیں، ایک دن جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں آیا، اس وقت حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ آیت اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ کی تفسیر بیان کر رہے تھے، یعنی کیا مومنوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ سے ڈریں۔

آپ نے اس آیت کی ایسی تشریح کی کہ لوگ رونے لگے، ایک جوان مجلس میں کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا اے بندۂ مومن! کیا مجھ جیسا فاسق و فاجر بھی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں، اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف کر دیگا، جب عتبۃ الغلام نے یہ بات سنی تو اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور کانپتے ہوئے چیخ مار کر بے ہوش ہوگیا، جب اسے ہوش آیا تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے قریب آکر یہ شعر پڑھے ؎

ایا شاب لرب العرش عاصی اتدری ما جزاء ذوی المعاصی

سعیر للعصاۃ لہا زفیر وغیظ یوم یوخذ بالنواصی

فان تصبر علی النیران فاعصہ والا کن عن العصیان قاصی

وفیما قد کسبت من الخطایا رہنت النفس فاجہد فی الخلاصی

۱۔ اے اللہ کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سزا کیا ہے؟

۲۔ نافرمانوں کے لئے پُرشور جہنم ہے اور حشر کے دن اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی ہے۔

۳۔ اگر تو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہ، ورنہ گناہوں سے رک جا۔

۴۔ تونے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ دیا ہے، اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

عتبہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا، جب ہوش آیا تو کہنے لگا اے شیخ! کیا مجھ جیسے بدبخت کی ربِ رحیم توبہ قبول کر لے گا؟ آپ نے کہا درگذر کرنیوالا رب ظالم بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اس وقت عتبہ نے سر اٹھا کر رب سے تین دعائیں کیں:۔

۱۔ اے اللہ اگر تو نے میرے گناہوں کو معاف اور میری توبہ کو قبول کر لیا ہے تو لیے حافظے اور عقل سے میری عزت افزائی فرما کہ میں قرآنِ مجید اور علومِ دین میں سے جو کچھ بھی سنوں اُسے کبھی فراموش نہ کروں۔

۲۔ اے اللہ! مجھے ایسی آواز عنایت فرما کہ میری قرا‌ت کو سُن کر سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائے۔

۳۔ اے اللہ مجھے رزقِ حلال عطا فرما اور ایسے طریقے سے دے جس کا میں تصور بھی نہ کر سکوں۔

اللہ نے عتبہ کی تینوں دعائیں قبول کر لیں، اس کا حافظہ اور فہم و فراست بڑھ گئی اور جب وہ قرآن کی تلاوت کرتا تو ہر سننے والا گناہوں سے تائب ہو جاتا تھا اور اس کے گھر میں ہر روز ایک پیالہ شوربہ کا اور دو روٹیاں (رزقِ حلال سے) پہنچ جاتیں، اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے اور عتبہ غلام کی ساری زندگی ایسا ہی ہوتا رہا۔ یہ اس شخص کا حال ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے لو لگائی:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلاً۔ — بے شک اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

سوال کسی عالم سے پوچھا گیا کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو کیا اسے اپنی توبہ کے مقبول یا غیر مقبول ہونے کا پتہ چل جاتا ہے؟

جواب عالم نے جواب دیا ایسی مکمل بات تو نہیں البتہ کچھ نشانیاں ہیں جن سے توبہ کی قبولیت کا پتہ چلتا ہے، وہ اپنے آپ کو گناہوں سے پاک رکھتا ہے، اس کے دل سے خوشی غائب ہو جاتی ہے، ہر دم اللہ کو موجود سمجھنے لگتا ہے،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نیکوں کے قریب اور بروں سے دور رہنے لگتا ہے، دنیا کی تھوڑی سی نعمت کو عظیم اور آخرت کے لئے کثیر نیکیوں کو بھی قلیل سمجھتا ہے، اپنے دل کو ہر وقت فرائض خداوندی میں مصروف اور اپنی زبان کو بند رکھتا ہے، ہمیشہ اپنے گذشتہ گناہوں پر غور و فکر کرتا رہتا ہے اور غم اور پریشانی کو اپنے لئے لازم کر لیتا ہے۔

باب ۹

محبّت

کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے جنگل میں ایک صورتِ بد کو دیکھ کر پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں تیرا برا عمل ہوں، اس آدمی نے پوچھا تجھ سے نجات کی بھی کوئی صورت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔

جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "میرے اوپر درود پل صراط کے لئے نور ہے، جو مجھ پر جمعہ کے دن اسّی مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اسّی سال کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

درود نہ بھیجنے والے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اعراض

ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجتا تھا، ایک رات اس نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی، اس آدمی نے عرض کیا کہ کیا حضور مجھ سے ناراض ہیں اس لئے توجہ نہیں فرمائی؟ آپ نے جواب دیا نہیں، میں تمہیں پہچانتا ہی نہیں ہوں، عرض کی گئی حضور مجھے کیسے نہیں پہچانتے حالانکہ علماء کہتے ہیں کہ آپ اپنے امتیوں کو ان کی ماں سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا علماء نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سچ کہا ہے لیکن تو نے مجھے درود بھیج کر اپنی یاد نہیں دلائی، میرا کوئی امتی مجھ پر جتنا درود بھیجتا ہے میں اسے اتنا ہی پہچانتا ہوں۔ اس شخص کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور اس نے روزانہ ایک سو مرتبہ درود پڑھنا شروع کر دیا، کچھ مدت بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے پھر خواب میں مشرف ہوا، آپ نے فرمایا میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور میں تیری شفاعت کرونگا اس لئے کہ وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا محب بن گیا تھا فرمانِ الٰہی ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ الآیۃ [1]

اس آیت کی شانِ نزول یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف اور اس کے ساتھیوں کو دعوتِ اسلام دی تو وہ کہنے لگے ہم تو اللہ تعالےٰ کے بیٹوں کی طرح ہیں اور اس سے بہت محبت کرتے ہیں، تب اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ان سے کہہ دیجئے، اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو میں اللہ کا رسول ہوں، میں تمہاری طرف اس کا پیغام پہنچانے والا اور تمہارے لئے اللہ کی حجت بن کر آیا ہوں، میری اتباع کرو گے تو اللہ تمہیں محبوب بنائے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا، وہ غفور اور رحیم ہے۔

مومنوں کی محبت اللہ کے ساتھ یہ ہے کہ وہ اس کے احکام پر عمل کریں، اس کی عبادت کریں اور اس کی رضا کے طلبگار رہیں اور اللہ تعالیٰ کی مومنوں کے ساتھ محبت یہ ہے کہ وہ ان کی تعریف کرے انہیں ثواب عطا فرمائے، ان کے گناہوں کو معاف کرے اور انہیں اپنی رحمت سے حسنِ توفیق، عفت و عصمت عطا فرمائے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں، جو شخص چار چیزوں کے بغیر چار چیزوں کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے:۔

۱۔ جو جنت کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر نیکی نہیں کرتا۔

۲۔ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر علماء اور صلحاء کو دوست نہیں رکھتا۔

۳۔ جو آگ سے ڈرنے کا دعویٰ کرتا ہے مگر گناہ نہیں چھوڑتا۔

---

[1] (ترجمہ) اے رسول ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی (اطاعت) کرو، اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھے گا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۴۔ جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر تکالیف کی شکایت کرتا ہے جیسا کہ حضرت رابعہ فرماتی ہیں ؎

تعصی الالٰہ وانت تظہر حبہ ۔۔۔ ھٰذا العمری فی القیاس بدیع

لوکان حبک صادقا لاطعتہ ۔۔۔ ان المحب لمن یحب مطیع

- تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے حالانکہ بظاہر تو محبتِ خداوندی کا دعویدار ہے مجھے زندگی کی قسم! یہ انوکھی بات ہے۔
- اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کی اطاعت کرتا کیونکہ محب جس سے محبت کرتا ہے اس کی اطاعت کرتا ہے۔

اور محبت کی علامت محبوب کی موافقت کرنے اور اس کے خلاف نہ کرنے میں ہے۔

جناب شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کا دعویٰ

ایک جماعت جناب شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور وہ لوگ کہنے لگے ہم تم سے محبت کرتے ہیں، آپ نے انہیں دیکھ کر پتھر مارے تو وہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے، آپ نے پوچھا اگر تم واقعی مجھ سے محبت کرتے تھے تو میری طرف سے دی گئی اتنی سی تکلیف پر کیوں بھاگ گئے ہو؟ پھر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اہلِ محبت نے الفت کا پیالہ پیا تو ان پر یہ وسیع زمین اور شہر تنگ ہو گئے، انہوں نے اللہ کو ایسے پہچانا جیسے پہچاننے کا حق ہے وہ اس کی عظمت میں سرگرداں اور اس کی قدرت میں حیران ہیں، انہوں نے محبت کا جام پیا اور اس کی الفت کے سمندر میں ڈوب گئے اور اس کی بارگاہ میں مناجات سے تنہائی حاصل کی، پھر آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

ذکر المحبۃ یا مولائی اسکرنی ۔۔۔ وھل رأیت محبا غیر سکران

اے مولا تیری محبت کی یاد نے مجھے مدہوش کر دیا، کیا تو نے کسی ایسے محب کو دیکھا ہے جو مدہوش نہ ہو۔

کہتے ہیں کہ اونٹ جب مست ہو جاتا ہے تو چالیس دن تک گھاس وغیرہ نہیں کھاتا اور اگر اس پر پہلے سے دوگنا بوجھ لاد دیا جائے تب بھی اسے اٹھا لیتا ہے اس لئے کہ جب

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کا دل محبوب کی یاد میں تڑپتا ہوتا ہے تو اسے نہ چارے کی خواہش ہوتی ہے نہ ہی وہ بھاری بوجھ اٹھانے سے گھبراتا ہے، جب اونٹ اپنے محبوب کی یاد میں اپنی خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے اور بھاری بوجھ اٹھا لیتا ہے تو کیا تم نے بھی کبھی اللہ تعالےٰ کی رضاجوئی کے لئے اپنی ناجائز خواہشات کو چھوڑا ہے، کبھی کھانا پینا بند کیا ہے؟ کبھی اپنے وجود پر بارِ گراں ڈالا ہے؟ اگر تم نے ان مذکورہ بالا امور میں سے کوئی کام نہیں کیا تو تمہارا دعویٰ جھوٹا ہے جو تمہیں نہ دنیا میں فائدہ دے گا نہ آخرت میں، نہ مخلوق کے نزدیک فائدہ مند ہے، نہ خالق کے حضور میں۔

حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: جو جنت کا امیدوار ہوا اس نے نیکیوں میں جلدی کی، جو جہنم سے ڈرا اس نے خود کو ناجائز خواہشات سے روک دیا اور جسے موت کا یقین آگیا اس نے لذاتِ دنیا کو ختم کر دیا۔

جناب ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے کہا محبت نام ہے ارادوں کو ختم کر دینے، تمام صفتوں اور حاجتوں کو مردہ کر دینے اور اپنے وجود کو اشارات کے سمندر میں غرق کر دینے کا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۰

عشق و محبّت

محبّت کی تعریف محبت نام ہے پسندیدہ چیز کی طرف میلانِ طبع کا اگر یہ میلان شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں، اس میں زیادتی ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ عاشق محبوب کا بندۂ بے دام بن جاتا ہے اور مال و دولت اس پر قربان کر دیتا ہے۔ زلیخا کی مثال لے لیجئے جس نے یوسف علیہ السلام کی محبت میں اپنا حسن اور مال و دولت قربان کر دیا، زلیخا کے پاس ستر اونٹوں کے بوجھ کے برابر جواہرات اور موتی تھے جو عشقِ یوسف میں نثار کر دئیے، جب بھی کوئی یہ کہہ دیتا کہ میں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا ہے تو وہ اسے بیش قیمت ہار دے دیتی یہاں تک کہ کچھ بھی باقی نہ رہا، اس نے ہر چیز کا نام یوسف رکھ چھوڑا تھا اور فرطِ محبت میں یوسف علیہ السلام کے سوا سب کچھ بھول گئی تھی، جب آسمان کی طرف دیکھتی تو اسے ہر ستارے میں یوسف کا نام نظر آتا تھا۔

کہتے ہیں کہ جب زلیخا ایمان لائی اور حضرتِ یوسف علیہ السلام کی زوجیت میں داخل ہوئی تو سوائے عبادت و ریاضت اور توجہ الی اللہ کے اسے کوئی کام نہ تھا، اگر یوسف علیہ السلام اسے دن کو اپنے پاس بلاتے تو کہتی رات کو آؤں گی اور رات کو بلاتے تو دن کا وعدہ کرتی۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا زلیخا! تو تو میری محبت میں دیوانی تھی، جواب دیا یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب میں آپ کی محبت کی ماہیت سے واقف نہ تھی، اب میں آپ کی محبت کی حقیقت پہچان چکی ہوں اس لئے اب میری محبت میں تمہاری شرکت بھی گوارا نہیں۔ حضرتِ یوسف علیہ السلام نے فرمایا مجھے اللہ نے اس بات کا حکم فرمایا ہے اور مجھے بتلایا ہے کہ تیرے بطن سے اللہ تعالیٰ دو بیٹے پیدا کرے گا اور دونوں کو نبوت سے سرفراز فرمایا جائے گا، زلیخا نے کہا اگر یہ حکمِ خداوندی ہے اور اس میں حکمتِ الٰہی ہے تو میں سرِ تسلیم خم کرتی ہوں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجنوں نے اپنا نام لیلیٰ بتلایا

مجنوں سے کسی نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ بولا لیلیٰ! ایک دن اس سے کسی نے کہا کیا لیلیٰ مرگئی؟ مجنوں نے جواب دیا لیلیٰ نہیں مری وہ تو میرے دل میں ہے اور میں ہی لیلیٰ ہوں، ایک دن جب مجنوں کا لیلیٰ کے گھر سے گزر ہوا تو وہ ستاروں کو دیکھتا ہوا گزرنے لگا، کسی نے کہا نیچے دیکھو شاید تمہیں لیلیٰ نظر آجائے۔ مجنوں بولا میرے لئے لیلیٰ کے گھر کے اوپر چمکنے والے ستارے کی زیارت ہی کافی ہے۔

محبّت کی ابتدا اور انتہا

جب منصور حلاج کو قید میں اٹھارہ دن گزر گئے تو جناب شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے پاس جاکر دریافت کیا اے منصور! محبت کیا ہے؟ منصور نے جواب دیا آج نہیں کل یہ سوال پوچھنا، جب دوسرا دن ہوا اور ان کو قید سے نکال کر مقتل کی طرف لے گئے تو وہاں منصور نے شبلی کو دیکھ کر کہا شبلی! محبت کی ابتدا جلنا اور انتہا قتل ہوجانا ہے۔

اشارہ

جب منصور رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ حق بیں نے اس حقیقت کو پہچان لیا کہ

ع الا کل شیئ ماخلا اللہ باطل

"اللہ تعالےٰ کی ذات کے سوا ہر شے باطل ہے"

اور ذاتِ الٰہی ہی حق ہے، تو وہ اپنے نام تک کو بھول گئے لہٰذا جب ان سے سوال کیا گیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ تو جواب دیا میں حق ہوں۔

منتہیٰ میں ہے کہ محبت کا صدق تین چیزوں میں ظاہر ہوتا ہے، محب، محبوب کی باتوں کو سب کی باتوں سے اچھا سمجھتا ہے، اس کی مجلس کو تمام مجالس سے بہتر سمجھتا ہے اور اس کی رضا کو اوروں کی رضا پر ترجیح دیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ عشق پردہ دری کرنے والا اور رازوں کا افشاء کرنے والا ہے، وجد ذکر کی شیرینی کے وقت روح کا غلبۂ شوق کا بار اٹھانے سے عاجز ہوجانا ہے یہاں تک کہ اگر وجد کی حالت میں انسان کا کوئی عضو بھی کاٹ لیا جائے تو اسے محسوس تک نہیں ہوگا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حکایت ایک آدمی دریائے فرات میں نہا رہا تھا، اس نے سنا کہ کوئی شخص آیت پڑھ رہا ہے :-

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اے مجرمو! آج علیحدہ ہو جاؤ۔

یہ سنتے ہی وہ تڑپنے لگا اور ڈوب کر مر گیا۔

محمد بن عبداللہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے بصرہ میں ایک بلند مقام پر کھڑے ہوئے ایک نوجوان کو دیکھا جو لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ جو عاشقوں کی موت مرنا چاہے اسے اس طرح مرنا چاہیئے (کیونکہ عشق میں موت کے بغیر کوئی لطف نہیں ہے) اتنا کہا اور وہاں سے خود کو گرا دیا، لوگوں نے جب اسے اٹھایا تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ جناب جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تصوف اپنی پسند کو ترک کر دینے کا نام ہے۔

حکایت زہر الریاض میں ہے، حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک دن میں خانہ کعبہ میں داخل ہو گیا، میں نے وہاں ستون کے قریب ایک برہنہ نوجوان مریض کو پڑے دیکھا جس کے دل سے رونے کی آوازیں نکل رہی تھیں میں نے اس کے قریب جا کر اسے سلام کیا اور پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ایک غریب الوطن عاشق ہوں۔ میں اس کی بات سمجھ گیا اور میں نے کہا میں بھی تیری طرح ہوں، وہ رو پڑا، اس کا رونا دیکھ کر مجھے بھی رونا آ گیا۔ اس نے مجھے دیکھ کر کہا تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے کہا اس لئے کہ تیرا اور میرا مرض ایک ہے۔ اس نے چیخ ماری اور اس کی روح پرواز کر گئی۔ میں نے اس پر اپنا کپڑا ڈالا اور کفن لینے چلا آیا۔ جب میں کفن لے کر واپس پہنچا تو وہ جوان وہاں نہیں تھا۔ میرے منہ سے بے ساختہ سبحان اللہ نکلا، تب میں نے ہاتفِ غیبی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا، اے ذوالنون! اس کی زندگی میں شیطان اسے ڈھونڈتا تھا مگر نہ پا سکا، مالکِ دوزخ نے اسے ڈھونڈا مگر نہ پا سکا، رضوانِ جنت اسے تلاش کے باوجود نہ پا سکا۔ میں نے پوچھا وہ پھر کہاں گیا؟ جواب آیا :-

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

هُوَ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔

اپنے عشق، کثرتِ عبادت اور تعجیلِ توبہ کی وجہ سے وہ اپنے قادر، رب العزت کے حضور پہنچ گیا ہے۔

عاشق کی پہچان

ایک شیخ سے عاشق کے متعلق پوچھا گیا، انہوں نے کہا عاشق میل طاپ سے دور، تنہائی پسند، غور و فکر میں ڈوبا ہوا اور چپ چاپ رہتا ہے جب اسے دیکھا جائے وہ نظر نہیں آتا، جب بلایا جائے تو سنتا نہیں، جب بات کی جائے تو سمجھتا نہیں اور جب اس پر کوئی مصیبت آجائے تو غمگین نہیں ہوتا، وہ بھوک کی پروا اور برہنگی کا احساس نہیں رکھتا، کسی کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوتا، وہ تنہائی میں اللہ تعالٰی سے التجائیں کرتا ہے، اس کی رحمت سے انس و محبت رکھتا ہے، وہ دنیا کے لئے دنیا والوں سے نہیں جھگڑتا۔

جناب ابو تراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ نے عشق کی علامات میں یہ چند شعر کہے ہیں ؎

لا تخدعن فللحبیب دلائل ولدمن دیہ تحف الحبیب وسائل

منہا تنعمہ بمر بلائہ وسرورہ فی کل ماھو فاعل

فالمنع منہ عطیۃ مقبولۃ والفقر اکرام و بر عاجل

ومن الدلائل ان تری فی عزمہ طوع الحبیب وان الح العاذل

ومن الدلائل ان یری متبسماً والقلب فیہ من الحبیب بلائل

ومن الدلائل ان یری متفھماً لکلام من یحظی لدیہ السائل

ومن الدلائل ان یری متقشفاً متحفظاً من کل ماھو قائل

تو دھوکہ نہ دے کیونکہ محبوب کے پاس دلائل اور عاشق کے پاس محبوب کے تحفوں کے وسائل ہیں۔

ایک علامت یہ ہے کہ وہ اپنی تلخ آزمائش سے لطف اندوز ہوتا ہے اور محبوب جو کرتا ہے وہ اس پر خوش ہوتا ہے۔

اس کی طرف سے منع کرنا بھی عطیہ ہے اور فقر اس کے لئے عزت افزائی اور ایک

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فوری نیکی ہے۔

- ایک علامت یہ ہے کہ وہ محبوب کی اطاعت کا پختہ ارادہ رکھتا ہے اگرچہ اسے ملامت کرنے والے ملامت کریں۔
- ایک علامت یہ ہے کہ تم اسے مسکراتا ہوا پاؤ گے اگرچہ اس کے دل میں محبوب کیطرف سے آگ سلگ رہی ہوتی ہے۔
- ایک علامت یہ ہے کہ تم اسے خطا کاروں کی گفتگو سمجھتا ہوا پاؤ گے۔
- اور ایک علامت یہ ہے کہ تم اسے ہر اس بات کا حفاظت کرنے والا پاؤ گے، جسے وہ کہتا ہے۔

حکایت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک جوان کے قریب سے گذرے جو باغ کو پانی دے رہا تھا، اس نے آپ سے کہا اللہ سے دعا کیجئے، اللہ تعالیٰ مجھے ایک ذرہ اپنے عشق کا عطا فرما دے۔ آپ نے فرمایا ایک ذرہ بہت بڑی چیز ہے تم اس کے تحمل کی استطاعت نہیں رکھتے، کہنے لگا اچھا آدھے ذرہ کا سوال کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے سوال کیا، اے اللہ! اسے آدھا ذرہ اپنے عشق کا عطا فرمائے۔ اس کے حق میں یہ دعا کر کے آپ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

کافی مدت کے بعد آپ پھر اسی راستہ سے گذرے اور اس جوان کے متعلق سوال کیا۔ لوگوں نے کہا وہ تو دیوانہ ہو گیا ہے اور کہیں پہاڑوں کی طرف نکل گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رب سے دعا کی اے اللہ! میری اس جوان سے ملاقات کرا دے۔ پس آپ نے دیکھا وہ ایک چٹان پر کھڑا آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آپ نے اسے سلام کہا مگر وہ خاموش رہا۔ آپ نے کہا مجھے نہیں جانتے میں عیسیٰ ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ! جس کے دل میں میری محبت کا آدھا ذرہ موجود ہو وہ انسانوں کی بات کیسے سنے گا؟ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! اگر اسے آری سے دو ٹکڑے بھی کر دیا جائے تو اسے محسوس نہ ہوگا۔

جو شخص تین باتوں کا دعویٰ کرتا ہے اور خود ان کو تین چیزوں سے پاک نہیں رکھتا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تو اس کا دعویٰ باطل ہے۔

۱۔ جو شخص ذکرِ خدا کی حلاوت کو پانے کا دعویٰ کرتا ہے مگر دنیا سے بھی محبت رکھتا ہے۔

۲۔ جو اپنے اعمال میں اخلاص کا دعویٰ کرتا ہے مگر لوگوں سے اپنی عزت افزائی کا خواہشمند ہے۔

۳۔ جو اپنے خالق کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر اپنے نفس کو ذلیل نہیں کرتا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ میری امت پر عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے، جب وہ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے:۔

۱۔ دنیا سے محبت رکھیں گے، آخرت کو بھول جائیں گے۔

۲۔ مال سے محبت رکھیں گے اور یومِ حساب کو بھول جائیں گے۔

۳۔ مخلوق سے محبت رکھیں گے مگر خالق کو بھول جائیں گے۔

۴۔ گناہوں سے محبت رکھیں گے مگر توبہ کو بھول جائیں گے۔

۵۔ مکانوں سے محبت رکھیں گے اور قبر کو بھول جائیں گے۔

حضرتِ منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جوان کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے جوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے، کتنے جوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ کو مؤخر اور اپنی امیدوں کو طویل کر دیا، موت کو بھلا دیا اور یہ کہتے رہے کہ کل توبہ کر لیں گے، پرسوں توبہ کر لیں گے یہاں تک کہ اسی غفلت میں ملک الموت آگیا اور وہ اندھیری قبر میں جا سوئے، نہ انہیں مال نے، نہ غلاموں نے، نہ اولاد نے اور نہ ہی ماں باپ نے کوئی فائدہ دیا، فرمانِ الٰہی ہے کہ:

لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ — اس دن اموال و اولاد کچھ فائدہ نہ دیں گے۔

اے ربِ ذوالجلال! ہمیں موت سے پہلے توبہ کی توفیق دے، ہمیں خوابِ غفلت سے ہوشیار فرما دے اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرما۔

مومن کی تعریف یہ ہے کہ وہ ہر گھڑی توبہ کرتا رہے اور اپنے گذشتہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

گن ہوں پر شرمندہ رہے، تھوڑی سی متاعِ دنیا پر راضی رہے، دنیاوی مشاغل کو بھول کر آخرت کی فکر کرے اور خلوصِ قلب سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہے۔

ایک بخیل منافق

ایک منافق انتہائی بخیل تھا، اس نے اپنی بیوی کو قسم دی کہ اگر تو نے کسی کو کچھ دیا تو تجھ پر طلاق ہے۔ ایک دن ایک سائل ادھر آنکلا اور اس نے خدا کے نام پر سوال کیا، عورت نے اسے تین روٹیاں دے دیں، واپسی میں سے وہی بخیل مل گیا اور پوچھا تجھے یہ روٹیاں کس نے دی ہیں؟ سائل نے اس کے گھر کے متعلق بتایا کہ مجھے وہاں سے ملی ہیں۔ بخیل تیز قدموں سے گھر کی طرف چل پڑا اور گھر پہنچکر بیوی سے بولا میں نے تجھے قسم نہیں دی تھی کہ کسی سائل کو کچھ نہیں دینا؟ بیوی بولی سائل نے اللہ کے نام پر سوال کیا تھا لہٰذا میں رد نہ کرسکی۔

کنجوس نے جلدی سے تنور بھڑکایا، جب تنور سرخ ہوگیا تو بیوی سے کہا اُٹھ اللہ کے نام پر تنور میں داخل ہوجا۔ عورت کھڑی ہوگئی اور اپنے زیورات لے کر تنور کی طرف چل پڑی، کنجوس چلایا کہ زیورات تو یہیں چھوڑ جا۔ عورت نے کہا آج میرا محبوب سے ملاقات کا دن ہے، میں اس کی بارگاہ میں بن سنور کر جاؤں گی، اور جلدی سے تنور میں گھس گئی۔ اس بدبخت نے تنور کو بند کردیا۔ جب تین دن گزر گئے تو اس نے تنور کا ڈھکنا اٹھا کر اندر جھانکا مگر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عورت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اس میں صحیح و سالم بیٹھی ہوئی تھی۔ ہاتفِ غیبی نے آواز دی کیا تجھے علم نہیں کہ آگ ہمارے دوستوں کو نہیں جلاتی؟

حضرتِ آسیہ کا ایمان

حضرتِ آسیہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ایمان اپنے شوہر فرعون سے چھپایا ہوا تھا، جب فرعون کو اس کا پتہ چلا تو اس نے حکم دیا کہ اسے گوناگوں عذاب دیئے جائیں تاکہ حضرت آسیہ ایمان کو چھوڑ دیں لیکن آسیہ ثابت قدم رہیں، تب فرعون نے میخیں منگوائیں اور ان کے جسم پر میخیں گڑوا دیں اور فرعون کہنے لگا اب بھی وقت ہے ایمان کو چھوڑ دو مگر حضرت آسیہ نے جواب دیا تو میرے وجود پر قادر ہے لیکن میرا دل میرے رب کی پناہ میں ہے، اگر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تو میرا ہر عضو کاٹ دے تب بھی میرا عشق بڑھتا جائے گا۔

موسیٰ علیہ السلام کا وہاں سے گزر ہوا، آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا میرا رب مجھ سے راضی ہے یا نہیں؟ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے آسیہ! آسمان کے فرشتے تیرے انتظار میں ہیں اور اللہ تعالیٰ تیرے کارناموں پہ فخر فرماتا ہے، سوال کر تیری ہر حاجت پوری ہوگی۔ آسیہ نے دعا مانگی اے میرے رب میرے لئے اپنے جوارِ رحمت میں جنت میں مکان بنادے، مجھے فرعون اس کے مظالم اور ان ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما۔

حضرتِ سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آسیہ کو دھوپ میں عذاب دیا جاتا تھا، جب لوگ لوٹ جاتے تو فرشتے اپنے پروں سے آپ پر سایہ کیا کرتے تھے اور وہ اپنے جنت والے گھر دیکھتی رہتی تھیں۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب فرعون نے حضرتِ آسیہ کو دھوپ میں لٹا کر چار میخیں ان کے جسم میں گڑوائیں اور ان کے سینے پر چکی کے پاٹ رکھ دیئے گئے تو جناب آسیہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر عرض کی:

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔ — اے میرے رب میرے لئے اپنے جوارِ رحمت میں جنت میں مکان بنا (آخر تک)

جنابِ حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے طفیل آسیہ کو فرعون سے باعزت رہائی عطا فرمائی اور ان کو جنت میں بلا لیا جہاں وہ ذی حیات کی طرح کھاتی پیتی ہیں۔

اس حکایت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مصائب اور تکالیف میں اللہ کی پناہ مانگنا، اس سے التجا کرنا اور رہائی کا سوال کرنا مومنین اور صالحین کا طریقہ ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۱

اطاعتِ الٰہی و محبّتِ الٰہی و محبّتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

فرمانِ الٰہی ہے :-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ — فرما دے اے نبی! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں محبوب رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اچھی طرح سمجھ لو کہ بندے کے لئے اللہ اور اس کے رسول محبت ان کی اطاعت اور ان کے احکامات کی پیروی ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے بندوں کی محبت رحمت اور بخشش کا نزول ہے۔

جب بندہ یہ بات سمجھ لیتا ہے کہ کمالات حقیقی صرف اللہ ہی کے لئے ہیں اور مخلوق کے کمالات بھی حقیقت میں اللہ ہی کے کمالات ہیں اور اللہ ہی کے عطا کردہ ہیں تو اس کی محبت اللہ کے ساتھ اور اللہ کے لئے ہو جاتی ہے، یہی چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ بندہ اللہ کی اطاعت کرے اور جن باتوں کا وہ اقرار کرتا ہے ان امور سے اس محبت میں اضافہ ہو، اسی لئے محبت کو اطاعت کے ارادوں کا نام دیا گیا ہے اور اس کو اخلاص عبادت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ کچھ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم رب تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں، تب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی یعنی اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبتِ الٰہی کا موجب ہے۔

حضرتِ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو بلند مقام کیسے عطا ہوا؟

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدارِ بہجت اسرار سے خواب میں مشرف ہوا، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، بشر حافی! جانتے ہو اللہ نے تمہیں تمہارے ہمعصروں سے بلند مقام کیوں دیا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اس لئے کہ تم نیکوں کی خدمت کرتے ہو، دوستوں کو نصیحت کرتے ہو، میری سنت اور اہلِ سنت سے محبت رکھتے ہو اور اپنے دوستوں سے حسنِ سلوک روا رکھتے ہو۔

فرمانِ نبوی ہے جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

شرعۃ الاسلام اور آثارِ مشہورہ میں ہے کہ جب مذہب میں فتنے پیدا ہو جائیں اور مخلوق میں پراگندگی رونما ہو جائے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہونے کا ثواب سو شہیدوں کے اجر کے برابر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت جنت میں جائے گی مگر جس نے انکار کیا، عرض کی گئی حضور! انکار کس نے کیا؟ آپ نے فرمایا جس نے میرا اتباع کیا وہ جنت میں جائے گا، جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا انکار کیا، ہر وہ عمل جو میرے طریقے کے مطابق نہیں وہ گناہ ہے۔

ایک عارفِ باصفا کا ارشاد ہے اگر تو کسی شیخ کو ہوا پر اڑتا ہوا یا پانی پر چلتا ہوا یا آگ وغیرہ کھاتا ہوا دیکھے لیکن وہ عمداً اللہ کے کسی فرض یا نبی کی کسی سنت کا تارک ہو تو وہ جھوٹا ہے، اس کا دعوئ محبت باطل ہے اور یہ اس کی کرامت نہیں، استدراج ہے۔[1]

حضرتِ جنید رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ کوئی شخص بھی اللہ تک اس کی توفیق کے بغیر نہیں پہنچا اور اللہ تک پہنچنے کا راستہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار واتباع ہے۔

حضرت احمد الحواری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اتباعِ سنت کے بغیر ہر عمل باطل ہے۔

شرعۃ الاسلام فرمانِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ جس نے سنت کو ضائع کیا اس پر میری شفاعت

---

[1] وہ خرقِ عادت جو کسی غیر مسلم سے سرزد ہو۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ کا دیوانہ عاشق ایک شخص نے ایک دیوانے سے ایک ایسا عمل سرزد ہوتے دیکھا جو خلافِ توقع تھا وہ جناب معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ کہہ سنایا آپ نے کہا اللہ کے بہت سے عشاق ہیں، کچھ چھوٹے ہیں کچھ بڑے، کچھ عقلمند ہیں اور کچھ دیوانے ہیں، جس شخص کو تم نے دیکھا ہے وہ اللہ کا عاشق دیوانہ ہے۔

حکایت حضرت جنید کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوگئے، ہمیں ان کی بیماری کے اسباب کا پتہ نہیں چل رہا تھا، کسی نے ہمیں ایک حکیم حاذق کا پتہ بتلایا ہم ان کا قارورہ اس حکیم کے پاس لے گئے، وہ حکیم کچھ دیر توجہ سے اسے دیکھتا رہا پھر بولا! یہ کسی عاشق کا قارورہ نظر آتا ہے۔ یہ سنتے ہی میں بیہوش ہوگیا اور بوتل میرے ہاتھ سے گرگئی جب میں نے سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو واپس آکر واقعہ بتلایا تو انہوں نے تبسم فرمایا اور فرمایا اسے اللہ سمجھے! اس نے یہ کیسے معلوم کرلیا؟ میں نے پوچھا کیا محبت کے اثرات پیشاب میں بھی ظاہر ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں!

حضرتِ فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، جب تجھ سے پوچھا جائے تو اللہ سے محبت کرتا ہے تو چپ ہو جا کیونکہ اگر تو نفی میں جواب دے گا تو یہ کفر ہوگا اور اگر ہاں کہے گا تو تیرے اندر عاشقوں جیسی کوئی صفت ہی موجود نہیں ہے (اس طرح تو جھوٹا سمجھا جائیگا) پس خاموشی اختیار کرکے ناراضگی سے بچ جا۔

جنابِ سفیان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے دوست کو دوست رکھتا ہے وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے احترام کرنے والے کا احترام کرتا ہے وہ اللہ کا احترام کرتا ہے۔

جنابِ سہل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، حُبِّ خدا کی نشانی حبِ قرآن ہے، حبِ خدا اور حبِ قرآن کی نشانی حبِ نبی ہے اور حبِ نبی کی نشانی نبی کی سنت سے محبت ہے اور حبِ سنت کی نشانی آخرت کی محبت ہے، آخرت کی محبت دنیا سے بغض کا نام ہے اور دنیا سے بغض کی نشانی معمولی مالِ دنیا پر راضی ہونا اور آخرت کیلئے دنیا کو خرچ کرنا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ ابوالحسن زنجانی کا قول ہے، عبادت کی بنیاد تین چیزیں ہیں آنکھ، دل، زبان۔ آنکھ عبرت کے لئے، دل غور و فکر کے لئے اور زبان سچائی کا گہوارہ اور ذکر و تسبیح کے لئے ہو، چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:-

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا — تم اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو اور
وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ — صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔

حکایت حضرتِ عبداللہ اور احمد بن حرب ایک جگہ گئے، احمد بن حرب نے وہاں خشک گھاس کا ایک ٹکڑا کاٹا، حضرتِ عبداللہ نے جناب احمد بن حرب سے کہا تجھے پانچ چیزیں حاصل ہوگئیں، تیرے اس فعل سے تیرا دل اللہ کی تسبیح سے غافل ہوا، تو نے اپنے نفس کو اللہ کے ذکر کے ماسوا کاموں کی عادت ڈالی، تو نے اپنے نفس کے لئے ایک راستہ بنا دیا جس میں وہ تیرے پیچھے پڑیگا، تو نے اسے اللہ کی تسبیح سے روکا اور قیامت کے لئے اپنے نفس کو رب کے سامنے ایک حجت دے دی۔

حضرتِ شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے شیخ جرجانی کے پاس پسے ہوئے ستو دیکھے، میں نے پوچھا آپ ستو کے علاوہ اور کچھ کیوں نہیں کھاتے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے کھانا چبانے اور ستو پینے میں ستر تسبیحوں کا اندازہ لگایا ہے، چالیس سال ہوئے میں نے روٹی کھائی ہی نہیں تاکہ ان تسبیحوں کا وقت ضائع نہ ہو۔

حضرتِ سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ پندرہ دن میں صرف ایک مرتبہ کھاتے اور جب ماہِ رمضان آتا تو مہینے میں صرف ایک مرتبہ کھاتے۔ بعض اوقات تو وہ ستر دنوں تک بھی کچھ نہ کھاتے۔ جب آپ کھانا کھاتے تو کمزور ہو جاتے اور جب بھوکے رہتے تو قوی ہو جاتے تھے۔

حضرتِ ابو حماد الاسود رحمۃ اللہ علیہ تیس برس کعبہ کے مجاور رہے مگر کسی نے انہیں کھاتے پیتے نہیں دیکھا اور نہ ہی وہ ایک لمحہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوئے۔

حکایت جناب عمرو بن عبید رحمۃ اللہ علیہ تین کاموں کے علاوہ کبھی گھر سے باہر نہ نکلے نماز باجماعت کے لئے، مریضوں کی عیادت کے لئے اور جنازوں میں شرکت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے لئے، اور وہ فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو چور اور رہزن پایا ہے، عمر ایک عمدہ جوہر ہے جس کی قیمت کا تصور نہیں کیا جا سکتا لہٰذا اس سے آخرت کے لئے خزانہ کرنا چاہئے اور آخرت کے طلبگار کے لئے ضروری ہے کہ وہ دنیا میں ریاضت کرے تاکہ اس کا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے، ظاہر و باطن پر مکمل اختیار حاصل کئے بغیر حالت کا سنبھالنا مشکل ہے۔

حضرتِ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ابتدائے ریاضت میں جب مجھے نیند آتی تو میں آنکھوں میں نمک کی سلائی لگاتا، جب نیند زیادہ تنگ کرتی تو میں گرم سلائی آنکھوں میں پھیر لیتا۔

حضرتِ ابراہیم بن حاکم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے میرے والدِ محترم کو جب نیند آنے لگتی تو وہ دریا کے اندر تشریف لے جاتے اور اللہ کی تسبیح کرنے لگتے جسے سن کر دریا کی مچھلیاں اکٹھی ہو جاتیں اور وہ بھی تسبیح کرنے لگتیں۔

حضرتِ وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے رب سے دعا مانگی، میری رات کی نیند اڑا دے اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں چالیس برس تک نیند نہ آئی (اسطرح تمام راتیں انہوں نے عبادت میں بسر کیں)

حضرتِ حسن حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جسم کو ٹخنوں سے گھٹنوں تک تیرہ جگہوں سے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا اور اسی حالت میں وہ دن رات میں ایک ہزار رکعت نفل ادا کرتے تھے۔

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ابتدائے حال میں بازار میں جاتے اور اپنی دکان کھول کر اس کے آگے پردہ ڈال دیتے اور چار سو رکعت نفل ادا کر کے دکان بند کر کے گھر واپس آ جاتے۔

حضرتِ حبشی بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔

لہٰذا ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ باوضو رہے، جب بے وضو ہو جائے تو فوراً وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرے، ہر مجلس میں قبلہ رو بیٹھے، حضورِ دل اور مراقبہ کیساتھ یہ تصور کرے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مواجہہ شریف میں بیٹھا ہے، تحمل اور بردباری کو اپنے افعال میں لازم رکھے، دکھ جھیلے مگر برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے، گناہوں سے استغفار کرتا رہے، خود بینی اور ریا کے قریب نہ جائے کیونکہ خود بینی شیطان کی صفت ہے، اپنے آپ کو حقارت سے اور نیک لوگوں کو احترام سے دیکھے اس لئے کہ جو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

شخص نیکیوں کے احترام کو نہیں جانتا اللہ تعالیٰ اسے ان کی صحبت سے محروم کر دیتا ہے اور جو شخص عبادت کی حرمت و عظمت کو نہیں جانتا اللہ تعالیٰ اس کے دل سے عبادت کی شیرینی نکال لیتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض سے ایک سوال

حضرتِ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا اے ابو علی! آدمی نیک کب ہوتا ہے؟ فرمایا جب اس کی نیت میں نصیحت، دل میں خوف، زبان پر سچائی اور اس کے اعضاء سے اعمالِ صالحہ کا صدور ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اے احمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ کو تمام لوگوں سے زیادہ پرہیزگار بننا پسند ہے تو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت سے رغبت کیجئے۔ آپ نے عرض کی الٰہ العٰلمین! دنیا سے بے رغبتی کیسے ہو؟ فرمانِ الٰہی ہوا دنیا کے مال سے بقدرِ ضرورت کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں لے لیجئے اور بس! کل کے لئے ذخیرہ نہ کیجئے اور ہمیشہ میرا ذکر کرتے رہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ذکر پر دوام کیسے ہو؟ جواب ملا لوگوں سے علیحدگی اختیار کیجئے، نماز کو اور بھوک کو اپنی غذا بنلیجئے۔ فرمانِ نبوی ہے دنیا سے کنارہ کشی جسم و جان کی تازگی ہے اور دنیا کی رغبت میں غم و اندوہ کی فراوانی ہے، دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے اور کنارہ کشی ہر خیر و برکت کی بنیاد ہے۔

دلِ بیمار کا علاج

ایک صالح شخص کا ایک جماعت کے پاس سے گزر ہوا، وہاں ایک معالج بیماریوں اور دوائیوں کا ذکر کر رہا تھا۔ صالح جوان نے پوچھا اے جسموں کے معالج! کیا تیرے پاس دلوں کا بھی علاج ہے، وہ بولا ہاں بتاؤ، دل میں کیا بیماری ہے؟ صالح جوان نے کہا گناہوں کی ظلمت نے اسے سخت کر دیا ہے معالج نے کہا اس کا علاج صبح و شام گریہ و زاری، استغفار، ربِ غفور کی اطاعت میں سعی اور اپنے گناہوں پر معذرت طلبی ہے، دوا تو یہ ہے، شفا رب کے پاس ہے، وہ صالح جوان اتنا سنتے ہی بے حال ہو گیا اور کہنے لگا تم واقعی ایک اچھے طبیب ہو، تم نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

لاجواب علاج بتلایا۔ معالج نے کہا یہ اس دل کا علاج ہے جو تائب ہو کر اپنے رب کے حضور آگیا ہو۔

دو آقاؤں کی خدمت

ایک شخص نے ایک غلام خریدا، غلام نے کہا اے مالک! میری تین شرطیں ہیں،

۱۔ جب نماز کا وقت آئے تو مجھے اس کے ادا کرنے سے نہ روکنا۔

۲۔ دن کو مجھ سے جو چاہو کام لو مگر رات کو نہیں۔

۳۔ مجھے ایسا کمرہ دو جس میں میرے سوا کوئی نہ آئے۔

مالک نے تینوں شرطیں منظور کرتے ہوئے کہا گھر میں رہنے کے لئے کوئی کمرہ پسند کر لو، غلام نے ایک خراب سا کمرہ پسند کر لیا، مالک بولا تو نے خراب کمرہ کیوں پسند کیا؟ غلام نے جواب دیا اے مالک! یہ خراب کمرہ اللہ کے یہاں چمن ہے چنانچہ وہ دن کو مالک کی خدمت کرتا اور رات کو اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جاتا۔ ایک رات اس کا مالک وہاں سے گزرا تو اس نے دیکھا کمرہ منور ہے، غلام سجدہ میں ہے اور اس کے سر پر ایک نورانی قندیل معلق ہے اور وہ آہ وزاری کرتے ہوئے کہہ رہا ہے، یاالٰہی! تو نے مجھ پر مالک کی خدمت واجب کر دی ہے اور مجھ پر یہ ذمہ داری نہ ہوتی تو میں صبح و شام تیری عبادت میں مشغول رہتا، اے اللہ! میرا عذر قبول فرمالے۔ مالک ساری رات اس کی عبادت دیکھتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، قندیل بجھ گئی اور کمرے کی چھت حسبِ سابق ہموار ہو گئی وہ واپس لوٹا اور اپنی بیوی کو سارا ماجرا سنایا۔

جب دوسری رات ہوئی تو وہ اپنی بیوی کو ساتھ لیکر وہاں پہنچ گیا، وہاں دیکھا تو غلام سجدہ میں تھا اور نورانی قندیل روشن تھی، وہ دونوں دروازے پر کھڑے ہو گئے، اور ساری رات اسے دیکھ کر روتے رہے، جب صبح ہوئی تو انہوں نے غلام کو بلا کر کہا ہم نے تجھے اللہ کے نام پر آزاد کر دیا ہے تاکہ تو فراغت سے اس کی عبادت کر سکے، غلام نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور کہا ؎

یا صاحب السر ان السر قد ظهرا　　　ولا ارید حیوتی بعد ما اشتهرا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اے صاحبِ راز، راز ظاہر ہوگیا، اب میں اس افشائے راز اور شہرت کے بعد زندگی نہیں چاہتا۔ پھر کہا اے الہٰی! مجھے موت دے دے اور گر کر مر گیا۔ واقعی صالح، عاشق اور طالبِ مولیٰ لوگوں کے حالات ایسے ہی تھے۔

حضرتِ موسیٰ علیہ السلام سے دوست کی فرمائش

زہر الریاض میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا ایک عزیز دوست تھا، ایک دن آپ سے کہنے لگا اے موسیٰ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی معرفت عطا فرمائے۔ آپ نے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور وہ دوست آبادی سے کنارہ کش ہو کر پہاڑوں میں وحوش کے ساتھ رہنے لگا۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے اسے نہ پایا تو رب تعالیٰ سے التجا کی الہٰی! میرا وہ دوست کہاں گیا؟ رب تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! جو مجھے صحیح معنوں میں پہچان لیتا ہے وہ مخلوق کی دوستی کبھی پسند نہیں کرتا (اس لئے اس نے تمہاری اور مخلوق کی دوستی کو ترک کر دیا ہے۔)

حدیث شریف میں ہے کہ حضرتِ عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام اکٹھے بازار میں جا رہے تھے ایک عورت نے انہیں زور سے ہٹایا، حضرتِ یحییٰ علیہ السلام نے کہا رب کی قسم! مجھے اس کا پتہ ہی نہیں چلا، حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا سبحان اللہ! آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے مگر دل کہاں ہے؟ حضرتِ یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا اے خالہ کے بیٹے! اگر میرا دل ایک لمحہ بھی غیرِ خدا سے متعلق ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں میں نے اپنے رب کو پہچانا ہی نہیں۔

کہا گیا ہے سچی معرفت یہ ہے کہ انسان دنیا و آخرت کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کا ہی ہو جائے اور شرابِ محبت کا ایسے جام پیئے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کئے بغیر ہوش میں نہ آئے۔ ایسا شخص ہی ہدایت یاب ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۲

شیطان اور اس کا عذاب

فرمانِ الٰہی ہے :۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۔

پس اگر تم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں بخشے گا، نہ ہی تمہاری توبہ قبول کرے گا۔

جیسے کفر اور تکبر کی وجہ سے شیطان کی توبہ قبول نہ ہوئی اور اپنی غلطی کا اقرار کرنے، شرمندہ ہونے اور اپنے نفس کو ملامت کرنے کی وجہ سے آدم علیہ السلام کی توبہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی، اگرچہ قولِ صحیح کے مطابق آدم علیہ السلام نے حقیقتاً کوئی گناہ نہیں کیا تھا کیونکہ انبیاء علیہم السلام نبوت سے سرفراز ہونے سے قبل اور بعد ہر حال میں گناہوں سے پاک ہوتے ہیں لیکن صورت گناہ کی سی تھی لہٰذا حضرتِ آدم و حوا علیہما السلام نے بارگاہِ ربّ العزت میں عرض کیا : رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔ آدم علیہ السلام اپنی غلطی پر شرمسار ہوئے، اللہ کی رحمت کے امیدوار ہوئے اور توبہ میں جلدی کی جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے "میری رحمت سے ناامید نہ ہو" لیکن شیطان نے اپنی غلطی کو تسلیم نہ کیا، پشیمان نہ ہوا، اپنے نفس کو ملامت نہ کی، توبہ میں جلدی نہ کی اور تکبر کی وجہ سے رحمتِ خداوندی سے ناامید ہوگیا چنانچہ آج بھی جس کسی کی کیفیت ابلیس کی طرح ہوگی اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی مگر جو آدم علیہ السلام کی طرح کرے گا اس کی توبہ قبول ہوجائے گی، کیونکہ ہر وہ گناہ جس کا تعلق خواہشاتِ انسانی سے ہے، اس کی بخشش ممکن ہے اور جس گناہ کا تعلق تکبر و خود بینی سے ہو اس کی بخشش ناممکن ہے، شیطان کی غلطی یہی تھی اور آدم علیہ السلام کی خطا خواہشِ نفس سے تھی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حکایت ایک مرتبہ شیطان، حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کو اللہ تعالےٰ نے رسول بنایا ہے اور آپ سے کلام فرماتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں! مگر تم کون ہو اور کیا کہنا چاہتے ہو؟ کہنے لگا میں شیطان ہوں، اللہ تعالیٰ سے سوال کیجئے کہ تیری مخلوق تجھ سے توبہ کی طالب ہے، اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی فرمایا اس سے کہو کہ ہم نے تیری درخواست کو قبول کیا مگر ایک شرط کے ساتھ کہ آدم علیہ السلام کی قبر پر جا کر سجدہ کر لو، جب تو سجدہ کر لے گا میں تیری توبہ قبول کر لوں گا، اور تیرے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے جب شیطان کو یہ بتلایا تو وہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور از راہِ کبر و غرور کہنے لگا اے موسیٰ! میں نے تو آدم کو جنت میں سجدہ نہیں کیا تو اب ان کی قبر کو کیسے سجدہ کر لوں؟

روایت شیطان کو جہنم میں شدید عذاب دے کر پوچھا جائے گا تو نے عذاب کو کیسا پایا؟ جواب دے گا، بہت سخت! اسے کہا جائے گا آدم ریاضِ جنت میں ہیں انہیں سجدہ کر لو اور گذشتہ اعمال پر معذرت، تاکہ تیری بخشش ہو جائے، مگر شیطان سجدہ کرنے سے انکار کر دے گا، پھر اس پر عام جہنمیوں کی نسبت ستر ہزار گنا زیادہ عذاب بھیجا جائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر لاکھ سال بعد شیطان کو آگ سے نکال کر اسے آدم کو سجدہ کا حکم دے گا مگر وہ برابر انکار کرتا رہے گا اور اسے بار بار جہنم میں ڈالا جاتا رہے گا۔

پس اگر تم ابلیس سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو ربِ کریم کے دامنِ رحمت سے چمٹ جاؤ اور اسی سے پناہ مانگو۔ جب قیامت کا دن ہو گا، شیطان کے لئے آگ کی کرسی رکھی جائے گی، وہ اس پر بیٹھے گا، تمام شیطان اور کافر وہاں جمع ہو جائیں گے شیطان گدھے کی طرح چیختے ہوئے کہے گا اے جہنمیو! تم نے اپنے رب کے وعدہ کو کیسا پایا؟ سب کہیں گے بالکل سچ پایا۔ پھر وہ کہے گا میں آج کے دن اللہ کی رحمت سے ناامید ہو گیا ہوں۔ تب اللہ تعالےٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہو گا کہ اس پر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کی پیروی کرنے والوں پر آگ کے ڈنڈے برساؤ، پس وہ کبھی بھی وہاں سے نکلنے کا حکم نہیں نہیں گے (ہمیشہ وہاں رہیں گے)

ایک روایت ہے، شیطان کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کے گلے میں لعنت کا طوق پہنا کر آگ کی کرسی پر بٹھایا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ جہنم کے فرشتوں کو حکم دیگا، اس کی کرسی کو جہنم میں دھکیل دو مگر وہ کوشش کے باوجود ایسا نہیں کر سکیں گے، تب جبرائیل علیہ السلام کو اسّی ہزار فرشتوں کے ساتھ اسے دھکیلنے کا حکم ملے گا مگر وہ بھی بے بس ہو جائیں گے، پھر اسرافیل پھر عزرائیل کو فرشتوں کی اسّی ہزار کی جماعت کے ساتھ حکم ملے گا مگر وہ بھی نہیں دھکیل سکیں گے۔ ارشادِ باری ہوگا اگر میرے پیدا کردہ فرشتوں سے دگنے فرشتے بھی آجائیں تو بھی اسے نہیں ہلا سکیں گے کیونکہ اس کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا ہوا ہے (اس کے بوجھ کے باعث یہ یہاں سے جنبش نہیں کر سکتا)۔

مختلف آسمانوں پر شیطان کے نام

شیطان کا نام پہلے آسمان پر عابد، دوسرے پر زاہد، تیسرے پر عارف، چوتھے پر ولی، پانچویں پر متقی، چھٹے پر عزازیل اور لوحِ محفوظ پر ابلیس تھا، وہ اپنی عاقبت سے بے فکر تھا، جب اسے حضرتِ آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ملا تو کہنے لگا اے اللہ! تو نے اسے مجھ پر فضیلت دے دی حالانکہ میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے اور اِسے مٹی سے پیدا کیا ہے، خداوند تعالیٰ نے فرمایا میں جو چاہتا ہوں وہ کرتا ہوں۔ شیطان نے اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے بہتر سمجھا اور رنگ و تکبر کی وجہ سے آدم سے منہ پھیر کر کھڑا ہو گیا۔ جب فرشتے آدم علیہ السلام کو سجدہ کر کے اٹھے تو انہوں نے دیکھا کہ شیطان نے سجدہ نہیں کیا تو وہ دوبارہ سجدۂ شکر میں گر گئے، لیکن شیطان ان سے بے تعلق کھڑا رہا اور اسے اپنے اس فعل پر کوئی پشیمانی نہ ہوئی، تب اللہ تعالےٰ نے اس کی صورت مسخ کر دی خنزیر کی طرح لٹکا ہوا منہ، سَر اونٹ کے سَر کی طرح، سینہ بڑے اونٹ کی کوہان جیسا، ان کے درمیان چہرہ ایسے جیسے بندر کا چہرہ، آنکھیں کھڑی، نتھنے حجام کے کوزے جیسے کھلے ہوئے،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہونٹ بیل کے ہونٹوں کی طرح لٹکے ہوئے، دانت خنزیر کی طرح باہر نکلے ہوئے اور داڑھی میں صرف سات، اسی صورت میں اسے جنت سے نیچے پھینک دیا گیا بلکہ آسمان و زمین سے جزائر کی طرف پھینک دیا گیا، وہ اب اپنے کفر کی وجہ سے زمین پر چھپے چھپے آتا ہے اور قیامت تک کے لئے لعنت کا مستحق بن گیا ہے۔ شیطان کتنا خوبصورت، حسین، کثیر العلم، کثیر العبادت، ملائکہ کا سردار، مقربین کا سرخیل تھا مگر اسے کوئی چیز اللہ کے غضب سے نہ بچا سکی، بیشک اس میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔ (الیاس کی تبلیغی جماعت)[1]

ایک روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کی گرفت کی تو جبرائیل و میکائیل رونے لگے، رب نے فرمایا کیوں روتے ہو؟ عرض کی اے اللہ تیری گرفت کے خوف سے روتے ہیں۔ ارشاد ہوا اسی طرح میری گرفت سے روتے رہنا۔[2]

اولادِ آدم پر شیطان کا غلبہ

شیطان نے اللہ سے کہا اے اللہ! تو نے مجھے جنت سے نکالا تو آدم کے سبب اب مجھے اولادِ آدم پر غلبہ عطا فرما!

رب تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھے انبیاء کے سوا جن کی عصمت مسلّم ہے، آدم کی اولاد پر غلبہ دیا شیطان بولا کچھ اور؟ رب نے فرمایا جتنی آدم کی اولاد ہوگی اتنی ہی تیری اولاد ہوگی۔ شیطان بولا کچھ اور؟ خداوندِ کونین نے فرمایا میں نے ان کے سینوں کو تیرا مسکن بنایا تو ان میں خون کی طرح گردش کرے گا۔ عرض کی کچھ اور؟ فرمانِ الٰہی ہوا، اپنے سوار اور پیادہ مددگاروں سے امداد مانگ کر انہیں مالِ حرام کی کمائی پر آمادہ کرنا، انہیں ایامِ حیض وغیرہ میں مجامعت سے اولادِ حرام کا حقدار بنانا اور حرامکاری کے اسباب مہیا کرنا، انہیں مشرکانہ نام تعلیم کرنا جیسے عبد العزیٰ وغیرہ، انہیں گندی گفتگو، بُرے افعال اور جھوٹے مذاہب کے ذریعہ گمراہ کرنا، انہیں جھوٹی تسلیاں دینا جیسے معبودانِ باطلہ کی شفاعت، آباء و اجداد کی کرامتوں پر فخر، طویل امیدوں کے ذریعہ توبہ میں تاخیر وغیرہ، اور یہ سب کچھ تہدید کے طور پر تھا جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے

---

[1] تکبر، مناظرہ، حجت، مواحدیت۔

[2] اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ "بیشک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔" (مترجم)

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ۔ تم جو چاہو، کرو۔

آدم علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ! تو نے میری اولاد پر ابلیس کو مسلط کر دیا، اب اس سے رہائی تیری رحمت کے بغیر کیسے ہو گی؟ رب نے فرمایا تیرے ہر ایک فرزند کے ساتھ میں محافظ فرشتے بناؤں گا، عرض کی ابھی کچھ اور! فرمانِ الٰہی ہوا ایک نیکی کا ثواب انہیں دس گنا ملے گا، عرض کی ابھی کچھ اور! فرمانِ الٰہی ہوا ان کے آخری سانس تک ان کی توبہ قبول کرونگا عرض کی کہ کچھ اور عطا فرما! فرمان ہوا ان کے لیے بخشش عام کر دونگا، میں بے نیاز ہوں، آدم علیہ السلام بولے! اے میرے رب یہ کافی ہے۔

شیطان نے کہا اے اللہ! تو نے آدم کی اولاد میں نبی بنائے، ان پر کتابیں نازل کیں، میرے رسول اور کتابیں کیا ہیں؟ جواب آیا میں تیرے رسول اور گدی ہوئی کھالیں تیری کتابیں جھوٹ تیری حدیثیں جھوٹ، تیرا قرآن شعر[1]، تیرے مؤذن باجے، تیری مسجد بازار، تیرا گھر حمام غسل خانے، تیرا کھانا وہ جس پر میرا نام نہ لیا گیا ہو[2]، تیرا پینا شراب اور عورتیں تیرا جال ہیں۔

---

[1] گندے، واہیات اور اسلام کی مخالفت میں اشعار۔

[2] جس جانور پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۳

امانت

فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا

اللہ نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش کی، وہ اسے سنبھالنے کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔

انہیں خوف ہوا کہ وہ اس امانت کا حق ادا نہ کرسکیں گے اور عذاب کے مستحق ہوں گے یا انہیں خیانت کا خوف لاحق ہوا۔ اس آیتِ کریمہ میں امانت کے معنی ایسی عبادت اور فرائض ہیں جن کی ادائیگی اور عدمِ ادائیگی سے ثواب و عذاب وابستہ اور متعلق ہے۔

قرطبی کا قول ہے امانت دین کی تمام شرائط و عبادات کا نام ہے، یہ جمہور کا قول ہے اور قولِ صحیح ہے۔ اس کی تفصیل میں کچھ اختلاف ہے۔ ابن مسعود کا قول ہے یہ مال کی امانت ہے جیسے امانت رکھا ہوا مال وغیرہ۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ فرائض میں سب سے اہم مال کی امانت ہے۔

ابوالدرداء کا قول ہے کہ غسلِ جنابت امانت ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انسان کی شرمگاہ کو پیدا کیا اور فرمایا یہ امانت ہے جو میں تجھے دے رہا ہوں، اسے بے راہ روی سے بچانا، اگر تو نے اس کی حفاظت کی تو میں تیری حفاظت کروں گا، لہٰذا شرمگاہ امانت ہے، کان امانت ہے، زبان امانت ہے، پیٹ امانت ہے، ہاتھ اور پیر امانت ہیں اور جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، جب امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کی گئی جو یہ تمام مظاہر کائنات اور جو کچھ ان میں ہے، سخت بے چین ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا اگر تم اچھے عمل کرو گے، تو تم کو اجر ملے گا اور اگر برے کام کرو گے تو میں عذ ب

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دونگا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا۔

مجاہد کا قول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اس پر امانت پیش کی اور یہی کہا گیا تو انہوں نے کہا میں اس بار کو اٹھاتا ہوں۔

یہ بات سمجھ لیے کہ زمین و آسمان اور پہاڑوں کو امانت لینے نہ لینے کا اختیار دیا گیا تھا، انہیں مجبور نہیں کیا گیا تھا، اگر ان کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہوتا تو لامحالہ انہیں یہ بارِ امانت اٹھانا پڑتا۔

قفال وغیرہ کا قول ہے کہ اس آیت میں "عرض" سے ایک مثال دی گئی ہے کہ زمین و آسمان اور پہاڑوں پر ان کی بے پناہ جسامت کے باوجود شریعتِ مطہرہ کے احکامات کی ذمہ داری اگر ان پر ڈالی جاتی تو یہ عذاب و ثواب کی وجہ سے ان پر گراں گزرتی کیونکہ یہ تکلیف ہی ایسی مہتم بالشان ہے کہ زمین و آسمان اور پہاڑوں کا عاجز آجانا عین ممکن ہے مگر اسے انسان نے قبول کر لیا چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ آدم علیہ السلام پر اس وقت یہ امانت پیش کی گئی جبکہ میثاق کے وقت ان کی اولاد کو ان کی صلب سے ننھی منی صورتوں میں نکالا گیا تو آدم نے یہ بارِ امانت قبول کر لیا، فرمانِ الٰہی ہے اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا انسان نے اس بارِ امانت کو اٹھا کر اپنے آپ پر ظلم کیا اور وہ اس بارِ گراں کا اندازہ نہ کر سکا۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے، یہ امانت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی اور فرمان ہوا اسے مکمل طور پر لے لو، اگر تم نے اطاعت کی تمہیں بخش دونگا، اگر نافرمانی کی تو عذاب دونگا، آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہ العلمین! میں نے اسے مکمل طور پر قبول کیا اور اسی دن عصر سے رات تک کا وقت ہی گزرا تھا کہ انہوں نے شجرہ (ممنوعہ) کو کھا لیا۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنی رحمت میں لے لیا۔ آدم علیہ السلام نے توبہ کی اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہو گئے۔

امانت کے معنی

امانت ایمان سے مشتق ہے، جو شخص امانتِ خداوندی کی حفاظت کرتا ہے، اللہ تعالےٰ اس کے ایمان کا محافظ ہوتا ہے، فرمانِ نبوی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

(صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، اس کا ایمان نہیں جس میں امانت نہیں اور اس کا دین نہیں جس میں عہد کی پاسداری نہیں۔

ایک شاعر کہتا ہے ؎

تبّا لمن رضی الخیانۃ مھیجا وانثوی عن صون الامانۃ جانبہ

رفض الدیانۃ والمروۃ فاغتدی تتری علیہ من الزمان مصائبہ

- خدا اس کو ہلاک کرے جو خیانت کو اپنی پناہ گاہ بنائے اور امانت کی حفاظت سے پہلو تہی کرے۔
- اس نے دیانت و مروت کو خیرباد کہہ دیا تو اس پر زمانہ کے پے در پے مصائب آنے لگے۔

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

اخبر من رضی الخیانۃ شیمۃ ان لا یری الا صریع حوادث

ما ان الت الاثم را بسول بوسھا ابدا بغادر ذمۃ او ناکث

- جو خیانت کو اپنی عادت بنالے وہ اس لائق ہے کہ حوادثِ زمانہ کا شکار ہو جائے۔
- جو شخص بدعہدی یا عہد شکنی کرتا ہے، اس پر مسلسل مصائب نازل ہوتے رہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی، جب تک وہ امانت کو مالِ غنیمت اور صدقہ کو تاوان نہ سمجھے" آپ کا فرمان ہے "جس نے تجھے امین بنایا اس کو امانت لوٹا دے اور جس نے تیرے ساتھ خیانت کی اس کے ساتھ خیانت نہ کر۔"

بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے "منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب وہ بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو خلافِ عہد کرتا ہے، امین بنایا جائے تو خیانت کرتا ہے" یعنی جب کوئی اسے کسی بات کا رازدار بناتا ہے تو دوسرے لوگوں کو بتلا دیتا ہے یا امانت لوٹانے سے انکار کر دیتا ہے یا امانت کا تحفظ نہیں کر پاتا یا اسے اپنے استعمال میں لاتا ہے وغیرہ۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حفظِ امانت مقرب فرشتوں انبیاء کرام اور نیک بندوں کی صفت ہے، فرمانِ الٰہی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا۔ اللہ تعالیٰ انہیں حکم دیتا ہے تم امانتیں ان کے مالکوں کو لوٹاؤ۔

مفسرینِ کرام کہتے ہیں، اس آیتِ کریمہ میں بہت سے احکامِ شرعی موجود ہیں اور اس کا خطاب عمومی طور پر تمام والیوں (حاکموں) سے ہے، اس لئے والیوں کے لئے ضروری ہے کہ مظلوم کے ساتھ انصاف کریں، اظہارِ حق سے نہ رکیں کیونکہ یہ ان کے پاس امانت ہے، عمومی طور پر تمام مسلمانوں اور خصوصی طور پر یتیموں کے مال کی حفاظت کریں۔

علماء کے لئے لازم ہے کہ وہ لوگوں کو دینی احکامات کی تعلیم دیں کیونکہ علماء نے اس بارِ امانت کو اٹھانے کا عہد کیا ہے۔ باپ کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور اسے اچھی تعلیم دے کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے فرمانِ نبوی ہے:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ ہے۔

(پس تم سے تمہاری رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا)

زہر الریاض میں ہے قیامت کے دن ایک انسان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، خداوند عزوجل فرمائے گا تو نے فلاں شخص کی امانت واپس کی تھی؟ بندہ عرض کرے گا نہیں، رب تعالیٰ حکم دے گا اور فرشتہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گا، وہاں وہ جہنم کی گہرائی میں اس امانت کو رکھا ہوا دیکھے گا، وہ اس امانت کی طرف گرے گا اور ستر سال کے بعد وہاں پہنچے گا، پھر وہ امانت اٹھا کر اوپر آئے گا، جب وہ جہنم کے کنارے پر پہنچے گا تو اس کا پاؤں پھسل جائے گا اور وہ پھر جہنم کی گہرائی میں گر جائیگا اسی طرح وہ گرتا رہے گا اور چڑھتا رہے گا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے اسے ربِ ذوالجلال کی رحمت حاصل ہو جائے گی اور امانت کا مالک اس سے راضی ہو جائیگا۔

قرض کے سوا شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے

حضرتِ سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ والا میں حاضر تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا تاکہ نماز ادا کی جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، اس پر کوئی قرض ہے؟ عرض کیا گیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے پھر پوچھا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کی گئی تین دینار تب آپ نے نماز پڑھائی، ایک اور جنازہ لایا گیا، آپ نے پوچھا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں، آپ نے نماز پڑھائی، پھر تیسرا جنازہ لایا گیا آپ نے پوچھا کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اس نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں، اس وقت آپ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا تم اس کی نماز پڑھ لو لیکن آپ نے نہیں پڑھی۔ حضرتِ قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک جوان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر میں راہِ خدا میں شاکر و صابر، ایمان اور امید ثواب لے کر آگے بڑھتا ہوا شہید ہو جاؤں تو اللہ تعالے میرے گناہوں کو معاف کر دے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ جب وہ جوان خدمت سے رخصت ہو گیا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا اللہ تعالیٰ قرض کے سوا شہید کے ہر گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۴

نماز میں خضوع وخشوع

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ — وہ مومن نجات پائیں گے جو اپنی نماز خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں ۔

علماء نے فرمایا ہے کہ خشوع دو معنوں میں مستعمل ہے ، بعض علماء نے اسے افعال قلب میں شمار کیا ہے جیسے ڈر ، خوف ، انبساط وغیرہ اور بعض نے اسے اعضائے ظاہری کے افعال میں شمار کیا ہے جیسے اطمینان سے کھڑا ہونا ، بے توجہی اور بے پروائی سے بچنا وغیرہ ۔ خشوع کے معنی میں ایک یہ بھی اختلاف ہے کہ یہ نماز کے فرائض میں سے ہے یا فضائل میں سے ، جو اسے فرائض نماز سے سمجھتے ہیں ان کی دلیل یہ حدیث ہے :

لَيْسَ لِعَبْدٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلَّا مَا عَقَلَ ۔ — بندہ کے لئے نماز میں وہی کچھ ہے جسے وہ اچھی طرح سمجھتا ہے ۔

اور فرمانِ الٰہی ہے اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ اور غفلت ذکر کے مخالف ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے :۔

لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۔ — تم غافلین میں سے نہ بنو ۔ (اس دلیل سے انہوں نے فرائضِ نماز میں شمار کیا ہے)

بیہقی نے محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے ، تب یہ آیت نازل ہوئی ۔ عبدالرزاق نے اس روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ آپ کو خشوع کا حکم دیا گیا چنانچہ اس کے بعد سے آپ نے اپنی چشم ہائے مقدس کو سجدہ گاہ پر مرکوز فرما دیا ۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حاکم اور بیہقی نے حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے، جس پر یہ آیت نازل ہوئی، تب آپ نے اپنے سرِ اقدس کو جھکا لیا۔

حضرتِ حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے ایک بڑی نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر میل رہے گا؟ لہٰذا جب حضورِ قلب اور خشوع سے نماز پڑھی جائے تو انسان کبیرہ گناہوں کے علاوہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، بغیر خشوع کے نماز رد کر دی جاتی ہے۔ فرمانِ نبوی ہے جس نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے دل میں کسی قسم کا دنیاوی خیال نہیں آیا تو اس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (حضورِ قلب سے اگر نماز ادا کی)

فرمانِ نبوی ہے نماز کی فرضیت، حج کا حکم، طواف و مناسکِ حج کا حکم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے دیا گیا ہے اب اگر ان کی ادائیگی کے وقت دل میں ذکرِ خدا کی عظمت و ہیبت نہ ہو تو اس عبادت کی کوئی قیمت نہیں۔ فرمانِ نبوی ہے جسے نماز نے فحش اور برے کاموں سے نہیں روکا وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہی ہوتا جائے گا۔

حضرتِ بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اے انسان! اگر تو اپنے مالک کے حضور بغیر اذن کے حاضر ہونا اور بغیر کسی ترجمان کے گفتگو کرنا چاہتا ہے تو اس کے دربار میں داخل ہو جا۔ پوچھا گیا یہ کیسے ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا وضو کو مکمل کر لے، پھر مسجد میں چلا جا اب تو اللہ کے دربار میں آگیا، اب بغیر کسی ترجمان کے گفتگو کر۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے ہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں باتیں کرتے تھے، جب نماز کا وقت آجاتا تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے ہم ایسے ہو جاتے جیسے ایک دوسرے کو پہچانتے بھی نہیں۔ فرمانِ نبوی ہے اللہ تعالیٰ اس نماز کی طرف نہیں دیکھتا جس میں انسان کا دل اس کے بدن کے ساتھ شاملِ عبادت نہیں ہوتا۔

حضرتِ ابراہیم علیہ السلام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کافی فاصلے سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان کے دل کی دھڑکن سنی جاتی، حضرت سعید تنوخی رحمۃ اللہ علیہ جب نماز پڑھتے تو ان کے آنسو ان کے چہرے اور ڈاڑھی پر گرتے رہتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا تو حالتِ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء پُرسکون ہوتے۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کی نماز

جب نماز کا وقت آتا تو حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپ پر لرزہ طاری ہو جاتا پوچھا گیا اے امیرالمومنین! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس امانت کی ادائیگی کا وقت آ گیا جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے معذوری ظاہر کر دی تھی اور میں نے اسے اٹھا لیا۔

روایت ہے کہ جب علی بن حسین رضی اللہ عنہما وضو کرتے تو ان کا رنگ متغیر ہو جاتا، گھر والے کہتے آپ کو وضو کے وقت کیا تکلیف لاحق ہو جاتی ہے، آپ جواب دیتے، جانتے نہیں ہو میں کس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی تیاری کر رہا ہوں۔

حضرتِ حاتم اصم سے ان کی نماز کے متعلق سوال کیا گیا، انہوں نے کہا جب نماز کا وقت آ جاتا ہے، میں پوری طرح وضو کر کے اس جگہ آ جاتا ہوں جہاں میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں جب میرے اعضاء پُرسکون ہو جاتے ہیں تو میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں۔ اس وقت کعبہ کو اپنے سامنے، پل صراط کو قدموں کے نیچے جنت کو دائیں، دوزخ کو بائیں، ملک الموت کو پیچھے اور اس نماز کو اپنی آخری نماز سمجھ کر خوف و امید کے درمیان کھڑا ہو جاتا ہوں دل سے تصدیق کرتے ہوئے تکبیر کہتا ہوں، ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتا ہوں، تواضع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں، خشوع کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، بائیں ران پر بیٹھتا ہوں، بائیں پیر کو بچھاتا اور دائیں کو کھڑا کرتا ہوں اور سراپا خلوص بن جاتا ہوں مگر یہ نہیں جانتا کہ میری نماز قبول ہوئی یا نہیں۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے، خضوع و خشوع کی دو رکعتیں، سیاہ دل والے کی ساری رات کی عبادت سے بہتر ہیں، فرمانِ نبوی ہے، آخیر زمانہ میں،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میری امت کے کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں حلقہ بنا کر بیٹھیں گے، دنیا اور دنیا کی محبت کا ذکر کرتے رہیں گے، ان کی مجالس میں نہ بیٹھنا اللہ تعالٰی کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

نماز میں چوری

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم کو بدترین چور بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا حضور وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ نماز چرانے والے ہیں۔ عرض کیا گیا حضور نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ رکوع اور سجدہ صحیح طور پر نہیں کریں گے۔

فرمانِ نبوی ہے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے متعلق پوچھا جائے گا، اگر نمازیں پوری ہونگی تو حساب آسان ہو جائے گا، اگر نمازیں کچھ کم ہونگی تو اللہ تعالٰی فرشتوں سے فرمائے گا اگر میرے بندے کے کچھ نوافل ہوں تو ان سے ان نمازوں کو پورا کر دو۔ فرمانِ نبوی ہے بندہ کے لئے دو رکعت نماز پڑھنے کی توفیق سے بہتر کوئی اور انعام نہیں ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو آپ کا جسم کانپنے لگتا اور دانت بجنے لگتے تھے آپ سے آپ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا امانت کی ادائیگی اور فرض پورا کرنے کا وقت قریب آگیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ اسے کیسے ادا کروں گا۔

حکایت

حضرت خلف بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ نماز میں تھے کہ انہیں کسی جانور نے کاٹ لیا اور خون بہنے لگا مگر انہیں محسوس نہ ہوا یہاں تک کہ ابن سعید باہر آئے اور انہوں نے آپ کو بتایا اور خون آلود کپڑا دھویا، پوچھا گیا آپ کو جانور نے کاٹ لیا اور خون بھی بہا مگر آپ کو محسوس نہ ہوا؟ آپ نے جواب دیا اسے کیسے محسوس ہوگا جو اللہ ذوالجلال کے سامنے کھڑا ہو، اس کے پیچھے ملک الموت ہو، بائیں طرف جہنم اور قدموں کے نیچے پل صراط ہو۔

حضرت عمرو بن ذر رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر عابد اور زاہد تھے، ان کے ہاتھ میں ایک

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۔ ایسا زخم پڑ گیا کہ اطباء نے کہا اس ہاتھ کو کاٹنا پڑے گا۔ آپ نے کہا کاٹ دو، اطباء نے کہا آپ کو رسیوں سے جکڑے بغیر ایسا کرنا ناممکن ہے، آپ نے کہا ایسا نہ کرو بلکہ جب میں نماز شروع کروں، تب کاٹ لینا چنانچہ جب آپ نے نماز شروع کی تو آپ کا ہاتھ کاٹ لیا گیا مگر آپ کو محسوس بھی نہ ہوا۔

باب ۱۵

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

(نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کا حکم)

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی سانسوں سے ایک سفید بادل پیدا کرتا ہے، پھر اس بادل کو بحرِ رحمت سے استفادہ کرنے کا حکم ملتا ہے، اس کے بعد اسے برسنے کا حکم ملتا ہے، اس کا جو قطرہ زمین پر پڑتا ہے اس سے اللہ تعالےٰ سونا، جو پہاڑوں پر پڑتا ہے اس سے چاندی پیدا کرتا ہے اور جو قطرہ کسی کافر پر پڑتا ہے اسے ایمان کی دولت عطا ہوتی ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے :-

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط

جنابِ کلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس آیت میں امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دوسری امتوں پر فضیلت کا بیان ہے اور امتِ اسلامیہ علی الاطلاق تمام امم سے بہتر ہے اور دیگر امتوں کی بہ نسبت اس کی ابتداء و انتہاء دونوں بہتر ہیں اگرچہ ذاتی طور پر کچھ ہستیاں بہت زیادہ فضیلت و کمال کی مالک تھیں جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق احادیث موجود ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اُخْرِجَتْ کا معنی ہے جمیع اوقات میں لوگوں کے نفع اور خیر خواہی کے لئے ممتاز حیثیت دے کر انہیں بھیجا گیا' فرمانِ باری ہے تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ جملہ مستانفہ ہے، اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کرامتِ اسلامیہ کی فضیلت اس لئے ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں' برائی سے روکتے ہیں اور اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، اگر وہ اس راستے سے ہٹ جائیں تو ان کی فضیلت باقی نہیں رہے گی، وہ کافروں سے جہاد کرتے ہیں تاکہ وہ اسلام لے آئیں' اس لئے انہیں غیروں پر ترجیح دی گئی' فرمانِ نبوی ہے" بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے اور بدترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وہ اللہ کی توحید کی تصدیق کرتے ہیں اور اس پر ثابت قدم رہتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں کیونکہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نہ مانا، اس نے اللہ تعالیٰ کو نہیں مانا، اس لئے کہ وہ حضور کو عطا کردہ معجز بیاں آیات کو اللہ کی طرف سے نہیں سمجھتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے اسے چاہئے کہ قوتِ بازو سے مٹادے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اگر یہ بھی نہ کرسکے تو اسے دل میں بُرا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے یعنی یہ ایمان والوں کا کمزور ترین فعل ہے۔

بعض نے یہ کہا ہے' ہاتھوں سے برائی کا ختم کرنا حاکموں کے لئے، زبان سے برائی کے خلاف جہاد کرنا علماء کے لئے اور دل میں بُرا سمجھنا عوام کے لئے ہے۔

بعض کا قول ہے جو شخص جس قوت کا مالک ہو اسے وہی قوت اس کے مٹانے میں صرف کرنی چاہئے اور برائی کو مٹانا چاہئے، فرمانِ الٰہی ہے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ یہاں تَعَاوَنُوْا سے مراد نیکی کی ترغیب دینا، نیکی کے راستوں کو آسان کرنا اور شر و فساد کو حسبِ طاقت بند کرنے کوشش کرنا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ارشاد ہوا جس نے کسی خلافِ سنت بات پیدا کرنے والے کو جھڑک دیا، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایمان و اطمینان سے بھر دے گا اور جو ایسے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

شخص کی توہین[1] کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے خوف کر دے گا اور جس نے نیکی کا حکم دیا اور برائیوں سے روکا وہ زمین پر اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے[2]

حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، عنقریب ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے مومن سے، گدھے کا لاشہ زیادہ پسندیدہ ہو گا۔

حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب! اس شخص کا بدلہ کیا ہو گا جس[3] نے اپنے بھائی کو بلایا، اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا؟ رب نے فرمایا اس کے ہر کلمہ کے بدلے سال کی عبادت لکھ دی جاتی ہے اور میری رحمت کو اسے جہنم میں جلاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

حدیثِ قدسی ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان اس جیسا نہ بن جو توبہ میں تاخیر کرتا ہے، امیدیں طویل رکھتا ہے اور بغیر کسی عمل کے آخرت کی طرف لوٹتا ہے، باتیں نیکوں کی کرتا ہے، عمل منافقوں جیسا کرتا ہے، اگر اسے دے دیا جائے تو قناعت نہیں کرتا، اگر نہ دیا جائے تو صبر نہیں کرتا، وہ دوسروں کو برائیوں سے روکتا ہے مگر خود نہیں رکتا۔

اخیر زمانے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

اس جگہ ایک حدیث بیان کرنا مناسب ہے، حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ قسم خدا کی آسمان پر گرنا میرے واسطے آسان ہے لیکن حضور کی طرف سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا بہت مشکل ہے، پھر حدیث بیان فرمائی میں نے

---

[1] مذہب میں بدعتی وہ شخص ہے جو نئے مذہب کا بانی یا پیرو ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین خود کرے یا توہین کرنے والوں کا پیرو ہو، اسی طرح دیگر گمراہیوں کا بانی ہو یا پیرو ہو۔

[2] یہ کام علماء اور اہلِ علم کا ہے جاہل کا نہیں۔ [3] مسلمان ہونا شرط ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ آخیر زمانے میں نو عمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی، باتیں بظاہر اچھی کہیں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اتریگا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، پس تم انہیں جہاں پاؤ قتل کر دینا کہ قیامت کے دن ان کے قتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے۔ (بخاری ج۲ ص ۲۲۴)

مومن کے لئے ضروری ہے کہ دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے وقت خود بھی عمل کرے

فرمانِ نبوی ہے کہ میں نے معراج کی رات ایسے آدمی دیکھے جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے، میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں، فرمانِ الٰہی ہے:-

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ [۱]

"کیا تم نیکی کا لوگوں کو حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھلاتے ہو حالانکہ تم قرآن پڑھتے ہو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟"

لہٰذا مومنوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیں، برائیوں سے روکیں مگر اپنے آپ کو بھی نہ بھولیں جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:-

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ۔

مومن مرد اور مومن عورتیں ایکدوسرے کے رفیق ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ نے مومنوں کی یہ صفت بیان کی وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ اب جو نیکی کا حکم دینا بند کردے وہ اس ممدوح جماعت میں سے نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کی مذمت کی ہے جنہوں نے امر بالمعروف کو چھوڑ دیا تھا چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:-

[۱] ترجمہ: کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو، کیا تمہیں عقل نہیں؟

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ
مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ
مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

حضرتِ ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نیکی کا حکم دیتے رہنا اور برائی سے روکتے رہنا نہیں تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسے حاکم مقرر کر دیگا جو تمہارے بزرگوں کا احترام نہیں کرے گا، تمہارے بچوں پر رحم نہیں کرے گا، تمہارے بڑے بلائیں گے لیکن انکی بات نہیں مانی جائے گی، وہ مدد گار طلب کریں گے مگر ان کی مدد نہیں کی جائیگی اور وہ بخشش طلب کریں گے مگر انہیں نہیں بخشا جائے گا۔

ام المومنین حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قریہ والوں پر عذاب بھیجا، ان میں اٹھارہ ہزار ایسے بھی تھے جنہوں نے انبیاء کی طرح نیک عمل کئے تھے، پوچھا گیا یہ کیسے ہوا؟ آپ نے فرمایا وہ اللہ کے لئے (اللہ کی نافرمانی کے سلسلہ میں) کسی کو برا نہیں سمجھتے تھے اور نہ ہی وہ نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے تھے۔

زمین پر شہداء سے بلند مرتبہ مجاہدین

حضرتِ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، مشرکین سے لڑنے کے علاوہ کوئی اور بھی جہاد ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے ابوبکر! (رضی اللہ عنہ) اللہ کی زمین پر ایسے مجاہدین رہتے ہیں جو شہداء سے افضل ہیں، زمین پر چلتے پھرتے ہیں، رزق پاتے ہیں اللہ تعالیٰ ملائکہ میں ان پر فخر کرتا ہے، ان کے لئے جنت سنواری جاتی ہے جیسے ام سلمہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سنوارا گیا۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا حضور وہ کون لوگ ہیں؟

ؔ ایسی جماعت سے بچنا چاہیے جس کی نشانی نا سمجھ لوگ اور ان کے ہمراہ نوجوان بھی ہوں گے اور تبلیغ کے نام پر گشت کرتے ہوں گے، اس جماعت کی علامہ ارشد القادری نے اپنی کتاب "تبلیغی جماعت" کے آخر میں ۱۵ حدیثوں کی روشنی میں نشاندہی فرمائی ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ نے فرمایا وہ نیکی کا حکم کرنے والے، برائیوں سے روکنے والے، اللہ کے لئے دشمنی اور اللہ کے لئے محبت کرنے والے ہیں،

پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ایسا شخص جنت میں تمام بالا خانوں سے اوپر، یہاں تک کہ شہداء کے بالا خانوں سے بھی اوپر ایک بالا خانے میں ہوگا جس کے یاقوت اور سبز زمرد کے تین سو دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ نور سے معمور ہوگا اور وہاں پر تین سو پاکدامن حوروں سے ان کی شادی کی جائے گی،

جب وہ کسی ایک حور کی طرف متوجہ ہوگا، وہ کہے گی تمہیں وہ دن یاد ہے جب تم نے نیکی کا حکم دیا تھا اور برائی سے روکا تھا؟ دوسری کہے گی آپ کو وہ جگہ یاد ہے جہاں آپ نے نہی عن المنکر اور امر بالمعروف کیا تھا؟

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، تم نے کبھی میرے لئے بھی عمل کیا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا بار الٰہا! میں نے تیرے لئے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، صدقات دئیے، تیرے آگے سجدے کئے، تیری حمد کی، تیری کتاب کو پڑھا اور تیرا ذکر کرتا رہا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! نماز تیری دلیل، روزہ تیرے لئے ڈھال، صدقہ تیرے لئے سایہ، تسبیح تیرے لئے جنت میں درخت، کتاب کی قرأت تیرے لئے جنت میں حور و قصور اور میرا ذکر تیرا انور ہے۔ بتا تو نے میرے لئے کیا عمل کیا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے رب ذوالجلال! مجھے بتا! وہ کونسا عمل ہے جو میں تیرے لئے کروں؟ رب نے فرمایا تو نے کبھی میری وجہ سے کسی سے محبت کی؟ تو نے میری وجہ سے کبھی کسی سے دشمنی رکھی؟ تب موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ سب سے اچھا عمل اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔[1]

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی بارگاہ میں کونسے

---

[1] اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست سے دوستی اور ان کے گستاخ سے دشمنی بہترین عمل ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

شہید کی زیادہ عزت ہے ؟ آپ نے فرمایا وہ جوان جو ظالم حاکم کے سامنے گیا اور اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور اسی پاداش میں اسے قتل کر دیا گیا اور اگر اسے قتل نہیں کیا گیا تو وہ جب تک زندہ رہے گا اس کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے افضل شہید وہ شخص ہے جو ظالم حاکم کے پاس گیا، اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور اسی وجہ سے اسے قتل کر دیا گیا، ایسے شہید کا ٹھکانہ جنت میں حضرت حمزہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہما کے درمیان ہوگا۔

اللہ تعالٰی نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میں تمہاری امت کے چالیس ہزار نیکوں اور ساٹھ ہزار بُروں کو ہلاک کرنیوالا ہوں۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے عرض کی، نیکوں کا کیا قصور ہے ؟ رب نے فرمایا انہوں نے میرے دشمنوں کو دشمن نہیں سمجھا اور یہ باہم میل ملاپ سے رہتے رہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا یارسول اللہ! کیا ہمیں نیکی کا اس وقت حکم کرنا چاہئے جب ہم مکمل طور پر نیکیوں پر عمل کریں اور برائیوں سے اس وقت روکنا چاہئے جب ہم مکمل طور پر برائیوں سے کنارہ کش ہو جائیں ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نیکیوں کا حکم دیتے رہو اگرچہ تم مکمل طور پر عمل نہ کر سکو تم برائیوں سے روکتے رہو اگرچہ تم تمام و کمال اس سے کنارہ کش نہ ہو سکے ہو۔

ایک صالح شخص نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کی کہ جب تم میں سے کوئی نیکیوں کا حکم دینا چاہئے تو اسے چاہئے کہ اپنے نفس کو صبر کا عادی بنائے اور اللہ سے ثواب کی امید رکھے کیونکہ جو شخص اللہ پر اعتماد کرتا ہے وہ کبھی تکالیف میں مبتلا نہیں ہوتا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۶

عداوتِ شیطان

ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ علماء اور صلحاء سے محبت رکھے، ان کی محفلوں میں بیٹھتا رہے، جو کچھ نہ جانتا ہو، وہ ان سے پوچھتا رہے، ان کی نصائح سے بہرہ اندوز ہوتا رہے بُرے کاموں سے گریزاں رہے اور شیطان کو اپنا دشمن سمجھے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے اسے دشمن
فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا۔ ہی بناؤ (یعنی اللہ کی عبادت کرکے)

یعنی اللہ تعالےٰ کی عبادت کرکے اس سے دشمنی رکھو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اس کی پیروی نہ کرو اور صدقِ دل سے ہمیشہ اپنے عقائد و اعمال کا اس سے تحفظ کرو، جب تم کوئی کام کرو تو اچھی طرح سمجھ لو کیونکہ بسا اوقات اعمال میں ریا داخل ہو جاتا ہے اور برائیاں اچھی طرح نظر آتی ہیں، یہ سب شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا اس کے خلاف اللہ سے مدد طلب کرتے رہو۔

حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر آپ نے اس لکیر کے دائیں بائیں کچھ اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ شیطان کے راستے ہیں جن کے لئے وہ لوگوں کو بلاتا رہتا ہے اور آپ نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت کی :-

اِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے شیطان کے کثیر راستوں کو بیان فرمایا (تاکہ ہم اس کے فریب میں نہ آئیں)

شیطان کے وسوسے کا انجام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک زاہد کو شیطان نے راہِ راست سے ہٹانے کے لئے یہ چال چلی کہ ایک لڑکی کو پیٹ کی بیماری میں مبتلا کر دیا اور اس کے گھر والوں کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دلوں میں خیال ڈال دیا کہ اس بیماری کا علاج زاہد کے سوا کہیں بھی ممکن نہیں ہے چنانچہ وہ لوگ زاہد کے پاس آئے مگر اس نے لڑکی کو اپنے ساتھ رکھنے سے انکار کر دیا لیکن ان کی بار بار کی گذارشات پر اس کا دل پسیج گیا اور اس نے لڑکی کو علاج کے لئے اپنے پاس ٹھہرا لیا جب بھی وہ لڑکی زاہد کے پاس جاتی، شیطان اسے انتہائی خوش نما انداز میں پیش کرتا یہاں تک کہ زاہد کے قدم ڈگمگا گئے اور اس نے لڑکی سے مباشرت کی جس سے لڑکی کو حمل ہو گیا۔ اب شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ پیدا کیا کہ یہ تو بہت بُری بات ہوئی، میرے زہد و اتقا پر حرف آ گیا لہٰذا اسے قتل کر کے دفن کر دینا چاہیے، جب اس کے گھر والے پوچھنے کو آئیں گے تو کہہ دونگا وہ مر گئی ہے چنانچہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر زاہد نے اس لڑکی کو قتل کر کے دفن کر دیا، ادھر لڑکی کے گھر والوں کے دلوں میں شیطان نے یہ خیال ڈال دیا کہ اسے زاہد نے قتل کر کے دفن کر دیا لہٰذا وہ زاہد کے پاس آئے اور لڑکی کے متعلق پوچھ گچھ کی، زاہد نے کہا وہ مر گئی ہے لیکن ان لوگوں نے اپنے وسوسے کے مطابق زاہد پر سختی کی اور اس سے اقرار کرا لیا کہ اس نے لڑکی کو قتل کیا ہے، انہوں نے اسے پکڑ لیا اور قصاص میں قتل کرنے لگے تب شیطان ظاہر ہوا اور زاہد سے بولا میں نے اسے پیٹ کی بیماری میں مبتلا کیا تھا اور میں نے ہی ان گھر والوں کے دلوں میں تیرے جرم کا خیال ڈالا تھا، اب تو میرا کہنا مان لے، میں تجھے بچا لوں گا۔ زاہد نے پوچھا کیا کروں؟ شیطان بولا مجھے دو سجدے کر لے، چنانچہ زاہد نے جان بچانے کے لئے شیطان کو سجدہ کر لیا، اب شیطان یہ کہتا ہوا وہاں سے چل دیا کہ میں تیرے اس فعل سے بَری ہوں، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے کہ:

اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّنْكَ۔

"شیطان کی طرح جس نے انسان سے کہا کفر کر، جب اس نے کفر کیا تو شیطان نے کہا میں تجھ سے بری ہوں"

شیطان کا گمراہ کن سوال

شیطان نے امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تیرا اس ذات کے متعلق کیا خیال ہے جس نے مجھے جیسے چاہا پیدا کیا اور جو چاہا مجھ سے کرایا، اس کے بعد وہ مجھے چاہے تو جنت میں بھیجدے اور چاہے تو جہنم میں بھیجدے، کیا ایسا کرنے والا عادل ہے یا ظالم؟ امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

توقف کے بعد جواب دیا اے شخص! اگر اس نے مجھے تیری منشا کے مطابق پیدا کیا تو واقعی تو مظلوم ہے اور اگر اس نے مجھے اپنے ارادۂ قدرت کے تحت پیدا کیا تو پھر اس کی مرضی ہے جو کرے۔ شیطان شرم سے پانی پانی ہو گیا اور کہنے لگا یہی سوال کر کے میں نے ستر ہزار عابدوں کو ضلالت و گمراہی کے غار میں دھکیل دیا ہے۔

انسانی قلب ایک قلعہ ہے

انسانی قلب کی مثال ایک قلعہ جیسی ہے اور شیطان ایک دشمن ہے جو قلعہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ جمانا چاہتا ہے قلعہ کی حفاظت دروازوں کو بند کئے بغیر اور تمام راستوں اور رخنوں کی نگرانی کے بغیر ناممکن ہے، اور یہ فریضہ وہی سرانجام دے سکتا ہے جو ان راستوں سے اچھی طرح واقف ہو لہٰذا دل کو شیطانی وساوس کی یلغار سے محفوظ رکھنا ہر عقلمند کے لئے ضروری ہی نہیں بلکہ ایک فرض عین ہے چونکہ شیطان کی یلغار کا مقابلہ اس وقت تک ناممکن ہے، جب تک اس کی تمام گزرگاہوں سے واقفیت نہ ہو لہٰذا ان گذرگاہوں سے واقفیت اولین ضرورت ہے اور یہ گزرگاہیں انسان ہی کی پیدا کردہ ہوتی ہیں جیسے غصہ اور شہوت کیونکہ غصہ عقل کو ختم کر دیتا ہے لہٰذا جب عقل ماند پڑ جاتی ہے تو شیطانی لشکر انسان پر زبردست حملہ کر دیتا ہے، جونہی انسان غضبناک ہوتا ہے، شیطان اس سے ایسے کھیلتا ہے جیسے بچہ گیند سے کھیلتا ہے۔

ایک بندۂ خدا نے شیطان سے پوچھا یہ بتلا تو انسان پر کیسے قابو پالیتا ہے؟ شیطان نے کہا میں اسے غصہ اور اس کی شہوت کے وقت زیر کرتا ہوں۔

شیطان کے راستوں میں ایک راستہ حرص اور حسد کا بھی ہے کیونکہ حرص انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے لہٰذا شیطان اس فرصت کو غنیمت سمجھتے ہوئے تمام برائیوں کو حرص کے سامنے حسین انداز میں پیش کرتا ہے اور وہ اسے خوبیاں سمجھ کر قبول کرتا چلا جاتا ہے۔

کشتیٔ نوح میں شیطان کی سواری

روایت ہے کہ جب حضرتِ نوح علیہ السلام بحکمِ خداوندی ہر جنس کا ایک ایک جوڑا کشتی میں سوار کیا اور خود بھی سوار ہوئے تو آپ نے ایک اجنبی بوڑھے کو دیکھ کر پوچھا تمہیں کس نے کشتی میں سوار کیا ہے؟ اس نے کہا میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے ساتھیوں کے دلوں پر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

قبضہ کروں، اس وقت ان کے دل میرے ساتھ اور بدن آپ کے ساتھ ہوں گے۔

حضرتِ نوح علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے دشمن! اے ملعون! نکل جا! ابلیس بولا اے نوح! پانچ چیزیں ایسی ہیں جن سے میں لوگوں کو گمراہی میں ڈالتا ہوں، تین تمہیں بتلاؤں گا اور دو نہیں بتلاؤں گا۔ اللہ تعالےٰ نے حضرتِ نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی، آپ کہیں کہ مجھے تین سے آگاہی کی ضرورت نہیں تو مجھے صرف وہی دو بتلادے۔ شیطان بولا وہ دو ایسی ہیں جو مجھے کبھی جھوٹا نہیں کرتیں اور نہ ہی کبھی ناکام لوٹاتی ہیں اور انہیں سے میں لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک حسد ہے اور دوسری حرص ہے، اسی حسد کی وجہ سے تو میں راندۂ درگاہ اور ملعون ہوا ہوں اور حرص کے باعث آدم علیہ السلام کو ممنوعہ چیز کی خواہش پیدا ہوئی اور میری آرزو پوری ہو گئی۔

شیطان کا ایک راستہ انسان کا پیٹ بھرا ہونا ہے اگرچہ وہ رزقِ حلال سے ہی بھرا گیا ہو کیونکہ پیٹ کا بھر جانا شہوتوں کو برانگیختہ کرتا ہے اور شیطان کا یہی ہتھیار ہے۔

پیٹ بھر کا کھانا بھی انسان کو شیطان کے پھندے میں پھنسانا ہے

روایت ہے کہ حضرتِ یحییٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ شیطان کو دیکھا وہ بہت سے پھندے اٹھائے ہوئے تھا آپ نے پوچھا یہ کیا ہیں؟ شیطان نے جواب دیا یہ وہ پھندے ہیں جن سے میں انسان کو پھانستا ہوں۔ آپ نے پوچھا کبھی مجھ پر بھی تو نے پھندا ڈالا ہے؟ شیطان نے کہا، آپ جب بھی سیر ہو کر کھا لیتے ہیں میں آپ کو ذکر و نماز سے ت کر دیتا ہوں۔ آپ نے پوچھا اور کچھ؟ کہا بس! تب آپ نے قسم کھائی کہ میں آئندہ کبھی سیر ہو کر نہیں کھاؤں گا، شیطان نے بھی جواباً قسم کھائی، میں بھی آئندہ کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا،

شیطان کا ایک راستہ مال و متاعِ دنیا پر فریفتگی ہے کیونکہ شیطان جب انسان کا دل ان چیزوں کی طرف مائل دیکھتا ہے تو انہیں اور زیادہ حسین انداز میں اس کے سامنے پیش کرتا ہے اور انسان کو ہمیشہ مکانات کی تعمیر، سقف و در و بام کی آرائش و زیبائش میں الجھائے رکھتا ہے اور اسے خوبصورت لباس، اچھی اچھی سواریوں اور طویل عمر کی جھوٹی امیدیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں مبتلا کر دیتا ہے اور جب کوئی انسان اس منزل پر پہنچ جاتا ہے تو پھر اس کی راہِ خدا پر واپسی دشوار اور پھر مشکل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ ایک امید کے بعد دوسری امید بڑھاتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا وقتِ مقرر آجاتا ہے اور وہ اسی شیطانی راستے پر گامزن رہتے اور خواہشات کی تکمیل کرتے ہوئے اس ناپائیدار دنیا سے اٹھ جاتا ہے (العوذ باللہ)

• شیطان کے غلبے کا ایک راستہ لوگوں سے امیدیں رکھنا ہے، حضرتِ صفوان بن سلیم فرماتے ہیں کہ شیطان جناب عبداللہ بن حنظلہ کے سامنے آیا اور کہنے لگا میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں، اسے یاد رکھنا انہوں نے کہا مجھے تیری کسی پند کی ضرورت نہیں ہے، شیطان نے کہا تم سنو تو سہی اگر اچھی بات ہو تو یاد رکھنا ورنہ چھوڑ دینا، بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی انسان سے اپنی آرزوؤں کا سوال نہ کرنا اور یہ دیکھنا کہ غصہ میں تمہاری کیا حالت ہوتی ہے کیونکہ میں غصہ کی حالت میں ہی انسان پر قابو پاتا ہوں۔

شیطان کا ایک راستہ ثابت قدمی کا انسان میں فقدان اور جلد بازی کی طرف اس کا میلان ہے، فرمانِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جلد بازی شیطانی فعل ہے اور تحمل و بردباری اللہ کا عطیہ ہے جلد بازی میں انسان کو شیطان ایسے طریقے سے برائی پر مائل کرتا ہے کہ انسان محسوس ہی نہیں کرتا۔ روایت ہے کہ جب حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو شیطان کے تمام شاگرد اس کے یہاں جمع ہوئے اور کہنے لگے آج تمام بت سرنگوں ہو گئے ہیں، شیطان نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی عظیم حادثہ رونما ہوا ہے، تم یہیں ٹھہرو میں معلوم کرتا ہوں چنانچہ اس نے مشرق و مغرب کا چکر لگایا مگر کچھ بھی پتہ نہ چلا، یہاں تک کہ وہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت پر پہنچا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ملائکہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کو گھیرے ہوئے ہیں، وہ واپس اپنے شاگردوں کے پاس پہنچا اور کہنے لگا کہ گزشتہ شب ایک نبی کی ولادت ہوئی ہے، میں ہر بچہ کی ولادت کے وقت موجود ہوتا ہوں مگر مجھے ان کی پیدائش کا قطعی علم نہیں ہوا لہٰذا اس رات کے بعد بتوں کی عبادت ختم ہو جائیگی اس لئے اب انسان پر جلد بازی اور لاپرواہی کے وقت حملہ کرو (ان ہتھیاروں سے کام لو۔)

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک راستہ زر اور زمین کا ہے کیونکہ جو چیز انسان کی حاجت سے زائد ہو وہ شیطان کا مسکن بن جاتی ہے۔ حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو شیطان نے اپنے شاگردوں سے کہا آج کوئی اہم واقعہ رونما ہوا ہے، جاؤ دیکھو تو کیا ماجرا ہے؟ وہ سب تلاش میں نکلے مگر ناکام لوٹ کر کہنے لگے ہمیں تو کچھ بھی معلوم نہ ہوسکا، شیطان نے کہا تم ٹھہرو میں ابھی تمہیں آکر بتاتا ہوں، شیطان نے واپس آکر بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ شیطان نے اپنے تمام شاگردوں جیلوں کو صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے پیچھے لگایا کہ ان لوگوں کو گمراہ کریں مگر واپس جاکر کہتے اے استاذ! ہم نے آج تک ایسی ناکامی کا منہ نہیں دیکھا، جب یہ نماز شروع کرتے ہیں تو ہمارا سب کیا دھرا خاک میں مل جاتا ہے۔ تب شیطان نے کہا گھبراؤ نہیں ابھی کچھ اور انتظار کرو، عنقریب ان پر دنیا ارزاں و فراواں ہو جائے گی اور اس وقت ہمیں اپنی امیدیں پورا کرنے کا خوب موقع مل جائیگا۔

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن پتھر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، شیطان کا وہاں سے گزر ہوا، اس نے کہا اے عیسیٰ! (علیہ السلام) تم نے دنیا کو مرغوب سمجھا ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے اسے پکڑ لیا اور اس کی گدی میں مکا رسید کر کے فرمایا یہ لے جا، یہ تیرے لئے دنیا ہے۔

ایک راستہ فقر و فاقہ کا ڈر اور بخیلی ہے کیونکہ یہ چیزیں انسان کو راہ خدا میں خرچ کرنے سے روکتی ہیں اور اسے مال و دولت جمع کرنے اور عذاب الیم کی دعوت دیتی ہیں۔ بخل کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بخیل مال و دولت حاصل کرنے کے لئے بازاروں کے چکر لگاتا رہتا ہے جو کہ شیطان کی آماجگاہیں ہیں (شیطان اپنی جگہوں پہ گھات لگائے بیٹھا ہوتا ہے)۔

ایک راستہ مذہب سے نفرت، خواہشات کی پیروی، اپنے مخالفین سے بغض و حسد اور انہیں حقارت سے دیکھنا ہے اور یہ چیز خواہ وہ عابد ہو یا فاسق سب کو ہلاک کر دیتی ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ شیطان نے کہا میں نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہوں کی بھول بھلیوں میں بھٹکایا مگر انہوں نے استغفار سے مجھے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

شکست دے دی، تب میں انہیں ایسے گناہوں کی طرف لے گیا جن کے لئے وہ کبھی استغفار نہیں کرتے اور وہ ان کی ناجائز خواہشات ہیں اور ملعون کی یہ بات حقیقتاً صداقت پر مبنی ہے کیونکہ عام طور پر لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ یہ خواہشات ہی اصل میں گناہوں کی طرف راغب کرتی ہیں لہٰذا وہ اللہ سے استغفار کریں۔

ایک راستہ مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی کا ہے لہٰذا اس سے اور بدبختوں کی تہمتوں سے بچنا چاہیے، اگر آپ کبھی کسی ایسے انسان کو دیکھیں جو لوگوں کے عیب ڈھونڈھتا ہے اور بدگمانیاں پھیلاتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ شخص خود ہی بد باطن ہے اور یہ امر اس کی بد باطنی کے اظہار کا ایک طریقہ ہے لہٰذا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ شیطان کے داخلے کے ان تمام راستوں کو مسدود کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنے دل کو ایک محفوظ قلعہ بنا لے۔

دار الندوہ میں شیطان کا قریش کو مشورہ

ابن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب قریش مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو ہجرت کرتے اور متعدد قبائل کے لوگوں کو مسلمان ہوتے دیکھا تو انہیں یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہجرت نہ کر جائیں اور وہاں ایک زبردست جماعت اپنی حمایت میں تیار کر کے ہمیں شکست نہ دے دیں چنانچہ یہ لوگ دار الندوہ میں جمع ہوئے، دار الندوہ قصی بن کلاب کا مکان تھا یہ دار الندوہ اس لئے کہلاتا تھا کہ یہاں قریش اپنے تمام اہم امور سرانجام دیتے اور منصوبے تیار کرتے تھے، اس دار الندوہ میں چالیس سالہ قریشی کے علاوہ کوئی اور شخص بالکم عمر قریشی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

یہ سب لوگ ابوجہل کے ساتھ ہفتہ کے روز جمع ہوئے اس لئے ہفتہ کو دھوکے اور فریب کا دن کہا گیا ہے، ان لوگوں کے ساتھ ابلیس بھی شریکِ مشاورت ہوتا تھا، اس ملعون کے شامل ہونے کا واقعہ یوں ہے کہ جب قریشِ مکہ دار الندوہ کے دروازہ پر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک باوقار بوڑھا کھردرا سا کمبل اوڑھے کھڑا ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

طلسان کی ریشمی چادر اوڑھے ہوئے تھا، انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگا میں شیخ نجدی ہوں، تم نے جو ارادہ کیا ہے میں نے وہ سُن لیا ہے اور میں اس لئے آیا کہ تمہاری گفتگو سنوں اور مشورے اور نصیحتیں کروں۔

چنانچہ یہ سب لوگ اندر داخل ہو گئے اور باہم مشورہ ہونے لگا۔ ایک روایت ہے کہ سو آدمی تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ پندرہ آدمی تھے۔ ابوالبختری (جو غزوہ بدر کے دن مارا گیا تھا) نے مشورہ دیا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لوہے کے ایک قلعہ میں بند کر دو اور اس وقت کا انتظار کرو جب ان کا انجام بھی پہلے شعراء جیسا ہو جائے۔ شیخِ نجدی نے کہا یہ بات غلط ہے، بخدا اگر تم انہیں آہنی دروازے کے پیچھے بھی بند کر دو تو وہ وہاں سے نکل کر اپنے اصحاب کے ہاں پہنچ جائیں گے۔

ابوالاسود ربیعہ بن عمرو العامری نے رائے دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جلاوطن کر دو، یہ جہاں بھی جائے ہمیں کوئی پروا نہیں، بس ہمارے شہروں میں نہ رہے۔ شیخِ نجدی نے اس رائے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کیا تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اچھی باتیں، ان کی شیریں بیانی اور لوگوں کا ان پر پروانہ وار نثار ہونا نہیں دیکھا؟ اگر تم ان کو جلاوطن کر کے مطمئن ہو گئے تو یہ تمہاری سب سے بڑی غلطی ہوگی، وہ کسی اور قبیلہ میں چلے جائیں گے اور اپنی سحر بیانی سے لوگوں کو اپنا فریفتہ بنالے گا اور اپنے معتقدین کی ایک عظیم جمعیت کے ساتھ تم پر غلبہ حاصل کر لے گا، تمہاری یہ شان و شوکت حرفِ غلط کی طرح مٹ جائے گی اور وہ تمہارے ساتھ جو چاہیں گے کریں گے، کوئی اور رائے دو۔

ابوجہل نے کہا میرے ذہن میں ایک ایسی رائے ہے جو کسی نے بھی نہیں دی، وہ یہ ہے کہ ہر قبیلہ سے ایک صاحبِ حسب و نسب بہادر لیا جائے اور یہ سب مل کر یکبارگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تلواروں سے بھرپور وار کریں اور ان کو قتل کر دیں، ہماری بھی جان چھوٹ جائیگی اور بنو عبدِ مناف تمام قبائل کا مقابلہ کرنے سے تو رہے وہ صرف دیت لے لیں گے جسے تمام قبائل باہم ادا کر دیں گے، شیخ نجدی ملعون اس رائے پر پھڑک اٹھا اور کہنے لگا اب ہوئی بات!

www.muftiakhtarrazakhan.com

چنانچہ متفقہ طور پر یہ رائے مان لی گئی اور سب لوگ گھروں کو چل دئے، ادھر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے نبی! آج اس بستر پر استراحت نہ فرمائیں جس پر آپ ہمیشہ آرام فرماتے ہیں۔ جب رات ہوئی تو قریش کے جوان کاشانۂ نبوت کے گرد منڈلانے لگے اور اس وقت کا انتظار کرنے لگے کہ آپ باہر آئیں اور وہ یکبارگی حملہ کر دیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر اس شب سلایا اور ان پر سبز رنگ کی ایک چادر ڈال دی جو بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ اور عیدین کے موقعوں پر اوڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے جان بیچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی، چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان اشعار میں اپنے احساسات کا اظہار کیا ہے:۔

(۱) میں نے اپنی جان کے بدلے اس خیرِ خلق صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی جو اللہ کی زمین پر سب سے بہتر ہے اور جو ہر طواف کرنے والے، حجرِ اسود کو چومنے والے سے بہترین ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریشِ مکہ کے فریب کا اندیشہ ہوا تو ان کو ربِ ذو الجلال نے ان کے فریب سے بچا لیا۔

(۳) اور رسولِ خدا نے غار میں نہایت سکون کے ساتھ اللہ کی حفاظت میں رات بسر کی

(۴) جبکہ میں قریشِ مکہ کے روبرو سو یا ہوا تھا اور اس طرح میں خود کو اپنے قتل و قید ہونے پر آمادہ کئے ہوئے تھا۔ (ترجمہ اشعار حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

اللہ تعالیٰ نے قریش کے ان نوجوانوں کو اندھا کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے جیالوں پر مٹی ڈالتے ہوئے، یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے باہر نکل گئے:

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

اس حال میں ایک شخص وہاں آیا اور اس نے ان لوگوں سے پوچھا یہاں کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے منتظر ہیں، اس نے کہا خدا کی قسم وہ تمہارے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے نکل گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلیل و رسوا کیا ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اب تم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟ اب جو انہوں نے اپنے سروں کو ہاتھ لگایا تو سب کے سر میں مٹی پڑی ہوئی تھی اور وہ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اوڑھے سوتا دیکھ کر ایک دوسرے سے یہی کہتے رہے کہ خدا کی قسم یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سو رہے ہیں، یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور حضرتِ علی رضی اللہ عنہ بستر سے اٹھے، ان کو دیکھ کر یہ لوگ بہت شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے اس شخص نے واقعی سچ کہا تھا، اسی واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی

وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ

اور جب کفارِ مکہ آپ کے ساتھ فریب کر رہے تھے کہ وہ آپ کو سخت زخمی یا قتل کر دیں۔

(اشعار) • گھبراؤ نہیں، ہر مشکل کے بعد آسانی ہوتی ہے اور ہر چیز ایک وقتِ مقررہ تک رہتی ہے۔

• مقدر ہم سے زیادہ باخبر ہے اور ہماری تدبیروں پر اللہ کی تدبیر غالب رہتی ہے۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمانِ باری وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۝ (اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔ بنی اسرائیل پ ۱۵) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت مرحمت فرمائی اور حضرتِ جبریل نے آپ سے کہا کہ آپ حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی ہجرت کا ساتھی منتخب کریں۔

حاکم کی روایت ہے، حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ جبریل سے پوچھا میرے ساتھ کون ہجرت کرے؟ تو انہوں نے کہا حضرتِ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کو ہجرت کے متعلق بتلایا اور فرمایا تم میرے بعد یہیں رہنا اور لوگوں کی امانتیں واپس کر کے آنا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بیتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلافِ معمول تشریف لانا

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اور دوپہر کا وقت تھا، اور طبرانی نے حضرتِ اسماء کی روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دو مرتبہ صبح اور شام ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے مگر اس دن زوال کے وقت تشریف لائے، میں نے اپنے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا ابا جان! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آج خلافِ معمول چہرے پر کپڑا لپیٹے تشریف لائے ہیں۔ حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا حضور کسی اہم کام کے لئے اس وقت تشریف لائے ہیں، حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اجازت لے کر اندر تشریف لائے۔ حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے لئے چارپائی خالی کر دی۔ جب حضور تشریف فرما ہو گئے تو آپ نے فرمایا ان دونوں کو باہر بھیجد یا جائے۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور یہ عائشہ اور اسماء آپ ہی کا گھرانہ ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ انہوں نے کہا حضور مطمئن رہیں، یہ میری بیٹیاں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے رب ذوالجلال نے ہجرت کی اجازت دی ہے، اور تم میرے ساتھ رہو گے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ بات سنتے ہی شدتِ جذبات سے رو پڑے اور عرض کی حضور! میری ان سواریوں میں سے ایک سواری پسند فرمایئے۔ آپ نے فرمایا میں قیمتاً لوں گا۔

ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا چاہو تو ایک میرے ہاتھ بیچ دو۔ آپ نے قیمت دے کر اس لئے سواری حاصل کی تاکہ آپ کو ہجرت کی مکمل فضیلت حاصل ہو جائے، اور جان و مال کی قربانی سے اس کی ابتدا ہو۔ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے جلدی جلدی سامانِ سفر درست کیا، ایک روایت ہے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے لئے بہترین سامانِ سفر باندھا اور اسے ایک تھیلے میں ڈالا۔

سفرِ ہجرت میں زادِ راہ

واقدی کی روایت ہے کہ زادِ راہ میں ایک بھنی ہوئی بکری تھی، حضرتِ اسماء نے اپنی کمر کا پٹکا پھاڑا اور اس سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تھیلے کا منہ باندھ دیا اسی لئے حضرتِ اسمار کو "ذات النطاقین" کہتے ہیں۔ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین راتیں غارِ ثور میں گزاریں، اس غار میں چونکہ ثور بن عبد مناۃ آکر ٹھہرا تھا، اسی لئے اسے غارِ ثور کہا جاتا ہے۔

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ رات کے وقت مکان کی پچھلی کھڑکی سے نکل کر غار کی طرف روانہ ہوئے تھے، راستہ میں ابوجہل آرہا تھا مگر اللہ نے اسے اندھا کر دیا اور آپ خیریت سے گزر گئے۔ اسمار بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت ابوبکر پانچ ہزار درہم ساتھ لے کر گئے تھے۔

صبح جب قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو انہوں نے مکہ کے چاروں طرف تلاش کیا اور ہر طرف سراغ رساں دوڑائے، جو لوگ غارِ ثور کی طرف جا رہے تھے انہوں نے آپ کے نشانِ قدم تلاش کر لئے اور غارِ ثور کی طرف چل پڑے مگر جب غار کے قریب پہنچے تو نشان ختم ہو گئے، قریش حضور کی ہجرت سے بہت چراغ پا تھے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے والے کے لئے سو اونٹ کا انعام مقرر کر دیا تھا۔

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جبلِ ثبیر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ میری پیٹھ سے اتر جائیں، مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ آپ کو شہید نہ کر دیں اور مجھے عذاب نہ دیا جائے، غارِ حرار نے التجا کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائیے۔

روایت ہے کہ جونہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی معیت میں غارِ ثور میں داخل ہوئے، اللہ تعالیٰ نے غار کے دروازے پر ایک جھاڑی پیدا کر دی جس نے ان حضرات کو کفار کی نظروں سے اوجھل کر دیا، حکمِ خداوندی سے مکڑے نے غار کے دہانے پر جالا تن دیا اور جنگلی کبوتروں نے اپنا گھونسلہ بنا دیا۔ یہ سب کچھ کفارِ مکہ کو غار کی تلاشی سے باز رکھنے کے لئے کیا گیا، ان دو جنگلی کبوتروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسی بے مثال جزا دی کہ آج تک حرم میں جتنے کبوتر ہیں وہ انہی دو کی اولاد ہیں، جیسے انہوں نے اللہ کے نبی کی حفاظت کی تھی ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے بھی حرم میں ان کے شکار پر پابندی عائد کر دی ہے۔

قریش کے نوجوان ڈنڈے، لاٹھیاں اور تلواریں سنبھالے چاروں طرف پھیل گئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جن میں سے کچھ غار کی طرف جانکلے، انہوں نے وہاں کبوتروں کا گھونسلا اور اس میں انڈے دیکھے تو واپس لوٹ گئے اور کہنے لگے ہم نے غار کے دہانے پر کبوتروں کا گھونسلا اور اس میں انڈے رکھے دیکھے ہیں، اگر وہاں کوئی داخل ہوتا تو لامحالہ کبوتر اڑ جاتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ باتیں سنیں اور سمجھ گئے کہ اللہ تعالےٰ نے مشرکین کو ناکام لوٹایا ہے، کسی نے کہا غار میں جاکر دیکھو تو سہی، جواب میں امیہ بن خلف نے کہا غار میں گھسنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، تمہیں غار کے منہ پر مکڑی کا جو جالا نظر آتا ہے وہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے، اگر وہ اس میں داخل ہوتے تو یہ جالا اور انڈے ٹوٹ جاتے۔ یہ حقیقت میں قوم قریش کو مقابلہ میں شکست دینے سے بڑا معجزہ تھا، غور کیجئے مطلوب کیسے کامیاب اور تلاش کرنے والے کیسے گمراہ ہوئے۔ مکڑی نے جستجو کا دروازہ بند کردیا اور غار کا دہانہ ایسا بن گیا کہ سراغ رسانوں کے قدم لڑکھڑا گئے اور ناکام واپس لوٹے اور مکڑی کو لازوال سعادت میسر آئی، ابن نقیب نے خوب کہا ہے (اشعار)

۱۔ ریشم کے کیڑوں نے ایسا ریشم بنا جو حسن میں یکتا ہے۔

۲۔ مگر مکڑی ان سے لاکھوں درجہ بہتر ہے اس لئے کہ اس نے غارِ ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر غار کے دہانے پر جالا بُنا تھا۔

بخاری و مسلم میں حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم غار میں تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی حضور! اگر یہ اپنے قدموں کی طرف دیکھیں تو یقیناً ہمیں دیکھ لیں گے۔ آپ نے فرمایا ابوبکر! تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ خدشہ ظاہر کیا تو آپ نے فرمایا اگر یہ لوگ ادھر سے داخل ہوں گے تو ہم ادھر سے نکل جائیں گے، صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے غار میں نگاہ کی تو دوسری طرف ایک دروازہ نظر آیا جس کے ساتھ ایک بحرِ ناپیدا کنار بہ رہا تھا اور اس غار کے دروازہ پر ایک کشتی بندھی ہوئی تھی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور پر قربان ہونا صدیق اکبر کی دِلی آرزو تھی

حضرتِ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف جا رہے تھے تو حضرتِ ابوبکر کبھی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آگے چلتے اور کبھی پیچھے چلتے، حضور نے پوچھا ایسا کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا جب مجھے تلاش کرنے والوں کا خیال آتا ہے تو میں آپ کے پیچھے ہو جاتا ہوں اور جب گھات میں بیٹھے ہوئے دشمنوں کا خیال آتا ہے تو آگے آگے چلنے لگتا ہوں، مبادا آپ کو کوئی گزند پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خطرہ کی صورت میں میرے آگے مرنا پسند کرتے ہو؟ عرض کی رب ذوالجلال کی قسم میری یہی آرزو ہے۔ (سبحان اللہ سبحان اللہ)

جب غار کے قریب پہنچے تو حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا حضور ٹھہریئے میں غار کو صاف کرتا ہوں اور اندر پہنچ کر ہاتھوں سے ٹٹول ٹٹول کر غار کو صاف کرنا شروع کیا جہاں کہیں کوئی سوراخ نظر آتا وہاں کپڑا پھاڑ کر اس کو بند کر دیتے یہاں تک کہ سارا کپڑا ختم ہو گیا اور ایک سوراخ باقی رہ گیا، وہاں آپ نے اپنے پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا تاکہ کوئی چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار میں داخل ہوئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ حضرتِ ابوبکر کو اس سوراخ سے سانپ نے ڈس لیا مگر آپ نے پیر کو جنبش نہ دی کہ مبادا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل جائے اور آپ کی نیند میں خلل پڑے۔ شدتِ تکلیف سے آپ کے آنسو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پڑے تو حضور کی آنکھ کھل گئی، پوچھا ابوبکر کیا بات ہے؟ عرض کی حضور! سانپ نے ڈس لیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعابِ دہن لگایا تو زہر کا اثر جاتا رہا۔

حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے: (اشعار)

ریشم کے کپڑوں سے ریشم حاصل کر کے عمدہ قسم کا لباس تیار کیا جاتا ہے لیکن مکڑی کو اس بارے میں زیادہ فخر و مباہات حاصل ہے کیونکہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے غارِ ثور پر جالا بُنا تھا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کے دن مکہ سے ہجرت کی، تین راتیں غارِ ثور میں گذار کر یکم ربیع الاول شبِ دوشنبہ کو وہاں سے روانہ ہوئے اور ۱۲ ربیع الاول کو مدینہ طیبہ پہنچے۔

ذکریا نام کا ایک مشہور زاہد گزرا ہے، شدید بیماری کے بعد جب اس پر سکرات کا عالم طاری ہوا تو اس کے دوست نے اسے کلمہ کی تلقین کی مگر اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا، دوست نے دوسری مرتبہ تلقین کی لیکن اس نے ادھر سے ادھر منہ پھیر لیا۔ جب اس نے تیسری مرتبہ تلقین کی تو اس زاہد نے کہا میں نہیں کہتا، دوست یہ سنتے ہی بیہوش ہو گیا۔ کچھ دیر بعد جب زاہد کو کچھ افاقہ ہوا، اس نے آنکھیں کھولیں اور پوچھا تم نے مجھ سے کچھ کہا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں، میں نے تم کو کلمہ کی تلقین کی تھی مگر تم نے دو مرتبہ منہ پھیر لیا اور تیسری مرتبہ کہا "میں نہیں کہتا" زاہد نے کہا بات یہ ہے کہ میرے پاس شیطان پانی کا پیالہ لے کر آیا اور دائیں طرف کھڑا ہو کر مجھے وہ پانی دکھاتے ہوئے کہنے لگا تمہیں پانی کی ضرورت ہے؟ میں نے کہا ہاں! کہنے لگا کہو عیسٰی اللہ کے بیٹے ہیں۔ میں نے منہ پھیر لیا تو دوسرے رخ کی طرف سے آکر کہنے لگا، میں نے پھر منہ پھیر لیا۔ جب اس نے تیسری مرتبہ "عیسٰی اللہ کے بیٹے ہیں"، کہنے کو کہا تو میں نے کہا میں نہیں کہتا، اس پر وہ پانی پانی کا پیالہ زمین پر پٹخ کر بھاگ گیا۔ میں نے تو یہ لفظ شیطان سے کہے تھے، تم سے تو نہیں کہے تھے اور پھر کلمۂ شہادت کا ذکر کرنے لگا۔

حضرتِ عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ کسی نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا مجھے انسانی دل میں شیطان کی جگہ دکھا دے، خواب میں اس نے شیشہ کی طرح صاف شفاف ایک انسانی جسم دیکھا جو اندر باہر سے یکساں نظر آ رہا تھا، شیطان کو دیکھا وہ اس انسان کے بائیں کندھے اور کان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا اور اپنی طویل ناک سے اس کے دل میں وسوسے ڈال رہا تھا۔ جب وہ انسان اللہ کا ذکر کرتا تو وہ فوراً ہی پیچھے ہٹ جاتا ــــــ اے ربِ ذوالجلال! ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں شیطانِ مردود کے تسلط سے بچا، ہمیں حاسد زبان سے نجات بخش اور اپنے ذکر و شکر کی توفیق عنایت فرما۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین)

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۷

امانت اور توبہ

فضیلتِ درود پاک

جناب محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سفیانِ ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے طوافِ کعبہ کرتے ہوئے ایک ایسے جوان کو دیکھا جو قدم قدم پر درود شریف پڑھ رہا تھا۔ سفیانِ ثوری کہتے ہیں، میں نے کہا اے جوان! تم تسبیح و تہلیل چھوڑ کر صرف درود شریف ہی پڑھ رہے ہو کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟ جوان نے پوچھا آپ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا سفیانِ ثوری! اس نے کہا اگر آپ کا شمار اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں نہ ہوتا تو میں کبھی بھی آپ کو یہ راز نہ بتاتا، ہوا یوں کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ حج کے ارادہ سے نکلا، راستہ میں ایک جگہ میرا باپ سخت بیمار ہو گیا، میں نے بہت کوشش کی مگر اسے موت سے نہ بچا سکا، موت کے بعد ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا، میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن پڑھ کر ان کا چہرہ ڈھک دیا، اسی غم کی کیفیت میں میری آنکھیں بوجھل ہو گئیں اور مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں میں نے ایک ایسے حسین کو دیکھا جو حسن میں بے مثال تھا، اس کا لباس نفاست کا آئینہ دار تھا اور اس کے وجودِ مسعود سے خوشبو کی لپٹیں اٹھ رہی تھیں، وہ نازک خرامی کے ساتھ آیا اور میرے باپ کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر ہاتھ سے چہرے کی طرف اشارہ کیا تو میرے باپ کا چہرہ سفید ہو گیا۔ جب وہ واپس تشریف لیجانے لگے تو میں نے دامن تھام کر عرض کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اس غریب الوطنی میں میرے باپ کی آبرو رکھ لی، آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں صاحبِ قرآن اللہ کا نبی محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، تیرا باپ اگرچہ بہت گنہگار تھا مگر مجھ پر بکثرت درود بھیجتا تھا جب اس پر مصیبت نازل ہوئی تو اس نے مجھ سے مدد طلب کی اور میں ہر اس شخص کا جو مجھ پر بکثرت درود بھیجتا ہے، فریاد رس ہوں! جوان نے کہا اس کے بعد اچانک میری آنکھ کھل گئی تو میں نے دیکھا

www.muftiakhtarrazakhan.com

میرے باپ کا چہرہ سفید ہو چکا تھا۔

جناب عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا، اس نے جنت کا راستہ کھو دیا۔

امانت کی تعریف

امانت، امن سے ماخوذ ہے اور کوئی شخص حق کو چھوڑ کر مامون نہیں رہتا، امانت کی ضد خیانت ہے جو خون سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ہے کم کرنا، کیونکہ جب تم کسی چیز میں خیانت کرو گے تو اس میں کمی واقع ہو جائے گی۔

امانت کے بارے میں ارشادات نبوی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دھوکہ، فریب اور خیانت جہنمیوں کا شیوہ ہے۔ مزید ارشاد فرمایا کہ جس نے لوگوں کے ساتھ معاملات میں ظلم نہیں کیا اور ان سے جھوٹی باتیں نہیں کہیں، اس کی مرادیں مکمل ہو گئیں، عدالت ظاہر ہو گئی اور اس سے بھائی چارہ رکھنا ضروری ہو گیا۔ ایک اعرابی، قوم کی تعریف میں کہتا ہے:

وہ امین ہیں کسی کے ساتھ دھوکہ نہیں کرتے، کسی مسلمان کی حرمت کو پامال نہیں کرتے اور ان کے ذمہ کسی کا حق باقی نہیں ہے، وہ بہترین قوم ہیں۔

اعرابی کے ممدوحین گزر چکے ہیں، اب تو انسانی لباس میں بھیڑیئے پھرتے ہیں، جیسے کسی نے کہا ہے ؎

بِمَنْ یَثِقُ الْاِنْسَانُ فِیْمَا یَنُوْبُہٗ وَمِنْ اَیْنَ لِلْحُرِّ الْکَرِیْمِ صِحَابٗ

وَقَدْ صَارَ ھٰذَا النَّاسُ اِلَّا اَقَلَّھُمْ ذِئَابًا عَلٰی اَجْسَادِھِنَّ ثِیَابٗ

- اس شخص کے لئے جو انسان پر اس کی انابتوں کے باوجود بھروسہ کرتا ہے تو پھر عزت دار آزاد شخص کے لئے ٹھکانا کہاں رہے گا۔
- چند لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب انسانی لباس میں بھیڑیئے ہیں۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

ذَھَبَ الَّذِیْنَ یُعَاشُ فِیْ اَکْنَافِھِمْ لَیْتَ الْبِلَادُ بِمَنْ بِھَا تَتَصَدَّعُ

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ لوگ چلے گئے جن کے فراق میں کہا جاتا تھا، کاش! یہ شہر ویران ہو جاتے اور قیامت آجاتی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب امانت اٹھالی جائے گی۔ لوگ باہم تجارت کریں گے مگر امین کوئی نہیں ہوگا یہاں تک کہ کہا جائے گا فلاں قبیلہ میں فلاں آدمی امین ہے، یعنی امین آدمی ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گا۔

توبہ کا وجوب

توبہ کا وجوب آیات قرآنی اور احادیث سے ثابت ہے، فرمانِ الٰہی ہے تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ توبہ کریں تاکہ انکو فلاح میسر ہو۔ دوسری آیت میں ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا۔ لفظِ نصوح "نصح" سے ماخوذ ہے جس کے معنٰی ہیں خالصۃً اللہ کے لئے توبہ کرنا جو تمام عیوب سے پاک ہو۔ توبہ کی فضیلت اللہ تعالےٰ کے اس فرمان سے ثابت ہوتی ہے

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ — بے شک اللہ تعالےٰ توبہ کرنیوالوں

وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ — اور پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اور فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، توبہ کرنیوالا اللہ کا دوست ہے، اور توبہ کرنے والا اس انسان کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔

توبہ کے بارے میں ارشاداتِ نبویہ

فرمانِ نبوی ہے کہ رحمتِ خداوندی کو اس انسان کی توبہ سے زیادہ مسرت ہوتی ہے جو ہلاکت خیز زمین میں اپنی سواری پر کھانے پینے کا سامان لادے سفر کر رہا ہو اور وہاں آرام کی غرض سے رک جائے، وہ سر رکھے تو اسے نیند آجائے، جب سو کر اٹھے تو اس کی سواری مع سامان کے غائب ہو اور وہ اس کی جستجو میں نکلے یہاں تک کہ شدتِ گرمی اور پیاس سے بدحال ہو کر اسی جگہ واپس آجائے جہاں وہ پہلے سویا تھا اور موت کے انتظار میں اپنے بازو کا تکیہ بنا کر لیٹ جائے، اب جو وہ جاگا تو اس نے دیکھا اس کی سواری مع سامان اس کے قریب موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ سے اس سواری والے شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے جس کا سامان جاگنے کے بعد اس کو مل گیا ہے۔

حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرتِ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو فرشتوں نے انہیں مبارک باد پیش کی، جبریل و میکائیل علیہما السلام حاضر ہوئے اور کہا اے آدم! آپ نے توبہ کر کے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا اگر اس توبہ کی قبولیت کے بعد رب سے پھر سوال کرنا پڑا تو کیا ہو گا؟ اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام پر یہ وحی نازل فرمائی کہ اے آدم! تو نے اپنی اولاد کو محنت اور تکلیف کا وارث بنایا اور ہم نے انہیں توبہ بخشی، جو بھی مجھے پکارے گا میں تیری طرح اس کی پکار کو سنوں گا، جو مجھ سے مغفرت کا سوال کرے گا میں اسے نا امید نہیں کروں گا کیونکہ میں قریب ہوں، دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوں، میں توبہ کرنے والوں کو ان کی قبروں سے اس طرح اٹھاؤں گا کہ وہ ہنستے مسکراتے ہوئے آئیں گے، ان کی دعائیں مقبول ہوں گی۔

فرمانِ نبوی (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) ہے، اللہ تعالےٰ کا دستِ رحمت رات کے گنہگاروں کے لئے صبح تک اور دن کے گنہگاروں کے لئے رات تک دراز رہتا ہے۔ اس وقت تک کہ جب مغرب سے سورج طلوع ہو گا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا (یعنی قیامت تک اللہ تعالیٰ بندوں کی توبہ قبول فرمائے گا۔)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر تم نے آسمان کے برابر گناہ کر لئے اور پھر شرمندہ ہو کر توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا۔

فرمانِ نبوی ہے، آدمی گناہ کرتا ہے پھر اسی گناہ کے سبب جنت میں داخل ہوتا ہے۔ پوچھا گیا حضور وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا گناہ کے بعد فوراً اس کی آنکھیں بارگاہِ ربُ العزت میں اشکبار ہو جاتی ہیں۔

فرمانِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ندامت گناہوں کا کفارہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حبشی حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ!

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں خطائیں کرتا ہوں، کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں! وہ کچھ دور جا کر واپس لوٹ آیا اور دریافت کیا کہ جب میں گناہ کرتا ہوں تو اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں! حبشی نے اتنا سنتے ہی ایک چیخ ماری اور اس کی روح پرواز کر گئی۔

زندگی کے آخری سانس تک توبہ قبول ہوگی

روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ملعون قرار دیا تو اس نے قیامت تک کے لئے مہلت مانگی، اللہ نے اسے مہلت دے دی تو وہ کہنے لگا مجھے تیرے عزت و جلال کی قسم جب تک انسان کی زندگی کا رشتہ قائم رہے گا میں اسے گناہوں پر اکساتا رہوں گا۔ رب العزت نے فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! میں انکی زندگی کی آخری سانسوں تک ان کے گناہوں پر توبہ کا پردہ ڈالتا رہوں گا۔

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، نیکیاں گناہوں کو اس طرح دور لے جاتی ہیں جیسے پانی میل کو بہا لے جاتا ہے (دور کر دیتا ہے)

جناب سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت اِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو گناہ کرتا پھر توبہ کر لیتا پھر گناہ کرتا اور پھر توبہ کر لیتا تھا۔

جناب فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، رب ذوالجلال کا ارشاد ہے گنہگاروں کو بشارت دے دو، اگر وہ توبہ کریں تو میں قبول کر لوں گا، صدیقین کو متنبہ کر دیجئے اگر میں نے اعمال کا وزن کیا تو انہیں عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے جو گناہوں کی یاد میں پشیمان ہو گیا اور اس کا دل خوفِ خدا سے کانپ گیا، اس کے گناہوں کو محو کر دیا جاتا ہے۔

گناہوں سے بچانے والا صرف رب ذوالجلال ہے

روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ایک نبی سے خطا سرزد ہوئی، اللہ تعالےٰ نے وحی کی کہ اگر تم سے دو بارہ کوتاہی ہوئی تو میرے عذاب سے نہیں بچ سکو گے! نبی نے عرض کی اے اللہ! تو تو ہے اور میں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں! مجھے تیرے عزت و جلال کی قسم! اگر تو مجھے گناہوں سے نہ بچائے تو میں نہیں بچ سکوں گا اس پر اللہ تعالےٰ نے انہیں گناہوں کے خیالات سے بھی محفوظ کر دیا۔

بابِ توبہ کبھی بند نہیں ہوتا

حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا، میں گناہ کر کے انتہائی شرمندہ ہوں، میرے لئے توبہ ہے؟ آپ نے منہ پھیر لیا، جب دوبارہ اس شخص کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں، کھولے بھی جاتے ہیں اور بند بھی کئے جاتے ہیں سوائے بابِ توبہ کے، وہ کبھی بھی بند نہیں ہوتا، عمل کرتا رہ اور رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک جوان شخص نے بیس سال متواتر اللہ تعالےٰ کی عبادت کی، پھر بیس سال گناہوں میں بسر کئے، ایک مرتبہ آئینہ دیکھا تو اسے داڑھی میں بڑھاپے کے آثار نظر آئے، وہ بہت غمگین ہوا اور بارگاہِ ربّ العزت میں گذارش کی اے ربِ ذوالجلال! میں نے بیس سال تیری عبادت کی، پھر بیس سال گناہوں میں بسر کئے اب اگر میں تیری طرف لوٹ آؤں تو مجھے قبول کرے گا؟ اس نے ہاتفِ غیبی کی آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا تو نے ہم سے محبت کی، ہم نے تجھے محبوب بنایا، تو نے ہمیں چھوڑ دیا ہم نے تمہیں چھوڑ دیا، تو نے گناہ کئے ہم نے مہلت دے دی، اب اگر تو ہماری بارگاہ میں لوٹے گا تو ہم تجھے شرفِ قبولیت بخشیں گے۔

توبہ کے بارے میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، محافظ فرشتے اس کے ماضی کے گناہوں کو بھول جاتے ہیں، اس کے اعضائے جسمانی اس کی خطاؤں کو بھول جاتے ہیں، زمین کا وہ ٹکڑا جس پر اس نے گناہ کیا ہے اور آسمان کا وہ حصہ جس کے نیچے اس نے گناہ کیا ہے اس کے گناہوں کو بھول جاتے ہیں، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے گناہوں پر گواہی دینے والا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اکوئی نہیں ہوگا۔

حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوق کی پیدائش سے چار ہزار برس قبل عرش کے چاروں طرف لکھ دیا گیا تھا کہ:

اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی۔ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے، میں اسے بخشنے والا ہوں۔

صغیرہ اور کبیرہ تمام گناہوں سے توبہ فرضِ عین ہے کیونکہ صغیرہ گناہوں پر اصرار انہیں کبیرہ گناہ بنا دیتا ہے، فرمانِ الٰہی ہے وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ۔

توبۂ نصوح یہ ہے کہ انسان ظاہر و باطن سے توبہ کرے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزمِ صمیم کرے، جو شخص ظاہری طور پر توبہ کرتا ہے اس کی مثال ایسے مردار کی ہے جس پر ریشم و کمخواب کی چادریں ڈال دی گئی ہوں اور لوگ اسے حیرت و استعجاب سے دیکھ رہے ہوں، جب اس سے چادریں ہٹالی جائیں تو لوگ منہ پھیر کر چل دیں، اسی طرح لوگ عبادتِ ریائی کرنے والوں کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے رہتے ہیں لیکن قیامت کا دن ہوگا تو ان کے فریب کا پردہ چاک کر دیا جائے گا اور فرشتے منہ پھیر کر چل دیں گے چنانچہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے قیامت کے دن بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو خود کو تائب سمجھ کر آئیں گے مگر ان کی توبہ قبول نہیں ہوئی ہوگی اس لئے کہ انہوں نے توبہ کے دروازے کو شرمندگی سے مستحکم نہیں کیا ہوگا، توبہ کے بعد گناہ نہ کرنے کا عزم نہیں کیا ہوگا، مظالم کو اپنی امکانی طاقت تک دفع نہیں کیا ہوگا اور آسان امور کے جواز کے سلسلہ میں جو کام انہوں نے کئے ہیں اور ان سے طلبِ مغفرت میں انہوں نے کوئی اہتمام نہیں کیا اور ان کے لئے یہ بات آسان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

راضی ہو جائے۔ گناہوں کو بھول جانا بہت خطرناک بات ہے، ہر عقلمند کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور اپنے گناہوں کو نہ بھولے۔ (اشعار)

یَا اَیُّهَا الْمُذْنِبُ الْمُحْصِی الْمَهٗ   لَا تَنْسَ ذَنْبَكَ وَاذْكُرْ مِنْهُ مَاسَلَفَا
وَتُبْ اِلَی اللّٰهِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَانْزَجِرَا   یَا عَاصِیًا وَاعْتَرِفْ اِنْ كُنْتَ مُعْتَرِفَا

- اے گناہوں کو شمار کرنے والے مجرم اپنے گناہوں کو مت بھول اور گذشتہ غلطیوں کو یاد کرتا رہ۔
- موت سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرلے، گناہوں سے رک جا اور غلطیوں کا اعتراف کرلے۔

فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ اے عمر! کیوں روتے ہو؟ عرض کی حضور! دروازے پر کھڑے ہوئے جوان کی گریہ و زاری نے میرا جگر جلا دیا ہے، آپ نے فرمایا اسے اندر لاؤ! جب جوان حاضرِ خدمت ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا اے جوان تم کس لئے رو رہے ہو؟ عرض کی حضور میں اپنے گناہوں کی کثرت اور ربِ ذوالجلال کی ناراضگی کے خوف سے رو رہا ہوں، آپ نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے؟ کہا نہیں یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)، کیا تو نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے؟ آپ نے دوبارہ پوچھا۔ عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تیرے گناہ ساتوں آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں کے برابر ہوں تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بخش دے گا۔

جوان بولا یا رسول اللہ! میرا گناہ ان سے بھی بڑا ہے، آپ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا کرسی؟ عرض کی میرا گناہ، آپ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا عرشِ الٰہی؟ عرض کی میرا گناہ، آپ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا ربِ ذوالجلال! عرض کی ربِ ذوالجلال بہت عظیم ہے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا شبہ جرمِ عظیم کو ربِ عظیم ہی معاف فرماتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا پھر تم مجھے اپنا گناہ تو بتلاؤ، عرض کی حضور مجھے آپ کے سامنے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے، آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں تم بتلاؤ! عرض کی حضور میں سات سال سے کفن دزدی کر رہا ہوں، انصار کی ایک لڑکی فوت ہوگئی تو میں اس کا کفن چرانے جا پہنچا، میں نے قبر کھود کر کفن لے لیا اور چل پڑا، کچھ ہی دور گیا تھا کہ مجھ پر شیطان غالب آگیا اور میں الٹے قدم واپس پہنچا اور لڑکی سے بدکاری کی۔ میں گناہ کر کے ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ لڑکی کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی اے جوان خدا تجھے غارت کرے تجھے اس نگہبان کا خوف نہیں آیا جو ہر مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلاتا ہے، تو نے مجھے مردوں کی جماعت سے برہنہ کردیا اور دربارِ خداوندی میں ناپاک کردیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو فرمایا دور ہوجا اے بدبخت! تو نارِ جہنم کا مستحق ہے۔

جوان وہاں سے روتا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوا نکل گیا۔ جب اسے اسی حالت میں چالیس دن گزر گئے تو اس نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور کہا اے محمد و آدم و ابراہیم (علیہم السلام) کے رب! اگر تو نے میرے گناہ کو بخش دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو مطلع فرما ورنہ آسمان سے آگ بھیج کر مجھے جلا دے اور جہنم کے عذاب سے بچالے۔ اسی وقت حضرتِ جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے کہ مخلوق کو تم نے پیدا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ مجھے اور تمام مخلوق کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور اسی نے رزق دیا ہے، تب جبریل نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے جوان کی توبہ قبول کر لی ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جوان کو بلا کر اسے توبہ کی قبولیت کا مژدہ سنایا۔

ایک درد انگیز توبہ

حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص ایسا تھا جو اپنی توبہ پر کبھی قائم نہیں رہتا تھا، جب بھی وہ توبہ کرتا اسے توڑ دیتا یہاں تک کہ اسے اس حال میں بیس سال گزر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی، میرے اس بندے کو کہہ دو میں تجھ سے سخت ناراض ہوں، جب حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے اس آدمی کو اللہ کا پیغام دیا تو وہ بہت غمگین ہوا اور بیابانوں کی طرف نکل گیا، وہاں جا کر بارگاہِ رب العزت میں عرض کی اے ربِ ذوالجلال!

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تیری رحمت جاتی رہی یا میرے گناہوں نے تجھے دکھ دیا؟ تیری بخشش کے خزانے ختم ہو گئے یا بندوں پر تیری نگاہِ کرم نہیں رہی؟ تیرے عفو و درگزر سے کونسا گناہ بڑا ہے؟ تو کریم ہے، میں بخیل ہوں، کیا میرا بخل تیرے کرم پر غالب آ گیا ہے؟ اگر تو نے اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے محروم کر دیا تو وہ کس کے دروازے پر جائیں گے؟ اگر تو نے انہیں راندۂ درگاہ کر دیا تو وہ کہاں جائیں گے؟ اے ربِ قادر و قہار! اگر تیری بخشش جاتی رہی اور میرے لئے عذاب ہی رہ گیا ہے تو تمام گناہگاروں کا عذاب مجھے دیدے، میں ان پر اپنی جان قربان کرتا ہوں۔ اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا جاؤ اور میرے بندے سے کہہ دو کہ تو نے میرے کمالِ قدرت اور عفو و درگزر کی حقیقت کو سمجھ لیا ہے، اگر تیرے گناہوں سے زمین پُر ہو جائے تب بھی میں بخش دوں گا۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو گنہگار توبہ کرنیوالے کی آواز سے زیادہ محبوب اور کوئی آواز نہیں ہے، جب وہ اللہ کو بلاتا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میں موجود ہوں، جو چاہے مانگ! میری بارگاہ میں تیرا رتبہ میرے بعض فرشتوں کے برابر ہے، میں تیرے دائیں، بائیں، اوپر ہوں اور تیری دلی دھڑکن سے زیادہ قریب ہوں، اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔

حضرتِ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے، اللہ تعالیٰ کے بہت سے ایسے بندے ہیں جنہوں نے خطاؤں کے پودے لگائے، انہیں توبہ کا پانی دیا اور حسرت و ندامت کا پھل کھایا، وہ دیوانگی کے بغیر دیوانے کہلائے اور بغیر کسی مشقت کے لذتیں حاصل کیں، یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی معرفت رکھنے والے فصیح و بلیغ حضرات ہیں اور عدیم النظیر ہیں، انہوں نے محبت کے جام پیئے اور مصائب پر صبر کرنے کی دولت سے مالا مال ہوئے پھر عالمِ ملکوت میں ان کے دل غمزدہ ہو گئے اور عالمِ جبروت کے حجابات کی سیر نے ان کے افکار کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جلا بخشی، انہوں نے ندامت کے خیموں میں بسیرا کیا، اپنی خطاؤں کے صحیفوں کو پڑھا اور گریہ و زاری میں مشغول ہو گئے، یہاں تک کہ وہ اپنی پرہیزگاری کی بدولت زہد کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوئے، انہوں نے ترکِ دنیا کی تلخی کو شیریں سمجھا اور سخت بستروں کو انتہائی نرم جانا تاآنکہ انہوں نے راہِ نجات اور سلامتی کی بنیادوں کو پالیا، انکی ارواح کو بہشت کے باغوں میں جگہ ملی اور ابدی زندگی کے مستحق قرار پائے، انہوں نے آہ و بکا کی خندقوں کو پاٹ دیا اور خواہشات کی پلوں کو عبور کر گئے یہاں تک کہ وہ علم کے ہمسائے ہوئے اور حکمت و دانائی کے تالاب سے سیراب ہوئے، وہ فہم و فراست کی کشتیوں میں سوار ہوئے، انہوں نے سلامتی کے دریا میں نجات کی دولت سے قلعے بنائے اور راحت کے باغات اور عزت و کرامت کے خزانوں کے مالک بن گئے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب۱۸

فضیلتِ رحم

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جنت میں رحم کرنے والا ہی داخل ہوگا، صحابہ کرام نے کہا ہم سب رحم کرنے والے ہیں، آپ نے فرمایا رحیم وہ نہیں جو اپنے آپ پر رحم کرے بلکہ رحیم وہ ہے جو اپنے آپ پر اور دوسروں پر رحم کرے۔

رحم کی حقیقت

اپنے آپ پر رحم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خلوصِ دل سے عبادت کرکے گناہوں سے کنارہ کش ہوکر اور توبہ کرکے اپنے وجود کو اللہ کے عذاب سے بچائے، دوسروں پر رحم یہ ہے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دے۔

فرمانِ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم ہے، مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں" اور وہ جانوروں پر رحم کرے، ان سے ان کی طاقت کے مطابق کام لے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، ایک شخص سفر میں جارہا تھا کہ اسے راستہ میں سخت پیاس لگی، اسے قریب ہی ایک کنواں نظر آیا، جب کنوئیں سے پانی پی کر چلا تو دیکھا ایک کتا پیاس کے مارے زبان باہر نکالے پڑا ہے۔ اسے خیال آیا کہ اسے بھی میری طرح پیاس لگی ہوگی، وہ واپس گیا، منہ میں پانی بھر کر کتے کے پاس آیا اور اسے پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے محض اسی رحم کی بدولت اس کے گناہوں کو معاف کردیا۔

صحابہ کرام نے سوال کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جانوروں پر شفقت کرنے سے بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہر ذی روح پر شفقت کا اجر ملتا ہے۔

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک رات حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ گشت لگا رہے تھے کہ آپ کا گذر ایک قافلہ سے ہوا، آپ کو اندیشہ لاحق ہوا کہیں کوئی ان کا سامان نہ چرالے، راستے میں انہیں حضرتِ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے پوچھا امیرالمؤمنین! اس وقت کہاں تشریف لے جارہے ہیں؟

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ نے فرمایا ایک قافلہ قریب اترا ہے، مجھے ڈر ہے کہیں کوئی چور اُن کا سامان نہ لیجائے، چلو ان کی نگہبانی کریں۔ یہ دونوں حضرات قافلہ کے قریب جا کر بیٹھ گئے اور ساری رات پہرہ دیتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے قافلہ والو! نماز کے لئے اٹھو! جب قافلہ میں جاگ ہو گئی تو یہ حضرات واپس لوٹے۔

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں ارشاد فرمایا رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ وہ مسلمانوں پر بلکہ تمام مخلوق پر رحم کرنے والے ہیں یہاں تک کہ ذمی کافر بھی ان کی نگاہِ شفقت سے محروم نہ رہے۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بوڑھے ذمی کو لوگوں کے دروازوں پر بھیک مانگتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ہم نے تیرے ساتھ انصاف نہیں کیا، جوانی میں تجھ سے جزیہ لیتے رہے اور بڑھاپے میں تجھے دربدر ٹھوکریں کھانے کو چھوڑ دیا، آپ نے اسی وقت بیت المال سے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے، میں نے ایک صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ایک وادی اونٹ پر سوار چلے جا رہے ہیں، میں نے پوچھا، امیرالمؤمنین! کہاں جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ گم ہو گیا ہے، اسے تلاش کر رہا ہوں، میں نے کہا آپ نے بعد میں آنے والے خلفاء کو مشکل میں ڈال دیا ہے، حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا اے ابوالحسن! (رضی اللہ عنہ) مجھے ملامت نہ کرو، ربِ ذوالجلال کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا، اگر دریائے فرات کے کنارے ایک سالہ بکری کا بچہ بھی مر جائے تو قیامت کے دن اس کے بارے میں مواخذہ ہوگا کیونکہ اس امیر کی کوئی عزت نہیں جس نے مسلمانوں کو ہلاک کر دیا اور نہ ہی اس بدبخت کا کوئی مقام ہے جس نے مسلمانوں کو خوف زدہ کیا۔

رحم کے بارے میں ارشاداتِ نبویہ

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے میری امت کے لوگ جنت میں نماز روزوں کی کثرت سے نہیں بلکہ دلوں کی سلامتی، سخاوت اور مسلمانوں پر رحم کرنے کی بدولت داخل ہوں گے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

فرمانِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو کسی پر رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو کسی کو نہیں بخشتا اسے نہیں بخشا جاتا۔

حضرتِ مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر مسلمانوں کے چار حقوق ہیں اپنے محسن کی امداد کرو، گناہگار کے لئے مغفرت طلب کرو، مریض کی عیادت کرو اور توبہ کرنے والے کو دوست رکھو۔

روایت ہے کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا اے اللہ! تو نے مجھے کسی وجہ سے صفی بنایا ہے؟ رب تعالیٰ نے فرمایا مخلوق پر تیرے رحم کرنے کی وجہ سے۔

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بچوں سے چڑیاں خرید کر انہیں چھوڑ دیتے اور فرماتے جاؤ آزادی کی زندگی بسر کرو۔

فرمانِ نبوی ہے کہ رحمت، شفقت اور محبت میں تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں، جب جسم کا کوئی عضو تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو سارا جسم اس درد اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

حکایت

بنی اسرائیل پر سخت قحط کا زمانہ تھا، ایک عابد کا ریت کے ٹیلے سے گزر ہوا تو اس کے دل میں خیال آیا کاش یہ ریت کا ٹیلا آٹے کا ٹیلہ ہوتا اور میں اس سے بنی اسرائیل کے پیٹ بھر دیتا، اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے نبی کی طرف وحی بھیجی، میرے اس بندہ سے کہدو کہ تجھے اس ٹیلے کے برابر بنی اسرائیل کو آٹا کھلانے سے جتنا ثواب ملتا ہم نے تمہاری اس نیت کی بدولت ہی اتنا ثواب دے دیا ہے، اسی لئے فرمانِ نبوی ہے، مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

حکایت

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ کہیں جا رہے تھے، آپ نے شیطان کو دیکھا ایک ہاتھ میں شہد اور دوسرے میں راکھ لئے چلا جا رہا تھا، آپ نے پوچھا اے دشمنِ خدا! یہ شہد اور راکھ تیرے کس کام آتی ہے، شیطان نے کہا شہد

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

غیبت کرنے والوں کے ہونٹوں پر لگاتا تاکہ وہ اور آگے بڑھیں، اسے یتیموں کے چہروں پر ملتا ہوں تاکہ لوگ ان سے نفرت کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یتیم کو دکھ دیا جاتا ہے تو اس کے رونے سے اللہ تعالےٰ کا عرش کانپ جاتا ہے اور رب ذوالجلال فرماتا ہے اے فرشتو! اس یتیم کو جس کا باپ منوں مٹی تلے دفن ہو چکا ہے، کس نے رلایا ہے؟

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے یتیم کے لباس و طعام کی ذمہ داری لے لی اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔ روضۃ العلماء میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھانے سے پہلے میل دو میل کا چکر لگا کر مہمانوں کو تلاش کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رو پڑے، پوچھا گیا آپ کیوں روئے؟ آپ نے فرمایا ایک ہفتہ گیا، میرے ہاں کوئی مہمان نہیں آیا، شاید اللہ تعالےٰ مجھ سے خوش نہیں ہے۔

فرمانِ نبوی ہے جو کسی بھوکے کو فی سبیل اللہ کھانا کھلاتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس نے کسی بھوکے سے کھانا روک لیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص سے اپنا فضل و کرم روک لے گا اور اسے عذاب دے گا۔

سخی اللہ کے قریب اور جہنم سے دور ہوتا ہے

فرمانِ نبوی ہے، سخی اللہ تعالیٰ، جنت اور لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے، بخیل اللہ تعالیٰ، جنت اور لوگوں سے دور ہوتا ہے اور جہنم سے قریب ہوتا ہے، فرمانِ نبوی ہے کہ جاہل سخی اللہ تعالےٰ کو عابد بخیل سے زیادہ پسند ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ قیامت کے دن چار شخص بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ عالمِ باعمل حاجی جس نے حج کے بعد موت تک گناہوں کا ارتکاب نہ کیا، شہید جو اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے میدانِ جنگ میں مارا گیا، سخی جس نے مالِ حلال کمایا اور اللہ کی رضا جوئی میں خرچ کر دیا، یہ لوگ ایک دوسرے سے اس بات پر جھگڑیں گے کہ جنت میں پہلے کون داخل ہوتا ہے۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے اپنے بعض بندوں کو مال و دولت سے مالا مال کر دیا تاکہ وہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتے رہیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جو شخص فائدہ پہنچانے میں پس و پیش کرتا ہے، اللہ تعالٰے اس کی دولت کسی اور کو دے دیتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، سخاوت بہشت کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں زمین پر جھکی ہوئی ہیں، جس نے اس کی کسی شاخ کو تھام لیا وہ اسے جنت میں لے جائیگی۔

حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا صبر اور سخاوت۔

حضرتِ مقدام بن شریح رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد اور اپنے جد سے روایت کرتے ہیں، ان کے دادا نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتلائیے جو مجھے جنت کا مستحق بنا دے۔ آپ نے فرمایا مغفرت کے اسباب میں سے کھانا کھلانا، سلام کرنا اور خوش اخلاقی ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۹

درود شریف کی فضیلت

نماز میں خضوع و خشوع

حدیث شریف میں ہے ایک دن جبریلِ امین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا میں نے آسمانوں پر ایک ایسا فرشتہ دیکھا جو تخت نشین تھا اور ستر ہزار فرشتے صف بستہ اس کی خدمت میں حاضر تھے، اس کے ہر سانس سے اللہ تعالےٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے، ابھی ابھی میں نے اسے شکستہ پروں کے ساتھ کوہِ قاف میں روتے ہوئے دیکھا ہے، جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا تم اللہ تعالیٰ کے حضور میری سفارش کرو۔ میں نے پوچھا تیرا جرم کیا ہے؟ اس نے کہا معراج کی رات جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری گزری تو میں تخت پر بیٹھا رہا تعظیم کے لئے کھڑا نہیں ہوا، اس لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے اس جگہ اس عذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ جبریلِ امین نے کہا میں نے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں رو رو کر اس کی سفارش کی، اللہ تعالےٰ نے مجھ سے فرمایا تم اس سے کہو کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، چنانچہ اس فرشتہ نے آپ پر درود بھیجا تو اللہ تعالےٰ نے اس کی اس لغزش کو معاف کر دیا اور اس کے نئے پَر بھی پیدا فرما دیئے۔

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا

روایت ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کی نمازیں دیکھی جائیں گی، اگر اس کی نمازیں مکمل ہوئیں تو نماز دل سمیت اس کے سارے اعمال قبول کر لئے جائیں گے، اگر نمازیں نامکمل ہوئیں تو نماز دل سمیت اس کے تمام اعمال رد کر دیئے جائیں گے ؎

روزِ محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسشِ نماز بود

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، فرض نماز ترازو کی طرح ہے، جس نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

انہیں پورا کیا وہ کامیاب رہا۔ حضرتِ یزید الرقاشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اس طرح برابر ہوتی تھی جیسے وہ تلی ہوئی ہو۔

فرمانِ نبوی ہے، میری امت کے دو آدمی نماز پڑھیں گے، ان کے رکوع، سجود ایک جیسے ہوں گے مگر ان کی نمازوں میں زمین آسمان کا فرق ہوگا، ایک میں خشوع ہوگا اور دوسری بغیر خشوع ہوگی۔ فرمانِ نبوی ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے پر نظرِ رحمت نہیں ڈالے گا جس نے رکوع اور سجدہ کے درمیان اپنی پشت کو سیدھا نہیں کیا۔

فرمانِ نبوی ہے، جس نے وقت پر نماز پڑھی، وضو صحیح کیا اور رکوع و سجود کو خشوع و خضوع سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اس کی نماز سفید اور براق صورت میں آسمانوں کی طرف جاتی ہے اور کہتی ہے اے بندے! جیسے تو نے میری محافظت کی اسی طرح اللہ تعالیٰ تجھے محفوظ رکھے لیکن جس نے نماز وقت پر نماز نہ پڑھی نہ وضو صحیح کیا اور نا اپنے رکوع و سجود کو خشوع سے آراستہ نہ کیا، اس کی نماز کالی سیاہ شکل میں اوپر جاتی ہے اور کہتی ہے جیسے تو نے مجھے خراب کیا اللہ تعالیٰ تجھے بھی خراب کرے، یہاں تک کہ اسے پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

بدترین شخص نماز کا چور ہے

فرمانِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) بدترین آدمی نماز کا چور ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے، نماز ایک پیمانہ ہے جس نے اسے پورا کر دیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے اس میں کمی کی اس کے لئے عذاب ہے۔ بعض علماء کا قول ہے نمازی تاجر کی طرح ہے تاجر کو اسی مال سے نفع ملتا ہے جو خالص ہو، اسی طرح نمازی کی عبادت بھی فرائض کو ادا کئے بغیر سود مند نہیں ہوتی۔

حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے وقت فرماتے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو آگ جلائی ہے اٹھو اُسے نماز کے ذریعہ بجھا دو۔

فرمانِ نبوی ہے، نماز سکون اور تواضع کے ساتھ ہے، جو اپنی نماز کے باعث فحش اور برے کاموں سے نہ رکا، اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری بڑھتی جاتی ہے پس

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

غافل کی نماز اسے برائیوں سے نہیں روکتی ہے، فرمانِ نبوی ہے، بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کو نمازوں سے دکھ اور تکلیف کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ان نمازیوں کی طرف ہے جو غفلت سے نماز ادا کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، بندہ کا نماز میں وہی حصہ ہے جسے وہ کامل توجہ سے پڑھتا ہے۔

اہلِ معرفت کہتے ہیں نماز چار چیزوں کا نام ہے، علم سے آغاز، حیا کے ساتھ قیام، تعظیم سے ادائیگی اور خوفِ خدا کے ساتھ اس کا اختتام۔ بعض مشائخ کا قول ہے، جس کا دل نماز کی حقیقت کو نہ سمجھتا ہو اس کی نماز فاسد ہے۔

فرمانِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جنت میں افیح نام کی ایک نہر ہے جس میں زعفران سے پیدا کی ہوئی حوریں موتیوں کے ساتھ دل بہلاتی رہتی ہیں اور ستر ہزار زبانوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی رہتی ہیں، ان کی آوازیں حضرت داؤد علیہ السلام کے لحن سے زیادہ شیریں ہیں، وہ کہتی ہیں ہم ان کے لئے ہیں جو خضوع وخشوع سے نمازیں پڑھتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ایسے نمازی کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دونگا اور اسے شرفِ دیدار بخشوں گا (جو خضوع وخشوع سے نمازیں ادا کرتا ہے)

نماز کس طرح ادا کی جائے

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اے موسیٰ! جب تو دل شکستہ ہو کر مجھے یاد کرتا ہے تو میں تجھے یاد کرتا ہوں، کامل اطمینان اور خشوع سے میرا ذکر کیا کر، اپنی زبان کو دل کا مطیع بنا، میری بارگاہ میں عبدِ ذلیل کی طرح حاضری دے، خوف زدہ دل سے مجھے پکار اور سچائی کی زبان سے مجھے بلاتا رہ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اپنی امت کے گنہگاروں سے کہدو میرا ذکر نہ کریں، میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ جو مجھے یاد کرے گا، میں اسے یاد کروں گا، یہ جب مجھے یاد کرتے ہیں تو میں ان پر لعنت کرتا ہوں۔

اے اربابِ ہوش! یہ تو ان لوگوں کا حال ہے جو گنہگار ہیں مگر یادِ خدا سے غافل نہیں، ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو بدکار بھی ہیں اور یادِ خدا سے بھی غافل ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے، انسان نماز میں جس قدر سکون و اطمینان اور لذت و سرور حاصل کرتا ہے، اسی قدر قیامت کے دن وہ پرسکون ہو گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیل رہا تھا، آپ نے فرمایا اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں اس کا ظہور ہوتا (داڑھی سے اس طرح شغل کرنے سے ظاہر ہے کہ اس کے دل میں خشوع نہیں ہے) آپ نے فرمایا جس کے دل میں خشوع نہیں اس کی نماز رائیگاں ہے۔

خضوع و خشوع سے نماز ادا کرنے والوں کی صفات

اللہ تعالے نے نماز میں خشوع و خضوع رکھنے والوں کی تعریف متعدد آیات میں کی ہے، فرمانِ الٰہی ہے فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ، عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ، عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ

کسی نے خوب کہا ہے، نمازی تو بہت ہیں مگر خشوع سے نماز ادا کرنے والے کم ہیں، حاجی بہت ہیں لیکن نیک سیرت کم ہیں، پرندے بہت ہیں مگر بلبلیں کم ہیں اور عالم بہت ہیں مگر عامل کم ہیں۔

نمازِ صحیح

صحیح نماز، خشوع و خضوع اور انکساری کا نام ہے اور یہی قبولیتِ نماز کی علامت ہے، کیونکہ جیسے جوازِ نماز کی شرائط ہیں اسی طرح قبولیتِ نماز کی بھی شرائط ہیں، جواز کی شرائط فرائض کا ادا کرنا اور قبولیتِ نماز کی شرائط میں خشوع اور تقویٰ سرِ فہرست ہیں چنانچہ ارشادِ ربانی ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ تقویٰ کے متعلق ارشادِ الٰہی ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

فرمانِ نبوی ہے جس نے کامل خشوع سے دو رکعت نماز ادا کی، وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن پاک تھا۔

نماز اندھیرے میں پڑھی جائے

حقیقت یہ ہے کہ نماز میں دل خیالاتِ فاسدہ کی وجہ سے صحیح معنوں میں نماز کی طرف متوجہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نہیں ہو پاتا لہٰذا ان خیالات سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔ نجات کے کئی طریقے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ اندھیرے میں نماز پڑھی جائے یا ایسی جگہ نماز پڑھی جائے جہاں کامل سکوت ہو، نیچے رنگین فرش نہ ہو اور نمازی منقش کپڑے نہ پہنے ہو کیونکہ ان چیزوں پر جو نہی نظر پڑتی ہے انسان ادھر متوجہ ہوتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو جہم رحمۃ اللہ علیہ کے بھیجے ہوئے منقش کرتے میں نماز پڑھی اور نماز کے فوراً بعد اتار کر واپس بھیج دیا اور فرمایا اس نے ابھی مجھے نماز میں اپنی طرف متوجہ کر دیا۔

ایک مرتبہ نئے جوتے پہن کر آپ نے نماز پڑھی، نماز کے بعد آپ نے اسے اتار دیا اور وہی پرانے جوتے پہن لئے اور فرمایا میں نماز میں اس کی طرف دیکھ کر مشغول ہو گیا۔

مردوں کے لئے سونے کے زیورات کی حرمت سے پہلے آپ ایک دن سونے کی انگوٹھی پہن کر منبر پر تشریف فرما تھے، آپ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا یہ مجھے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔

حضرتِ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے باغ میں نماز پڑھی، اچانک ایک پرندہ اڑا اور وہ درختوں سے نکلنے کی راہ تلاش کرنے لگا۔ حضرتِ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے تعجب سے یہ منظر دیکھا تو وہ ادا شدہ رکعتوں کی تعداد بھول گئے، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس آزمائش کا ذکر کرتے ہوئے کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے باغ اللہ کی راہ میں دے دیا ہے، اب آپ جیسے چاہیں اسے خرچ کریں۔

ایک اور شخص نے حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اپنے اس باغ میں، جو کھجوروں سے لدا ہوا تھا، نماز پڑھی تو ان کی نظر کھجوروں کے پھل دیکھنے میں ایسی الجھی کہ اُسے رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہی، نماز ختم کر کے وہ حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اس باغ کو اللہ کے نام پر بخش دیا ہے، اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کر دیجئے۔ حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ باغ پچاس ہزار روپے میں فروخت کر دیا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسلاف کرام میں سے بعض حضرات کا ارشاد ہے کہ نماز میں چار چیزیں انتہائی بُری ہیں، کسی دوسری طرف متوجہ ہونا، منہ پر ہاتھ پھیرنا، کنکریاں صاف کرنا اور گزرگاہ پر نماز شروع کر دینا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ اپنی توجہ نماز سے نہیں ہٹاتا۔ حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی میخ گڑی ہوئی ہے۔ بعض حضرات اتنے سکون سے رکوع کرتے کہ پرندے انہیں پتھر سمجھ کر ان کی پیٹھ پر بیٹھ جاتے۔

ذوقِ سلیم بھی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جب دنیاوی شان و شوکت والے انسانوں کے حضور لوگ انتہائی تعظیم سے حاضر ہوتے ہیں تو اس بادشاہوں کے بادشاہ کے حضور تو بطریقِ اولیٰ تعظیم و تکریم سے حاضر ہونا چاہیے۔

توراۃ میں مرقوم ہے، اے انسان! میری بارگاہ میں روتے ہوئے حاضری دینے سے گھبرا (کیونکہ میں تیرا خدا) تیرے دل سے بھی زیادہ قریب ہوں اور ہر جگہ میرا نور جلوہ فگن ہے۔

روایت ہے، حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا، حالتِ اسلام میں انسان بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی نماز کامل نہیں ہوتی، پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا دل میں خشوع نہ آیا، انکساری پیدا نہ ہوئی اور نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ تن متوجہ نہ ہوا تو پھر نماز کیسے کامل ہوئی؟

ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ہ کے معنی دریافت کئے گئے، انہوں نے کہا یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو نماز میں بھول جاتا ہے اور اسے یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین؟

حضرتِ حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ ارشادِ الٰہی اس شخص کے بارے میں ہے جو نماز کو بھول جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے فرائض کو ادا کئے بغیر مجھ سے رہائی نہیں پا سکیں گے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۲۰

غیبت

غیبت پر وعید خداوند قدوس نے قرآن مجید میں غیبت کی مذمت کرتے ہوئے غیبت کرنے والوں کو مردار کا گوشت کھانے والے کہا ہے چنانچہ فرمان الٰہی ہے :-

وَ لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا	ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم
اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ	میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت
لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط	کھانا پسند کرتا ہے ؟

فرمانِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے ۔ ارشادِ نبوی ہے کہ اپنے آپ کو غیبت سے بچاؤ کیونکہ غیبت زنا سے بدتر ہے، کیونکہ زانی گناہ کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ قبول کر لیتا ہے مگر غیبت کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب تک کہ جس کی غیبت کی جائے وہ معاف نہ کر دے ۔

کہتے ہیں غیبت کرنے والے کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک منجنیق لگائی اور وہ اس منجنیق کے ذریعے دائیں بائیں نیکیاں پھینک رہا ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جو کسی مسلمان بھائی کی برائی چاہتے ہوئے غیبت کرتا ہے، اللہ تعالےٰ اسے یومِ قیامت جہنم کے پل پر اس وقت کھڑا کریگا کہ جو کچھ اس نے کہا تھا، نگل جائے ۔

فرمانِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے، غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی اس چیز کا ذکر کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہے خواہ اس کے بدن کا کوئی عیب ہو، نسب کا عیب ہو، اس کے قول و فعل یا دین دنیا کا عیب ہو یہاں تک کہ اس کے کپڑوں اور سواری میں بھی کوئی عیب نکالیگا تو یہ غیبت ہو گی ۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بعض متقدمین کا قول ہے، یہ کہنا بھی کہ فلاں کا کپڑا لمبا یا چھوٹا ہے، غیبت ہے چہ جائیکہ اس کی ذات کے نقص گنے جائیں (تو اس غیبت کا کیا ٹھکانا!)

ایک چھوٹے قد کی عورت کسی کام کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، جب وہ واپس چلی گئی تو حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس کا قد کتنا چھوٹا تھا، آپ نے فرمایا عائشہ! تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو غیبت سے بچاؤ کیونکہ اس میں تین مصیبتیں ہیں، غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی، اس کی نیکیاں نامقبول ہوتی ہیں اور اس پر گناہوں کی یورش ہوتی ہے۔

چغلخور کا انجام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن بدترین آدمی دو چہروں والا چغلخور ہوگا جو آپ کے پاس اور چہرہ لے کر آتا ہے، دوسرے کے پاس اور چہرہ لے کر جاتا ہے اور فرمایا جو دنیا میں چغلخوری کرتا ہے قیامت کے دن اس کے منہ سے آگ کی دو زبانیں نظر آئیں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے چغلخور جنت میں نہیں جائے گا۔

حکمت

اللہ تعالیٰ نے تمام جانوروں کے منہ میں زبان پیدا کی ہے مگر مچھلی کو زبان نہیں دی گئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حکمِ خداوندی سے فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اور ابلیس رجیم ہو کر مسخ شدہ صورت میں زمین پر پھینک دیا گیا تو وہ سمندروں کی طرف گیا تو اسے سب سے پہلے مچھلی نظر آئی جسے اس نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کا قصہ سنایا اور یہ بھی بتلایا کہ وہ بحر و بر کے جانوروں کا شکار کرے گا، تو مچھلی نے تمام دریائی جانوروں تک حضرتِ آدم کی کہانی کہہ سنائی بایں وجہ اسے اللہ تعالیٰ نے زبان کے شرف سے محروم کر دیا۔

چغلخور کی سزا

جناب عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک شخص رہتا تھا جس کی بہن مدینہ کے نواح میں رہتی تھی، وہ بیمار ہو گئی تو یہ شخص اس کی تیمارداری میں لگا رہا لیکن وہ مر گئی تو اس شخص نے اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا، آخر جب اسے دفن کر کے واپس آیا تو اسے یاد آیا کہ وہ رقم کی ایک تھیلی قبر میں بھول آیا ہے،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس نے اپنے ایک دوست سے مدد طلب کی، دونوں نے جا کر اس کی قبر کھود کر تھیلی نکال لی، تو اس نے دوست سے کہا ذرا ہٹنا میں دیکھوں تو سہی میری بہن کس حال میں ہے؟ اس نے لحد میں جھانک کر دیکھا تو وہ آگ سے بھڑک رہی تھی، وہ واپس چپ چاپ چلا آیا اور ماں سے پوچھا میری بہن میں کیا کوئی خراب عادت تھی؟ ماں نے کہا تیری بہن کی عادت تھی وہ ہمسایوں کے دروازوں سے کان لگا کر ان کی باتیں سنتی تھی اور چغلخوری کیا کرتی تھی پس اس شخص کو معلوم ہو گیا کہ عذاب کا سبب کیا ہے، پس جو شخص عذابِ قبر سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ غیبت اور چغلخوری سے پرہیز کرے۔

جناب ابو اللیث بخاری کا ایک واقعہ

جناب ابو اللیث بخاری رحمۃ اللہ علیہ حج کے لئے گھر سے روانہ ہوئے اور دو دینار جیب میں ڈال لئے، روانہ ہوتے وقت قسم کھائی کہ اگر میں نے مکہ مکرمہ کو جاتے یا گھر واپس آتے ہوئے کسی کی غیبت کی تو یہ دو دینار اللہ کے نام پر صدقہ کر دوں گا۔ آپ مکہ شریف تک گئے اور گھر واپس آئے مگر دینار اسی طرح ان کی جیب میں محفوظ رہے، ان سے غیبت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا میں ایک مرتبہ کی غیبت کو سو مرتبہ کے زنا سے بدترین سمجھتا ہوں۔

جناب ابو حفص الکبیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں کسی انسان کی غیبت کرنے کو ماہِ رمضان کے روزے نہ رکھنے سے بدتر سمجھتا ہوں، پھر فرمایا جس نے کسی عالم کی غیبت کی تو قیامت کے دن اس کے چہرے پر لکھا ہوا ہوگا، یہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، معراج کی رات میرا ایسی قوم پر گزر ہوا جو اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں کو چھیل رہے تھے اور مردار کھا رہے تھے، میں نے جبریل امین سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کا گوشت کھاتے رہے ہیں یعنی غیبت کرتے رہے ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے، ربِ ذو الجلال کی قسم! غیبت لقمہ کے پیٹ میں پہنچنے سے بھی جلد تر، مومن کے دین میں رخنہ ڈال دیتی ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ سلمانِ فارسی، حضرتِ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کے ہم سفر تھے اور ان کے لئے کھانا تیار کرتے تھے، ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ حضرتِ سلمان رضی اللہ عنہ نے کھانے کی کوئی چیز نہ پائی جسے تیار کر کے وہ کھا سکیں، حضرتِ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں حضور کی خدمت میں بھیجا کہ جا کر دیکھو وہاں کچھ موجود ہے؟ انہوں نے واپس آ کر بتلایا کہ وہاں کچھ نہیں ہے، اس پر انہوں نے کہا اگر تم فلاں کنوئیں کی طرف جاتے تو اس کا پانی بھی خشک ہو جاتا، تب یہ آیت نازل ہوئی:-

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا　یعنی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، تم بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھ لیتے ہو مگر تمہیں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے، قیامت کے دن اس کے سامنے مردہ بھائی کا گوشت رکھا جائے گا اور کہا جائے گا جسے تو زندہ کھاتا تھا اب اسے مردہ کو بھی کھا اور وہ اسے کھائے گا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:-

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا　کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔

غیبت کی بدبو اب کیوں محسوس نہیں ہوتی

حضرتِ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غیبت بہت کم کی جاتی تھی اس لئے اس کی بدبو آتی تھی مگر اب غیبت اتنی عام ہوگئی کہ مشام اس کی بدبو کے عادی ہو گئے ہیں کہ وہ اسے محسوس ہی نہیں کر سکتے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص چمڑے رنگنے والوں کے گھر میں داخل ہو تو وہ اس کی بدبو سے ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکے گا مگر وہ لوگ وہیں کھاتے پیتے ہیں اور انہیں بو محسوس ہی نہیں ہوتی کیونکہ ان کے مشام (ناک) اس قسم کی بو کے عادی ہو چکے ہیں اور یہی حال اب غیبت کی بدبو کا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ کا قول ہے، میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے، جو شخص غیبت سے توبہ کر کے مرا وہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا اور جو غیبت کرتے کرتے مر گیا وہ جہنم میں سب سے پہلے جائے گا، فرمانِ الٰہی ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ — ہر پیٹھ پیچھے برائیاں کرنیوالے اور تیری موجودگی میں برائیاں کرنیوالے کے لیے جہنم کا گڑھا ہے۔

یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جو مسلمانوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی برائیاں کیا کرتا تھا، اس آیت کی شانِ نزول تو خاص ہے مگر اس کی وعید عام ہے۔

غیبت زنا سے بھی بدتر ہے

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو غیبت سے بچاؤ، یہ زنا سے بھی بدتر ہے، پوچھا گیا یہ زنا سے کیسے بدتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا آدمی زنا کر کے توبہ کر لیتا ہے، اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے مگر غیبت کرنے والے کو جب تک وہ شخص جس کی غیبت کی گئی ہو، معاف نہ کرے، اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی، لہٰذا ہر غیبت کرنیوالے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور شرمندہ ہو کر توبہ کرے تاکہ اللہ کے کرم سے فیض یاب ہو کر پھر اس شخص سے معذرت کرے جس کی اس نے غیبت کی تھی تاکہ غیبت کے اندھیاروں سے رہائی حاصل ہو۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرتا ہے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کا منہ دُبر کی طرف پھیر دے گا، اس لئے ہر غیبت کرنیوالے پر لازم ہے کہ وہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے اللہ تعالےٰ سے معافی مانگ لے اور جس شخص کی غیبت کی ہے اس تک بات پہنچنے سے قبل ہی رجوع کر لے کیونکہ غیبت کے وہاں تک پہنچنے سے پہلے جس کی غیبت کی گئی ہو، اگر توبہ کر لی جائے تو توبہ قبول ہو جاتی ہے مگر جب بات اس شخص تک پہنچ جائے تو جب تک وہ خود معاف نہ کرے توبہ سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

گناہ معاف نہیں ہوتا اور اسی طرح شادی شدہ عورت سے زنا کا مسئلہ ہے، جب تک اس کا شوہر معاف نہ کرے، توبہ قبول نہیں ہوگی، رہا نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ کا معاملہ تو قضا ادا کیے بغیر ان کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم۔

باب ۲۱

زکوٰۃ

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر عذاب

فرمانِ الٰہی ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ — اور وہ لوگ جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال و دولت کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کے پہلو اور پیٹھ جہنم کے سخت گرم پتھروں سے داغی جائیگی اور اس کا جسم وسیع کر دیا جائیگا اور جب کبھی اس کی حرارت میں کمی آئیگی اسکو دوبارہ لوٹا دیا جائیگا اور دن اس کیلئے طویل کر دیا جائیگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی یہاں تک کہ بندوں کے اعمال کا فیصلہ ہوگا پھر وہ جنت کی طرف یا راستہ اختیار کریگا۔ فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ	جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا	اور اسے راہِ خدا میں خرچ نہیں
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ	کرتے انہیں عذابِ الیم کی خوشخبری
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَوْمَ يُحْمٰى	دے دو، جس دن ان کے مال کو
عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى	جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور
بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ	اس سے ان کے پہلوؤں، پیشانیوں
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ	اور پیٹھوں کو داغا جائے گا کہ یہ ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ جو کچھ تم نے جمع کیا تھا، اب اپنے جمع کردہ مال کا مزہ چکھو۔

فرمانِ نبوی قیامت کے دن فقراء، اغنیاء کے لئے باعثِ ہلاکت ہوں گے

(صلی اللہ علیہ وسلم) کہ قیامت کے دن فقراء، اغنیاء کے لئے ہلاکت کا سبب بنیں گے، جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے اللہ! انہوں نے ہمارے حقوق غصب کر کے ہم پر ظلم کیا تھا۔ رب فرمائے گا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! آج میں تمہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دونگا اور انہیں اپنی رحمت سے دور کر دونگا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:-

فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اغنیاء کے مال میں سائل اور فقیر کا ایک معین حق ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، معراج کی رات میرا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جنہوں نے آگے پیچھے چیتھڑے لگائے ہوئے تھے اور جہنم کا تھوہر، ایلوا اور بدبودار گھاس جانوروں کی طرح کھا رہے تھے، میں نے پوچھا جبریل یہ کون ہیں؟ جبریل نے عرض کی حضور! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کا صدقہ (زکوٰۃ) نہیں دیتے تھے، اللہ تعالیٰ نے نہیں بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔

عجیب و غریب حکایت

تابعین رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضرتِ ابی سنان رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے آئی، جب ان لوگوں کو وہاں بیٹھے کچھ دیر ہو گئی تو جنابِ ابی سنان رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا ہے، چلو تعزیت کے لئے اس کے بھائی کے پاس چلیں، محمد بن یوسف الفریابی کہتے ہیں ہم آپ کے ساتھ روانہ ہو گئے اور اس کے بھائی کے پاس پہنچے تو دیکھا وہ بہت آہ و بکا کر رہا تھا، ہم نے اسے کافی تسلیاں دیں، صبر کی تلقین کی مگر اس کی گریہ وزاری برابر جاری رہی۔ ہم نے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہر شخص کو آخر مرجانا ہے؟ وہ کہنے لگا یہ صحیح ہے مگر میں اپنے بھائی کے عذاب پر روتا ہوں۔ ہم نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں غیب سے تمہارے بھائی کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

عذاب کی خبر دی ہے؟ کہنے لگا نہیں بلکہ ہوا یوں کہ جب سب لوگ میرے بھائی کو دفن کر کے چل دیئے تو میں وہیں بیٹھا رہا، میں نے اس کی قبر سے آواز سنی وہ کہہ رہا تھا آہ! وہ مجھے تنہا چھوڑ گئے اور میں عذاب میں مبتلا ہوں، میری نمازیں اور روزے کہاں گئے؟ مجھ سے برداشت نہ ہو سکا میں نے اس کی قبر کھودنا شروع کر دی تاکہ دیکھوں میرا بھائی کس حال میں ہے جونہی قبر کھلی! میں نے دیکھا اس کی قبر میں آگ دہک رہی ہے اور اس کی گردن میں آگ کا طوق پڑا ہوا ہے مگر میں محبت میں دیوانہ وار آگے بڑھا اور اس طوق کو اتارنا چاہا جس کو ہاتھ لگاتے ہی میرا یہ ہاتھ انگلیوں سمیت جل گیا ہے۔

ہم نے دیکھا واقعی اس کا ہاتھ بالکل سیاہ ہو چکا تھا، اس نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا، میں نے اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور واپس لوٹ آیا، اب اگر میں نہ روؤں تو اور کون روئے گا؟ ہم نے پوچھا تیرے بھائی کا کوئی ایسا عمل تھا جس کے باعث اسے یہ سزا ملی؟ اس نے کہا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا تھا، ہم بے ساختہ پکار اٹھے کہ یہ اس فرمانِ الٰہی کی تصدیق ہے:-

وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ	اور جو لوگ ہمارے فضل سے
يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ	عطا کردہ مال میں بخل کرتے میں
مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ	وہ اسے اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ	بلکہ یہ ان کے لئے مصیبت ہے
مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔	عنقریب قیامت کے دن انہیں
	طوق پہنایا جائے گا۔“

تیرے بھائی کو قیامت سے پہلے ہی عذاب دے دیا گیا۔

جناب محمد بن یوسف الفریابی کہتے ہیں ہم وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور انہیں سارا ماجرا سنا کر دریافت کیا کہ یہود و نصاریٰ مرتے ہیں مگر ان کے ساتھ کبھی ایسا اتفاق نہیں دیکھا گیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ دائمی عذاب میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ تمہیں عبرت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کی یہ حالتیں دکھاتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْہَا وَ مَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے، زکوٰۃ نہ دینے والے اللہ تعالےٰ کے یہاں یہود و نصاریٰ کی طرح ہیں، عُشر نہ دینے والے مجوس کی طرح اور جو لوگ زکوٰۃ اور عشر نہ دینے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں کی زبان سے ملعون قرار پائے اور ان کی گواہی نامقبول ہے اور فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے، جس نے زکوٰۃ اور عشر ادا کیا اور اس کے لئے بھی خوشخبری ہے جس پر قیامت اور زکوٰۃ کا عذاب نہیں ہے، جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی، اللہ تعالےٰ نے اس سے عذاب قبر کو اٹھا لیا، اس پر جہنم کو حرام کر دیا، اس کے لئے بغیر حساب کے جنت واجب کر دی اور اسے قیامت کے دن پیاس نہیں لگے گی۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۲۲

زنا

فرمانِ الٰہی ہے :-

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ۔ وہ حرام اور بدکاریوں سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ایک اور آیت میں ارشادِ ربانی ہے :-

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ یعنی چھوٹے بڑے ظاہر پوشیدہ کسی بھی گناہ کے قریب مت جاؤ۔

یہاں بڑے سے مراد زنا اور چھوٹے سے مرادِ بوسہ لینا، بُری نظر سے دیکھنا اور چھونا ہے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے، ہاتھ زنا کرتے ہیں، پیر زنا کرتے ہیں اور آنکھیں زنا کرتی ہیں، فرمانِ الٰہی ہے :-

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ۔ مومنوں سے کہہ دیجئے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ حرام کی طرف نہ دیکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو ارتکابِ حرام سے محفوظ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں زنا کی حرمت بیان فرمائی ہے، ایک جگہ ارشادِ ربانی ہے :-

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا۔ جو شخص زنا کرتا ہے اسے اثام میں ڈالا جائے گا۔

اثام کے متعلق کہا گیا ہے کہ جہنم کی ایک وادی ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ وہ جہنم کا ایک غار ہے، جب اس کا منہ کھولا جائے گا تو اس کی شدید بدبو سے جہنمی چیخ اٹھیں گے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

زنا میں چھ مصیبتیں ہیں

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، زنا سے بچو اس میں چھ مصیبتیں ہیں جن میں سے تین کا تعلق دنیا سے ہے اور تین کا آخرت سے، دنیا میں رزق کم ہو جاتا ہے، زندگی مختصر ہو جاتی ہے اور چہرہ مسخ ہو جاتا ہے، آخرت میں خدا کی ناراضگی، سخت پرسش اور جہنم میں داخل ہونا ہے،

روایت ہے کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے زانی کی سزا کے بارے میں پوچھا تو رب تعالیٰ نے فرمایا میں اسے آگ کی زرہ پہناؤں گا۔ وہ ایسی وزنی ہے کہ اگر بہت بڑے پہاڑ پر رکھ دی جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے۔ کہتے ہیں؛ ابلیس کو ہزار بدکار مردوں سے ایک بدکار عورت زیادہ پسند ہوتی ہے۔

مصابیح میں ارشادِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان نکل کر اس کے سر پر چھتری کی طرح معلق رہتا ہے اور جب وہ اس گناہ سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کا ایمان پھر لوٹ آتا ہے۔

کتاب اقناع میں فرمانِ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک نطفہ کو حرام کاری میں صرف کرنے سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے اور لواطت زنا سے بھی بدتر ہے، جیسا کہ حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی خوشبو پانچسو سال کے سفر کی دوری سے آئے گی مگر لوطی اس سے محروم رہے گا۔

اَمرد ایک فتنہ ہے

حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ گھر سے باہر بیٹھے تھے کہ ایک حسین لڑکا (اَمرد) آتا ہوا نظر آیا آپ دوڑ کر گھر میں گھس گئے اور دروازہ بند کر لیا، کچھ دیر بعد پوچھا فتنہ چلا گیا یا نہیں؟ لوگوں نے کہا چلا گیا، تب آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا فرمانِ نبوی ہے ان کی طرف دیکھنا، گفتگو کرنا اور ان کے پاس بیٹھنا حرام ہے۔

جناب قاضی امام رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے میں نے بعض مشائخ سے سنا ہے کہ عورت کے ساتھ ایک شیطان اور حسین لڑکے کے ساتھ اٹھارہ شیطان ہوتے ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

روایت ہے کہ جس نے شہوت کے ساتھ لڑکے کو بوسہ دیا وہ پانچسو سال جہنم میں جلے گا اور جس نے کسی عورت کا بوسہ لیا اس نے گویا ستر باکرہ خواتین کے ساتھ زنا کیا اور جس نے کسی باکرہ عورت سے زنا کیا اس نے گویا ستر ہزار شادی شدہ عورتوں سے زنا کیا۔

رونق التفاسیر میں کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، سب سے پہلے لواطت ابلیس نے شروع کی، وہ لوط علیہ السلام کی قوم میں ایک حسین و جمیل لڑکے کی صورت میں آیا اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کیا یہاں تک کہ لواطت ان لوگوں کی عادت بن گئی، جو بھی مسافر آتا وہ اس سے بدفعلی کرتے۔ حضرتِ لوط علیہ السلام نے انہیں اس فعلِ بد سے روکا اللہ کی طرف بلایا اور عذابِ خداوندی سے ڈرایا تو وہ کہنے لگے، اگر تم سچے ہو تو جاؤ عذاب لے آؤ۔ حضرتِ لوط علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے دعا مانگی جس کے جواب میں ان پر پتھروں کی بارش ہوئی، ہر پتھر پر ایک آدمی کا نام لکھا ہوا تھا اور وہ اسی آدمی کو آکر لگا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ۔

قوم لوط علیہ السلام کا ایک تاجر کا واقعہ

حضرتِ لوط علیہ السلام کی قوم کا ایک تاجر مکہ میں بغرض تجارت آیا، اس کے نام کا پتھر وہیں پہنچ گیا مگر فرشتوں نے یہ کہہ کر روک دیا کہ یہ اللہ کا حرم ہے چنانچہ چالیس دن یہ پتھر حرم کے باہر زمین و آسمان کے درمیان معلق رہا یہاں تک کہ وہ شخص تجارت سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے باہر نکلا اور وہ پتھر سے جا لگا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ حضرتِ لوط علیہ السلام اپنے تمام اہل خانہ کو لے کر بستی سے نکل گئے، اور فرمایا کوئی مڑ کر نہ دیکھے۔ جب قوم پر عذاب نازل ہوا تو ان کی بیوی نے آوازیں سن کر پیچھے دیکھا اور کہا ہائے میری قوم! جس کی پاداش میں اسے ایک پتھر لگا اور وہ ہلاک ہو گئی۔ مجاہد کہتے ہیں جب صبح قریب ہوئی تو حضرتِ جبریل نے ان بستیوں کو پروں پر اٹھا لیا اور اتنی بلندی تک لے گئے کہ آسمان کے فرشتوں نے ان کے کتوں کو بھونکتا اور مرغوں کی بانگوں کو سن لیا، اس وقت یہ بستیاں الٹ دی گئیں، سب سے پہلے ان کے مکانات گرے، پھر وہ خود اوندھے منہ زمین پر آ رہے اور ان پر پتھر برسائے گئے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہتے ہیں کہ یہ پانچ شہر تھے جن میں سب سے بڑا سدوم کا شہر تھا، ان شہروں کی آبادی چار لاکھ تھی، اللہ تعالیٰ نے انہیں سورۂ براءۃ میں انہیں مؤتفکات کے نام سے یاد کیا ہے۔

باب ۲۳

حقوقِ والدین اور صلہ رحمی

فرمانِ الٰہی ہے :-

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ۔

اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

فرمانِ الٰہی ہے :-

فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ۔

تو کیا تمہارے یہ ڈھنگ نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو تم زمین پر فتنہ و فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے قطع کر دو، یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی جنہیں حق کے سننے سے بہرہ اور حق کے دیکھنے سے اندھا کر دیا۔

فرمانِ الٰہی ہے :-

اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی

جو اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کو توڑتے ہیں اور جس چیز کے ملانے کا رب نے حکم دیا ہے اس سے قطع تعلق کرتے ہیں اور زمین میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ فساد مچاتے ہیں وہ نقصان میں ہیں۔

فرمانِ الٰہی ہے، جو لوگ عہدِ خداوندی کو توڑتے ہیں اور جس چیز کے ملانے کا رب تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس سے قطع تعلق کرتے ہیں، ان کے لئے لعنتِ خداوندی اور برا ٹھکانہ ہے۔

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

صحیحین میں حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالے مخلوق کی پیدائش سے فارغ ہوگیا تو قرابت نے کھڑے ہوکر عرض کیا میں تجھ سے قطع رحمی کی پناہ چاہتی ہوں، رب تعالےٰ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ جس نے تجھ سے تعلق جوڑا، میں اس سے تعلق جوڑوں گا اور جس نے تجھ سے قطع کر لیا میں اسے قطع کردوں گا، اس لئے کہا میں راضی ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فَهَلْ عَسَيْتُمْ (الآیۃ) پڑھی۔

حضرتِ ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغاوت اور قطع رحمی دو ایسے گناہ ہیں جن پر دنیا اور آخرت میں عذاب دیا جاتا ہے صحیحین میں ہے کہ قطعِ رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

مسندِ احمد میں ہے انسانوں کے اعمال ہر جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں مگر قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا۔

بیہقی سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام پندرہویں شعبان کی رات کو میرے پاس آئے اور کہا آج کی رات اللہ تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر گنہگاروں کو بخش دیتا ہے مگر مشرک، کینہ پرور، قاطعِ رحم، تکبر سے اپنے تہبند کو گھسیٹ کر چلنے والا، والدین کا نافرمان اور شرابی کو نہیں بخشا جاتا۔

ابن حبان سے مروی ہے، تین آدمی جنت میں نہیں جائیں گے، شرابی، قاطعِ رحم، جادوگر۔ مسندِ احمد، ابن ابی الدنیا اور بیہقی سے مروی ہے، اس امت کے کچھ لوگ کھانے پینے اور لہو ولعب میں راتیں گزاریں گے، جب صبح ہوگی تو ان کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا، صبح کو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے، فلاں خاندان زمین میں دھنس گیا ہے، فلاں معززاپنے گھر کے ساتھ زمین میں غرق ہو گیا ہے ان کی شراب نوشی، سود خواری، قطع رحمی، ناچ گانے پر فریفتگی اور ریشمی لباس پہننے کی وجہ سے ان پر قومِ لوط کی طرح پتھروں کی بارش ہو گی اور قومِ عاد کی طرح ان پر ہلاکت خیز آندھیاں بھیجی جائیں گی جن سے وہ اپنے قبائل سمیت ہلاک ہو جائیں گے۔

طبرانی نے اوسط میں حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے، ہم لوگ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ صلہ رحمی کا ثواب بہت جلد ملتا ہے، ظلم و زیادتی سے بچو کیونکہ اس کی گرفت بہت جلد ہوتی ہے، والدین کی نافرمانی سے بچو، جنت کی خوشبو ہزار سال کے فاصلہ سے آئے گی مگر والدین کا نافرمان اس سے محروم رہے گا، قرابت نہ رکھنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر سے ازار گھسیٹنے والا، اس سے محروم رہیں گے۔

اصبہانی سے مروی ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا، قاطعِ رحم ہماری مجلس میں نہ بیٹھے، مجلس میں سے ایک جوان اٹھ کر خالہ کے ہاں چلا گیا، ان کے درمیان کوئی تنازعہ تھا جس کی اس نے معافی مانگی دونوں نے ایک دوسرے کو معاف کر دیا اور وہ دوبارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھ گیا، آپ نے فرمایا اس قوم پر رحمتِ خداوندی کا نزول نہیں ہوتا جس میں قاطعِ رحم موجود ہو۔

اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جس میں مروی ہے کہ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنا رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ ہر قاطعِ رحم ہماری محفل سے اٹھ جائے۔ ایک جوان اٹھ کر اپنی خالہ کے ہاں گیا جس سے اس کا دو سال پرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اس جوان سے خالہ نے کہا تم جا کر اس کا سبب پوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ حضرتِ ابوہریرہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا جس قوم میں قاطع رحم ہو اس پر اللہ کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا۔

طبرانی میں اعمش کی روایت ہے، حضرتِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک صبح محفل میں بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا میں قاطع رحم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اٹھ جائے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کریں کیونکہ قاطع رحم پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں (اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو ہماری دعا قبول نہیں ہوگی)

صحیحین میں ہے: قرابت اور رشتہ داری عرشِ خدا سے معلق ہے اور کہتی ہے جس نے مجھے ملایا، اللہ اسے ملائے اور جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا، اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلق کرے۔

حضرتِ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا اور اور اسے اپنے نام سے مشتق کیا، جس نے صلہ رحمی کی میں اسے اپنی رحمت سے ملاؤں گا اور جس نے قطع رحمی کی میں اسے اپنی رحمت سے دور کر دوں گا۔

مسندِ احمد میں روایت ہے کہ سب سے بڑا سود مسلمان کے مال کو ناحق کھانا ہے اور قرابت وصلہ رحمی اللہ تعالیٰ کے نام کی ایک شاخ ہے، جس نے صلہ رحمی نہ کی اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔

صحیح ابنِ حبان میں ہے، رحم ربِ ذوالجلال کی ایک عطا ہے، رحم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے رب! مجھ پر ظلم ہوا، مجھے بُرا کہا گیا، مجھے قطع کیا گیا، رب تعالیٰ نے فرمایا جو تجھے ملائے گا میں اسے اپنی رحمت سے ملاؤں گا، جو تجھے کاٹے گا میں اسے اپنی رحمت سے دور کر دوں گا۔

بزاز نے روایت کی ہے، رحم (قرابت و رشتہ داری) عرشِ خدا سے چمٹی ہوئی عرض کرتی ہے، اے اللہ! جس نے مجھے ملایا تو اسے ملا، جس نے مجھے کاٹا تو اس سے تعلق منقطع فرما! رب تعالیٰ نے فرمایا میں نے تیرا نام اپنے نام رحمٰن اور رحیم سے مشتق کیا ہے، جس نے تجھے ملایا میں اسے اپنی رحمت سے ملاؤں گا، جس نے تجھ سے تعلق منقطع کیا میں اس سے رحمت کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

منقطع کر لوں گا۔

بزاز کی روایت ہے تین چیزیں عرشِ خدا سے لٹکی ہوئی ہیں، قرابت کہتی ہے اے اللہ! میں تیرے ساتھ ہوں، کبھی تجھ سے جدا نہ ہوں گی، امانت کہتی ہے اے اللہ! میں تیرے ساتھ ہوں، میں تیری رحمت سے کبھی جدا نہ ہوں گی، نعمت کہتی ہے اے اللہ! میں تیری رحمت سے جدائی نہیں چاہتی، میرا انکار نہ کیا جائے۔

بیہقی کی روایت ہے، خصلت یا شرست عرش کے دروازوں سے معلق ہے جبکہ رحم میں تشکیک واقع ہو جائے اور گناہوں پر عمل بڑھ جائے اور احکامِ الٰہیہ پر عمل نہ کرنے پر جرأت پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ رشت کو بھیجتا ہے جو اس کے قلب پر حاوی ہو جاتی ہے اور اس کے بعد اس کو گناہوں کا شعور باقی نہیں رہتا۔

صحیحین میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، صلہ رحمی کرے اور اچھی بات کرے یا چپ رہے۔ ایک اور روایت ہے، جو شخص طویل عمر اور فراخیٔ رزق کی تمنا رکھتا ہے اسے چاہئیے وہ صلہ رحمی کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جو شخص فراخیٔ رزق اور عمرِ طویل کو پسند کرتا ہے وہ صلہ رحمی کرے، مزید فرمایا اپنا نسب یاد کرو تاکہ رشتہ داروں کو پہچان سکو اس لئے کہ رشتہ داروں سے میل ملاپ میں خاندان کی محبت بڑھتی ہے، مال و دولت زیادہ ہوتی ہے اور عمر طویل ہو جاتی ہے۔

بزاز اور حاکم کی روایت ہے، جو شخص یہ تمنا رکھتا ہو کہ اس کی عمر طویل ہو، رزق میں کشادگی ہو اور بری موت سے بچ جائے وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔

حاکم اور بزاز کی روایت ہے، فرمانِ نبوی ہے، توراۃ میں رقم ہے کہ جو عمرِ طویل اور زیادتیٔ رزق کا خواہشمند ہو وہ صلہ رحمی کرے۔

ابو یعلیٰ نے بنو خثعم کے ایک شخص سے روایت کی ہے، اس نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے، میں نے پوچھا آپ نے رسولِ خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا اے نبی اللہ!

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجھے بتائیے کونسا عمل اللہ تعالٰی کو زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ ایمان لانا میں نے پوچھا پھر؟ فرمایا صلہ رحمی! میں نے پوچھا اور کونسا عمل اللہ تعالٰی کو سب سے زیادہ ناپسند ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا قطع رحمی! میں نے پوچھا پھر؟ آپ نے فرمایا برائیوں کی ترغیب دینا اور نیکی سے روکنا۔

بخاری و مسلم کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار صحابہ کرام کے ساتھ سفر میں جا رہے تھے کہ ایک بدوی نے آکر آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور کہا حضور! مجھے ایسا عمل بتلائیے جو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ ٹھہر گئے اور صحابہ کرام کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ شخص ہدایت یاب ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدوی سے فرمایا کہ اپنا سوال دہراؤ۔ اس کے دہرانے پر آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالٰی کو وحدہ لاشریک جان کر اسکی عبادت کر، نماز پڑھ، زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر اور اب میری اونٹنی کی مہار چھوڑ دے۔ جب بدوی چلا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر یہ ان باتوں پر عمل کرتا رہا تو جنت میں جائیگا۔

طبرانی کی روایت ہے، آپ نے فرمایا ایک قوم ایسی ہے کہ اللہ تعالٰی اس کے شہروں کو آباد کرتا ہے، اس کے مال کو بڑھاتا ہے اور جب سے انہیں پیدا کیا ہے کبھی ناراضگی کی نگاہ سے انہیں نہیں دیکھا، پوچھا گیا وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا اس قوم کی صلہ رحمی کی وجہ سے (یعنی وہ قوم صلہ رحمی کرتی ہے)

صلہ رحمی کے بارے میں چند احادیث مبارکہ

مسند احمد کی روایت ہے، جسے نرمی دی گئی اسے دین و دنیا کی بھلائی سے حصہ دیا گیا، اچھی ہمسائیگی اور حسن خلق کا نتیجہ شہروں کی آبادی اور عمروں کی درازی ہے۔

ابو الشیخ، ابن حبان اور بیہقی کی روایت ہے یا رسول اللہ! سب سے بہترین انسان کونسا ہے؟ صحابہ کرام نے سوال کیا، آپ نے فرمایا رب سے زیادہ ڈرنے والا، زیادہ صلہ رحمی کرنے والا اور نیکیوں کا حکم دینے والا، برائیوں سے روکنے والا۔

طبرانی اور ابن حبان کی روایت ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اچھی چیزوں کی وصیت فرمائی ہے اور وہ یہ ہیں، میں اپنے سے اوپر والے کو نہیں بلکہ نیچے والے کو دیکھوں، میں یتیموں سے محبت رکھوں اور ان سے قریب رہوں، میں صلہ رحمی کروں اگرچہ رشتہ دار پیٹھ پھیر جائیں، اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی سے نہ ڈروں، سچی بات اگرچہ تلخ ہو میں کہتا رہوں، لاحول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھتا رہوں کیونکہ یہ جنت کا خزانہ ہے۔

صحیحین کی روایت ہے، ام المؤمنین حضرتِ میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیے بغیر اپنی لونڈی آزاد کر دی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا واقعی؟ عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا اگر تم وہ لونڈی اپنے خالہ زاد کو دے دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ ثواب ملتا۔

ابنِ حبان اور حاکم کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، توبہ کی کوئی صورت بتلائیے! آپ نے پوچھا تیری ماں زندہ ہے؟ کہا نہیں، آپ نے پھر پوچھا تمہاری خالہ زندہ ہے، عرض کی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا جاؤ اور اس کی خدمت کرو۔ (یہی صلہ رحمی ہے)

بخاری وغیرہ میں ہے، صلہ رحمی یہ نہیں کہ ملنے جلنے والے رشتہ داروں سے میل ملاپ برقرار رکھے بلکہ صلہ رحمی یہ ہے کہ جو رشتہ دار تعلقات منقطع کر چکے ہوں ان سے بھی میل ملاپ برقرار رکھے۔

ترمذی کی روایت ہے، ان لوگوں سے نہ بنو جو کہتے ہیں اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر وہ ہم پر زیادتی کریں گے تو ہم بھی زیادتی کرینگے بلکہ تم اس بات کے عادی بنو کہ اگر لوگ تمہارے ساتھ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر وہ زیادتی کریں تو تم زیادتی نہ کرو۔

مسلم کی روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میں رشتہ داروں سے تعلق جوڑتا ہوں مگر وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان سے بھلائی کرتا ہوں، وہ میری برائی کرتے ہیں، میں ان سے حلم و بردباری کا سلوک کرتا ہوں، وہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجھے خطرے میں نہیں لانے، آپ نے فرمایا اگر تیری باتیں سچی ہیں تو تو نے ایک دو دروازے راستے کو طے کر لیا اور جب تک تو اس عادت پر قائم رہے گا اللہ تعالیٰ تیرا حامی و ناصر ہو گا۔

طبرانی، ابن خزیمہ اور حاکم کی روایت ہے کہ سب سے بہترین صدقہ کینہ پرور رشتہ دار کو کچھ دینا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا بھی یہی مطلب ہے کہ:۔

وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ۔ جو رشتہ دار تجھ سے تعلق منقطع کر لے تو اس سے تعلق جوڑ۔

بزاز، حاکم اور طبرانی کی روایت ہے کہ جس میں یہ تین صفات پائی جائیں گی اس کا حساب انتہائی آسان ہو گا، صحابہ نے عرض کی حضور وہ کونسی ہیں؟ فرمایا جو تجھے محروم رکھے تو اسے دیتا رہ، جو تعلق توڑے تو اس سے تعلق جوڑتا رہ اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کرتا رہ، تیرا ٹھکانہ جنت میں ہو گا۔

احمد کی روایت ہے، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا دستِ اقدس تھام کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بہترین اعمال بتلائیے۔ آپ نے فرمایا عقبہ! قطع تعلق کرنیوالے سے صلہ رحمی کر، جو تجھے محروم کرے اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے اسے معاف کر دے۔ حاکم کی روایت میں ہے، جو درازیٔ عمر اور فراخیٔ رزق کی آرزو رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے۔ طبرانی کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! میں تم کو دنیا اور آخرت کی بہترین عادتیں بتلاتا ہوں، تم تعلقات منقطع کرنیوالے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتے رہو، جو تم کو محروم رکھے اسے دیتے رہو اور جو زیادتی کرے اسے معاف کرتے رہو۔

طبرانی کی روایت ہے، آپ نے فرمایا قطعِ تعلق کرنیوالوں سے صلہ رحمی کر، محروم کرنیوالے کو عطا کر اور جس نے تجھے گالیاں دیں اس سے درگزر کر۔

بزاز کی روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں وہ باتیں نہ بتلاؤں جن سے درجات بلند ہوتے ہیں، طبرانی کی روایت میں ہے، میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جس سے اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ضرور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بتلایئے یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا جو تم سے اعراض کرے اس سے درگزر کرو، جس نے تم پر ظلم کیا اسے معاف کر دو، جس نے تم کو محروم کیا اسے عطا کر دو اور جس نے تعلقات ختم کیے اس سے تعلقات استوار کرو۔

ابن ماجہ[1] کی روایت ہے کہ سب اعمال سے جلدی اجر پانیوالی چیز احسان اور صلہ رحمی ہے یعنی احسان اور صلہ رحمی سے زیادہ جلدی اُجر اور کسی عمل کا نہیں ملتا اور سب اعمال سے جلدی عذاب لانے والی چیز ظلم و زیادتی اور قطع رحمی ہے۔

طبرانی کی روایت ہے، جھوٹ، قطع رحمی اور خیانت کا مرتکب اس لائق ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں بھی عذاب دے اور آخرت میں بھی سزا کا مستحق گردانے اور سب اعمال سے جلدی اجر صلہ رحمی کا ملتا ہے اگرچہ اس گھر کے لوگ گنہگار ہوتے ہیں مگر صلہ رحمی کی وجہ سے ان کا مال بھی خوب بڑھتا ہے اور ان کی اولاد بھی کثرت ہوتی ہے۔

---

[1] صحاح ستہ میں سے ایک صحیح کا نام جس کے جامع ابن ماجہ ہیں اور انہی کے نام سے اس کو سنن ابن ماجہ کہا جاتا ہے۔ پورا نام محمد بن یزید بن ماجہ ہے، متوفی ۲۷۳ھ۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۲۴

والدین سے حسنِ سلوک

صحیحین میں حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ تعالےٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے، فرمایا نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا، میں نے کہا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا والدین سے حسنِ سلوک، میں نے پوچھا پھر کونسا عمل محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔

مسلم کی روایت ہے، آپ نے فرمایا بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا یہاں تک کہ وہ باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے (جب بھی وہ حقِ ابوت ادا نہیں کر سکتا)

مسلم کی روایت ہے، ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، میں آپکے ہاتھ پر اللہ کی رضا جوئی میں ہجرت اور جہاد کی بیعت کرتا ہوں، آپ نے پوچھا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ عرض کی دونوں زندہ ہیں، آپ نے فرمایا جا اور والدین کی خدمت کر!

ابو یعلیٰ اور طبرانی کی روایت ہے، ایک آدمی آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں جہاد کی تمنا رکھتا ہوں مگر چند مجبوریوں کی بنا پر معذور ہوں۔ آپ نے فرمایا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ عرض کی میری ماں زندہ ہے، آپ نے فرمایا اللہ سے توفیق مانگ کر ماں سے حسنِ سلوک کرتا رہ، تجھے حج، عمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب ملے گا۔

طبرانی میں ہے، ایک آدمی نے جہاد کی تمنا ظاہر کی تو آپ نے پوچھا تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا میری ماں زندہ ہے، آپ نے فرمایا ماں کے قدموں کو پکڑ، جنت پالے گا۔

ابنِ ماجہ کی روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اولاد پر والدین کے کیا حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ تیری جنت اور جہنم ہیں۔

ابنِ ماجہ۔ نسائی[1] اور حاکم کی روایت ہے، ایک آدمی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر

[1] صحاح ستہ میں سے ایک صحیح جو اپنے جامع کے نام پر مشہور ہے، امام نسائی کا نام احمد بن شعیب ہے، متوفی ۳۰۳ھ۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہا میرا جہاد کرنے کا ارادہ ہے، آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا ماں سے حسن سلوک کر، جنت ماں کے قدموں کے پاس ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پوچھا تیرے والدین ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا ان کی خدمت کر، جنت ان کے قدموں میں ہے۔

ترمذی میں ہے، حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے آکر کہا میری ماں مجھے بیوی کو طلاق دینے کا کہتی ہے، آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا والدین جنت کا درمیانی دروازہ ہے، چاہے تو اسے ضائع کر دے اور چاہے تو اس کی حفاظت کر۔

ابنِ حبان کی روایت ہے، ایک آدمی نے حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ میرا باپ پہلے تو مجھے شادی کرنے کو کہتا رہا اور اب کہتا ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدو، آپ نے فرمایا نہ میں تجھے والدین کی نافرمانی کے لئے کہتا ہوں اور نہ ہی بیوی کو طلاق دینے کے لئے کہتا ہوں، ہاں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی حدیث سناتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ تیری مرضی ہے اسکی حفاظت کر یا اسے چھوڑ دے۔

سننِ اربعہ[1]، ابنِ حبان اور ترمذی کی روایت ہے حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی جسے میں بہت پسند کرتا تھا مگر میرا باپ اسے اچھا نہیں سمجھتا تھا، میرے باپ نے کہا اسے طلاق دے دو تو میں نے انکار کر دیا، میرے باپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر واقعہ سنایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ بیوی کو طلاق دے دو۔

مسند احمد میں روایت ہے کہ جو درازیٔ عمر اور فراخیٔ رزق کی تمنا رکھتا ہو وہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور صلہ رحمی کرے۔

---

[1] احادیث کے وہ چار مجموعے جو سنن کے نام سے مشہور ہیں یعنی ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی اور سنن ترمذی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ابو یعلیٰ اور حاکم کی روایت ہے، آپ نے فرمایا جس نے والدین سے حسنِ سلوک کیا اسے مبارک ہو کہ اللہ تعالٰے نے اس کی عمر بڑھادی۔

ابنِ ماجہ، ابن حبان اور حاکم کی روایت ہے، آپ نے فرمایا آدمی گناہوں کے سبب رزق سے محروم ہوجاتا ہے، دعا تقدیر کو لوٹا دیتی ہے اور حسنِ خلق عمر کو درازی عطا کرتا ہے۔ ترمذی کی ایک روایت ہے، دعا قضا کو لوٹا دیتی ہے اور حسنِ سلوک عمر کو دراز کردیتا ہے۔

حاکم کی روایت ہے، دوسرے لوگوں کی عورتوں سے درگذر کرو، تمہاری عورتوں سے درگذر کیا جائے گا اپنے والدین سے حسنِ سلوک کرو تمہاری اولاد تم سے حسنِ سلوک کرے گی۔ طبرانی کی روایت ہے۔ اپنے والدین سے حسنِ سلوک کرو، تمہاری اولاد تم سے حسنِ سلوک کرے گی اور تم درگذر کرو تمہاری عورتیں بھی درگذر کریں گی۔

مسلم شریف کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی ناک غبار آلود ہو اس کی ناک غبار آلود ہو، اس کی ناک غبار آلود ہو، عرض کیا گیا کس کی یارسول اللہ! آپ نے فرمایا جس نے والدین کو یا کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں نہ گیا یا انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا (والدین کو حسنِ سلوک سے راضی نہ کیا۔)

طبرانی کی حدیث ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا آمین آمین آمین۔ پھر فرمایا جبریل آئے اور انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پایا اور اس سے حسنِ سلوک نہ کیا اور مر گیا تو وہ جہنم میں گیا، اللہ اسے دور کرے، آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہی، پھر جبریل نے عرض کی یارسول اللہ! جس نے ماہِ رمضان کو پایا اور گناہ بخشوائے بغیر مر گیا تو وہ جہنم میں گیا اللہ نے اسے دور کردیا، آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہی، پھر جبریل نے عرض کی یارسول اللہ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا اور مر گیا تو وہ جہنم میں گیا، اللہ نے اسے اپنی رحمت سے دور کردیا، کہئے آمین، تو میں نے آمین کہی۔

ابنِ حبان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں، جس نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کسی ایک کو پایا اور ان سے حسن سلوک نہ کیا اور وہ مر گیا تو جہنم میں گیا، اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کرے، میں نے آمین کہی۔

حاکم وغیرہ کی روایت کے آخر میں ہے کہ وہ رحمت سے دور ہو گیا جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور انہوں نے اسے جنت میں نہیں پہنچایا، میں نے آمین کہی۔

طبرانی کی ایک روایت یہ ہے کہ جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان سے حسنِ سلوک نہ کیا وہ اللہ کی رحمت سے دور ہوا اور غضبِ خدا کا مستحق بنا، میں نے آمین کہی۔ احمد کی روایت ہے، جس نے کسی غلام مسلمان کو آزاد کیا، وہ جہنم سے آزاد ہو گیا اور جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پایا پھر بھی اس کی بخشش نہ ہوئی، اللہ اسے رحمت سے دور کردے۔

صحیحین کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! لوگوں میں کون محبت کرنے کے زیادہ لائق ہے؟ آپ نے فرمایا ماں! پوچھا پھر کون؟ فرمایا ماں! پوچھا گیا پھر کون؟ فرمایا ماں! جب چوتھی بار پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا باپ! صحیحین میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میری مشرکہ ماں میرے پاس آئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری بے دین ماں آئی ہے، میں اس سے کیا سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا حسنِ سلوک کرو۔

ابنِ حبان اور حاکم کی روایت ہے، آپ نے فرمایا اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے یا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد یا والدین کی ناراضگی میں ہے۔ طبرانی کی ایک روایت ہے، والد یا والدین کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے اور والد یا والدین کی نافرمانی میں اللہ کی نافرمانی ہے۔ بزاز کی ایک روایت ہے، آپ نے فرمایا والدین کی رضا میں رب کی رضا ہے اور والدین کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔

ترمذی، ابنِ حبان اور حاکم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، میرے لئے توبہ ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں ہے؟

www.muftiakhtarrazakhan.com

عرض کی نہیں! پھر آپ نے فرمایا تیری خالہ ہے؟ عرض کی ہاں! فرمایا جاؤ اور خالہ سے حسنِ سلوک کرو!

ابوداؤد اور ابنِ ماجہ میں مروی ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! والدین کی موت کے بعد ان سے نیکی کرنے کی کوئی صورت ہے؟ آپ نے فرمایا ان کے لئے دعائے مغفرت کرو، ان کے وعدوں کو پورا کرو، ان کے رشتہ داروں سے تعلق رکھو اور ان کے دوستوں کی عزت کرو۔ ابنِ حبان کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اس جوان نے کہا یہ کتنی عمدہ اور جامع بات ہے، آپ نے فرمایا جاؤ اور اس پر عمل کرو۔

امام مسلم سے روایت ہے کہ حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ کی طرف جا رہے تھے، راستہ میں اسے بدوی ملا، آپ نے اسے اپنے گدھے پر سوار کیا اور اپنی پگڑی اتار کر اسے دے دی۔ ابنِ دینار نے کہا اللہ تعالٰی آپ پر رحم کرے یہ بدوی لوگ تو معمولی سی عطا سے خوش ہو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا اس کا باپ میرے باپ کا دوست تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا بہترین نیکی بیٹے کا اپنے باپ کے دوستوں کو عزیز رکھنا ہے۔

صحیح ابنِ حبان میں حضرتِ ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں آیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قبر میں سوئے ہوئے باپ سے نیکی چاہتا ہے وہ اس کے دوستوں سے حسنِ سلوک کرے، میرے باپ عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے باپ میں بھائی چارہ تھا میں اس لئے حاضر ہوا ہوں۔

تین نوجوان اور نیک اعمال

صحیحین اور دوسری کتبِ احادیث میں مروی ہے کہ اگلے وقتوں میں تین آدمی تلاشِ معاش کے لئے سفر میں نکلے، راستہ میں انہیں بارش نے آلیا اور وہ بھاگ کر ایک غار میں چھپ گئے، اچانک ایک چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آکر رک گئی اور غار کا منہ بند ہو گیا، انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ ہر ایک اپنے اچھے اعمال کو یاد کر کے دعا مانگے تاکہ یہ چٹان ہٹ جائے،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک روایت کے لفظ یہ ہیں، انہوں نے ایک دوسرے سے کہا ذرا سوچو اور کوئی ایسا عمل یاد کرو جو تم نے اللہ کی رضا جوئی میں کیا ہو اور اس عمل کو واسطہ بنا کر اس چٹان سے نجات کی دعا مانگو، ایک اور روایت کے الفاظ ہیں، چٹان گرنے کی وجہ سے غار کا نشان مٹ گیا، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہم کہاں ہیں، اللہ تعالیٰ سے اپنے بہترین عمل کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کریں، تب ان میں سے ایک نے کہا، الٰہ العالمین! میرے والدین بوڑھے تھے، میں ان سے پہلے شام کو کسی بچے کو دودھ نہیں پلایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا، میں کسی کام سے چلا گیا، جب میں واپس آیا تو وہ سو چکے تھے، میں نے دودھ دوہا اور ساری رات دودھ لیکر کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور میرے بچے ساری رات بھوک کے سوتے رہے، اے ربِ ذوالجلال! میں نے یہ سب کچھ تیری رضا جوئی کے لئے کیا تھا، اب تو یہ چٹان ہم سے ہٹا دے اس دعا کے بعد چٹان اتنی ہٹ گئی کہ سورج کی روشنی اندر آنے لگی۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں، میرے چھوٹے بچے تھے، میں جب بکریاں چرا کر واپس آتا تو دودھ دوہ کر پہلے والدین کو پلاتا پھر بچوں کو دیتا۔ ایک مرتبہ مجھے ضروری کام کے لئے جانا ہوا، واپسی اس وقت ہوئی جب میرے والدین سو چکے تھے، میں نے حسبِ معمول دودھ نکالا اور لیکر والدین کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور بچے میرے قدموں میں پڑے دودھ طلب کرتے رہے مگر میں نے والدین کو دودھ پلائے بغیر انہیں دودھ دینا مناسب نہ سمجھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اے اللہ! اگر میرا یہ عمل تیری رضا جوئی میں تھا تو اس چٹان کو ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں، چٹان اتنی ہٹ گئی کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے نے چچا زاد بہن سے زنا سے باز رہنے کا ذکر کیا اور تیسرے نے مزدور کی اجرت کی امانت داری کا ذکر کیا یہاں تک کہ چٹان مکمل طور پر ہٹ گئی اور وہ باہر نکل گئے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۲۵

زکوٰۃ اور بخل

فرمانِ الٰہی ہے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں بخل کرتے ہیں وہ اسے اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ ان کے لئے مصیبت ہے، عنقریب بخل کردہ مال سے قیامت کے دن ان کو طوق پہنائے جائیں گے۔

فرمانِ الٰہی ہے، ان مشرکین کے لئے ہلاکت ہے جو زکوٰۃ نہیں ادا کرتے۔ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کو مشرک کہا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں جھول رہا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتوں سے اللہ کی پناہ مانگی

فرمانِ نبوی ہے اے گروہ مہاجرین! پانچ بلائیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے پناہ مانگتا ہوں، جب کسی قوم میں کھلم کھلا بدکاریاں ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسے مکروہات نازل کرتا ہے جو پہلے کسی پر نازل نہیں ہوتے، جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو ان پر تنگدستی، قحط سالی اور ظالم حاکم مسلط کر دیا جاتا ہے، جب کوئی قوم اپنے مالوں کو زکوٰۃ نہیں دیتی، انہیں خشک سالی گھیر لیتی ہے، اگر زمین پر چوپائے نہ ہوں تو کبھی ان پر بارش نہ برسے، جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دیتی ہے تو اس پر اس کے دشمن مسلط ہو جاتے ہیں جو ان سے ان کا مال و دولت چھین لیتے ہیں اور جس قوم کے فرمانروا کتاب اللہ سے فیصلہ نہیں کرتے، ان کے دلوں میں ایک دوسرے سے خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے اللہ تعالیٰ بخیل کی زندگی اور سخی کی موت کو ناپسند فرماتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمانِ نبوی ہے، دو عادتیں مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں، بخل اور بدخلقی۔ فرمانِ نبوی ہے، اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ بخیل کو جنت میں نہیں بھیجے گا، فرمانِ نبوی ہے بخل سے بچو! جس قوم میں بخل آجاتا ہے وہ لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے، صلہ رحمی نہیں کرتے اور ناحق خون ریزیاں کرتے ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے اللہ تعالیٰ نے رکاکت اور سفلہ پن کو پیدا کیا اور اسے مال اور بخل سے ڈھانپ دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بخل کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا بخل یہ ہے کہ انسان راہِ خدا میں خرچ کرنے کو مال کا ضیاع اور مال جمع کرنے کو خوبی سمجھے، بخل کی بنیاد، اولاد اور مال کی محبت، فقر و فاقہ کا خوف اور طول امل ہے۔

حدیث شریف میں ہے، بعض آدمی ایسے ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے ان کی محبت روپیہ جمع کرنے اور اسے سنبھال کر رکھنے میں ہوتی ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ انہیں ایک دن مرجانا ہے، ان بخیلوں کے بارے میں ایک شاعر کا قول ہے ؎

أَأَخِيَّ إِنَّ مِنَ الرِّجَالِ بَهِيْمَةً　　　فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ اللَّبِيْبِ الْمُبْصِرِ
فَطِنٌ بِكُلِّ مُصِيْبَةٍ فِيْ مَالِهٖ　　　فَإِذَا أُصِيْبَ بِدِيْنِهٖ لَمْ يَشْعُرِ

۱۔　اے بھائی! عقلمند لوگوں کی شکل میں بہت سے جانور بھی ہوتے ہیں۔

۲۔　جو اپنے مال کی ہر اونچ نیچ کو جانتے ہیں لیکن اگر ان کا دین چلا جائے تو انہیں محسوس بھی نہیں ہوتا۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

اَلْبُخْلُ دَاءٌ دَوِيٌّ لَا يَلِيْقُ بِذِيْ　　　مُرُوْءَةٍ لَا وَلَا عَقْلٍ وَلَا دِيْنِ
مَنْ آثَرَ الْبُخْلَ عَنْ وَفْرٍ وَعَنْ جِدَةٍ　　　فَقَدْ لَعَمْرِيْ أَضْحٰى وَهُوَ مَغْبُوْنُ
يَا بُؤْسَ مَنْ مَنَعَ الدَّارَيْنِ حَقَّهُمَا　　　فَبَاءَ دُنْيَاهُ بَعْدَ الدِّيْنِ بِالدُّوْنِ

۱۔　بخل ایسی بیماری ہے جو کسی بامروت، عقلمند اور دیندار کے لائق نہیں۔

۲۔　جس نے مال و دولت حاصل کر کے بخل کیا مجھے زندگی کی قسم وہ دھوکے میں رہا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۳۔ ہائے افسوس! جس نے دنیا و آخرت کے حقوق ادا نہ کئے اس نے حقیر چیز کے بدلے اپنے دین کے بعد دنیا بھی بیچ ڈالی۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

إِذَا الْمَالُ لَمْ يَنْفَعْ صَدِيقًا وَلَمْ يُصِبْ ... قَرِيبًا وَلَمْ يُجْبَرْ بِهِ حَالُ مُعْدَمِ

فَعُقْبَاهُ أَنْ تَخْتَازَهُ كَفُّ وَارِثٍ ... وَلِلْبَاخِلِ الْمُورِثِ عُقْبَى التَّنَدُّمِ

۱۔ جب مال کسی دوست کو نفع نہ پہنچائے، کسی عزیز کے کام نہ آئے اور کسی تنگدست کی حاجت روائی نہ کرے۔

۲۔ تو انجام یہ ہوگا کہ مال تو وارث کے ہتھے چڑھے گا اور بخیل قیامت کی شرمندگی اپنے ساتھ لے جائے گا۔

جناب بشر کا قول ہے کہ بخیل کی ملاقات موجبِ ملال اور اسے دیکھنا دل کی سنگینی میں اضافہ کرتا ہے، عرب ایک دوسرے کو بخل اور بزدلی پر شرم دلایا کرتے تھے۔

شاعر کہتا ہے ؎

أَنْفِقْ وَلَا تَخْشَ إِقْلَالًا فَقَدْ قُسِمَتْ ... عَلَى الْعِبَادِ مِنَ الرَّحْمٰنِ أَرْزَاقُ

لَا يَنْفَعُ الْبُخْلُ مَعْ دُنْيَا مُوَلِّيَةٍ ... وَلَا يَضُرُّ مَعَ الْإِقْبَالِ إِنْفَاقُ

۱۔ خرچ کرتا رہ اور کمی کا خوف نہ کر، اللہ تعالیٰ نے بندوں کے رزق بانٹ دیئے ہیں۔

۲۔ دنیا سے جاتے ہوئے بخل کوئی فائدہ نہ دے گا اور سخاوت کوئی نقصان نہ پہنچائے گی۔

ایک اور شاعر کا قول ہے ؎

أَرَى النَّاسَ خُلَّانَ الْجَوَادِ وَلَا أَرَى ... بَخِيلًا لَهُ فِي الْعَالَمِينَ خَلِيلُ

وَإِنِّي رَأَيْتُ الْبُخْلَ يُزْرِي بِأَهْلِهِ ... فَأَكْرَمْتُ فِي الْعَالَمِينَ خَلِيلُ

۱۔ میں نے لوگوں کو اہلِ سخا کا تو دوست پایا ہے مگر دو عالم میں بخیل کا کسی کو دوست نہیں دیکھا۔

۲۔ میں نے دیکھا ہے کہ بخل بخیلوں کو ذلیل و خوار کرتا ہے لہٰذا میں نے بخل سے کنارہ کشی کر لی۔

بخیل کی ذلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ دوسرے کے لئے مال جمع کرتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

خروج کرنے سے تکلیف محسوس کرتا ہے اور اس کی فراوانی سے لطف اندوز نہیں ہوتا

ایسے آدمیوں کے لئے جناب وکیع کا قول ہے ؎

لَقَیِّمٌ لَا یَزَالُ یَلۡعَبُ وَفۡرًا لِوَارِثِہٖ وَیَدۡفَعُ عَنۡ حِمَاہُ

کَکَلۡبِ الصَّیۡدِ یُمۡسِکُ وَھُوَ طَاوٍ فَرِیۡسَتَہٗ لِیَاۡکُلَہٗ سِوَاہُ

۱۔ بخیل ہمیشہ اس کے وارثوں کے لئے مال اکٹھا کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۲۔ شکاری کتے کی طرح ہے جو بھوکا ہونے کے باوجود شکار کی حفاظت کرتا ہے تاکہ اسے دوسرے کھائیں۔

ایک ضرب المثل ہے کہ بخیل کے مال کی آنے والے وارث کو خوشخبری دے دو۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے میں بخیل کا فیصلہ نہیں کرسکتا کیونکہ وہ اپنے بخل کی وجہ سے اپنے حق سے زیادہ لینے کی کوشش کرتا ہے اور ایسا آدمی امانت دار نہیں ہوتا۔

ابلیس لعین بخل کو پسند کرتا ہے

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی، آپ نے پوچھا تجھے کونسا آدمی پسند، کونسا ناپسند ہے، ابلیس نے کہا مجھے مومن بخیل پسند ہے مگر گنہگار سخی پسند نہیں، آپ نے پوچھا وہ کیوں؟ ابلیس نے کہا اس لئے کہ بخیل کو تو اس کا بخل ہی لے ڈوبے گا مگر فاسق سخی کے متعلق مجھے یہ خطرہ ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اسکی سخاوت کے باعث معاف نہ فرمادے۔ پھر ابلیس جاتے ہوئے کہتا گیا کہ اگر آپ یحییٰ پیغمبر نہ ہوتے تو میں (راز کی یہ باتیں) کبھی نہ بتلاتا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۲۶

طُولِ اَمل

امید قلیل کا سہارا اور فرمانِ نبوی فرمانِ نبوی ہے کہ میں تم پر دو چیزوں کے تسلط سے ڈرتا ہوں طُولِ اَمل یعنی لمبی امیدیں اور خواہشات کی پیروی، بے شبہ طویل امیدیں آخرت کی یاد بھلا دیتی ہیں اور خواہشات کی پیروی حق وصداقت سے روک دیتی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ میں تین شخصوں کے لئے تین چیزوں کا ضامن ہوں دنیا میں ہمہ تن غرق دنیا کے حریص اور بخیل کے لئے دائمی فقر، دائمی مشغولیت اور دائمی غم مقدر کیا گیا ہے۔

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حمص والوں سے کہا تمہیں شرم نہیں آتی تم ایسے مکانات بناتے ہو جن میں تمہیں نہیں رہنا، ایسی امیدیں رکھتے ہو جنہیں نہیں پاسکتے اور ایسا سامان جمع کرتے ہو جسے اپنے مصرف میں نہیں لاتے۔ تم سے پہلی امتوں نے عالیشان عمارتیں بنوائیں، بہت مال و دولت جمع کیا اور طویل ترین امیدیں رکھیں مگر ان کی امیدیں فریب نکلیں اور ان کا جمع کردہ مال برباد اور ان کی عمارتیں قبریں بن گئیں۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ نے حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر تم اپنے دوست سے آرزوئے ملاقات رکھتے ہو تو پیوند لگا کپڑا پہنو، پرانا جوتا استعمال کرو، امیدیں کم کرو اور پیٹ بھر کر نہ کھاؤ۔

حضرتِ آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو پانچ باتوں کی وصیت کی اور فرمایا اپنی اولاد کو بھی یہی وصیت کرنا، عاجنی دنیا پر مطمئن نہ ہونا میں جاودانی جنت میں مطمئن تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہاں سے نکال دیا۔ عورتوں کی خواہشات پر کام نہ کرنا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں نے اپنی بیوی کی خواہش پر شجرِ ممنوعہ کھا لیا اور شرمندگی اٹھائی۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے اس کا انجام سوچ لو، اگر میں انجام سوچ لیتا تو جنت سے نہ نکالا جاتا۔ جس کام سے تمہارا دل مطمئن نہ ہو اس کام کو نہ کرو کیونکہ جب میں نے شجرِ ممنوعہ کھایا تو میرا دل مطمئن نہیں تھا مگر میں اس کے کھانے سے باز نہ رہا۔ کام کرنے سے پہلے مشورہ کر لیا کرو کیونکہ اگر میں فرشتوں سے مشورہ کر لیتا تو مجھے یہ تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔

مجاہد کا قول ہے، مجھ سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ صبح کو شام کی فکر نہ کرو اور شام کو دوسری صبح کی فکر نہ کرو، موت سے پہلے زندگی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو غنیمت سمجھو کیونکہ پتہ نہیں کل تمہارا کیا حال ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے کما حقہٗ شرم کرو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم سب جنت میں جانے کی تمنا رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی ہاں، آپ نے فرمایا امیدیں کم کرو اور اللہ تعالیٰ سے کما حقہٗ شرم کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم اللہ سے شرم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حیا وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو، حیا یہ ہے کہ تم قبروں اور ان کی تکالیف کو یاد کرو، پیٹ کو حرام سے محفوظ رکھو، دماغ کو برے خیالات کی آماجگاہ نہ بناؤ اور جو شخص آخرت کی عزت چاہتا ہے وہ دنیاوی زینتوں کو ترک کر دے، یہی حقیقی شرم ہے اور اسی سے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے اس امت کی اولین نیکی زہد اور یقینِ کامل ہے اور اس کی ہلاکت کا آخری سبب بخل اور جھوٹی امیدیں ہیں۔

ارشاداتِ صحابہ

حضرتِ ام المنذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا اے لوگو! اللہ سے شرم کرو، صحابہ کرام نے عرض کیا کس طرح یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تم وہ کچھ جمع کرتے ہو جو کھاتے نہیں، وہ امیدیں رکھتے ہو جو پا نہیں سکتے اور ایسے مکانات بناتے ہو جن میں تمہیں ہمیشہ نہیں رہنا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرتِ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک ماہ کے قرض پر ایک سو دینار میں لونڈی خریدی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا تمہیں تعجب نہیں ہوا، اسامہ نے ایک ماہ کے قرض پر لونڈی خریدی ہے، اس کی امیدیں بہت طویل ہیں، ربِ ذوالجلال کی قسم میں آنکھیں کھولتا ہوں تو مجھے اتنی امید نہیں ہوتی کہ پلکیں ایک دوسرے سے ملیں گی یا اللہ تعالٰے اس سے پہلے میری روح قبض فرمالے گا، میں تو نگاہ اٹھانے کے بعد نگاہ کی واپسی کی امید نہیں رکھتا، لقمہ منہ میں ڈال کر اسے چبانے تک زندگی کی امید نہیں رکھتا پھر ارشاد فرمایا اے لوگو! اگر تم عقلمند ہو تو اپنے آپ کو مردوں میں شامل سمجھو، ربِ ذوالجلال کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم پر ایک وقتِ مقرر (موت) آئے گا جس کو تم ٹال نہیں سکو گے۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم مٹی سے مسح فرمالیتے، میں عرض کرتا حضور پانی قریب ہے آپ فرماتے کیا خبر میں پانی تک پہنچ سکوں یا نہ پہنچ سکوں۔

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لکڑیاں لیں، ایک کو سامنے دوسری کو پہلو میں اور تیسری کو دور نصب فرمایا اور فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر جانتا ہے، فرمایا یہ انسان ہے، یہ موت ہے اور یہ وہ انسان کی امیدیں ہیں، آدمی امیدوں کے پیچھے بھاگتا ہے مگر راستہ میں اسے موت آلیتی ہے۔

حضرتِ عیسٰی علیہ السلام کا ایک واقعہ

مروی ہے کہ حضرتِ عیسٰی علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور ایک بوڑھا پھاوڑے سے زمین کھود رہا تھا، آپ نے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگی اے اللہ اس سے زندگی کی امید چھین لے، بوڑھے نے پھاوڑا رکھ دیا اور لیٹ گیا۔ جب کچھ دیر گذر گئی تو آپ نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ اسے اس کی امیدیں لوٹا دے بوڑھا کھڑا ہو گیا اور پھاوڑے سے زمین کھودنے لگا تو آپ نے اس کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگا، کام کرتے ہوئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میرے دل میں خیال آیا کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں، کب تک یہ کام کرتا رہوں گا لہذا میں نے پھاوڑا رکھ دیا اور لیٹ گیا، کچھ دیر بعد میرے دل میں خیال آیا تجھے زندگی گذارنے کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے چنانچہ میں پھاوڑا سنبھال کر پھر کھڑا ہو گیا اور کام کرنے لگا۔

باب ۲۷

عبادت گزاری و ترکِ حرام

طاعت کے معنیٰ فرائض کی ادائیگی، حرام چیزوں سے پرہیز اور حدودِ شرع پر کاربند ہونا ہے، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرمانِ الٰہی وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کرتا رہے۔

طاعت کی حقیقت

طاعت کی حقیقت اللہ تعالیٰ کی معرفت، خوفِ خدا، اللہ تعالیٰ سے امید اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا ہے، وہ بندہ جو ان اوصاف سے خالی ہوتا ہے وہ ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا لہذا طاعت اس وقت تک صحیح نہیں ہوتی جب تک کہ بندہ اللہ کی معرفت اور اس بے مثل، بے مثال قادر و خالق ربِ ذوالجلال کی تمام صفتوں پر ایمان نہیں لاتا۔

ایک بدوی نے حضرت محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم سے عرض کی کہ تم نے اللہ کو دیکھا ہے؟ اس کی عبادت کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں دیکھ کر عبادت کرتا ہوں پوچھا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا وہ آنکھوں کے نور سے نہیں دل کے ادراک سے دکھا جاتا ہے، اسے حواس نہیں پا سکتے، وہ اپنی لاتعداد نشانیوں سے پہچانا جاتا ہے، ان اوصاف سے موصوف ہے وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا، وہ آسمان و زمین کا مالک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بدوی بے ساختہ کہہ اٹھا اللہ جانتا ہے کہ اسے کس گھرانے میں اپنا رسول بھیجنا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باطنی علم کیا ہے

ایک عارف سے باطنی علم کے متعلق پوچھا گیا، انہوں نے کہا وہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے جسے وہ اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے اور کسی فرشتے اور انسان کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا اگر انسان ایک دانے کے برابر اللہ تعالیٰ کی عظمت پر یقین حاصل کرے تو وہ ہوا پہ اُڑے اور پانی پہ چلے، پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی معرفت کے ادراک پہ انسان کے اقرارِ عاجزانہ کو ایمان قرار دیا اور عطا کردہ نعمتوں پر انسان کے شکر نہ کر سکنے کے اعتراف کو شکر قرار دیا ہے۔

جناب محمود الوراق کے اشعار ہیں ۔

إِذَا كَانَ شُكْرِيْ نِعْمَةَ اللّٰهِ نِعْمَةً ... عَلَيَّ لَهُ فِيْ مِثْلِهَا يَجِبُ الشُّكْرُ

فَكَيْفَ بُلُوْغُ الشُّكْرِ إِلَّا بِفَضْلِهِ ... وَإِنْ طَالَتِ الْأَيَّامُ وَاتَّصَلَ الْعُمُرُ

إِذَا مَسَّ بِالسَّرَّاءِ عَمَّ سُرُوْرُهَا ... وَإِنْ مَسَّ بِالضَّرَّاءِ عَقَّبَهَا الْأَجْرُ

وَمَا مِنْهُمَا إِلَّا لَهُ فِيْهِ نِعْمَةٌ ... تَضِيْقُ لَهَا الْأَوْهَامُ وَالْبَرُّ وَالْبَحْرُ

۱۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر میرا شکر کرنا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے جس پر شکر کرنا واجب ہے

۲۔ پس میں کیسے اس کے کرم کے بغیر شکریہ ادا کر سکتا ہوں اگرچہ مجھے بہت طویل زندگی بھی دے دی جائے۔

۳۔ جب انسان کو خوشی ملتی ہے تو مسرتیں عام ہو جاتی ہیں اور جب کوئی دکھ پہنچتا ہے تو اس کے بعد اسے بہترین اجر ملتا ہے۔

۴۔ ہر خوشی اور غمی میں اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت پوشیدہ ہے جو بحر و بر میں نہیں سما سکتی۔

جب معرفتِ خداوندی حاصل ہو جائے تو بندگی کا اقرار لازمی ہے اور جب ایمان دل میں جاگزیں ہو جائے، رب تعالیٰ کی طاعت واجب ہو جاتی ہے۔

ایمان کی دو قسمیں ہیں ظاہر اور باطن، زبان سے اقرار کو ظاہر اور دل سے تصدیق کو باطن کہتے ہیں، قربِ خداوندی اور عبادت و اطاعت میں مومنوں کے مختلف درجات ہیں مگر ایمان میں سب برابر کے شریک ہیں۔ جو مومن توکل، اخلاص اور اللہ کی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

رضا جوئی میں جتنا حصہ رکھتا ہے اسی قدر اس کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔

اخلاص یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالٰے سے اپنے اعمال کے اجر کا طالب نہ ہو۔ اس لئے کہ جو شخص ثواب کی امید اور عذاب کے خوف سے عبادت کرتا ہے اس کا اخلاص مکمل نہیں ہوتا کیونکہ اس نے تو اپنی بھلائی کے لئے عبادت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بُرے کتے کی طرح نہ بنو جو ڈر کے مارے کام کرتا ہے، نہ ہی برے مزدور کی طرح بنو جو اجرت کے بغیر کام ہی نہیں کرتا، فرمانِ الٰہی ہے :۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ	اور بعض لوگوں سے وہ ہے جو
عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ	کنارے پر اللہ کی عبادت کرتا ہے
اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ	اگر اسے بھلائی ملے تو وہ مطمئن ہو جاتا
انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ	ہے اور اگر اسے آزمائش پڑے
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔	تو اپنے منہ واپس پلٹ جائے
	دنیا اور آخرت کو خسارے میں دیا۔

اگر اللہ تعالٰے اعمال پر اجر نہ دیتا تب بھی اس کے احسانات اور انعامات اتنے ہیں کہ ہم پر اس کی عبادت اور اطاعت ضروری تھی چہ جائیکہ اس کا حکم بھی ہو اور اجر کا وعدہ بھی ہو۔

توکل یہ ہے کہ انسان حاجت مندی کے وقت اللہ تعالٰے پر اعتماد کرے، ضرورت کے وقت اسی کی طرف رجوع کرے اور مصائب کے نزول میں اطمینانِ قلب اور کامل سکون کا ثبوت فراہم کرے کیونکہ متوکل آدمی خوب جانتا ہے کہ مصائب کا ورود اللہ ہی کی طرف سے ہے، وہ خیر و شر کے ہر کام کو باپ بیٹے، مال و دولت کی طرف سے نہیں خالقِ کائنات کی طرف سے سمجھتے ہیں اور کسی بھی حالت میں اللہ تعالٰے کے سوا کسی اور پر اعتماد نہیں کرتے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے :۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ	جو اللہ پر توکل رکھتا ہے پس اللہ
حَسْبُهٗ۔	اسے کافی ہے۔

رضا کا معنی یہ ہے کہ انسان اللہ کے جاری کردہ امور کو مسکراتے ہوئے قبول کرے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بعض علماء کا قول ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو اس کی رضا پر راضی ہے، حکماء کا قول ہے کہ بہت سی مسرتیں بیماری ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریاں شفاء ہوتی ہیں، کسی شاعر کا قول ہے ؎

كَمْ نِعْمَةٍ مَطْوِيَّةٍ لَكَ بَيْنَ اَثْنَاءِ النَّوَائِبْ
وَمَسَرَّةٍ قَدْ اَقْبَلَتْ مِنْ حَيْثُ تُرْتَقَبُ الْمَصَائِبْ
فَاصْبِرْ عَلٰى حَدَثَانِ دَهْرِكَ فَلِلْاُمُوْرِ لَهَا عَوَاقِبْ
وَلِكُلِّ كَرْبٍ فُرْجَةٌ وَلِكُلِّ خَالِصَةٍ شَوَائِبْ

۱۔ کتنی نعمتیں ایسی ہیں جو مصائب سے گھری ہوئی ہیں۔
۲۔ اور کتنی مسرتیں ایسی ہیں جو مصائب کی طرح نازل ہوئیں۔
۳۔ خوشی اور غم دونوں میں صبر کر کیونکہ ہر کام کا ایک انجام ہوتا ہے۔
۴۔ ہر غم کے بعد خوشی ہے اور ہر خوبی میں برائی بھی پوشیدہ ہے۔

ہمارے لئے یہ ارشادِ ربانی کافی ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہوتی ہے (القرآن)۔ بندہ کی عبادت اور طاعت حب دنیا ترک کئے بغیر نامکمل رہتی ہے۔

ایک دانشور کا قول ہے کہ بہترین نصیحت وہ ہے جو دل پر کوئی حجاب نہ رہنے دے اور یہ حجابات دنیاوی تعلقات ہیں (یعنی اس نصیحت سے تمام دنیاوی تعلقات دل سے منقطع ہو جائیں)۔ ایک اور حکیمانہ مقولہ ہے کہ دنیا ایک لمحہ ہے اسے طاعت و بندگی میں گزار دے۔

ابوالولید الباجی کا قول ہے ؎

اِذَا كُنْتُ اَعْلَمُ عِلْمًا يَقِيْنًا بِاَنَّ جَمِيْعَ حَيَاتِيْ كَسَاعَةْ
فَلِمَ لَا اَكُوْنُ ضَنِيْنًا بِهَا وَ اَجْعَلُهَا فِيْ صَلَاحٍ وَّطَاعَةْ

۱۔ جب تم خوب اچھی طرح جانتے ہو کہ تمہاری زندگی ایک ساعت سے زیادہ نہیں۔
۲۔ تو تم اسے احتیاط سے کیوں خرچ نہیں کرتے اسے طاعت و عبادت میں کیوں بسر نہیں کرتے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! میں موت کو ناپسند کرتا ہوں، آپ نے فرمایا تیرا مال وغیرہ ہے؟ عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا مال کو پہلے بھیجدو کہ آدمی اپنے مال کے ساتھ ہوگا۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ تین چیزوں میں بھلائی ہے، بولنے، دیکھنے اور چپ رہنے میں، جس کا بولنا ذکرِ خدا نہیں وہ بولنا لغو ہے، جس کا دیکھنا عبرت کی نگاہ سے نہیں وہ دیکھنا سہو ونسیان ہے اور جس کی خاموشی اپنے انجام پر غور کرنے کے لئے نہیں اس کی خاموشی بیکار ہے کیونکہ تفکر ہی سے دنیاوی میلان ختم ہوتا ہے، پسندیدہ چیزوں کی تمام چھا جاتی ہے اور انسان غور و فکر کا عادی ہو جاتا ہے۔

ہر انسان کو حرام چیزوں کی طرف نگاہ نہیں ڈالنی چاہئے کیونکہ نظر ایک ایسا تیر ہے جو خطا نہیں ہوتا اور یہ ایک زبردست قوت ہے۔ فرمانِ نبوی ہے نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے خوفِ خدا کی وجہ سے اس حرام سے بچا لیا، اللہ تعالےٰ اسے ایسا ایمان عطا کرے گا جس کی لذت وہ اپنے دل کی گہرائیوں میں محسوس کریگا۔

حکماء کا قول ہے جس نے اپنی نگاہ کو آوارہ چھوڑ دیا اس نے بے انتہا شرمندگی اٹھائی، یہ آزاد نگاہی انسان کو بے نقاب کر دیتی ہے، اسے ذلیل وخوار کرتی ہے اور جہنم میں طویل مدت تک رہنے کو اس پر واجب کر دیتی ہے اپنی نظر کی حفاظت کر، اگر تو نے اسے آوارہ چھوڑ دیا تو برائیوں میں گھر جائیگا اور اگر تو نے اس پر قابو پا لیا تو تمام اعضائے بدن تیرے مطیع ہو جائیں گے۔

افلاطون سے پوچھا گیا کہ دل کے لئے زیادہ نقصان پہنچانے والی چیز کان ہے یا آنکھ؟ اس نے کہا یہ دونوں دل کے لئے پرندے کے دو پروں کی طرح ہیں، وہ انہیں کی قوت سے اڑتا ہے، جب ان میں سے کوئی پر ٹوٹ جاتا ہے تو وہ اڑنے میں بہت دشواری محسوس کرتا ہے۔

جناب محمد بن منصور کا قول ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ذی عقل کے لئے یہ سزا رکھ دی ہے کہ وہ ہر اس چیز کے دیکھنے پر مجبور ہوتا ہے جس سے وہ نفرت کرتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک زاہد نے کسی شخص کو دیکھا، وہ ایک لڑکے سے ہنسی مذاق کر رہا تھا، زاہد نے اس سے کہا اے عقل کے اندھے! تجھے کراماً کاتبین اور محافظ فرشتوں سے بھی شرم نہیں آتی جو تیرے اعمال لکھ کر انہیں محفوظ کرتے جا رہے ہیں اور تیری ان برائیوں کے گواہ بن رہے ہیں اور تیری ایسی پوشیدہ برائیوں سے واقفیت حاصل کر رہے ہیں جن کو تو لوگوں کے سامنے کرنے سے گھبراتا ہے۔

قاضی الارجانی کہتے ہیں :-

۱- اے میری دو آنکھو! تم نے غلط نگاہی سے کام لیکر میرے دل کو بہت بری جگہ پر لا کھڑا کیا ہے۔

۲- اے میری آنکھو! میرے دل کو گمراہ کرنے سے رک جاؤ، تم دو ہو کر ایک کو قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ آنکھیں شیطان کا جال ہیں، آنکھ سریع الاثر عضو ہے اور بہت ہی جلد شکست کھا جاتا ہے، جس کسی نے اپنے اعضائے بدن کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں استعمال کیا، اس کی امید بر آئی اور جس نے اپنے اعضائے بدن کو خواہشات کے پیچھے لگا دیا، اس کے اعمال باطل ہو گئے۔

حضرتِ عبداللہ بن مبارک کی نصائح

حضرتِ عبداللہ بن مبارک نے کہا ہے ایمان کی حقیقت رسولوں کی لائی ہوئی کتابوں کی تصدیق کو کہا جاتا ہے جو قرآن کی تصدیق کرتا ہے اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے اسے جہنم سے نجات مل گئی۔

جو حرام کردہ چیزوں سے کنارہ کش ہوا وہ توبہ پر مائل ہوا، جس نے رزقِ حلال کھایا وہ متقی بن گیا، جس نے فرائض کو انجام دیا اس کا اسلام مکمل ہو گیا، جس نے زبان کو راست گو بنایا وہ ہلاکت سے بچ گیا، جس نے ظلم کو ناپسند کیا وہ قصاص سے بچ گیا، جس نے سنن کو ادا کیا، اس کے اعمال پاکیزہ ہو گئے اور جس نے خلوص سے اللہ کی عبادت کی اس کے اعمال مقبول ہو گئے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے وصیت فرمائیے، آپ نے فرمایا پاکیزہ ہنر اختیار کر، نیک عمل کر، اللہ تعالیٰ سے ہر دن کا رزق طلب کرتا رہ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر۔ اور ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نیک اعمال پر نہ اترائے کیونکہ یہ اعمال کے لئے ایک عظیم ہلاکت ہے، ایسا آدمی عمل کر کے اللہ تعالےٰ پر احسان دھرتا ہے حالانکہ اسے یہ علم نہیں ہوتا کہ اس کا عمل مقبول ہوا یا نہیں، ایسے گناہ جن کے بعد ندامت اور پشیمانی ہو اس عبادت سے اچھے ہیں جس میں تکبر اور ریا شامل ہو۔

فرمانِ الٰہی ہے وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ

بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا میں نیک عمل کر کے اترایا کرتے تھے، آخرت میں ان کی وہ نیکیاں برائیوں کی شکل میں ظاہر ہوں گی۔ ایک بزرگ جب یہ آیت پڑھتے تو فرمایا کرتے کہ دکھلاوے کی عبادت کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے اور فرمانِ الٰہی "اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کر" سے بھی بعض علماء نے ریا کی شرکت مراد لی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے آخر میں قرآنِ مجید کی یہ آیت نازل ہوئی :۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ	اور ڈرو اس دن سے جس میں
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى	تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ	ہر نفس کو اپنے اعمال کا پورا بدلہ
لَا يُظْلَمُوْنَ۔	دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔

محمد بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

مَضٰى اَمْسُكَ الْاَدْنٰى شَهِيْدًا مُعَدَّلًا	وَيَوْمُكَ هٰذَا بِالْفِعَالِ شَهِيْدٌ
فَاِنْ تَكُ بِالْاَمْسِ اقْتَرَفْتَ اِسَاءَةً	فَثَنِّ بِاِحْسَانٍ وَاَنْتَ حَمِيْدٌ
وَلَا تُرْجِ فِعْلَ الْخَيْرِ مِنْكَ اِلٰى غَدٍ	لَعَلَّ غَدًا يَاْتِيْ وَاَنْتَ فَقِيْدٌ

www.muftiakhtarrazakhan.com

۱- تیرا کثیر وقت گزر چکا، اس بقیہ تھوڑے کو کام میں لا اس طرح کہ تو عادل گواہ ہو اور تیرے یہ افعال تیری نیک خصلتوں کی شہادت دیں گے۔

۲- اگر تو نے گذشتہ دنوں میں برائیاں اکٹھی کر لی ہیں تو اب نیکیاں کر، تو نیکبخت ہو جائے گا۔ ۳- اچھی بات کو کل پر نہ ڈال کل آئے اور تو نہ ہو۔

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

تَعْجِلُ الذَّنْبَ بِمَا تَشْتَهِیْ　　وَتَأْمُلُ التَّوْبَۃَ فِیْ قَابِلٍ

وَالْمَوْتُ یَأْتِیْ بَعْدَ ذَا غَفْلَۃٍ　　مَا ذٰلِكَ فِعْلَ الْحَازِمِ الْعَاقِلِ

۱- بری خواہشات کو جلد پورا کرتا ہے اور توبہ کو کل پر ڈال دیتا ہے۔

۲- ایسی غفلت میں موت آجائیگی، یہ عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی حضرت سلیمان علیہ السلام کو نصائح

حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا تین چیزیں مومن کی پرہیز گاری پر دلالت کرتی ہیں نہ پائے کی صورت میں بہترین توکل پا لینے کی صورت میں بہترین رضا اور ختم ہو جانے کی صورت میں بہترین صبر۔

ایک حکیم کا قول ہے کہ جس نے مصائب پر صبر کیا اس نے مقصود کو پا لیا۔

شاعر کہتا ہے ؎

عَلَیْكَ بِالصَّبْرِ اِنْ تَاْتِیْكَ نَائِبَۃٌ　　مِنَ الزَّمَانِ وَلَا تَرْكَنْ اِلَی الْجَزَعِ!

وَاِنْ تَعَرَّضَتِ الدُّنْیَا بِزِیْنَتِہَا　　فَالصَّبْرُ عَنْہَا وَاٰیِلُ الْخَیْرِ وَالْوَرَعِ

فَجَاهِدِ النَّفْسَ قَسْرًا فِیْہَا اَبَدًا　　تَلْقَ الَّذِیْ تَرْتَجِیْہِ غَیْرَ مُمْتَنِعٍ

۱- اگر تجھ پر زمانہ کوئی مصیبت نازل کرے تو صبر کر، آہ و فغاں نہ کر۔

۲- اگر دنیا اپنے تمام تر حسن کے باوجود تجھ سے منہ پھیر لے تو صبر کر کیونکہ یہ تقویٰ اور نیکی کی نشانی ہے۔

۳- اپنے نفس کو صبر اور تقویٰ پر مجبور کر، پھر تو اس فضیلت کو پالے گا جسکی تو تمنا رکھتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ مَا يُرْجٰى وَلَمْ يَزَلْ دَائِمًا يُعِيْنُ
فَاصْبِرْ وَاِنْ طَالَتِ اللَّيَالِيْ فَرُبَّمَا سَاعَدَ الْحَزُوْنُ
وَرُبَّمَا نِيْلَ بِاصْطِبَارٍ مَا قِيْلَ هَيْهَاتَ مَا يَكُوْنُ

۱- صبر حصولِ مقصود کی کلید ہے اور ایک دائمی مددگار ہے۔

۲- اگر دکھ کی رات طویل ہو جائے تو صبر کر کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دکھ کا انجام مسرت ہوتا ہے۔

۳- اور ایسا اوقات صبر کرنے والے کو صبر کرنے کے بعد پچھتانا نہیں پڑتا۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

اَلصَّبْرُ اَوْثَقُ عُدْوَةِ الْاِيْمَانِ وَمَجَنَّةٌ مِنْ نَزْغَةِ الشَّيْطَانِ
اَلصَّيْدُ فِيْهِ عَوَاقِبُ مَحْمُوْدَةٌ وَالطَّيْشُ فِيْهِ عَوَاقِبُ الْخُسْرَانِ
فَاِذَا لَقِيْتَ مِنَ الزَّمَانِ مُلِمَّةً وَكَذَاكَ فِيْنَا عَادَةُ الْاَزْمَانِ
فَتَدَرَّعِ الصَّبْرَ الْجَمِيْلَ تَيَقُّنًا اِنَّ التَّصَبُّرَ نَاشِدُ الرِّضْوَانِ

۱- صبر ایمان کی مضبوط رسی اور شیطانی وساوس کے لئے ڈھال ہے۔

۲- صبر کا انجام بہترین اور غصے کا انجام بدترین ہوتا ہے۔

۳- اگر تجھے زمانہ کوئی دکھ دے تو سمجھ لے کہ شروع ہی سے ایسا ہوتا ہے۔

۴- اس یقینِ محکم کے ساتھ صبر کی زرہ پہن لے کہ صبر خوشنودیٔ خدا کا باعث ہے۔

اور صبر کی کئی اقسام ہیں، پابندی سے فرائضِ خداوندی کا ادا کرنا اور ان کے بہترین اوقات کا خیال رکھنا، عبادت پر صبر، دوستوں اور ہمسائیوں کی زیادتیوں پر صبر، مرض پر صبر، فقر پر صبر، گناہوں، ناجائز خواہشات، شیطانی وساوس اور اعضائے جسمانی کو غیر ضروری کاموں میں استعمال کرنے سے صبر وغیرہ۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۲۸

ذکرِ مرگ

فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

اَکْثِرُوْا مِنْ ذِکْرِ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ۔ لذتوں کو مٹانے والی (یعنی موت) کو بہت یاد کیا کرو۔

اس فرمان میں یہ اشارہ ہے کہ انسان موت کو یاد کر کے دنیاوی لذتوں سے کنارہ کش ہو جائے تاکہ اسے بارگاہِ ربوبیت میں مقبولیت حاصل ہو۔

موت کو یاد کرنے والا شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا

فرمانِ نبوی ہے اگر تمہاری طرح جانور موت کو جان لیتے تو ان میں کوئی موٹا جانور کھانے کو نہ ملتا۔ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ! کسی کا حشر شہیدوں کے ساتھ بھی ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں جو شخص دن رات میں بیس مرتبہ موت کو یاد کرتا ہے وہ شہید کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔

اس فضیلت کا سبب یہ ہے کہ موت کی یاد دنیا سے دل اچاٹ کر دیتی ہے اور آخرت کی تیاری پر اکساتی ہے لیکن موت کو بھول جانا انسان کو دنیاوی خواہشات میں منہمک کر دیتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ موت مومن کے لئے ایک تحفہ ہے اس لئے کہ مومن دنیا میں قید خانے جیسی زندگی بسر کرتا ہے، اسے اپنی خواہشاتِ نفسانی کی اور شیطان کی مدافعت کرنا پڑتی ہے اور یہ چیز کسی مومن کے لئے عذاب سے کم نہیں مگر موت اسے ان مصائب سے یاد دلاتی ہے لہذا یہ اس کے لئے تحفہ ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ موت مسلمان کے لئے کفارہ ہے، مسلمان سے مراد وہ مومنِ کامل ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اس میں مومنوں کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اخلاقِ حسنہ پائے جائیں اور وہ ہر کبیرہ گناہ سے بچتا ہو، ایسے شخص کی موت اس کے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور فرائض کی ادائیگی اسے گناہوں سے منزہ و پاک کر دیتی ہے۔

حضرتِ عطا خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی مجلس سے گزرے جس میں لوگ زور زور سے ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اپنی مجلس میں لذتوں کو فنا کر دینے والی چیز کا ذکر کرو، پوچھا گیا حضور وہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ موت ہے۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کو کثرت سے یاد کرو، اس سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور دنیا سے بے رغبتی بڑھتی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ موت جدائی ڈالنے کے لئے کافی ہے۔ آپ نے مزید ارشاد فرمایا کہ موت سب سے بڑا ناصح ہے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ نے ایسی جماعت کو دیکھا جو ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا موت کو یاد کرو رب ذوالجلال کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جو میں جانتا ہوں اگر وہ تمہیں معلوم ہو جائے تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں ایک مرتبہ ایک شخص کی بہت تعریف کی گئی، آپ نے فرمایا کیا وہ موت کو یاد کرتا ہے؟ عرض گیا کہ ہم نے کہیں نہیں سنا۔ تب آپ نے فرمایا کہ پھر وہ ایسا نہیں ہے جیسا تم خیال کرتے ہو۔

بزرگانِ دین کے ارشادات

حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں دسواں شخص تھا جو (ایک دن) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھا، ایک انصاری جوان نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ باعزت اور ہوشیار کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو موت کو بہت یاد کرتا ہے اور اس کے لئے زبردست تیاری کرتا ہے وہ ہوشیار ہے اور ایسے ہی لوگ دنیا اور آخرت میں باعزت ہوتے ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جنابِ حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ موت نے دنیا کو ذلیل کر دیا ہے اس میں کسی عقلمند کے لئے مسرت ہی نہیں ہے۔ جناب ربیع بن خیثم کا قول ہے کہ مومن کے لئے موت کا انتظار سب انتظاروں سے بہتر ہے۔ مزید فرمایا کہ ایک دانا نے اپنے دوست کو لکھا اے بھائی! اس جگہ جانے سے پہلے جہاں آرزو کے باوجود بھی موت نہیں آئے گی (اس جگہ) موت سے ڈر اور نیک عمل کر۔

امام ابنِ سیرین کی محفل میں جب موت کا تذکرہ کیا جاتا تو ان کا ہر عضو سن ہو جاتا تھا۔

حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا دستور تھا کہ ہر رات علماء کو جمع کرتے، موت، قیامت اور آخرت کا ذکر کرتے ہوئے اتنا روتے کہ معلوم ہوتا جیسے جنازہ سامنے رکھا ہے۔

جناب ابراہیم التیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مجھے موت اور اللہ کے حضور حاضری کی یاد نے دنیا کی لذتوں سے ناآشنا کر دیا ہے۔ حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس نے موت کو پہچان لیا اس سے تمام دنیا کے دکھ، درد ختم ہو گئے۔

جناب مطرف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کوئی شخص بصرہ کی مسجد کے وسط میں کھڑا کہہ رہا تھا کہ موت کی یاد نے خوفِ خدا رکھنے والوں کے جگر ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے، رب کی قسم تم انہیں ہر وقت بے چین پاؤ گے۔

حضرتِ اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم جب بھی حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے، وہاں جہنم، قیامت اور موت کا ذکر سنتے۔

حضرتِ ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی سنگدلی کی شکایت کی تو انہوں نے کہا موت کو یاد کیا کرو، تمہارا دل نرم ہو جائے گا، اس نے ایسا ہی کیا اور اس کا دل نرم ہو گیا، وہ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کا شکریہ ادا کیا۔

موت کے ذکر پر عیسیٰ علیہ السلام کی حالت

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام جب موت کا ذکر سنتے تو ان کے جسم سے خون کے قطرے گرنے لگتے۔ حضرتِ داؤد علیہ السلام جب موت اور قیامت کا ذکر کرتے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تو ان کی سانس اکھڑ جاتی اور بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا، جب رحمت کا ذکر کرتے تو ان کی حالت سنبھل جاتی۔ جنابِ حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے، میں نے جس عقلمند کو دیکھا اس کو موت سے لرزاں اور غمگین پایا۔

حضرتِ عمر بن العزیز رضی اللہ عنہ نے ایک عالم سے کہا مجھے نصیحت کرو، انہوں نے کہا تم خلیفہ ہونے کے باوجود موت سے نہیں بچ سکتے، تمہارے آباء واجداد میں آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ہر کسی نے موت کا جام پیا ہے اب تمہاری باری ہے۔ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو بہت دیر تک روتے رہے۔

حضرتِ ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے ایک گوشے میں قبر کھود رکھی تھی اور دن میں کئی مرتبہ اس میں جاکر سوتے اور ہمیشہ موت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے، اگر میں ایک لمحہ بھی موت کی یاد سے غافل ہو جاؤں تو سارا کام بگڑ جائے۔

حضرتِ مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اس موت نے دنیاداروں سے ان کی دنیا چھین لی ہے پس اللہ تعالےٰ سے ایسی نعمتوں کا سوال کرو جو دائمی ہیں۔

حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عنبسہ سے کہا موت کو اکثر یاد کیا کرو، اگر تم فراخ دست ہو تو یہ تم کو تنگدست کر دیگی اور اگر تم تنگدست ہو تو یہ تم کو ہمیشہ کی فراخ دستی عطا کر دے گی۔

جناب ابو سلیمان الدرانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے میں نے ام ہارون سے پوچھا کہ تجھے موت سے محبت ہے؟ وہ بولی نہیں، میں نے پوچھا کیوں؟ تو اس نے کہا میں جس شخص کی نافرمانی کرتی ہوں اس سے ملاقات کی تمنا کبھی نہیں کرتی، موت کے لئے میں نے کوئی کام نہیں کیا لہذا اسے کیسے محبوب سمجھوں۔

جناب ابو موسیٰ تمیمی کہتے ہیں کہ مشہور شاعر فرزدق کی بیوی کا انتقال ہو گیا تو اس کے جنازہ میں بصرہ کی مقتدر ہستیاں شریک ہوئیں جن میں حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے آپ نے فرمایا اے ابو فراس! تو نے اس دن کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا ساٹھ سال سے متواتر اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا اقرار کر رہا ہوں، جب اسے دفن کر دیا گیا تو فرزدق

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا ؎

أَخَافُ وَرَاءَ الْقَبْرِ إِنْ لَمْ تُعَافِنِيْ ... أَشَدَّ مِنَ الْقَبْرِ الْتِهَابًا وَأَضْيَقَا

إِذَا جَاءَنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِدٌ ... عَنِيْفٌ وَسَوَّاقٌ يَسُوْقُ الْفَرَزْدَقَا

لَقَدْ خَابَ مِنْ أَوْلَادِ آدَمَ مَنْ مَشٰى ... إِلَى النَّارِ مَغْلُوْلُ الْقِلَادَةِ أَزْرَقَا

۱- اے اللہ! اگر تو مجھے معاف کر دے، میں قبر کے افشار اور شعلوں سے خائف ہوں۔

۲- جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک سنگدل ہیبت ناک فرشتہ فرزدق کو ہنکائیگا۔

۳- بلاشبہ نسلِ آدم کا وہی شخص رسوا ہوا جسے طوق پہنا کر جہنم میں بھیجا گیا۔

قبور کے حسرت آگیں کتبات

اہلِ قبور کے لئے بعض شعراء نے کچھ عبرت آگیں اشعار کہے ہیں:-

قِفْ بِالْقُبُوْرِ وَقُلْ عَلٰى سَاحَاتِهَا ... مَنْ مِنْكُمُ الْمَغْمُوْرُ فِيْ ظُلُمَاتِهَا

وَمَنِ الْمُكَرَّمُ مِنْكُمُ فِيْ قَعْرِهَا ... قَدْ ذَاقَ بَرْدَ الْأَمْنِ مِنْ رَوْعَاتِهَا

أَمَّا السُّكُوْنُ لِذِي الْعُيُوْنِ فَوَاحِدٌ ... لَا يَسْتَبِيْنُ الْفَضْلُ فِيْ دَرَجَاتِهَا

لَوْ جَاوَبُوْكَ لَأَخْبَرُوْكَ بِأَلْسُنٍ ... تَصِفُ الْحَقَائِقَ بَعْدُ مِنْ حَالَاتِهَا

أَمَّا الْمُطِيْعُ فَنَازِلٌ فِيْ رَوْضَةٍ ... يُفْضِيْ إِلٰى مَا شَاءَ مِنْ دَوْحَاتِهَا

وَالْمُجْرِمُ الطَّاغِيْ بِهَا مُتَقَلِّبٌ ... فِيْ حُفْرَةٍ يَأْوِيْ إِلٰى حَيَّاتِهَا

وَعَقَارِبٌ تَسْعٰى إِلَيْهِ فَرُوْحُهُ ... فِيْ شِدَّةِ التَّعْذِيْبِ مِنْ لَدَغَاتِهَا

۱- قبروں کے صحنوں (قبرستان) میں کھڑا ہو کر ان سے پوچھ تم میں سے کون تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے،

۲- اور کون اس کی گہرائی میں باعزت طور پر امن و سکون میں ہے۔

۳- آنکھ والوں کے لئے ایک ہی سکون ہے اور مراتب کا تفاوت دکھائی نہیں دیتا۔

۴- اگر وہ تجھے جواب دیں تو اپنی زبانِ حال سے حالات کی حقیقت یوں بیان کریں گے۔

۵- جو مطیع اور فرمانبردار تھا وہ جنت کے باغوں میں جہاں چاہتا ہے سیر کرتا ہے۔

۶- اور بدبخت مجرم سانپوں کے مسکن والے ایک گڑھے میں تڑپ رہا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۷۔ اس کی طرف بچھو دوڑ دوڑ کر بڑھ رہے ہیں اور اس کی روح ان کی وجہ سے سخت عذاب میں ہے۔

حضرتِ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قبرستان سے یہ شعر پڑھتا ہوا گذرا ؎

اَتَیْتُ الْقُبُوْرَ فَنَادَیْتُہَا فَاَیْنَ الْمُعَظَّمُ وَالْمُحْتَقَرْ
وَاَیْنَ الْمُدِلُّ بِسُلْطَانِہٖ وَاَیْنَ الْمُزَکِّیْ اِذَامَا افْتَخَرْ

۱۔ میں نے قبرستان میں آکر پکارا کہ عزت دار فقیر کہاں ہے؟
۲۔ اپنی پاکدامنی پر فخر کرنے والا اور بادشاہِ وقت کہاں ہے؟

حضرتِ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے سوالات کا قبروں سے یہ جواب آیا ؎

تَفَانَوْا جَمِیْعًا فَمَا مُخْبِرٌ وَمَاتُوْا جَمِیْعًا وَمَاتَ الْخَبَرْ
تَرُوْحُ وَتَغْدُوْا بَنَاتُ الثَّرٰی فَتَمْحُوْا مَحَاسِنَ تِلْکَ الصُّوَرْ
فَیَاسَائِلِیْ عَنْ اُنَاسٍ مَضَوْا اَمَا لَکَ فِیْمَا تَرٰی مُعْتَبَرْ

۱۔ سب فنا ہو گئے، کوئی خبر دینے والا نہیں رہا سب کے سب مر گئے ان کے نشان بھی مٹ گئے۔
۲۔ صبح ہوتی ہے اور شام ہوتی ہے اور ان کی حسین صورتیں مٹی بگاڑتی چلی جاتی ہے۔
۳۔ اے گذرے ہوؤں کے متعلق پوچھنے والے کیا تو نے ان قبروں سے عبرت حاصل کی ہے؟

ایک اور قبر پر لکھا ہوا تھا ؎

تُنَاجِیْکَ اَجْدَاثٌ ھُنَّ صُمُوْتٌ وَسُکَّانُہَا تَحْتَ التُّرَابِ خُفُوْتٌ
اَیَا جَامِعَ الدُّنْیَا لِغَیْرِ بَلَاغَۃٍ لِمَنْ تَجْمَعُ الدُّنْیَا وَاَنْتَ تَمُوْتُ

۱۔ وہ قبریں جن کے رہنے والے منوں مٹی کے نیچے خاموش پڑے ہیں، زبانِ حال سے تجھے یہ کہہ رہی ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۲۔ اے لوگوں کے لئے دنیا جمع کرنے والے تجھے تو مر جانا ہے پھر یہ دنیا تو کس کے لئے جمع کرتا ہے؟

ابنِ سماک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں قبرستان سے گزرا، ایک قبر پر لکھا تھا ؎

يَمُرُّ اَقَارِبِيْ جَنْبَاتِ قَبْرِيْ ... كَاَنَّ اَقَارِبِيْ لَمْ يَعْرِفُوْنِيْ
ذَوُوْا الْمِيْرَاثِ يَقْتَسِمُوْنَ مَالِيْ ... وَمَا يَأْلُوْنَ اَنْ جَحَدُوْا دُيُوْنِيْ
وَقَدْ اَخَذُوْا سِهَامَهُمْ وَعَاشُوْا ... فَيَا لِلّٰهِ اَسْرَعَ مَا نَسُوْنِيْ

۱۔ میرے رشتہ دار میری قبر کے پہلو سے انجان بن کر گزر جاتے ہیں۔

۲۔ انہوں نے میرا مال تو تقسیم کر لیا مگر میرا قرض نہ اتارا۔

۳۔ اپنے اپنے حصے لے کر وہ خوش ہیں، ہائے افسوس! وہ مجھے کتنی جلدی بھول گئے ہیں!

ایک اور قبر پر یہ لکھا تھا ؎

اِنَّ الْحَبِيْبَ مِنَ الْاَحْبَابِ مُخْتَلَسٌ ... لَا يَمْنَعُ الْمَوْتَ بَوَّابٌ وَلَا حَرَسٌ!
فَكَيْفَ تَفْرَحُ بِالدُّنْيَا وَلَذَّتِهَا ... يَا مَنْ يُعَدُّ عَلَيْهِ اللَّفْظُ وَالنَّفَسُ
اَصْبَحْتَ يَا غَافِلًا فِي النَّقْصِ مُنْغَمِسًا ... وَاَنْتَ دَهْرَكَ فِي اللَّذَّاتِ مُنْغَمِسٌ
لَا يَرْحَمُ الْمَوْتُ ذَا جَهْلٍ لِغِرَّتِهِ ... وَلَا الَّذِيْ كَانَ مِنْهُ الْعِلْمُ يُقْتَبَسُ
كَمْ اَخْرَسَ الْمَوْتُ فِيْ قَبْرٍ وَقَفْتُ بِهِ ... عَنِ الْجَوَابِ لِسَانًا مَا بِهِ خَرَسٌ
قَدْ كَانَ قَصْرُكَ مَعْمُوْرًا لَهُ شَرَفٌ ... فَقَبْرُكَ الْيَوْمَ فِي الْاَجْدَاثِ مُنْدَرِسٌ

۱۔ موت نے دوست کو دوستوں کی محفل سے اُچک لیا اور کوئی دربان، چوکیدار اسے نہ بچا سکا۔

۲۔ وہ دنیاوی آسائشوں سے کیسے خوش ہو سکتا ہے جس کی ہر بات اور ہر سانس کو گنا جاتا ہے۔

۳۔ اے غافل! تو نقصان میں سرگرم ہے اور تیری زندگی خواہشات میں ڈوبی ہوئی ہے،

؎ ذرا کے تیر میں سب چل دیے ٹھا نہ سلام ... ذرا سی دیر میں کیا ہو گیا زمانے کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۴۔ موت کسی جاہل پر جہالت کے باعث اور کسی عالم پر علم کے سبب رحم نہیں کرتی۔
۵۔ موت نے کتنے بولنے والوں کو قبروں میں گونگا بنا دیا وہ جواب ہی نہیں دے سکتے۔
۶۔ کل تیرا محل عزت سے معمور تھا اور آج تیری قبر کا نشان بھی مٹ گیا ہے۔

ایک اور قبر پر لکھا تھا ؎

۱۔ جب میرے دوستوں کی قبریں اونٹ کی کوہانوں کی طرح بلند اور برابر ہوگئیں تو مجھے معلوم ہوا۔
۲۔ اگرچہ میں رویا اور میرے آنسو بہنے لگے مگر ا[illegible] کی آنکھیں اسی طرح ٹھہری رہیں (انہوں نے آنسو نہیں بہائے)

ایک طبیب کی قبر پر لکھا ہوا تھا ؎

قَدْ قُلْتُ لَمَّا قَالَ لِیْ قَائِلٌ ۔۔۔ قَدْ صَارَ لُقْمَانُ اِلٰی رَمْسِہٖ
فَاَیْنَ مَنْ یُوْصَفُ مِنْ طِبِّہٖ ۔۔۔ وَحَذْقَۃٍ فِی الْمَاءِ مَعْ حَبْسِہٖ
ھَیْہَاتَ لَا یَدْفَعُ عَنْ غَیْرِہٖ ۔۔۔ مَنْ کَانَ لَا یَدْفَعُ مِنْ نَفْسِہٖ

۱۔ جب کسی نے مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا کہ لقمان جیسا طبیب ودانشمند بھی اپنی قبر میں جا سویا۔
۲۔ کہاں ہے وہ جس کی طب میں شخصیت مسلم تھی اور اس جیسا کوئی ماہر نہ تھا۔
۳۔ جو اپنے آپ سے موت کو نہ ٹال سکا وہ دوسروں سے موت کو کیسے ٹالتا۔

ایک اور قبر پر لکھا ہوا تھا ؎

یَا اَیُّہَا النَّاسُ کَانَ لِیْ اَمَلٌ ۔۔۔ قَصَّرَ بِیْ عَنْ بُلُوْغِہِ الْاَجَلُ
فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ رَجُلٌ ۔۔۔ اَمْکَنَہٗ فِیْ حَیَاتِہِ الْعَمَلُ
مَا اَنَا وَحْدِیْ نُقِلْتُ حَیْثُ تَرٰی ۔۔۔ کُلٌّ اِلٰی مِثْلِہٖ سَیَنْتَقِلُ

۱۔ اے لوگو! میری بہت سی تمنائیں تھیں مگر موت نے انہیں پورا کرنے کی مہلت نہ دی۔
۲۔ اللہ سے ڈر اور اپنی زندگی میں نیک عمل کر۔
۳۔ میں اکیلا یہاں نہیں آیا بلکہ ہر کسی کو یہاں آنا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۲۹

آسمانوں کا ذکر اور دوسرے مباحث

روایت ہے کہ اللہ تعالٰی نے سب سے پہلے جوہر کو پیدا کیا، جب اس پر ہیبت کی نگاہ ڈالی تو وہ پگھل گیا اور خوفِ خدا سے کانپنے لگا جس سے وہ پانی بن گیا، پھر اللہ تعالٰی نے اس پر نگاہِ رحمت ڈالی تو آدھا پانی جم گیا جس سے عرش بنایا گیا، عرش کانپنے لگا تو اس پر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھ دیا جس سے وہ ساکن ہو گیا مگر پانی کو اسی طرح چھوڑ دیا گیا جو قیامت تک موجزن رہے گا، فرمانِ الٰہی ہے :-

وَ کَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ اللہ کا عرش پانی پر تھا۔

تخلیقِ کائنات

پھر جب پانی میں تلاطم خیز موجیں پیدا ہوئیں جن سے تہ بہ تہ دھوئیں کے بادل اٹھے اور جھاگ پیدا ہوئی اور اس سے زمین و آسمان بنائے گئے جو ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے پھر ان دونوں کے درمیان اللہ تعالٰی نے ہوا کو پیدا کیا جس کے دباؤ سے زمین و آسمان کے طبق ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ وَھِیَ دُخَانٌ۔

اہلِ حکمت کہتے ہیں، اللہ تعالٰی نے آسمانوں کو دھوئیں سے اس لئے پیدا فرمایا کہ دھواں باہم پیوست ہوتا ہے اور بلندیوں پر جا کر ٹھہرتا ہے، بخارات سے اس لئے پیدا نہیں فرمایا کہ وہ واپس لوٹ جاتے ہیں، یہ اللہ تعالٰی کے علم و حکمت کا ادنٰی کرشمہ ہے، پھر ارشادِ نبوی کے مطابق اللہ تعالٰی نے پانی کی طرف نظرِ رحمت کی تو وہ جم گیا۔

آسمانوں کے نام اور ان کے رنگ

زمین اور آسمانِ دنیا کی اور ہر آسمانِ دنیا سے دوسرے آسمان کا بُعد اور مسافت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پانچسو سال کے سفر کی دوری کے برابر ہے اور اسی طرح ہر آسمان کا اپنا اپنا حجم ہے، کہتے ہیں کہ پہلا آسمان دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے مگر کوہ قاف کی سبزی کی وجہ سے یہ ہرا نظر آتا ہے، اس آسمان کا نام رقیعہ ہے۔

دوسرے آسمان کا نام فیدوم یا ماعون ہے اور وہ ایسے لوہے کا ہے جس سے روشنی کی شعاعیں پھوٹی پڑتی ہیں۔

تیسرے آسمان کا نام ملکوت یا ہاریون ہے اور وہ تانبے کا ہے۔

چوتھے آسمان کا نام زاہرہ ہے اور وہ آنکھوں میں خیرگی پیدا کرنے والی سفید چاندی سے بنا ہے۔

پانچویں آسمان کا نام مزینہ یا مسہرہ ہے اور وہ سرخ سونے کا ہے۔

چھٹے آسمان کا نام خالصہ ہے اور وہ چمکدار موتیوں سے بنایا گیا ہے۔

ساتویں آسمان کا نام لابیہ یا دامعہ ہے، وہ سرخ یاقوت کا ہے اور اسی میں بیت المعمور ہے۔

بیت المعمور کے چار ستون ہیں، ایک سرخ یاقوت کا، دوسرا سبز زبرجد کا تیسرا سفید چاندی کا اور چوتھا سرخ سونے کا ہے، بیت المعمور کی عمارت سرخ عقیق کی ہے ہر روز وہاں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور ایک مرتبہ داخل ہو جاتے ہیں پھر قیامت تک انہیں دوبارہ داخلے کا موقع نہیں ملے گا۔

قولِ معتبر یہ ہے کہ زمین آسمان سے افضل ہے کیونکہ یہ انبیاء کا مولد و مدفن ہے اور زمین کے سب طبقات میں بہتر اوپر والا طبق ہے جس پر خلقِ خدا آباد اور نفع اندوز ہوتی ہے۔

سات ستارے اور ہر ستارہ کا آسمان

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آسمانوں میں سب سے زیادہ افضل کرسی ہے جس کی چھت عرشِ الٰہی سے ملی ہوئی ہے، سات ستاروں کے علاوہ تمام فائدہ بخش ستارے اسی آسمان میں ہیں، سات ستاروں کی تفصیل یہ ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

زحل جو شنبہ کے دن کا ستارہ ہے، ساتویں آسمان میں ہے۔

مشتری جو پنجشنبہ کا ستارہ ہے، چھٹے آسمان میں ہے۔

سہ شنبہ کا سیارہ مریخ پانچویں آسمان میں ہے۔

یک شنبہ کا سیارہ شمس چوتھے آسمان میں ہے۔

جمعہ کا سیارہ زہرہ تیسرے آسمان میں ہے۔

چہار شنبہ کا سیارہ عطارد دوسرے آسمان میں ہے۔

اور دو شنبہ کا سیارہ قمر پہلے آسمان میں ہے۔

نکتہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ نے آسمان و زمین کی صنعت میں بے انتہا عجائبات ودیعت کئے ہیں حالانکہ سارے آسمان دھوئیں سے بنائے گئے ہیں مگر کسی میں ایک دوسرے کی مشابہت نہیں پائی جاتی، آسمان سے پانی برسایا، اس سے مختلف سبزیاں اور پھل اگائے جن کے ذائقے اور رنگ جدا جدا ہیں، حکمتِ الٰہی کے بموجب وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر لذیذ ہیں، آدم علیہ السلام کی اولاد میں مختلف اقسام بنائیں، کوئی سفید ہے کوئی سیاہ، کوئی خوش اور کوئی اداس، کوئی مومن کوئی کافر، کوئی عالم اور کوئی جاہل ہے حالانکہ سب آدم علیہ السلام کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

عرش، کرسی، فرشتگانِ مقرّب، رزق و توکّل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو احاطہ کیے ہوئے ہے۔

کرسی سے مراد علمِ الٰہی ہے یا ملکِ خداوندی یا پھر مشہور آسمان کا نام ہے۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کرسی ایک موتی ہے جس کی لمبائی اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمان اور زمین کرسی کے سامنے ایسے ہیں جیسے وسیع صحرا میں ایک حلقہ پڑا ہو، مزید فرمایا کہ آسمان کرسی میں ہیں اور کرسی عرشِ الٰہی کے سامنے ہے۔

حضرتِ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سورج کرسی کے نور کا سترواں (۷۰) حصہ ہے اور عرشِ الٰہی حجاباتِ الٰہی کے نور کا سترواں حصہ ہے۔

مروی ہے کہ عرش اور کرسی کے اٹھانے والے فرشتوں کے مابین ستر ہزار نور کے اور ستر ہزار ظلمت کے پردے حائل ہیں، ہر پردہ پانسو سال کا سفر ہے، اگر یہ پردے نہ ہوتے تو حاملینِ کرسی حاملینِ عرش کے نور سے جل جاتے۔ عرش ایک نورانی شئے ہے جو کرسی سے اوپر ہے اور ایک علیحدہ وجود رکھتا ہے مگر اس قول سے جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ کو اختلاف ہے۔

عرشِ الٰہی کی ساخت

عرشِ الٰہی کی بناوٹ کے متعلق مختلف روایتیں ہیں بعض کہتے ہیں سرخ یاقوت کا ہے یا سبز موتی کا ہے بعض کی رائے ہے کہ سفید موتی سے بنایا گیا ہے اللہ تعالےٰ ہی اس کی حقیقت کو بہتر جانتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فلکیات کے ماہرین اسے نواں آسمان، فلکِ اعلیٰ، فلک الافلاک اور فلکِ اطلس کہتے ہیں، اس میں کوئی ستارہ وغیرہ نہیں ہے، قدیم ہیئت دانوں کے بقول تمام ستارے آٹھویں آسمان میں ہیں جس کو وہ فلک البروج اور اہلِ شرع کرسی کہتے ہیں۔

عرشِ الٰہی مخلوقات کی چھت ہے، کوئی چیز اس کے دائرہ سے باہر نہیں نکل سکتی، وہ بندوں کے علم و ادراک اور مطلوب کی انتہا ہے، اللہ تعالےٰ نے اسے عظیم قرار دیا ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ	پس اگر وہ پھر جائیں تو کہئے کہ مجھے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ	اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ	نہیں، اسی پر میرا بھروسہ ہے
الْعَظِيْمِ۔	اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی توریت میں متوکل تھا اور کیوں نہ ہوتا، آپ سے بڑھ کر معرفتِ خداوندی کا شناسا اور کون ہے؟ آپ موحدین کے سردار اور عارفینِ کاملین کے رہنما ہیں، توکل کی حقیقت آپ پر روزِ روشن کی طرح عیاں تھی۔

توکل کی حقیقت

توکل کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسباب سے قطع نظر کر لیا جائے جیسا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے بلکہ توکل اسباب کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بدوی نے پوچھا میں اونٹ کا پیر باندھ کر یا کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا اونٹ کا پاؤں باندھ دے اور توکل کر اللہ پر۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اگر تم اللہ پر توکل کرنے کی حقیقت کو پا لیتے تو اللہ تعالےٰ تمہیں پرندوں کی طرح رزق دیتا جو صبح بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔

حضرتِ ابراہیم ادہم اور حضرتِ شقیق بلخی کے درمیان سوال و جواب

حضرت ابراہیم بن ادہم اور حضرت شقیق بلخی رحمہما اللہ تعالیٰ کی مکہ معظمہ میں ملاقات ہوئی، ابراہیم نے پوچھا اے شقیق بلخی! تم نے یہ بلند مرتبہ کیسے پایا؟ جناب شقیق نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ میرا ایک

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بیابان سے گزر ہوا، وہاں میں نے ایک ایسا پرندہ پڑا دیکھا جس کے دونوں بازو ٹوٹ گئے تھے۔ میرے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ دیکھوں تو سہی اسے کیسے رزق ملتا ہے، میں وہاں بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد ایک پرندہ آیا جس کی چونچ میں ایک ٹڈی تھی اور اس نے وہ پرندہ کے منہ میں ڈال دی، میں نے دل میں سوچا کہ وہ رازقِ کائنات ایک پرندے کے ذریعے دوسرے پرندے کا رزق پہنچا دیتا ہے، میرا رزق بھی مجھے ہر حالت میں پہنچا سکتا ہے لہذا میں نے سب کاروبار چھوڑ دئے اور عبادت میں مصروف ہوگیا۔ جناب ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اے شقیق! تم نے مجبور و معذور پرندہ بننا پسند کیا اور تندرست پرندہ بننا پسند نہ کیا کہ تم کو مقام بلند نصیب ہوتا، کیا تم نے یہ فرمانِ نبوی نہیں سنا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، مومن تو ہمیشہ بلندیٔ درجات کی تمنا کرتا ہے تاآنکہ وہ ابرار کی صف میں جگہ پاتا ہے، جناب شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سنتے ہی جناب ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں کو چوما اور کہا بیشک آپ میرے استاد ہیں۔

توکلِ حقیقی کیا ہے؟

جب انسان رزق کے حصول کے اسباب مہیا کرلے تو اسباب کی بجائے اپنا نصب العین اس خالقِ کائنات کو بنائے جو حقیقت میں روزی رساں ہے، سائل جو کشکول لیکر گداگری کرتا رہتا ہے وہ کشکول کو نہیں بلکہ ہمیشہ دینے والے سخی کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے جو شخص اپنے آپ کو سب سے زیادہ غنی بنانا چاہتا ہے وہ اپنے مال سے زیادہ انعامِ خداوندی پر نظر رکھے۔

توکلِ حقیقی کی ایک مثال

جناب حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی سال تک حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی تھی۔ ایک مرتبہ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ تم جنابِ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کا کوئی عجیب واقعہ سناؤ! انہوں نے کہا کہ ایک بار ہم مکہ معظمہ کی طرف جا رہے تھے، راستہ میں ہمارا زادِ راہ ختم ہوگیا ہم کوفہ کی ایک ویران مسجد میں اقامت گزیں ہوئے، جنابِ ابراہیم نے مجھے دیکھ کر فرمایا تم بھوک سے نڈھال نظر آتے ہو، میں نے کہا ہاں مجھے شدت کی بھوک لگ رہی ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ نے مجھ سے قلم دوات منگوائی اور کاغذ پر بسم اللہ کے بعد لکھا ہر حالت میں اے رب ذوالجلال! تو ہی ہمارا مقصود اور ہر کام میں تو ہی ملجا ہے، پھر یہ اشعار لکھے ؎

اَنَا حَامِدٌ اَنَا شَاکِرٌ اَنَا جَائِعٌ اَنَا ضَائِعٌ اَنَا عَارِیٌ

ھِیَ سِتَّۃٌ وَاَنَا الضَّمِیْنُ لِنِصْفِھَا فَکُنِ الضَّمِیْنَ لِنِصْفِھَا یَا بَارِیٌ

مَدْحِیْ لِغَیْرِکَ لَھْبُ نَارٍ خُضْتُھَا فَاجِرْ عُبَیْدَکَ مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ

۱- میں تیری حمد کرنیوالا، شکر کرنیوالا اور ذکر کرنیوالا ہوں، میں بھوکا، خستہ حال اور برہنہ ہوں۔

۲- اے اللہ! تین باتوں کا میں ضامن ہوں اور بقیہ تین کی ضمانت تو قبول فرمالے۔

۳- تیرے سوا کسی اور کی ثنا میرے لئے آگ سے کم نہیں ہے، اپنے بندے کو اس آگ سے بچالے۔

اور مجھ سے فرمایا دل میں کسی غیر کا خیال نہ لانا، جو آدمی تمہیں سب سے پہلے نظر آئے یہ رقعہ دے دینا۔ سب سے پہلا شخص جو مجھے ملا وہ ایک خچر سوار تھا، میں نے وہ رقعہ اس کو دے دیا، اس نے پڑھا اور رونے لگا پھر پوچھا، اس رقعہ کا کاتب کہاں ہے؟ میں نے کہا فلاں ویران مسجد میں بیٹھا ہے، یہ سنتے ہی اس نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں چھ سو دینار تھے، بعد میں مجھے ایک اور شخص ملا، میں نے اس سے خچر سوار کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ نصرانی تھا، میں نے واپس آکر جناب ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ نے فرمایا ذرا ٹھہرو وہ ابھی آجائے گا۔ کچھ دیر کے بعد وہ نصرانی آگیا اور جناب ابراہیم کے سر کو چومنے لگا اور مسلمان ہوگیا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی ایک قوت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حاملین عرش فرشتوں کو پیدا فرمایا اور انہیں عرش کو اٹھانے کا حکم دیا مگر وہ نہ اٹھا سکے، اللہ تعالیٰ نے ہر فرشتہ کے ساتھ سات آسمانوں کے فرشتوں کے برابر فرشتے پیدا کیے، پھر انہیں عرش کو اٹھانے کا حکم دیا مگر وہ نہ اٹھا سکے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہر فرشتہ کے ساتھ ساتوں آسمانوں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور زمینوں کے فرشتوں کے برابر فرشتے پیدا فرمائے اور انہیں عرش اٹھانے کا حکم دیا مگر وہ پھر بھی نہ اٹھا سکے، تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہو، جب انہوں نے یہ کہا تو عرش الٰہی کو اٹھا لیا گیا مگر ان کے قدم ساتویں زمین میں ہوا پہ جم گئے، جب انہوں نے محسوس کیا کہ ہمارے قدم ہوا پر ہیں اور نیچے کوئی ٹھوس چیز موجود نہیں ہے تو انہوں نے عرش الٰہی کو مضبوطی سے تھام لیا اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے میں محو ہو گئے تاکہ وہ انتہائی پستیوں پہ گرنے سے محفوظ رہیں اب وہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور عرش الٰہی انہیں تھامے ہوئے ہے بلکہ ان تمام کو قدرتِ الٰہی سنبھالے ہوئے ہے۔

روایت ہے کہ جو شخص صبح و شام سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام عزائم کو پورا کر دیتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اس کے دنیا و آخرت کے تمام کام پورے ہو جاتے ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳۱

ترکِ دنیا و مذمتِ دنیا

قرآنِ مجید میں دنیا کی مذمت اور دنیا سے توجہ ہٹا کر آخرت کی جانب مائل کرنے کے لئے بیشمار آیات ہیں بلکہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کی بعثت کا سبب یہی چیز تھی، قرآنِ مجید کی آیات اتنی مشہور ہیں کہ یہاں ان کے ذکر سے صرفِ نظر کر کے صرف بعض احادیث کے ذکر پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

مذمتِ دنیا میں چند احادیث

مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مردہ بکری کے پاس سے گزر ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا یہ بکری اپنے مالک کو پسند ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی اس کی بدبو ہی کی وجہ سے تو یہاں پھینک دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا بخدا دنیا، اللہ تعالٰی کے ہاں اس مردہ بکری سے بھی زیادہ بے وقار ہے، اگر اللہ تعالٰی کے ہاں دنیا کا مقام مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتا تو کوئی کافر اس دنیا سے ایک گھونٹ بھی پانی نہ پی سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے، مزید فرمایا دنیا ملعون ہے، اس کی ہر وہ چیز ملعون ہے جو اللہ کیلئے نہ ہو۔

حضرتِ ابو موسٰی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا سے محبت کی اس نے آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے آخرت سے محبت کی اس نے دنیا کو درخورِ اعتناء نہ سمجھا، تم فانی دنیا پر باقی رہنے والی چیزوں کو ترجیح دو۔

فرمانِ نبوی ہے کہ دنیا کی محبت ہر برائی کی بنیاد ہے۔

حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اشکباری

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرتِ ابوبکر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے پانی منگوایا تو پانی اور شہد حاضر کیا گیا، آپ جب اسے منہ کے قریب لے گئے تو بے اختیار رونے لگے، یہاں تک کہ پاس بیٹھے ہوئے سب صحابہ کرام بھی رونے لگے، کچھ دیر بعد آپ نے پھر پینے کا ارادہ فرمایا مگر شہد اور پانی دیکھ کر دوبارہ رونے لگ گئے یہاں تک کہ صحابہ کرام نے خیال کیا کہ شاید ہم اس گریہ کی وجہ دریافت نہیں کر سکیں گے، جب آپ نے اپنے آنسو صاف کئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا اے خلیفۃ الرسول! آپ کے رونے کا باعث کیا تھا؟ آپ نے فرمایا ایک مرتبہ مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی کا شرف نصیب ہوا، آپ اپنے جسمِ مبارک سے کسی نظر نہ آنیوالی چیز کو دفع فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا حضور! آپ کس چیز کو ہٹا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے پاس ابھی دنیا آئی تھی، میں نے اسے کہا مجھ سے دور رہو، وہ لوٹ گئی ہے اور یہ کہہ گئی ہے کہ آپ نے مجھ سے کنارہ کشی فرمائی ہے مگر بعد میں آنے والے ایسا نہیں کر سکیں گے[1]

فرمانِ نبوی ہے کہ ایسے انسان پر انتہائی تعجب ہے جو بہشت پر ایمان رکھتے ہوئے دنیا کے حصول میں سرگرم ہے۔

دنیا کی ایک تمثیل

مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک زبلہ (کوڑے کے ڈھیر) کے قریب کھڑے ہوئے اور فرمایا دنیا کی طرف آئیے، آپ نے ایک پرانا چیتھڑا اور بوسیدہ ہڈی دستِ مبارک میں لیکر فرمایا یہ دنیا ہے۔

اس تمثیل سے اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ دنیا کی زینت اس چیتھڑے کی طرح پرانی ہو جائے گی اور چلتے پھرتے انسان کی ہڈیاں اس ہڈی کی طرح بوسیدہ ہو جائینگی۔

فرمانِ نبوی ہے دنیا سبز (خوش آئند) اور شیریں ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے اور وہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ بنی اسرائیل پر جب دنیا

---

[1] آئی ہے بے حیا برا ایمان لوٹنے دنیا لگی ہے دولتِ دنیا لئے ہوئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فراخ کردی گئی تو انہوں نے اپنی تمام تر کوششیں زیورات، کپڑوں، عورتوں اور عطریات کے لئے وقف کر دی تھیں (اور ان کا انجام تم نے دیکھ لیا)

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ دنیا کو معبود بنا کر اس کے بندے نہ بن جاؤ اپنا خزانہ اس ذات کے یہاں جمع کرو جو کسی کی کمائی کو ضائع نہیں کرتا، دنیاوی خزانوں کے لئے تو خوفِ ہلاکت ہوتا ہے مگر جس کے خزانے خدا کے یہاں جمع ہوں وہ کبھی تباہ نہیں ہوں گے۔

آپ نے مزید فرمایا اے میرے حواریو! میں نے دنیا کو اوندھے منہ ڈال دیا ہے تم میرے بعد کہیں اسے گلے نہ لگا لینا، دنیا کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس میں آدمی اللہ کا نافرمان بن جاتا ہے اور اسے چھوڑے بغیر آخرت کی بھلائی ناممکن ہے دنیا میں دلچسپی نہ لو، اسے عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور باخبر رہو، دنیا کی محبت ہر برائی کی اصل ہے اور ایک لمحہ کی خواہشِ نفسانی اپنے پیچھے طویل پشیمانی چھوڑ جاتی ہے،

اور فرمایا کہ دنیا تمہارے لئے سواری بنائی گئی اور تم اس کی پشت پر سوار ہو گئے تو اب بادشاہ اور عورتیں تمہیں اس سے نہ اتار دیں، رہا بادشاہوں کا معاملہ تو ان سے دنیا کی وجہ سے مت جھگڑو، وہ تمہاری دنیا اور تمہاری پسماندہ چیزوں کو تمہیں واپس نہ کریں گے، رہی عورتیں تو ان کے صوم وصلوٰۃ سے ہوشیار رہو۔

مزید فرمایا دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی ہے، جو خوشنودیٔ خدا کا طالب ہوتا ہے دنیا اس کی طالب رہتی ہے اور اسے رزق بہم پہنچاتی ہے اور جو دنیا کا طالب ہوتا ہے اسے آخرت طلب کرتی ہے اور موت اسے گدی سے پکڑ کر لے جاتی ہے۔

حضرتِ موسیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ دنیا ہے، اللہ نے اسے جب سے پیدا فرمایا ہے کبھی نظرِ رحمت سے نہیں دیکھا۔

روایت ہے کہ حضرتِ سلیمان بن داؤد علیہما السلام ایک مرتبہ اپنے تخت پر کہیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جا رہے تھے، پرندے آپ پر سایہ کر رہے تھے، انسان اور جنات آپ کے دائیں بائیں بیٹھے تھے، بنی اسرائیل کے ایک عابد نے دیکھ کر کہا اے سلیمان! بخدا اللہ نے آپ کو ملکِ عظیم دیا ہے۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ بندۂ مومن کے نامۂ اعمال میں درج صرف ایک تسبیح میری تمام سلطنت سے بہتر ہے کیونکہ یہ سب فانی ہے مگر تسبیح باقی رہنے والی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، تمہیں مال کی کثرت نے مشغول کر رکھا ہے، انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال، مگر اپنے مال میں جو تو نے کھایا، وہ ختم ہو گیا، جو پہنا وہ پرانا ہو گیا، جو راہِ خدا میں خرچ کیا وہی باقی رہے گا۔

فرمانِ نبوی ہے دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو، اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو، بیوقوف ہی اسے جمع کرتا ہے، بے علم ہی اس کے لئے جھگڑتا ہے ناسمجھ ہی اس کے لئے دشمنی اور حسد کرتا ہے اور بے یقین ہی اس کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے جس کی سب سے بڑی تمنا حصولِ دنیا ہے، اللہ تعالےٰ کے یہاں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے، اللہ تعالےٰ ایسے کے دل پر چار چیزوں کو مسلط کر دیتا۔ دائمی غم، دائمی مشغولیت، دائمی فقر اور کبھی نہ پوری ہونے والی آرزوئیں۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے دنیا کی حقیقت دکھلاؤں؟ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! آپ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مدینہ کی ایک وادی میں لے گئے جہاں کوڑا پڑا تھا اور اس میں گندگی چیتھڑے اور انسان کے سر کی بوسیدہ ہڈیاں تھیں آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! یہ سر بھی تمہارے سروں کی طرح حریص تھے اور ان میں تمہاری طرح بہت آرزوئیں تھیں مگر آج یہ خالی ہڈیاں بن چکی ہیں جن پر کھال بھی نہیں رہی اور عنقریب یہ مٹی ہو جائیں گے، یہ گندگی ان کے کھانوں کے رنگ ہیں جنہیں انہوں نے کما کما کر کھایا، آج لوگ ان سے منہ پھیر کر گذرتے ہیں، یہ پرانے چیتھڑے جو کبھی ان کے ملبوسات تھے آج ہوا انہیں اڑاتی پھرتی ہے اور یہ ان کی سواریوں کی ہڈیاں ہیں جن پر سوار ہو کر وہ شہروں شہروں گھوما کرتے تھے، جو دنیا کے انجام پر رونا پسند کرتا ہو اسے رونا چاہئے۔ حضرت ابوہریرہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرماتے ہیں پھر میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت روتے۔

روایت ہے کہ جب حضرتِ آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تباہی کے لئے عمارتیں بناؤ اور موت کے لئے بچے پیدا کرو۔

حضرتِ داؤد بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مرقوم ہے کہ اے دنیا! تو نیکوکاروں کی نظر میں اپنی تمام تر زیب و زینت کے باوجود بے وقار ہے، میں نے ان کے دلوں میں تیری عداوت اور تجھ سے بے توجہی رکھ دی ہے، میں نے تجھ جیسی بے وقار کوئی اور چیز نہیں پیدا کی، تیرا ہر ادا جھوٹی اور فانی ہے، میں نے تیری پیدائش کے وقت فیصلہ فرما دیا تھا کہ نہ تو کسی کے پاس ہمیشہ رہے گی اور نہ ہی ہمیشہ رہے گا، اگرچہ تجھے پانے والا کتنا ہی بخل کرتا رہے، نیکوکاروں کے لئے میری بشارت ہے، جن کے دل میری رضا پر راضی ہیں اور جن کے دل صدق و استقامت کا گہوارہ ہیں، ان کے لئے خوشخبری ہے کہ جب وہ قبروں سے گروہ در گروہ اٹھیں گے تو میں انہیں یہ جزا دوں گا کہ ان کے آگے نور ہوگا اور فرشتے انہیں گھیرے ہوئے ان کی تمناؤں کے مرکز یعنی بہشت میں پہنچائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، دنیا زمین و آسمان کے درمیان معلق ہے اسے اللہ تعالےٰ نے جب سے پیدا فرمایا ہے کبھی نظرِ رحمت سے نہیں دیکھا، قیامت کے دن دنیا بارگاہِ خداوندی میں عرض کرے گی، مجھے اپنے دوستوں کے مقدر میں لکھ دے، رب فرمائے گا میں دنیا میں اس طلب کو ناپسند کرتا تھا اور آج بھی اسے ناپسند کرتا ہوں۔

حضرتِ آدم علیہ السلام کی حیرانی و سرگردانی

مروی ہے کہ جب حضرتِ آدم علیہ السلام نے ممنوعہ شجر کھا لیا تو انہیں پیٹ میں گرانی محسوس ہوئی حالانکہ جنت کی نعمتوں میں یہ بات نہیں ہے، حضرت آدم علیہ السلام قضائے حاجت کے لئے چاروں طرف حیران پھر رہے تھے کہ اللہ تعالےٰ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے حکم سے فرشتہ حاضر ہوا اور کہنے لگا آدم! حیران کیوں پھر رہے ہو؟ آپ نے فرمایا میں اپنے پیٹ کی گرانی ختم کرنا چاہتا ہوں، فرشتہ بولا اس گرانی کو کہاں ڈالو گے؟ جنت کے فرش پر، تختوں پر، درختوں کے سایہ میں، جنت کی نہروں کے کناروں پر؟ جنت میں ان چیزوں کی کوئی جگہ نہیں ہے، آپ دنیا میں چلے جائیں۔

فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ قیامت کے دن ایسے لوگ آئیں گے جن کے اعمال حسنہ تہامہ کے پہاڑوں کے برابر ہوں گے مگر انہیں جہنم کی طرف لیجایا جائے گا، صحابہ کرام نے پوچھا وہ نماز روزہ ادا کرنے والے ہوں گے، فرمایا ہاں وہ روزہ دار اور رات کا ایک حصہ عبادت میں گزارنے والے ہوں گے مگر وہ دنیا کے دلدادہ ہونگے۔

فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے بندۂ مومن دو خوفوں کے درمیان رہتا ہے، اعمالِ گزشتہ پر فکرمند رہتا ہے اور آنے والے وقت کے لئے پریشان رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر میں میرے لئے کیا رقم ہے۔

بندہ اپنی زندگی سے اپنے لئے بھلائی پیدا کرے، اپنی دنیا سے آخرت کو سنوارے، حیات سے موت کو اور جوانی سے بڑھاپے کو آراستہ کرے کیونکہ دنیا تمہارے لئے اور تم آخرت کے لئے بنائے گئے ہو، رب ذوالجلال کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، موت کے بعد بندہ کے لئے اور کوئی تکلیف دہ چیز نہیں ہے اور دنیا کے بعد بہشت یا دوزخ کے سوا کوئی اور ٹھکانا نہیں ہے۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جس طرح ایک برتن میں آگ اور پانی جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک دل میں دنیا اور آخرت کی محبت جمع نہیں ہو سکتی۔

مروی ہے کہ حضرتِ جبریل علیہ السلام نے نوح علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ نے تو بہت طویل عمر پائی ہے، یہ فرمائیں کہ آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟ آپ نے فرمایا دنیا ایک سرائے ہے جس کے دو دروازے ہیں، ایک دروازے سے داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے میں نکل گیا۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ آپ اپنی رہائش کے لئے گھر کیوں نہیں بناتے؟

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ نے فرمایا گذشتہ لوگوں کے یہ پرانے مکان میری رہائش کے لئے بہت ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے کہ دنیا سے ڈرو، یہ ہاروت و ماروت سے بھی زیادہ جادوگر ہے۔

حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں تشریف لائے اور فرمایا کون ہے جو اللہ تعالٰی سے اندھے پن کا نہیں بلکہ بصارت کا سوال کرتا ہے؟ باخبر ہو جاؤ، جو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اس سے بے انتہا امیدیں رکھنے لگا اس کا دل اندھا ہو گیا اور جس نے دنیا سے کنارہ کشی کر لی اور اس سے کوئی مخصوص امیدیں نہ رکھیں، اللہ تعالٰی اسے نورِ بصیرت عطا فرما دیا، وہ تعلیم کے بغیر علم اور تلاش کے بغیر ہدایت یاب ہو گیا۔ تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جن کی سلطنت کی بنیاد قتل اور جور و جفا پر ہو گی، جن کی امیری و تمول بخل و تکبر سے بھرپور ہو گی اور نفسانی خواہشات کے سوا انہیں کسی چیز سے محبت نہیں ہو گی، خبردار تم میں سے کوئی اگر وہ وقت پائے اور مالداری کی قوت رکھتے ہوئے فقر پر راضی ہو جائے، محبت پا سکنے کے باوجود ان سے عداوت پر راضی ہے اور رضاءِ الٰہی میں عزت حاصل کر سکنے کے باوجود تواضع سے زندگی بسر کرے تو اللہ تعالٰی اسے پچاس صدیقوں کا درجہ دے گا۔

مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ عیسٰی علیہ السلام سخت بارش میں گھر گئے، آپ کو پناہ تلاش کرتے ہوئے ایک خیمہ نظر آیا، جب قریب پہنچے تو دیکھا کہ اس میں ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے، واپس لوٹے تو پہاڑ کا ایک غار نظر آیا، وہاں جا کر دیکھا تو ایک شیر کھڑا تھا، آپ نے اس پر ہاتھ رکھا اور عرض کی اے ربِ ذوالجلال! تو نے ہر چیز کا ٹھکانا بنایا ہے مگر میرا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ رب تعالٰی نے فرمایا تیرا ٹھکانا میری رحمت ہے، میں قیامت کے دن اپنے دستِ قدرت سے پیدا کردہ سو حوروں سے تیرا عقد کروں گا اور تیری دعوتِ ولیمہ چار ہزار سال جاری رہے گی، ہر سال کے دن دنیا کی زندگی کے برابر ہوں گے اور ندا کرنے والا تیرے فرمان سے ندا کرے گا اے دنیا سے کنارہ کشی کرنے والو! آؤ اور زاہدِ اعظم عیسٰی بن مریم (علیہ السلام) کی شادی دیکھو۔

حضرتِ عیسٰی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ طالبِ دنیا کے لئے ہلاکت ہے، وہ دنیا کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کیسے چھوڑ کر مریگا جس کی ساری توجہ، اعتماد اور بھروسہ اسی دنیا پر ہے، یہ لوگ اپنی ناپسندیدہ چیز (موت) کا کیسے مقابلہ کریں گے جو انہیں محبوب چیزوں سے جدا کر دے گی اور جس کے بارے میں ان کو پہلے سے ہی بتا دیا گیا تھا، ہلاک ہو وہ شخص جس کی تمام تر کوششیں حصولِ دنیا کے لئے ہیں، جس کے اعمال گناہوں پر مشتمل ہیں وہ کل قیامت کے دن اپنے گناہوں سے کیسے رہائی پائے گا؟

اللہ تعالےٰ نے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اے موسیٰ! تمہارا ظالموں کے گھر سے کیا تعلق؟ تم اپنی توجہ اور تعلق اس دنیا سے جو بہت برا گھر ہے، ہٹا لو، یہ صرف اسی کے لئے اچھی ہے جو اس میں رہ کر اپنے خالق کو راضی کر لیتا ہے، اے موسیٰ! میں ہر مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلاؤنگا۔

سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا انصار سے خطاب

مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا، وہ وہاں سے مال و دولت لے کر آئے۔ جب انصار کو ان کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ سب صبح کی نماز میں حاضر ہوئے، نماز سے فارغ ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو حضور نے مسکرا کر فرمایا شاید تمہیں ابوعبیدہ کے مال لے کر آنے کی خبر مل گئی ہے، انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا! تمہیں مبارک ہو، ربِ ذوالجلال کی قسم مجھے تمہارے بارے میں فقر و فاقہ کا خوف نہیں ہے بلکہ میں اس وقت سے ڈرتا ہوں جب تم پر پہلی امتوں کی طرح دنیا فراخ ہو جائیگی اور تم اس میں پہلی امتوں کی طرح مشغول ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے۔

حضرتِ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اکثر اس بات کا اندیشہ کرتا ہوں جب اللہ تعالےٰ تم پر یہ دنیا اپنی تمام فتنہ سامانیوں کے ساتھ فراخ کر دے گا۔

فرمانِ نبوی ہے، اپنے دلوں کو دنیا کی یاد میں نہ لگاؤ۔ آپ نے دنیا کی یاد سے منع کر دیا ہے چہ جائیکہ انسان اپنی تمام تر توجہ اسی پر مرکوز کر دے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بے گور و کفن نعشیں

جناب عمار بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا ایک ایسی بستی سے گزر ہوا جس کے مکین مختلف اطراف اور راستوں پر مردہ پڑے ہوئے تھے، آپ نے اپنے حواریوں سے فرمایا، یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا شکار ہیں ورنہ انہیں ضرور دفن کیا جاتا۔ حواریوں نے عرض کی ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ان کے حالات کا پتہ چل جائے، حضرت عیسٰی علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے دعا مانگی تو ربِ ذوالجلال نے فرمایا، جب رات آجائے تو ان سے پوچھنا۔ یہ اپنی ہلاکت کا سبب بتائیں گے۔ جب رات ہوئی تو حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کہا اے بستی والو! ایک آواز آئی لبیک یا روح اللہ! آپ نے پوچھا تمہاری یہ حالت کیوں ہے اور اس عذاب کے نزول کا باعث کیا ہے؟ جواب آیا ہم نے عافیت کی زندگی گذاری اور جہنم کے مستحق قرار پائے، اس لئے کہ ہم دنیا سے محبت رکھتے تھے اور گنہگاروں کی پیروی کیا کرتے تھے۔

آپ نے پوچھا تمہیں دنیا سے کیسی محبت تھی؟ جواب آیا جیسے ماں کو بچہ سے محبت ہوتی ہے، جب ہمارے پاس دنیا آجاتی ہم نہایت مسرور ہوتے اور جب دنیا چلی جاتی تو ہم نہایت غمگین ہو جاتے، آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ صرف تو ہی جواب دے رہا ہے اور تیرے باقی ساتھی خاموش ہیں، جواب ملا، طاقتور ہیبت فرشتوں نے ان کو آگ کی لگامیں ڈالی ہوئی ہیں، آپ نے فرمایا پھر تو کیسے جواب دے رہا ہے؟ جواب ملا میں ان میں رہتا ضرور تھا مگر ان جیسی بداعمالیاں نہیں کرتا تھا، جب عذابِ الٰہی آیا تو میں بھی اس کی لپیٹ میں آگیا، اب میں جہنم کے کنارے پر لٹکا ہوا ہوں، کیا خبر اس سے نجات پاتا ہوں یا اس میں گر جاتا ہوں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے حواریوں کو فرمایا نمک سے جَو کی روٹی کھانا، پھٹا پرانا کپڑا پہننا اور کوڑے کے ڈھیر پر سو جانا، دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے بہت عمدہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عضبا نامی اونٹنی تھی جو تیز رفتاری میں سب سے عمدہ تھی، ایک دفعہ ایک بدوی کی اونٹنی اس سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

آگے نکل گئی جس کی وجہ سے صحابہ کو بہت افسوس ہوا، آپ نے فرمایا یہ قانونِ قدرت ہے کہ ہر کمال کو زوال نصیب ہوتا ہے۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کون ہے جو سمندر کی لہروں پر عمارت بنائے یہ دنیا اسی طرح ہے تم اسے جائے قرار نہ بناؤ۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا ہمیں ایک ایسی چیز بتلایئے جس کے سبب اللہ تعالیٰ ہمیں محبوب بنالے، فرمایا تم دنیا سے عداوت رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا۔

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتے۔

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا مسلمانوں سے خطاب

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو آبادی چھوڑ کر ویران ٹیلوں کی طرف نکل جاتے اور اپنے کو ریاضت میں مشغول کرتے، گریہ وزاری کرتے اور ضروری سامان کے علاوہ تمام مال و متاع چھوڑ دیتے لیکن دنیا تمہارے اعمال کی مالک بن گئی ہے اور دنیا کی امیدوں نے تمہارے دل سے آخرت کی یاد مٹا کر رکھ دی ہے اور تم (اس کے لئے) جاہلوں کی طرح سرگرداں ہو، تم میں سے بعض لوگ جانوروں سے بھی بدتر ہیں جو اپنی خواہشات میں اندھے بن کر انجام کی فکر نہیں کرتے، تم سب دینی بھائی ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے ہو اور نہ ہی ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہو، تمہارے خبثِ باطن نے تمہارے راستے جدا کر دئے ہیں، اگر تم صراطِ مستقیم پر چلتے تو ضرور باہم محبت کرتے، تم دنیاوی امور میں تو باہم مشورے کرتے ہو مگر آخرت کے امور میں مشورہ نہیں کرتے اور تم اس ذات سے محبت نہیں رکھتے جو تمہیں محبوب رکھتا ہے اور تمہیں آخرت کی بھلائی کی طرف لیجانا چاہتا ہے، یہ سب اس لئے ہے کہ تمہارے دلوں میں ایمان کمزور پڑ چکا ہے، اگر تم آخرت کی بھلائی اور برائی پر یقین رکھتے جیسے دنیاوی اونچ نیچ پر یقین رکھتے ہو تو تم دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتے کیونکہ آخرت تمہارے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اعمال کی مالک ہے، اگر تم یہ کہو کہ ہم پر دنیا کی محبت غالب ہے تو یہ تمہارا عذر لنگ ہے کیونکہ تم مقررہ میعاد پر آنے والی آخرت پر اس دنیا کو ترجیح دے رہے ہو اور اپنے جسم کو ان کاموں سے دکھ درد جھیلنے پر مجبور کر رہے ہو جنہیں تم کبھی بھی نہیں پا سکتے، تم بڑے ناہنجار ہو، تم ایمان کی حقیقت کو پہچانتے ہی نہیں، اگر تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کتاب (قرآنِ مجید) میں شک ہے تو ہمارے پاس آؤ، ہم تمہاری ایسے نور کی طرف رہنمائی کریں گے جس سے تمہارے دل مطمئن ہو جائیں، بخدا تم کم عقلی کا بہانہ بنا کر جان نہیں چھڑا سکتے کیونکہ دنیاوی امور میں تم صائب الرائے ہو اور انہیں بخوبی سرانجام دے رہے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم معمولی سی دنیا پر خوش ہو جاتے ہو اور معمولی سے دنیاوی نقصان پر انتہائی رنجیدہ ہو جاتے ہو، تمہارے چہرے اور زبانیں دکھ کی مظہر ہیں اور تم اسے مصیبت کہتے ہو اور تم دنیا پر گناہوں سے آلودہ زندگی بسر کرتے ہو اور دین کے اکثر احکامات کو نظر انداز کر دیتے ہو اور اس سے نہ تمہارے چہروں پر شکن آتی ہے اور نہ ہی تمہاری حالت میں کوئی تغیر پیدا ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اللہ تعالےٰ تم سے بری ہو، تم باہم محبت رکھتے ہو مگر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے بہت برا سمجھتے ہو، تم خائن بن گئے اور امیدوں کے پیچھے دوڑنے لگے اور موت کا انتظار ختم کر دیا۔ میں اللہ تعالےٰ سے دعا مانگتا ہوں، وہ مجھے تم سے علیحدگی بخشے اور مجھے اپنے محبوب کی خدمت میں پہنچا دے۔ اگر وہ دنیا میں تشریف فرما ہوتے تو میں کبھی تم میں رہنا پسند نہیں کرتا ، اگر تم میں نیک بننے کی تڑپ ہے تو میں تمہیں بہت کچھ بتا چکا۔ اللہ تعالےٰ سے نعمتوں کا سوال کرو، بہت آسانی سے پا لو گے۔ میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے دعا مانگتا ہوں۔

حضرتِ عیسےٰ علیہ السلام کا ایک ناصحانہ ارشاد

حضرتِ عیسےٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا جس طرح دنیادار دنیا کی چاہت میں معمولی سے دین پر راضی ہیں تم بھی دین کی سلامتی کے لئے معمولی سی دنیا پر راضی ہو جاؤ۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسی موضوع پر کسی شاعر نے کہا ہے ؎

أَرَىٰ رِجَالًا بِأَدْنَى الدِّيْنِ قَدْ قَنِعُوْا وَمَا أَرَاهُمْ رَضُوْا فِي الْعَيْشِ بِالدُّوْنِ

فَاسْتَغْنِ بِالدِّيْنِ عَنْ دُنْيَا الْمُلُوْكِ كَمَا اسْتَغْنَى الْمُلُوْكُ بِدُنْيَاهُمْ عَنِ الدِّيْنِ

۱۔ میں نے لوگوں کو دیکھا ہے وہ تھوڑے سے دین پر راضی ہو گئے مگر تھوڑی سی دنیا پر راضی نہیں ہوئے۔

۲۔ جس طرح دنیا دار دنیا کے بدلے دین سے بے نیاز ہو گئے ہیں تو بھی دین کے بدلے دنیا سے بے نیاز ہو جا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے دنیا کو سونے چاندی کے لئے طلب کرنے والے! ترکِ دنیا بہت عمدہ چیز ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم پر دنیا آئے گی اور تمہارے ایمان کو ایسے کھا جائیگی جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

دنیا کی محبت سب سے بڑا گناہ ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اے موسیٰ! دنیا کی محبت میں مشغول نہ ہونا، میری بارگاہ میں اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے۔

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک روتے ہوئے شخص کے پاس سے گزرے، جب آپ واپس ہوئے تو وہ شخص ویسے ہی رو رہا تھا، موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ سے عرض کیا یا اللہ! تیرا بندہ تیرے خوف سے رو رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ! اگر آنسو کے راستے اس کا دماغ باہر نکل آئے اور اس کے اٹھے ہوئے ہاتھ ٹوٹ جائیں تب بھی میں اسے نہیں بخشونگا، یہ دنیا سے محبت رکھتا ہے۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس شخص میں چھ عادتیں پائی جاتی ہیں وہ نارِ جہنم سے دور اور جنت کا مطلوب ہے،

۱۔ اللہ کو پہچان کر اس کی عبادت کی

۲۔ شیطان کو پہچان کر اس کی مخالفت کی،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۳۔ حق کو پہچان کر اس کی اتباع کی۔

۴۔ باطل کو پہچان کر اس سے اجتناب کیا۔

۵۔ دنیا کو پہچان کر اسے ترک کر دیا، اور

۶۔ آخرت کو پہچان کر اس کا طلبگار رہا۔

حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں پر رحم فرمایا جن کے پاس دنیا امانت کے طور پر آئی اور انہوں نے اسے خیانت کے بغیر لوٹا دیا اور اللہ کی بارگاہ میں بہت سبکبار روانہ ہوئے۔

مزید فرمایا جو تجھے دین کی طرف رغبت دلائے اسے قبول کرلے اور جو تجھے دنیا کی طرف رغبت دلائے، اسے اس کے گلے میں ڈال دے (قبول نہ کر)

دنیا ایک گہرا سمندر ہے

حضرتِ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ یہ دنیا بہت گہرا سمندر ہے، اس میں بہت لوگ غرق ہو گئے ہیں، اس سے گزرنے کے لئے خوفِ خدا کی کشتی بنا، جس میں بھرا ؤ ایمانِ خداوندی کا ہو اور اسے توکل کے راستوں پر چلا تا کہ نجات پا جائے ورنہ نجات کی کوئی صورت نہیں ہے۔

حضرتِ فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں اس ارشادِ ربانی میں "بلاشبہ ہم نے زمین کی چیزوں کو زمین کے لئے زینت بنا دیا ہے تاکہ آزمائیں کون اچھے عمل کرتا ہے اور ہم ان چیزوں کو بنجر ناقابل زراعت بنانے والے ہیں" بہت غور و فکر کرتا ہوں۔ ایک حکیم کا قول ہے کہ تجھے دنیا میں جو کچھ ملا ہے تجھ سے پہلے بھی کچھ لوگ اس کے مالک بنے تھے اور تیرے بعد بھی اور لوگ اس کے مالک بنیں گے، تیرے لئے دنیا میں صبح و شام کی روٹی ہے، اس روٹی کے لئے خود کو ہلاکت میں نہ ڈال، دنیا سے روزہ رکھ اور آخرت پر افطار کر، دنیا کا مال خواہشات ہیں اور ان کا منافع نارِ جہنم ہے۔

کسی راہب سے زمانہ کے متعلق پوچھا گیا، اس نے جواب دیا یہ جسموں کو پرانا کرتا ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

امیدیں بڑھاتا ہے، موت کو قریب کرتا ہے اور آرزوؤں کو دور کر دیتا ہے، دنیا والوں کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے کہا جس نے دنیا کو پا لیا وہ دکھ میں مبتلا ہوا اور جس نے اسے نہ پایا وہ مصیبت میں گھر گیا اسی لئے کہا گیا ہے ؎

وَمَنْ یَحْمِدِ الدُّنْیَا بِعَیْشٍ یَسُرُّہٗ ۔۔۔ فَسَوْفَ بِعُمْرِیْ عَنْ قَلِیْلٍ یَلُوْمُھَا

اِذَا اَدْبَرَتْ کَانَتْ عَلَی الْمَرْءِ حَسْرَۃً ۔۔۔ وَاِنْ اَقْبَلَتْ کَانَتْ کَثِیْرًا ھُمُوْمُھَا

۱۔ جو دنیاوی عیش و عشرت کے سبب اس کی تعریف کرتا ہے، مجھے زندگی کی قسم عنقریب وہ اسے برا بھلا کہے گا۔

۲۔ جب دنیا چلی جاتی ہے تو حسرت چھوڑ جاتی ہے اور جب آتی ہے تو بہت سے غم ساتھ لے کر آتی ہے۔

ایک دانا کا قول ہے، دنیا تھی اور میں نہیں تھا، یہ دنیا رہے گی اور میں نہیں رہوں گا، میں اس کی پرواہ نہیں کرتا ہوں کیونکہ اس کی زندگی قلیل ہے، اس کی صفا میں بھی کدورت ہے، اس میں رہنے والے اس کے زائل ہونے، مصیبت کے نازل ہونے اور موت کے آنے سے سخت خوفزدہ رہتے ہیں۔

ایک اور دانا کا قول ہے، دنیا انسان کو اس کی منشا کے مطابق نہیں ملتی، یا تو زیادہ ملتی ہے یا پھر کم۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، تم دنیا کی نعمتوں کو دیکھو وہ اپنی برائی کی وجہ سے ہمیشہ نالائقوں کے پاس ہی ہوتی ہیں۔

حضرت ابوسلیمانی الدرانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب کسی طالب دنیا کو دنیا ملتی ہے تو وہ زیادہ کی تمنا کرتا ہے اور جب کسی طالب آخرت کو آخرت کا اجر ملتا ہے تو وہ زیادہ کی تمنا کرتا ہے، نہ اس کی تمنا ختم ہوتی ہے اور نہ اس کی تمنا ختم ہوتی ہے۔

ایک شخص نے جناب ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ سے دنیا کی محبت کا شکوہ کیا اور یہ بھی بتلایا کہ میرا کوئی گھر نہیں ہے۔ آپ نے کہا جو کچھ تم کو اللہ نے دیا ہے اس میں سے صرف رزق حلال لو اور اسے صحیح مصرف میں خرچ کرو، اس طرح تم کو دنیا کی محبت کوئی نقصان نہیں دے گی اور آپ نے یہ اس لئے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے نفس کو اس سے لگایا تو یہ تجھے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایسی تکلیف میں ڈال دے گی کہ تو دنیا سے تنگ ہو جائے گا اور اس سے نکلنے کی کوشش کرے گا۔

حضرتِ یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا شیطان کی دکان ہے، اس میں سے کچھ نہ لو، اگر تم نے کچھ لے لیا تو شیطان تلاش کرتا ہوا تم تک پہنچ جائے گا۔

خالص سونے پر خزف ریزے کو ترجیح کس طرح ہو سکتی ہے؟

حضرتِ فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر دنیا مٹ جانیوالے سونے اور آخرت باقی رہنے والی ٹھیکری کی ہوتی، تب بھی فانی چیز پر باقی رہنے والی چیز کو ترجیح دینا مناسب ہوتا چہ جائیکہ یہ دنیا ٹھیکری ہے اور آخرت خالص سونا ہے مگر ہم نے پھر بھی دنیا کو پسند کر لیا ہے۔

حضرتِ ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ طلبِ دنیا سے بچو، میں نے سنا ہے جو شخص دنیا کی توقیر کرتا ہے، قیامت کے دن اسے بارگاہِ خداوندی میں کھڑا کر کے کہا جائے گا، یہ اس چیز کی عزت کرتا تھا جسے اللہ نے ذلیل پیدا کیا تھا۔

حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اس دنیا میں ہر شخص بطورِ مہمان ہے اور یہاں کی ہر چیز مستعار ہے، مہمان آخر کوچ کر جاتا ہے اور مستعار چیز واپس کرنی پڑتی ہے۔

اسی مضمون کو ایک اور شاعر نے اس طرح اظہار خیال کیا ہے ؎

وَمَا الْمَالُ وَالْاَهْلُوْنَ اِلَّا وَدِيْعَةٌ   وَلَا بُدَّ يَوْمًا اَنْ تُرَدَّ الْوَدَائِعُ

۱۔ یہ مال اور اولاد مستعار چیزیں ہیں انہیں ایک دن یقیناً واپس کرنا ہے۔

حضرتِ رابعہ رحمۃ اللہ علیہا کے یہاں ان کے ساتھی جمع ہوئے اور دنیا کی مذمت کا ذکر چھیڑ دیا، آپ نے کہا چپ ہو جاؤ، دنیا کا ذکر نہ کرو، شاید تمہارے دلوں کے کسی گوشے میں دنیا کی محبت ضرور موجود ہے کیونکہ جس شخص کو جس چیز سے محبت ہو جاتی ہے وہ اکثر اس کا ذکر کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے دنیا کے بارے میں سوال کیا گیا تو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

انہوں نے فرمایا ؎

نُرَقِّعُ دُنْیَانَا بِتَمْزِیْقِ دِیْنِنَا ۔۔۔ فَلَا دِیْنُنَا یَبْقٰی وَلَا مَا نُرَقِّعُ

فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰثَرَ اللّٰہَ رَبَّہٗ ۔۔۔ وَجَادَ بِدُنْیَاہُ لِمَا یَتَوَقَّعُ

۱- ہم نے دنیا کے لئے دین کو پارہ پارہ کر دیا مگر نہ دنیا ملی اور نہ دین باقی رہا۔

۲- وہ بندہ خوش نصیب ہوتا ہے جس نے اللہ کی طرف توجہ کی اور دنیا کو بہتر آخرت کی امید میں صرف کر دیا۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

اَرٰی طَالِبَ الدُّنْیَا وَاِنْ طَالَ عُمْرُہٗ ۔۔۔ وَنَالَ مِنَ الدُّنْیَا سُرُوْرًا وَاَنْعُمَا

کَبَانٍ بَنٰی بُنْیَانَہٗ فَاَقَامَہٗ ۔۔۔ فَلَمَّا اسْتَوٰی مَا قَدْ بَنَاہُ تَہَدَّمَا

۱- دنیا کے طلبگار کی اگرچہ طویل عمر ہو اور اسے ہر قسم کا عیش و نشاط میسر ہو،

۲- مگر میں اسے اس شخص جیسا سمجھتا ہوں جس نے ایک عمارت بنائی اور وہ عمارت مکمل ہوتے ہی زمیں بوس ہو گئی ہو۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

ھَبِ الدُّنْیَا تُسَاقُ اِلَیْکَ عَفْوًا ۔۔۔ اَلَیْسَ مَصِیْرُ ذَاکَ اِلَی انْتِقَالٖ

وَمَا دُنْیَاکَ اِلَّا مِثْلُ فَیْءٍ ۔۔۔ اَظَلَّکَ ثُمَّ اٰذَنَ بِالزَّوَالٖ

۱- یہ دنیا آخر کسی اور کی طرف منتقل ہو جائے گی، اسے راہِ خدا میں خرچ کر دے تجھے بخشش سے ہمکنار کرا دے گی۔

۲- تیری دنیا سائے کی طرح ہے، کچھ دیر تیرے اوپر سایہ گستر رہے گی اور پھر ڈھل جائے گی۔

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! دنیا کو آخرت کے لئے بیچ دے دونوں طرف سے نفع اٹھائے گا اور آخرت کو دنیا کے لئے نہ بیچ کر دونوں طرف سے نقصان میں رہے گا۔

جناب مطرف بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ بادشاہوں کے عیش و نشاط اور نرم و نازک لباس کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ وہ دنیا سے کتنی جلدی جا رہے ہیں اور کیسا بُرا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ٹھکانا ان کو ملے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے، اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تین حصے کئے ہیں، ایک حصہ مومن کے لئے، دوسرا منافق کے لئے اور تیسرا حصہ کافر کا ہے۔ مومن اسے نادِ راہ بناتا ہے، منافق زیب و زینت کرتا ہے اور کافر اس سے نفع اندوز ہوتا ہے۔

بعض صالحین کا قول ہے کہ دنیا مردار ہے، جو اسے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ کتوں کی زندگی بسر کرنے پر تیار ہے، اسی لئے کہا گیا ہے ؎

يَا خَاطِبَ الدُّنْيَا إِلَى نَفْسِهَا تَنَحَّ عَنْ خِطْبَتِهَا تَسْلَمِ
إِنَّ الَّتِي تَخْطُبُ غَدَّارَةٌ قَرِيْبَةُ الْعُرْسِ مِنَ الْمَاتَمِ

۱۔ اے دنیا کو اپنے قریب بلانے والے تو اسے نہ بلا، سلامت رہے گا۔

۲۔ جس فریبی کو تم اپنے پاس بلا رہے ہو وہ ہلیبت ناک اور گناہ سے معمور چیز ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں دنیا کی بے قدری اس لئے ہے کہ ہر گناہ اسی میں پروان چڑھتا ہے اور اس سے کنارہ کشی کئے بغیر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو نہیں پایا جا سکتا۔ اسی لئے کہا گیا ہے ؎

إِذَا امْتَحَنَ الدُّنْيَا لَبِيْبٌ تَكَشَّفَتْ لَهُ مِنْ عَدُوٍّ فِي ثِيَابِ صَدِيْقٍ

۱۔ جب عقلمند نے دنیا کو جانچا تو اسے دوست کے لباس میں ایک دشمن نظر آیا۔

اسی موضوع پر چند اشعار یہ بھی ہیں ؎

يَا رَاقِدَ اللَّيْلِ مَسْرُوْرًا بِأَوَّلِهِ إِنَّ الْحَوَادِثَ قَدْ يَطْرُقْنَ أَسْحَارًا
أَفْنَى الْقُرُوْنَ الَّتِي كَانَتْ مُنَعَّمَةً كَرُّ الْجَدِيْدَيْنِ إِقْبَالًا وَّإِدْبَارًا
كَمْ قَدْ أَبَادَتْ صُرُوْفُ الدَّهْرِ مِنْ مَلِكٍ قَدْ كَانَ فِي الدَّهْرِ نَفَّاعًا وَّضَرَّارًا
يَا مَنْ يُعَانِقُ دُنْيَاهُ لَا بَقَاءَ لَهَا يُمْسِي وَيُصْبِحُ فِي دُنْيَا سَفَّارًا
هَلَّا تَرَكْتَ مِنَ الدُّنْيَا مُعَانَقَةً حَتّٰى تُعَانِقَ فِي الْفِرْدَوْسِ أَبْكَارًا
إِنْ كُنْتَ تَبْغِي جِنَانَ الْخُلْدِ تَسْكُنُهَا فَيَنْبَغِي لَكَ أَنْ لَّا تَأْمَنَ النَّارَ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۱۔ اے اول رات میں خوش خوش سونے والے! حوادثاتِ زمانہ کبھی رات کے آخری حصہ میں بھی نازل ہوتے ہیں۔

۲۔ دن رات کی گردش نے ان صدیوں کو بھی فنا کر دیا جو خوشحالی میں بے مثال تھیں۔

۳۔ گردشِ دوراں نے ایسے کتنے ملکوں کو ویران کر دیا جو زمانہ میں سکھ دکھ دینے والے تھے۔

۴۔ اے فانی دنیا کو گلے لگانے والے! تو صبح و شام سفر میں ہے (پھر گلے لگانے سے کیا فائدہ؟

۵۔ تو نے دنیا سے تعلق ختم کیوں نہیں کیا تا کہ جنت الفردوس میں عقب مآب حوروں سے ہم آغوش ہو سکتا۔

۶۔ اگر تو جنت میں سکونت کا خواہشمند ہے تو تجھے نارِ جہنم سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔

حضرتِ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تو شیطان اپنے لشکر کے پاس آیا، انہوں نے شیطان سے کہا ایک نبی مبعوث ہوا ہے اور اس کے ساتھ اس کی امت بھی ہے، شیطان نے پوچھا کیا وہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! شیطان نے کہا پھر تو کوئی پروا نہیں، اگر وہ بتوں کو نہیں پوجتے تو نہ پوجیں، ہم انہیں تین باتوں میں پھنسائیں گے، دوسرے کی چیز لے لینا، غیر پسندیدہ جگہوں پر خرچ کرنا اور لوگوں کے حقوق ادا کرنا، یہی تین چیزیں تمام برائیوں کی بنیاد ہیں۔

ایک آدمی نے حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے دنیا کی تعریف پوچھی، آپ نے فرمایا میں اس گھر کی کیا تعریف کروں جس کا صحت مند اصل میں بیمار، جس کا بے خوف پشیمان، جس کا مفلس غمگین، جس کا مالدار مصائب میں مبتلا ہو اور جس کے حلال کا حساب ہو، حرام پر عذاب ہو اور مشکوک پر ملامت ہو، یہی بات آپ سے دوسری مرتبہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا وضاحت سے بیان کروں یا مختصر جواب دوں، عرض کیا گیا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مختصراً فرمائیے، آپ نے فرمایا اس کے مالِ حلال کا حساب ہے اور حرام پر عذاب ہے۔

حضرتِ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ زبردست جادوگر سے بچو جو علماء کے دلوں پر بھی جادو چلا لیتی ہے اور فرمایا : وہ جادوگر دنیا ہے۔

دنیا کس صورت میں مزاحمت کرتی ہے

حضرتِ ابو سلیمان الدارانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب دل میں آخرت کا تصور رچا ہوا ہو تو دنیا اس سے مزاحمت کرتی ہے اور جب دل میں دنیا کا تصور جاگزیں ہو تو آخرت کوئی مزاحمت نہیں کرتی اس لئے کہ آخرت کے تصورات کریمانہ ہیں اور دنیاوی وساوس انتہائی جاہلانہ ہیں اور یہ بہت بڑی بات ہے۔ ہمارے خیال میں اس سلسلہ میں جناب سیار بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ کی بات زیادہ دانشمندانہ ہے، انہوں نے کہا ہے : دنیا اور آخرت دونوں دل میں جمع ہوتی ہیں پھر ان میں جو غالب آجائے، دوسرا فریق اس کا تابع بن جاتا ہے۔

دنیا کا غم بڑھتا ہے تو آخرت کا غم کم ہو جاتا ہے

حضرتِ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے تم جسقدر دنیا کیلئے غمگین ہوتے ہو اسی قدر آخرت کا غم کم ہو جاتا ہے اور جسقدر آخرت کا غم کھاتے ہو اسی قدر دنیا کا غم سٹ جاتا ہے اور یہ قول حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے ماخوذ ہے کہ "دنیا و آخرت دو سوکنیں ہیں، ایک کو جتنا راضی کرو گے، دوسری اتنی ہی ناراض ہو گی۔

حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے، بخدا! رب نے ایسی قومیں بھی پیدا کی ہیں جن کے سامنے یہ دنیا مٹی کی طرح بے وقار تھی، انہیں دنیا کے آنے جانے کی کوئی پرواہ نہیں تھی چاہے وہ اس کے پاس ہو یا اس کے پاس ہو۔

کسی نے حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس کو اللہ تعالے نے مال دیا ہے، وہ اس سے راہِ خدا میں دیتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے، کیا ایسا شخص تلاشِ معاش کرے تاکہ کچھ اور دنیا حاصل کرے ؟ آپ نے فرمایا نہیں، اگر ساری دنیا اسی کے دامن میں سمٹ آئے تب بھی اس کے لئے بس ایک دن کی روزی ہو گی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ فضیل رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اگر مجھے ساری دنیا کسبِ حلال کی صورت میں مل جائے مگر آخرت کی بھلائی اس میں نہ ہو تو میں اس سے اس طرح دامن بچا کے نکل جاؤں گا جیسے تم مردار سے دامن بچا کے نکل جاتے ہو۔

جب حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ شام کی مملکت میں داخل ہوئے تو حضرتِ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ایک اونٹنی پر آپ کے استقبال کے لئے حاضر ہوئے جس کی نکیل رسی کی تھی، سلام و دعا کے بعد حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ ان کے خیمہ میں تشریف لائے، وہاں اونٹ کے پالان، تلوار اور ڈھال کے علاوہ کچھ نہیں تھا، حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کوئی اور سامان بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہمارے آرام کے لئے یہی کچھ کافی نہیں ہے۔؟

حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دنیا کی محبت میں ڈوب کر بنی اسرائیل نے اللہ کی عبادت کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت شروع کی تھی۔

حضرتِ سفیان رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بدن کے لئے دنیاوی غذا حاصل کرو اور دل کے لئے اخروی غذا کی تلاش کرو۔

جناب وہب رضی اللہ عنہ کا قول ہے، میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ دنیا عقلمندوں کے لئے مالِ غنیمت اور جاہلوں کے لئے سامانِ غفلت ہے، انہوں نے اس کی حقیقت نہ جانی یہاں تک کہ دنیا سے کوچ کر گئے، جب وہاں ان پر اس کی حقیقت منکشف ہوئی تو انہوں نے واپسی کا سوال کیا جو نامنظور ہوا۔

حضرتِ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! اگر تو نے دنیا سے بے توجہی برتی اور آخرت کی طرف متوجہ رہا تو ایسے گھر کے قریب پہنچ گیا جو اس گھر سے بدرجہا بہتر ہے۔

حضرتِ سعید بن مسعود رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جس کی دنیا بڑھ رہی ہو اور آخرت کم ہو رہی ہو مگر وہ اس بات پر راضی ہو تو سمجھ لو کہ وہ شخص فریب خوردہ ہے کہ اس کی صورت مسخ کی جا رہی ہے اور اسے محسوس بھی نہیں ہو رہا ہے۔

حضرتِ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا بخدا میں نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تم جیسی قوم نہیں دیکھی، جس چیز سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنارہ کش رہے، تم اس میں مگن ہو بخدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے تین دن کبھی نہیں گزرے کہ ان پر ان کے مال سے زیادہ قرض نہ ہو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ آیت فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا پڑھ کر فرمایا کہ جانتے ہو یہ کس کا فرمان ہے؟ یہ خالقِ دنیا، مالکِ دنیا رب تعالےٰ کا فرمان ہے، خود کو دنیا کی مشغولیت سے بچاؤ، دنیا میں بہت سے شغل ہیں، اگر انسان دنیا کے کسی شغل کا دروازہ کھول دیتا ہے تو اس پر دنیا کے دس اور دروازے خود بخود وا ہو جاتے ہیں۔

مزید فرمایا کہ انسان کتنا مسکین ہے، ایک ایسے گھر پر راضی ہو گیا ہے جس کے حلال کا حساب ہوگا اور حرام پر عذاب! اگر وہ کسبِ حلال سے دنیا حاصل کرتا ہے تو قیامت کے دن اس سے اس کا حساب لیا جائے گا اور اگر مالِ حرام کھاتا ہے تو عذاب میں مبتلا ہوگا، انسان مال کو کم سمجھتا ہے مگر افسوس کہ عمل کو کم نہیں سمجھتا، دینی مصیبت پر خوش ہوتا ہے اور دنیاوی مصیبت پر فریاد و فغاں کرتا ہے۔

جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو ایک خط لکھا جس میں بعد از تسلیمات تحریر فرمایا کہ تم آخری انسان ہو جنہوں نے موت کا پیالہ پیا، آپ نے جواب میں لکھا بعد از تسلیم گویا تم دنیا میں کبھی نہیں رہے اور ہمیشہ آخرت میں رہے ہو (یعنی میری طرح دنیا میں تم بھی رہتے ہو اور موت کا پیالہ تم کو بھی پینا ہے۔)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا میں آنا آسان ہے مگر اس سے نکلنا سخت مشکل ہے۔

بعض صوفیہ کا قول ہے کہ اس شخص پر انتہائی تعجب ہے جو موت کو حق سمجھتے ہوئے بھی مسرور رہے، جہنم کو یقینی سمجھتے ہوئے بھی ہنستا ہے، دنیا کی ہلاکتوں کو دیکھتے ہوئے بھی مطمئن ہے، تقدیرِ خدا کو یقینی سمجھتے ہوئے بھی غمگین ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس نجران کا ایک ایسا شخص آیا جس کی عمر دو سو سال تھی، آپ نے پوچھا تو نے دنیا کو کیسا پایا؟ کہنے لگا بری بھی ہے بھلی بھی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے، دن کے بدلے رات اور رات کے بدلے دن، اس کی برائی اور بھلائی برابر رہتی ہے، بچہ پیدا ہوتا اور اسے ہلاک کرنے والا ہلاک کر دیتا ہے، اگر نئی مخلوق پیدا نہ ہوتی رہتی تو مخلوق بہت پرانی اور ویران و بیران سی ہو جاتی اور اگر ہلاک کرنے والا نہ ہوتا تو یہ دنیا مخلوق سے بھر جاتی اور اپنی تمام تر وسعت کے باوجود تنگ ہو جاتی۔ آپ نے فرمایا کچھ مانگنا ہو تو مانگو، اس نے جواب دیا میری گذشتہ عمر لوٹا دیجئے یا اجلِ مقررہ کو ٹال دیجئے، آپ نے فرمایا یہ چیزیں تو میرے دائرۂ اختیار میں نہیں ہیں، اس شخص نے جواب دیا پھر آپ سے مجھے کچھ اور نہیں مانگنا ہے۔

حضرتِ داؤد الطائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اے انسان تو امیدوں کو پاکر خوش ہو رہا ہے حالانکہ تیری اجل قریب آگئی ہے اور تو نے نیک اعمال میں تاخیر کی ہے، گویا یہ تیرے نہیں کسی اور کے کام آتے۔

حضرتِ بشر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص اللہ سے دنیا مانگتا ہے وہ گویا اللہ کی بارگاہ میں بہت دیر تک حساب کے لئے ٹھہرنے کا سوال کرتا ہے۔

حضرتِ ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو تجھے مسرور کرے مگر اللہ تعالٰے نے اس میں ایک ایسی صفت [illegible] دی ہے جو تجھے بری معلوم ہوگی۔

حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر انسان دل میں تین حسرتیں لے کر مرتا ہے ایک یہ کہ وہ اپنے جمع کردہ مال سے سیر ہوتا اور نہیں ہوا، دوسرے یہ کہ اپنی امیدوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا مگر نہ پہنچا سکا اور تیسرے یہ کہ وہ آخرت کے لئے نیک عمل بھیجتا، اور نہ بھیج سکا۔

ایک بندۂ مومن سے کسی نے کہا کہ میں نے غنا کو پا لیا ہے، اس نے کہا جس نے خود کو دنیا کی غلامی سے آزاد کر لیا، حقیقی مالداری اسی نے پائی، (یعنی غنا کو پانے کا دعوے وہی کر سکتا ہے)

حضرتِ ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا خواہشات [illegible] رکھتی ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جس کے دل میں آخرت کی فکر ہوتی ہے۔
حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ہم نے محبتِ دنیا میں ایک دوسرے سے صلح کر لی ہے، ہم میں سے کوئی کسی کو نہ حکم دیتا ہے، نہ منع کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس چیز کا حکم نہیں فرمایا، کیا خبر ہم کس قسم کے عذاب میں مبتلا ہونگے۔
حضرتِ ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا کی معمولی سی محبت بھی آخرت سے کافی بے توجہی پیدا کر دیتی ہے۔
حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا کی بے قدری کرو، یہ اپنی بے قدری کرنیوالوں پر بہت آسان ہے۔ مزید ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ کسی بندہ کی بہتری کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دنیا کا عطیہ دیتا ہے، جب وہ ختم ہو جاتی ہے تو اور دے دیتا ہے اور جب بندہ دنیا کو حقیر سمجھنے لگتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے بے اندازہ مال و دولت دے دیتا ہے۔
ایک صالح اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ اے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکنے والے! مجھ سے دنیا کو روک لے (مجھے دنیا نہ دے)
جناب محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ قیامت کے دن ایسے شخص بھی ہوں گے جنہوں نے زندگی کے دن روزوں میں اور راتیں عبادت میں گزاری ہوں گی، راہِ خدا میں مال و دولت خرچ کیا ہوگا، راہِ خدا میں جہاد کیا ہوگا اور منکرات سے اپنا دامن بچایا ہوگا مگر ان کے بارے میں کہا جائیگا یہ وہ ہیں جنہوں نے رب کی حقیر کردہ چیز کو بہت بڑا سمجھا تھا اور رب کی باعظمت چیزوں کو انہوں نے حقیر سمجھا تھا، ذرا سوچو تو سہی ہم میں کتنے ایسے ہیں جو اس مصیبت میں مبتلا نہیں ہیں، علاوہ ازیں گناہوں کے کوہِ گراں کا بار بھی ہماری گردنوں پر موجود ہے۔
حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں کے حصول میں دشواریاں ہیں، فرق یہ ہے کہ آخرت کے حصول میں آپ کسی کو مددگار نہیں پائیں گے مگر دنیا کے حصول میں جب بھی کسی چیز کی جانب ہاتھ بڑھاؤ گے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تو دوسرے بدبخت کو اپنے سے پہلے موجود پاؤ گے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالٰی نے جب سے دنیا کو پیدا کیا ہے وہ زمین و آسمان کے درمیان پرانے مشکیزے کی طرح لٹکی ہوئی ہے اور اسی طرح قیامت تک لٹکتی رہے گی، جب وہ اللہ تعالٰی سے سوال کرتی ہے اے اللہ! تو نے مجھے کیوں ناپسند فرمایا ہے؟ تو رب کریم فرماتا ہے اے ناچیز خاموش رہ!

حضرتِ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب دنیا کی محبت اور گناہوں نے دل کو اپنا شکار بنالیا ہے، اب اس میں بھلائی کیسے پہنچ سکتی ہے۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جس شخص کا دل کسی دنیاوی چیز سے خوش ہوگیا وہ دانائی سے ہٹ گیا اور جس نے دنیاوی خواہشات کو اپنے پیروں تلے روند دیا، شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے اور جس کا علم خواہشات پر غالب آگیا، حقیقت میں وہی غالب ہے۔

دنیا سے محبت رکھنے والے کو آخرت نفع نہیں دیتی

حضرتِ بشر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ فلاں آدمی مرگیا ہے، آپ نے فرمایا اس نے دنیا کو جمع کیا اور آخرت کو ضائع کردیا، لوگوں نے کہا وہ تو یہ نیکیاں کیا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا جس کے دل میں دنیا کی محبت ہو اسے نیکی نفع نہیں پہنچاتی۔

ایک صالح کا قول ہے کہ دنیا ہم سے نفرت کرتی ہے مگر ہم اس کے پیچھے بھاگتے ہیں، اگر وہ بھی ہم سے محبت کرتی ہوتی تو خدا جانے ہمارا کیا حال ہوتا۔

ترکِ دنیا و طلبِ دنیا

ایک دانا سے پوچھا گیا کہ دنیا کس کی ہے؟ کہا جس نے اسے چھوڑ دیا، پوچھا گیا آخرت کس کی ہے؟ فرمایا جس نے اسے طلب کیا۔ ایک اور دانا کا قول ہے کہ دنیا ایک ویران گھر ہے اور وہ دل دنیا سے بھی زیادہ ویران ہے جو اس کی جستجو میں سرگرداں ہے، جنت ایک آباد گھر ہے وہ دل جنت سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بھی زیادہ ویران ہے، جو اس کی جستجو میں سرگرداں ہے، جنت ایک آباد گھر ہے وہ دل جنت سے بھی زیادہ آباد ہے جو اسے طلب کرتا ہے۔

امامِ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے بھائی کو نصائح

حضرتِ جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ دنیا میں حق گو انسانوں میں سے تھے، انہوں نے اپنے بھائی کو خوفِ خدا کی نصیحت کی اور فرمایا اے بھائی! یہ دنیا لغزش کی جگہ اور رسوا کرنے والا گھر ہے اس کی آبادی ویرانی کی طرف اور اس میں رہنے والے قبروں کی طرف جا رہے ہیں، اس کی قلیل چیز بھی جدا ہونے والی ہے، اس کا تمول مفلسی کی طرف رواں دواں ہے اس کی کثرت قلت ہے اور اس کی مفلسی میں مالداری ہے، اللہ کی طرف توجہ کر اور اس کے عطا کردہ رزق پر راضی ہو جا، جنت کو دنیا میں گروی نہ رکھو کیونکہ تیری تیری زندگی ڈھلتا ہوا سایہ اور گرتی ہوئی دیوار ہے، لہذا عمل زیادہ کر اور امیدیں کم کر دے۔

حضرتِ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے کہا کہ تو خواب کے ایک درہم کو یا بیداری کے ایک دینار کو اچھا سمجھتا ہے؟ اس نے کہا بیداری کے ایک دینار کو اچھا سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو کیونکہ دنیا کے ساتھ تیری محبت خواب کی محبت ہے اور آخرت کے ساتھ محبت بیداری کی محبت ہے۔ جنابِ اسمٰعیل بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ہمارے دوست دنیا کو خنزیرہ کا نام دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سے دور رہ! اگر انہوں نے دنیا کے لئے اس سے برا نام پایا ہوتا تو ضرور اس کا نام وہی رکھتے۔

حضرتِ کعب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، تم نے دنیا سے اتنی محبت کی ہے کہ اسے پوجنے لگے ہو۔

حضرتِ یحییٰ بن معاذ الرازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دانا تین ہیں:۔

۱۔ جس نے دنیا کو چھوڑنے سے پہلے دنیا کو ترک کر دیا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۲۔ قبر میں جانے سے پہلے اسے بنالیا، اور

۳۔ بارگاہِ رب العزت میں حاضری سے پہلے اسے راضی کرلیا۔

مزید فرمایا کہ دنیا کی تمنا ہی انسان کو اللہ کی عبادت سے روک دیتی ہے چہ جائیکہ انسان سراپا دنیا ہی کا ہوجائے (تو کیا حال ہوگا)

حضرتِ بکر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص دنیا کے ساتھ دنیا سے بے پرواہی برتنا چاہتا ہے وہ شخص آگ کو بھوسے سے بجھا رہا ہے (اس سے تو آگ اور بھڑکے گی)

جناب بندار رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ جب تو دنیا سے کنارہ کشی کی باتیں کرنے والے دنیا داروں کو دیکھے تو سمجھ لینا کہ یہ شیطان کے مرید ہیں۔ مزید فرمایا جو دنیا کی طرف متوجہ ہوا اس کے شعلے (حرص) نے اسے راکھ کردیا، جو آخرت کی طرف متوجہ ہوا اس کے شعلوں نے اسے کندن کا ایک ٹکڑا بنادیا اور جس نے رب تعالےٰ کی طرف رجوع کیا اس کی وحدت کی آگ نے اسے بے مثال ہیرا بنادیا۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے، دنیا کی چھ چیزیں ہیں، کھانے کی، پینے کی، پہننے کی، سوار ہونے کی، شادی کرنے کی اور سونگھنے کی، سب سے بہتر کھانے کی چیز شہد ہے اور وہ مکھی کا لعاب ہے، پینے کی سب سے عمدہ چیز پانی ہے اور اس میں سب اچھے برے شریک ہیں، پہننے کی سب سے عمدہ چیز ریشم ہے اور وہ کیڑے کا بُنا ہوا ہے، سب سے بہتر سواری گھوڑے کی ہے اور اسی پر انسان کو قتل کیا جاتا ہے، شادی کے لئے عورت عمدہ چیز ہے مگر یہ محلِ مباشرت کے سوا کچھ نہیں، عورت کی سب سے عمدہ چیز (چہرے) کو سنوارا اور سب سے بری چیز (فرج) کو چاہا جاتا ہے، سونگھنے والی چیزوں میں مشک سب سے عمدہ ہے اور یہ خون ہوتا ہے۔ بس سمجھ لو کہ دنیا کیا چیز ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳۲

مذمّتِ دنیا

بعض تارکینِ دنیا کا کہنا ہے، نیک عمل کرنے میں پیش پیش رہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، جھوٹی امیدوں میں نہ پڑو، موت کو نہ بھولو اور دنیا سے رغبت نہ رکھو کیونکہ یہ فریبی اور مکار ہے جس نے دھوکہ دے کر راہِ خدا سے دور کر دیا، اس کی جھوٹی امیدوں نے تمہیں آزمائش میں ڈال دیا اور یہ تمہارے سامنے انتہائی حسین شکل (بہروپ) میں بے پردہ دلہن بن کر آتی ہے، آنکھیں اسے دیکھتی ہیں، دل اس پر فدا ہیں اور روحیں اس کی فریفتہ ہیں مگر اس نے کتنے عاشقوں کو قتل کر دیا اور اپنے پروانوں کو ذلت و رسوائی کے گڑھوں میں دھکیل دیا ہے؟ تم اسے نگاہِ حقیقت بین سے دیکھو تو معلوم ہو گا، یہ مصائب کا گھر ہے، اس کے خالق نے بھی اس کی مذمت کی ہے، اس کا ہر نیا، پرانا ہو جاتا ہے، اس کی سلطنت ختم ہو جاتی ہے، اس کا معزز، ذلیل ہو جاتا ہے اس کی کثرت، قلت میں تبدیل ہو جاتی ہے، اس کی محبت فنا ہو جاتی ہے، اس کی بھلائی گزر جاتی ہے، اللہ تم پر رحمت کرے، غفلت سے جاگو، اس کی میٹھی نیند سے بیدار ہو جاؤ قبل اس کے کہ کہا جائے فلاں بیمار ہے یا سے جان کے لالے پڑے ہیں، کوئی ایسی دوا یا ایسا طبیب ہے جو اسے شفا دے، پھر طبیب بلایا جائے اور وہ تیری زندگی کے بارے میں نا امیدی کا اظہار کرے، پھر کہا جائے کہ فلاں نے اپنی دولت کا حساب لگا کر وصیت کر دی ہے، پھر کہا جائے اس کی زبان بند ہو گئی اور وہ اپنے عزیزوں سے بات نہیں کر سکتا اور ہمسائیوں کو نہیں پہچان سکتا ہے، اس وقت تیری پیشانی پر پسینے کے قطرے ابھر آئیں، تیری آہ و بکا سنائی دے، موت پر تیرا الیقین راسخ ہو جائے، تیری نگاہ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے، تیرے اندیشے سچ ثابت ہوں، تیری زبان گنگ ہو جائے، تیرے عزیز رونے لگیں اور تجھ سے کہا جائے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ تیرا فلاں بیٹا ہے، یہ تیرا فلاں بھائی ہے مگر تو ان سے گفتگو نہ کر سکے، تیری زبان پر مہر لگ جائے، تو اسے ہلا نہ سکے پھر تجھ پر موت طاری ہو، تیرے تمام اعضاء سے روح نکالی جائے اور اسے آسمان کی طرف لے جایا جائے، اس وقت تیرے بھائی تجھ پر جمع ہو جائیں، تیرے لئے کفن لایا جائے، پھر تجھے نہلا کر کفن پہنایا جائے، تیری تمام امیدیں منقطع ہو جائیں اور تیرے دشمن سکون کا سانس لیں، تیرے اہلِ خانہ تیرے مال کی طرف متوجہ ہوں اور تو اپنے اعمال کی سزا پانے کے لئے تنہا رہ جائے۔

ایک زاہد کی ایک بادشاہ کو نصیحتیں

کسی تارکِ دنیا نے ایک بادشاہ سے کہا کہ دنیا کی مذمت اور اسے چھوڑ دینے کا لوگوں میں سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو مالدار ہے اور دولت کے بل بوتے اپنے کام انجام دے رہا ہے، ہو سکتا ہے اس کے مال پر کوئی آفت نازل ہو کر اسے محتاج کرنے یا کوئی آفت اس کی جمع کردہ پونجی اور اس کے درمیان تفرقہ ڈالدے یا کوئی بادشاہ اس کے مال و دولت کو پامال کرتا ہوا گزر جائے یا کوئی تکلیف اس کے جسم میں سرایت کر جائے یا دنیا کی کوئی جان سے پیاری چیز اسے دوستوں کی نظروں میں گرا دے، اور بایں طور پر بھی دنیا لائقِ مذمت ہے کہ یہ جو کچھ دیتی ہے واپس لے لیتی ہے، یہ ایک ہی وقت میں دو دو آدمیوں سے محبت کرتی ہے، یہ ہنسنے والوں پر ہنستی اور رونے والوں پر روتی ہے، دیتے وقت واپسی کا تقاضا بھی کر دیتی ہے، آج مالداروں کے سر پر تاج رکھتی ہے اور کل اسے مٹی میں چھپا دیتی ہے، چاہے جانے والا اسی کے غم میں مر گیا ہو اور زندہ اسی کے لئے زندہ ہو، وہ مر جانے والے کے وارث کے گلے میں مل جاتی ہے اور کسی تغیر و تبدل کی پرواہ نہیں کرتی۔

حضرتِ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے ارشادات

حضرتِ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ یہ دنیا کوچ کی جگہ ہے، ٹھہرنے کا مقام نہیں ہے، حضرت آدم علیہ السلام کو سزا کے طور پر اس پر اتارا گیا تھا اس لئے امیر المومنین اس سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دور دور رہیئے۔

اس دنیا کا توشہ اس کو چھوڑ دینا، اس کی سرمایہ داری فقر و فاقہ ہے، ہر وقت اپنے چاہنے والوں کو قتل کرتی رہتی ہے، عزت والے کو ذلیل اور مالدار کو فقیر بنا دیتی ہے، یہ زہر ہے جسے انسان بے خبری میں کھا کر موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے، اس میں جراحت کا علاج کرنے والے مجروح کی طرح طویل دکھ سے بچنے کے لئے کچھ دیر صبر کیجئے، اور طویل بیماری سے بچنے کے لئے کچھ لمحوں تک علاج کی شدت برداشت کیجئے، اور اس فریبی دھوکہ باز سے جو خوب بن ٹھن کر جلوہ نما ہوئی ہے اور مکر کا جال پھیلائے ہوئے ہے، جھوٹی امیدوں کی فراوانی ساتھ لائی ہے اور ایک ایسی دلہن کا انداز اپنائے ہے جسے آنکھیں دیکھنا چاہتی ہیں جس کے دل شیدائی ہیں اور جانیں اس پر فدائی ہیں اور یہ تمام چاہنے والوں کو ختم کرتی چلی آئی ہے اور مٹاتی چلی جائے گی، کیا کوئی عقلمند اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتا؟

جب اس کا کوئی عاشق اسے پالیتا ہے تو وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور اس سے کامل شغف کے باعث اپنی آخرت کو بھی بھول جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں اور وہ دائمی حسرت میں گرفتار ہو جاتا ہے، اس پر موت کی سختیاں اور دکھ طاری ہوتے ہیں، کما حقہ نہ پانے کی حسرت اور مطلوب تک رسائی حاصل نہ کر سکنے کا افسوس اسے اور زیادہ دکھی بنا دیتا ہے، اس کی روح شدید دکھ کے عالم میں بغیر کسی زادِ راہ کے نکلتی ہے اور اس کے قدم کہیں نہیں ٹکتے۔ امیر المومنین! اس سے بچتے رہیئے کیونکہ دنیا دار جب اس کی مسرت میں ڈوب جاتا ہے تو وہ اسے دکھ میں مبتلا کر دیتی ہے، اس میں نقصان پانیوالا فریب خوردہ ہے اس میں نفع پانیوالا دوہرا فریب خوردہ ہے کیونکہ اس کی وسعت مصائب تک جا پہنچی ہے، اس کا وجود آمادہ فنا ہے، اس کی خوشی دکھوں میں لپٹی ہوئی ہے، جو اس کا ہو جاتا ہے وہ واپس نہیں لوٹتا اور انجام سے بے خبر رہتا ہے، اس کی امیدیں جھوٹی تمنائیں باطل، اس کا صاف گدلا، اس کی عیش مختصر ہے، انسان اگر غور کرے تو وہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کے خطرات میں گھِرا ہوا ہے، اس کی نعمتیں پُرخطر اور اس کے اَلَم ہولناک ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے تنبیہ کی ہے اور نصیحت فرمائی ہے، اللہ کے ہاں اس کی کوئی قدر نہیں اور نہ اللہ تعالےٰ نے اسے کبھی رحمت کی نظر ڈالی ہے۔ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اس کے خزانے اور ان کی کنجیاں پیش کی گئیں مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی حیثیت مچھر کے پَر سے بھی کم ہے، اگر آپ اسے قبول فرما لیتے تب بھی اللہ تعالےٰ کے خزانوں میں کوئی فرق نہ آتا، دیکھنا! کہیں اس کی محبت میں حکمِ خدا کی مخالفت نہ ہو، اس کی الفت میں اللہ کی ناراضگی نہ ہو اور آپ اسکے مالک کی منشا کے مخالف مقام نہ ملے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے بطورِ آزمائش مومنوں سے پھیر دیا اور اپنے دشمنوں کی فریفتگی کی وجہ سے انہیں دولت سے مالا مال کر دیا، جو بیوقوف اسے پا لیتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ شاید اللہ نے اسے عزت دے دی ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکمِ مبارک پر پتھر باندھے تھے۔

مذمتِ دنیا میں ایک اور حدیثِ قدسی

حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالےٰ نے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ جب تو دولتمندی کو اپنی جانب آتا دیکھے تو سمجھ لینا کہ کسی گناہ کی سزا آ رہی ہے اور جب فقر و فاقہ کو دیکھے تو کہہ خوش آمدید، کیونکہ یہ نیکوں کی علامت ہے۔ اے لوگو! اگر چاہو تو عیسیٰ علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلو جو فرمایا کرتے تھے کہ بھوک، میری کھال، خوف میری عادت، صوف میرا لباس، سرما میں سورج کی کرنیں میری آگ، چاند میرا چراغ، دو پاؤں میری سواری اور زمین کی سبزیاں میری غذا ہیں، نہ صبح میرے پاس کچھ ہوتا ہے اور نہ شام کو کچھ ہوتا ہے مگر دنیا میں مجھ سے بڑھ کر کوئی غنی نہیں ہے۔

حضرتِ وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو فرمایا اس کی دنیاوی شان و شوکت سے خوف زدہ نہ ہونا وہ میری اجازت کے بغیر نہ بول سکتا ہے نہ سانس

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

لے سکتا ہے اور نہ ہی پلک جھپک سکتا ہے کیونکہ اس کی پیشانی میرے ہاتھ میں ہے اور دنیا سے اس کی نفع اندوزی تم کو تعجب میں نہ ڈالے، یہ چیز دنیا کی رونق ہے اور بے وقوفوں کی زینت، اگر میں چاہوں تو تمہیں ایسی جاہ و حشمت اور دنیاوی قدر و منزلت دے کر بھیجوں کہ فرعون دیکھتے ہی اپنے عجز کا اقرار کرلے لیکن میں نے تم سے دنیا کو پوشیدہ کرلیا ہے اور تمہاری توجہ اس سے ہٹادی ہے کیونکہ میں اپنے دوستوں کو دنیاوی نعمتوں سے دور کردیتا ہوں جیسے مہربان گڈریا اپنی بکریوں کو ہلاکت خیز چراگاہوں سے دور رکھتا ہے اور میں انہیں دنیا کے فریب سے بچاتا ہوں جیسے چرواہا اپنے اونٹوں کو خطرناک جگہوں سے بچاتا ہے، یہ ان کی حقارت کے لئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ وہ میری بخشی ہوئی عزت سے پورا حصہ پالیں، میں اپنے دوستوں کو انکساری، خوف، دلوں کے خضوع و خشوع اور تقوے سے مزین کرتا ہوں جن کا اثر ان کے جسموں پر نمایاں ہوتا ہے، یہی ان کا لباس ہے، یہی ان کا ظاہر اور یہی ان کا باطن ہے، یہی ان کی مطلوبہ نجات، تمنائیں، قابلِ فخر عزت اور پہچان ہے، جب تم ان سے ملو، نرم برتاؤ کرو اور ان کے لئے دل اور زبان کو سراپا تواضع بناؤ اور یاد رکھو! جس نے میرے کسی دوست کو خوفزدہ کیا اس نے مجھے جنگ کی دعوت دی اور میں قیامت کے دن اس پر غضبناک ہوں گا۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا باخبر رہو! تم مرنے والے ہو، موت کے بعد پھر اٹھائے جاؤ گے اور اپنے اعمال کی جزا و سزا پاؤ گے، تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں مبتلا نہ کردے، یہ مصائب میں لپٹی ہوئی، ناپائیداری میں مشہور، دھوکے سے موصوف اور اس کی ہر چیز زوال پذیر ہے، یہ اپنے چاہنے والوں میں ڈول کی طرح ہے، ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہتی، اس میں اترنے والا مصائب سے نہیں بچ سکتا، کبھی تو یہ اپنے چاہنے والوں پر خوشی و مسرت بکھیرتی ہے اور کبھی غم و اندوہ سے ہمکنار کردیتی ہے، اس کی حالتیں مختلف ہیں، یہ ادلتی بدلتی رہتی ہے، اس میں آرام قابلِ مذمت اور وسعت مال

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ناپائیدار ہے، یہ اپنے بسنے والوں کو تیروں کی طرح کمان سے نکل کر نشانوں پر مارتی رہتی ہے اور انہیں موت سے ہمکنار کرتی رہتی ہے۔

ہر کسی کی موت کا وقت مقرر ہے اور ہر شخص کو پورا رزق دیا جاتا ہے اور اے بندگانِ خدا! باخبر رہو، تم اس راستے کے راہی ہو جس پر تم سے پہلے طویل عمروں والے گذر چکے ہیں، وہ تم سے زیادہ طاقتور، بہترین کاریگر اور عمدہ یادگاریں چھوڑنے والے تھے مگر دنیا کے انقلاب میں ان کی آوازیں خاموش ہو گئیں، ان کے جسم بوسیدہ، شہر ویران اور یادگاریں مٹ گئیں اور مضبوط محلات اور مسرت کے بدلہ میں انہیں پتھروں کے تکیے ملے اور پتھروں سے تیار شدہ قبریں ان کا مدفن بنیں، ان کے ٹھکانے قریب ہیں لیکن ان کے مکین دور رکے ہیں، وہ اپنے قبیلہ سے علیحدہ اور اہلِ محلہ سے بے پروا ہیں، ان کا آبادی سے کوئی تعلق نہیں، عزیزوں اور پڑوسیوں کے قریب ہوتے ہوئے بھی ان کا باہم کوئی میل ملاپ نہیں ہے اور میل ملاپ ہو بھی کیسے سکتا ہے، انہیں مصائب کی چکیوں نے پیس دیا ہے اور نمناک مٹی اور پتھر انہیں کھا گئے ہیں، وہ چند روزہ زندگی گذار کر مر گئے، ان کی خوشحالی قصۂ پارینہ بن گئی، ان کی موت پر ان کے عزیز روئے اور وہ مٹی کے نیچے جا سوئے، انہوں نے دنیا سے کوچ کیا، اب انہیں واپس نہیں آنا ہے، افسوس! صد افسوس! گویا وہ ایک حکم ہے جو قائل کی زبان سے نکل چکا، اب لوٹ کر کس طرح آسکتا ہے اور ان کے سامنے قیامت کے دن تک عالمِ برزخ ہے، گویا تم بھی ویسے ہی ہو جیسے وہ ہو چکے، وہی دکھ، وہی قبر میں تنہائی ہے، تم ان قبروں کے گروی ہو اور انہیں میں تمہیں رہنا ہے، تم پر کیا بیتے گی اگر تم ان باتوں کو دیکھ لو جب قبریں کھولیں جائیں گی، دلوں کے راز سامنے ہوں گے اور تم اعمال کی جزا حاصل کرنے کے لئے رب تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو گے، گذشتہ گناہوں پر تمہارے جگر پھٹنے کو ہوں گے، تمام پردے ہٹ جائیں گے اور تمام گناہ اور راز کی باتیں تمہارے سامنے ہوں گی، تب ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

فرمانِ الٰہی ہے "تاکہ برے اپنی برائیوں کی سزا اور نیک اپنی اچھائیوں کی جزا پائیں،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مزید فرمایا کہ نامۂ اعمال رکھے جائیں گے، ہر نیک و بد اسے دیکھے گا۔

رب ذوالجلال ہمیں اور آپ کو اپنے احکامات پر عمل پیرا ہونے اور اپنے دوستوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے تاکہ ہم اس کی رحمت کے طفیل خلدِ بریں کو حاصل کر لیں، بلا شبہ وہ حمید و مجید ہے۔

بعض داناؤں کا قول ہے کہ دن تیر اور لوگ نشانے ہیں، زمانہ ہر دن ایک تیر پھینکتا ہے اور تجھے دن رات کی گردش کے فریب میں مبتلا کر دیتا ہے یہاں تک کہ تیرے تمام اجزاء بوسیدہ ہو جاتے ہیں، مرورِ ایام میں تیری بقا اور سلامتی ناممکن ہے، اگر تجھے اپنے اوپر گذرے حوادثاتِ زمانہ کی خبر لگ جائے جنہوں نے تیرے وجود کو نقصان میں ڈالا ہے تو تجھے ہر آنے والا دن خوفزدہ کر دے اور ایک ایک لمحہ تجھ پر بھاری ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی تدبیر ہر تدبیر سے بالا ہے، اس نے انسانوں کو دنیاوی لذتوں کی مٹھاس میں ڈال دیا ہے حالانکہ یہ دنیا حنظل (تُمّہ) سے بھی زیادہ تلخ بنائی گئی ہے۔ ہر مداح اس کی ظاہری شان و شوکت کی وجہ سے اس کے عیوب سمجھنے میں ناکام رہا ہے اور ہر واعظ اس کے عجائبات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے، اے اللہ! ہمیں نیکی کی ہدایت دے، آمین۔

کسی دانا سے دنیا اور بقا کے متعلق پوچھا گیا، اس نے کہا اس کا وقفہ چشم زدن جتنا ہے کیونکہ جو وقت گذر گیا ہے وہ واپس نہیں آئے گا اور مستقبل کا تجھے علم ہی نہیں ہے، ہر دن گذشتہ رات کی خبر سناتا ہے اور لمحات کے گذرنے کی داستان بیان کرتا ہے، حوادثاتِ زمانہ انسان کو متواتر تغیر اور نقصان سے ہمکنار کرتے رہتے ہیں، زمانہ جماعتوں کو منتشر اور پراگندہ کر دیتا ہے اور دولت کو منتقل کرتا رہتا ہے، امیدیں طویل اور زندگی تھوڑی ہے اور اللہ ہی کی طرف ہر کام کو رجوع ہونا ہے۔

حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا خطبہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! تم ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہو، اگر تم اس کی تصدیق کرتے ہو تو تم بے وقوف ہو کیونکہ تمہارے اعمال ویسے نہیں ہیں اور اگر تم اسے جھٹلاتے ہو تو ہلاکت میں پڑ گئے ہو،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تمہیں اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا ہے بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہے، اے بندگانِ خدا! تم ایسے گھر میں رہتے ہو جس کا کھانا گلے میں پھندا ہے اور جس کا پینا اچھو لگتا ہے، اگر تم ایک نعمت کے حصول میں خوش ہوتے ہو تو دوسری نعمت کی جدائی تمہیں مغموم کر دیتی ہے، اس گھر کو پہچانو جس کی طرف تم کو لوٹنا ہے اور جس میں تم کو ہمیشہ رہنا ہے، پھر آپ روتے ہوئے منبر سے اتر آئے۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالےٰ سے ڈرنے اور دنیا کو چھوڑنے کی وصیت کرتا ہوں، دنیا تمہیں چھوڑنے والی ہے مگر تم اس سے چمٹے ہوئے ہو، وہ تمہارے اجسام کو بوسیدہ کرتی جا رہی ہے اور تم اسے بنانے کی فکر میں ہو، تمہاری مثال ایک مسافر کی ہے، دنیا میں تم سفرِ آخرت کے لئے زادِ راہ تیار کرنے آئے ہو جس طرح مسافر کو سفر کے درمیان آرام نہیں ہوتا اور وہ شب و روز طے منازل کے لئے قدم مارتا چلا جاتا ہے، اسی طرح دنیا میں قرار نہیں لینا چاہئے اور شب و روز اعمالِ صالحہ کے قدموں سے سفرِ آخرت طے کرنا چاہئے۔

بہت سے انسان ایسے ہیں جن کی اجل قریب آ گئی اور کچھ ایسے ہیں جن کی زندگی میں سے ابھی ایک ہی دن باقی ہے، اسے تلاش کرنے والا اس کی تمنا میں اسے چھوڑ جاتا ہے لہذا اس کے دکھ تکلیف پر واویلا مت کرو کیونکہ یہ سب چیزیں عنقریب ختم ہونیوالی ہیں، اس کے مال و دولت پر خوشی نہ مناؤ کیونکہ یہ عنقریب زائل ہو جائیگی، طالبِ دنیا پر حیرانگی ہے وہ دنیا کو تلاش کر رہا ہے اور موت اس کی تلاش میں ہے، وہ موت سے غافل ہے مگر موت اس سے غافل نہیں ہے۔

اہلِ باطن کا دنیا کے حصول میں طریق کار

حضرتِ محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب اہلِ علم و فضل، صاحبِ ادب و معرفت، لوگوں کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کی مذمت کی ہے، وہ اس کے حضور میں انتہائی ذلیل چیز ہے اور وہ اسے اپنے دوستوں کے لئے پسند نہیں کرتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کنارہ کشی پسند فرمائی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہ اس کے فریب سے بچنے کی تاکید کی تو اہل علم حضرات نے اس سے درمیانی حصہ لیا، باقی کو اللہ کی راہ میں بانٹ دیا، وہ قوتِ لایموت پر راضی ہو گئے اور باقی کو چھوڑ دیا، انہوں نے معمولی کپڑوں سے تن ڈھانپا، معمولی غذا سے بھوک مٹائی اور دنیا کو فانی اور آخرت کو باقی سمجھتے ہوئے وہ دنیا سے ایک سوار کا زادِ راہ لے کر چلے، انہوں نے دنیا کو ویران اور آخرت کو آباد کر لیا اور وہ سراپا آخرت کی طرف متوجہ ہو گئے جس کے متعلق انہیں یقین تھا کہ وہ عنقریب اسے پالیں گے اور وہ دلی طور پر آخرت کی طرف کوچ کر گئے جس کے متعلق انہیں کامل یقین تھا کہ وہ عنقریب اپنے جسموں سمیت ادھر ہی جائیں گے جہاں وہ طویل نعمتیں حاصل کریں گے اور مصائب سے انہیں کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور یہ سب کچھ اللہ کی توفیق سے ہوگا جس کی پسند انہوں نے اپنی پسند اور جس کی ناپسندیدگی کو انہوں نے ناپسند سمجھ لیا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳۳

فضیلتِ قناعت

فقیر کے لئے ضروری ہے کہ وہ قانع ہو، مخلوقات سے امیدیں وابستہ نہ کرے، ان کے اموال پر نگاہ نہ رکھے اور نہ ہی مال و دولت کے حصول میں حریص ہو، یہ اس وقت ممکن ہے جب انسان بقدرِ ضرورت اپنے کھانے پینے پہننے اور رہائش کی چیزوں پر مطمئن ہو جائے اور ہر معمولی چیز پر اکتفا کرے اور اپنی امیدیں ایک دن یا ایک ماہ سے زیادہ طویل نہ کرے، کیونکہ کثرت کی طلب اور طول امل سے قناعت کا مفہوم ختم ہو جاتا ہے اور انسان حرص اور لالچ میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر یہی طمع اور لالچ اسے بداخلاقی اور برائیوں پر آمادہ کرتے ہیں جن سے انسان کی اچھی عادات تباہ ہو جاتی ہیں اور حرص و طمع اس کی فطرتِ ثانیہ بن جاتے ہیں۔

انسان کے پیٹ کو قبر کی مٹی ہی بھرتی ہے

فرمانِ نبوی ہے اگر انسان کو سونے کی دو وادیاں بھی مل جائیں تو وہ تیسری کی تمنا کرے گا، انسان کے پیٹ کو قبر کی مٹی ہی پر کرتی ہے اور اللہ تعالے توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔

حضرتِ ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو ہم بغرضِ تعلیم حاضر ہوتے، ایک مرتبہ ہم حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، اللہ تعالے فرماتا ہے، ہم نے مال و دولت نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے دیا ہے، اگر انسان کو سونے کی ایک وادی مل جائے تو وہ دوسری کی تمنا کرے گا، اگر دوسری مل جائے تو تیسری کی آرزو کرے گا، انسان کے پیٹ کو قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالے ہر توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔

حضرتِ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سورہ براۃ جیسی ایک اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سورت بھی نازل ہوئی تھی جو بعد میں اٹھالی گئی، اس میں تھا کہ اللہ تعالےٰ اس دین کی ایسی قوموں سے امداد کروائے گا جن کے لئے بھلائی میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اگر انسان کو دولت کی دو وادیاں دے دی جائیں تو وہ تیسری وادی کی تمنا کرے گا، انسان کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالےٰ توبہ کرنیوالے کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے، دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے، علم کا بھوکا اور دولت کا بھوکا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ انسان بوڑھا ہو جاتا ہے مگر دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں، حرص اور دولت کی محبت۔

چونکہ یہ خصلت انسان کو گمراہ کر دیتی ہے اس لئے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قناعت کی تعریف فرمائی ہے چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو اسلام کے راستہ پر چلا اور زندگی کی معمولی گذران پر قناعت کر لی۔

فرمانِ نبوی ہے۔ قیامت کے دن ہر امیر اور فقیر یہ تمنا کرے گا کہ اسے دنیا میں معمولی غذا میسر آتی۔

فرمانِ نبوی ہے کہ تونگری مال کی کثرت سے نہیں ہے بلکہ حقیقی مالداری دل کی بے پروائی ہے (تونگری بہ دل است نہ بہ مال)

دنیا کی بہت جستجو مت کرو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرص اور دنیا کی بہت جستجو کرنے سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! اچھے طریقے سے رزق حاصل کرو کیونکہ بندے کو وہی کچھ ملتا ہے جو اس کی قسمت میں لکھ دیا گیا ہے اور کوئی انسان اپنا رزق ختم کئے بغیر دنیا سے نہیں جائے گا۔

مروی ہے کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے ربِ جلیل سے سوال کیا، تیرا کونسا بندہ زیادہ غنی ہے؟ ارشادِ ربانی ہوا، جو میرے عطا کردہ رزق پر قناعت کرتا ہے، پھر پوچھا عادل کون ہے؟ رب تعالےٰ نے فرمایا جو اپنے آپ سے انصاف کرتا ہے۔

حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے فرمایا، روح القدس نے مجھے خبر دی ہے کہ کوئی شخص دنیا سے اپنا رزق پورا کئے بغیر نہیں جائے گا لہذا اللہ تعالٰی سے ڈرو اور رزقِ حلال حاصل کرو۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تجھے بھوک لگے تو ایک روٹی اور پانی کا پیالہ تیرے لئے کافی ہے اور دنیا کی مزید خواہش ہلاکت ہے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرہیز گار بن! تو سب سے بڑا عابد ہوگا، قناعت کر! تو سب سے بڑا شکر گذار ہوگا، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کر! تو مومن ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لالچ سے منع فرمایا ہے چنانچہ حضرتِ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، مجھے ایک مختصر نصیحت کیجئے، آپ نے فرمایا ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھ! کوئی ایسی بات نہ کر جس پر کل معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے مال سے امید نہ رکھ۔

حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سات، آٹھ یا نو آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تم رسول اللہ کی بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کی ہم تو پہلے ہی بیعت کر چکے ہیں، پھر آپ نے فرمایا تم رسول اللہ کی بیعت نہیں کرتے؟ چنانچہ ہم نے ہاتھ بڑھا کر بیعت کی، ہم میں سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے ہم سے کس چیز کی بیعت لی؟ آپ نے فرمایا یہ کہ اللہ کی عبادت کرو، اسے لاشریک سمجھو، پانچ نمازیں پڑھو، سنو اور اطاعت کرو، ایک بات آپ نے آہستہ کی، پھر فرمایا اور لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو۔ راوی کہتا ہے کہ ہم میں سے کچھ ایسے بھی تھے جن کا اگر تازیانہ گر جاتا تو وہ کسی سے اٹھا کر دینے کا سوال نہ کرتے۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، طمع کا ترک، فقر اور لوگوں سے ناامیدی غنٰی ہے، جو لوگوں کے مال و دولت سے ناامید رہتا ہے وہ سب سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔
کسی دانا سے مالداری کے معنی پوچھے گئے تو اس نے جواب دیا کہ مختصر امیدیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور معمولی گذران پر راضی ہونے کا نام غنا ہے، اسی لئے کہا گیا ہے ؎

اَلْعَيْشُ سَاعَاتٌ تَمُرُّ وَخُطُوْبُ اَيَّامٍ تُكَرُّ

اِقْنَعْ بِعَيْشِكَ تَرْضَهٗ وَاتْرُكْ هَوَاكَ تَعِيْشُ حُرّ

فَلَرُبَّ حَتْفٍ سَاقَهٗ ذَهَبٌ وَّيَاقُوْتٌ وَّ دُرّ

۱۔ عیش کی صرف چند گھڑیاں ہیں اور کارہائے نمایاں انجام دینے کیلئے وقت کم ہے۔

۲۔ تو قناعت کر اس عیش پر جو تجھ کو حاصل ہے اور خواہشاتِ نفسانی کو چھوڑ کر آزاد ہو جا اور عیش کی زندگی بسر کر۔

۳۔ بہت سے وہ لوگ جن کو موت آئی وہ سونا چاندی اور لعل و جواہر چھوڑ کر مر گئے۔

حضرتِ محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ خشک روٹی پانی میں بھگو کر کھاتے اور کہتے جو اس پر قناعت کرلے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔

بہترین دولت

حضرتِ سفیان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تمہارے لئے بہترین دولت وہ ہے جو تمہارے قبضہ میں نہیں ہے اور قبضہ میں آئی ہوئی دولت میں وہ بہترین دولت ہے جو تمہارے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔

حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے، ہر دن ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے کہ اے انسان! گمراہ کرنے والے بہت سے مال سے وہ معمولی مال بہتر ہے جو تجھے زندہ رہنے میں مدد دے۔

حضرتِ سمیط بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ اے انسان تیرا بالشت بھر پیٹ تجھے جہنم میں نہ لے جائے۔ کسی دانا سے پوچھا گیا تیرا مال کیا ہے؟ اس نے کہا ظاہر میں پاکیزگی، باطن میں نیکی اور لوگوں سے ناامیدی۔

مروی ہے کہ ربِ ذوالجلال نے انسان سے فرمایا اگر تجھے ساری دنیا مل جاتی تب بھی تجھے اس دنیا سے دو وقت کی خوراک ملتی، اب جب کہ میں نے دنیا سے تجھے صرف خوراک دی ہے اور اس کا حساب دوسروں پر رکھ دیا ہے تو میں نے تجھ پر احسان کیا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے، جب تم کوئی حاجت طلب کرو تو تھوڑی مانگو، اتنا نہ مانگو کہ دوسرے پر وبال بن جاؤ کیونکہ جو کچھ تمہارا نصیب ہے وہ تمہیں ضرور ملے گا۔

بنو امیہ کے ایک حاکم نے جناب ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف خط لکھا جس میں ان سے کسی ضرورت کے متعلق پوچھا گیا تاکہ وہ اسے پوری کر دیں۔ ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں لکھا، میں نے اپنی ضرورتیں اپنے مالک کی بارگاہ میں پیش کی ہوئی ہیں جن کو وہ پورا کر دیتا ہے، خوش ہو جاتا ہوں اور جن کو وہ روک دیتا ہے اس سے قناعت کر لیتا ہوں۔

کسی دانا سے پوچھا گیا کہ کونسی چیز دانا کے لئے باعثِ خوشی اور دکھ دور کرنے کا سامان ہے؟ دانا نے جواب دیا کہ دانا کے لئے سب سے بڑی خوشی نیک عمل اور غم دور کرنے میں اس کا مددگار اللہ کی رضا پر راضی رہنا ہے۔

ایک دانا کا قول ہے، میں نے لوگوں میں سب سے غمزدہ حاسد کو، سب سے بہترین زندگی والا قناعت پسند کو، سب سے زیادہ مصائب پر صبر کرنے والا لالچی کو، سب سے زیادہ خوش تارکِ دنیا کو اور سب سے زیادہ پشیمان حد سے تجاوز کرنیوالا عالم کو پایا ہے۔ اسی موضوع پر کہا گیا ہے ؎

اِرْفِهْ بِبَالِ فَتًى اَمْسٰى عَلٰى ثِقَةٍ ... اِنَّ الَّذِیْ قَسَمَ الْاَرْزَاقَ یَرْزُقُهٗ

فَالْعِرْضُ مِنْهُ مَصُوْنٌ لَا یُدَنِّسُهٗ ... وَالْوَجْهُ مِنْهُ جَدِیْدٌ لَیْسَ یَخْلُقُهٗ

اِنَّ الْقَنَاعَةَ مَنْ یَّحْلُلْ بِسَاحَتِهَا ... لَمْ یَلْقَ فِیْ دَهْرِهٖ شَیْئًا یُّؤَرِّقُهٗ

۱۔ جب جوان اس بات پر مکمل اعتماد کرتا ہے کہ رازقِ مطلق اسے ضرور رزق دیگا۔

۲۔ تو اس کی عزت میلی نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا چہرا کبھی پرانا ہوتا ہے۔

۳۔ جو شخص قناعت اختیار کر لیتا ہے اسے کبھی کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوئی اور اس پر کبھی دکھ کا سایہ نہیں پڑتا۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حَتّٰى مَتٰى اَنَا فِيْ حَلٍّ وَّ تَرْحَالٍ وَطُوْلِ سَعْيٍ وَّاِدْبَارٍ وَّاِقْبَالٍ
وَنَازِحِ الدَّارِ لَا اَنْفَكُّ مُغْتَرِبًا عَنِ الْاَحِبَّةِ لَا يَدْرُوْنَ مَا حَالِيْ
بِمَشْرِقِ الْاَرْضِ طَوْرًا ثُمَّ مَغْرِبِهَا لَا يَخْطُرُ الْمَوْتُ مِنْ حِرْصِيْ عَلٰى بَالِيْ
وَلَوْ قَنِعْتُ اَتَانِي الرِّزْقُ فِيْ دَعَةٍ اِنَّ الْقُنُوْعَ الْغِنٰى لَا كَثْرَةُ الْمَالِ

۱۔ کب تک میں اس طرح سفر کرتا رہوں گا اور زبردست جدوجہد اور یہ آمد و رفت جاری رکھوں گا۔

۲۔ میں گھر سے دور ہمیشہ دوستوں سے پوشیدہ رہتا ہوں، انہیں میرے حالات کا علم نہیں ہوتا۔

۳۔ میں کبھی مشرق میں ہوتا ہوں اور کبھی مغرب میں، حرص کا غلبہ یوں ہے کہ میرے دل میں کبھی موت کا خیال ہی نہیں آتا۔

۴۔ اگر میں قناعت کرتا تو خوشحالی کی زندگی بسر کرتا کیونکہ حقیقی تونگری قناعت میں ہے کثرتِ مال و دولت تونگری نہیں ہے۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ میں اللہ تعالےٰ کے مال سے کیا کچھ لینا حلال سمجھتا ہوں؟ سنو! سردی اور گرمی کے لئے دو چادریں اور اس کے علاوہ مجھے حج، عمرہ اور غذا کے لئے قریش کے معمولی جوان کی شکم سیری کے بقدر غذا کی فراہمی، لوگو! میں مسلمانوں سے اعلیٰ اور ارفع نہیں ہوں، بخدا میں نہیں جانتا کہ اتنا لینا بھی جائز ہے یا نہیں؟ گویا آپ اتنی سی مقدار میں بھی شک فرما رہے تھے کہ کہیں یہ قناعت کے دائرہ سے خارج تو نہیں ہے؟

ایک بدوی نے اپنے بھائی کو حرص سے روکتے ہوئے کہا تم دنیا کے طالب ہو اور اس چیز کے مطلوب ہو جو کبھی ٹل نہیں سکتی، تم ایسی چیز کو تلاش کر رہے ہو جو پہلے ہی تمہاری ہو چکی ہے، گویا کہ غائب چیز تمہارے سامنے اور حاضر چیز تم سے منتقل ہونیوالی ہے، شاید تم نے کسی حریص کو محروم اور کسی تارکِ دنیا کو رزق پاتے ہوئے نہیں دیکھا ہے، اسی موضوع پر کسی شاعر نے کہا ہے ؎

www.muftiakhtarrazakhan.com

أَرَاكَ يَزِيدُكَ الْإِثْرَاءُ حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا كَأَنَّكَ لَا تَمُوتُ
فَهَلْ لَكَ غَايَةٌ إِنْ صِرْتَ يَوْمًا إِلَيْهَا قُلْتَ حَسْبِي قَدْ رَضِيتُ

۱۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرا تمول تیرے حرص کو بڑھا رہا ہے گویا کہ تو نہیں مرے گا۔

۲۔ کبھی تو اپنی حرص سے رک کر یہ بھی کہے گا کہ بس مجھے یہ کافی ہے اور میں اس قدر پر راضی ہو ں

ایک حریص کو سبق

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے چنڈول کو شکار کیا، چڑیا نے کہا تم میرا کیا کرو گے؟ اس آدمی نے کہا ذبح کر کے کھاؤں گا، چڑیا نے کہا بخدا میرے کھانے سے تمہارا پیٹ نہیں بھرے گا، میں تمہیں تین ایسی باتیں بتاؤں گی جو میرے کھانے سے کہیں بہتر ہیں، ایک تو میں تم کو اس قید کی حالت ہی بتاؤں گی، دوسری درخت پر بیٹھ کر اور تیسری پہاڑ پر بیٹھ کر بتاؤں گی۔

آدمی نے کہا چلو ٹھیک ہے پہلی بات بتاؤ۔ چڑیا نے کہا یاد رکھو گذری بات پر افسوس نہ کرنا، آدمی نے اسے چھوڑ دیا، جب وہ درخت پر جا کر بیٹھ گئی تو آدمی نے کہا دوسری بات بتاؤ، چڑیا نے کہا ناممکن بات کو ممکن نہ سمجھنا۔ پھر وہ اڑ کر پہاڑ پر جا بیٹھی اور کہنے لگی اے بدنصیب! اگر تو مجھے ذبح کر دیتا تو میرے پوٹے سے بیس مثقال کے دو موتی نکلتے، یہ سن کر وہ شخص افسوس سے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہنے لگا کہ اب تیسری بات بتا دے۔ چڑیا بولی تم نے تو پہلی دو کو بھلا دیا ہے، اب تیسری بات کس لئے پوچھتے ہو؟ میں نے تم سے کہا تھا کہ گذشتہ بات پر افسوس نہ کرنا اور ناممکن چیز کو ممکن نہ سمجھنا، میں تو اپنے گوشت، خون اور پروں سمیت بھی بیس مثقال کی نہیں ہوں چہ جائیکہ میرے پوٹے میں بیس بیس مثقال کے دو موتی ہوں، یہ کہا اور وہ اڑ گئی۔

یہ انسان کے انتہائی حریص ہونے کی مثال ہے کیونکہ وہ بھی لالچ میں ناممکن کو ممکن سمجھتے ہوئے راہِ حق سے بھٹک جاتا ہے۔

جناب ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، امیدیں تیرے دل کا جال اور پیروں کی بیڑیاں ہیں، دل سے امیدیں نکال دے، تیرے پاؤں بیڑیوں سے آزاد ہو جائیں گے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حرص کی مذمت

جناب ابو محمد الیزیدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں خلیفہ ہارون الرشید کے ہاں آیا تو وہ ایک ایسے کاغذ کو پڑھ رہا تھا، جس پر آبِ زر سے کچھ لکھا ہوا تھا، خلیفہ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیا۔ میں نے کہا امیر المومنین کوئی خاص بات ہے؟ کہا میں نے بنو امیہ کے خزانے میں یہ دو شعر پائے جو مجھے بہت اچھے لگے ہیں اور میں نے ان میں ایک اور شعر کا اضافہ کر دیا ہے ؎

إِذَا سُدَّ بَابٌ عَنْكَ مِنْ دُوْنِ حَاجَةٍ فَدَعْهُ لِأُخْرٰى يَنْفَتِحْ لَكَ بَابُهَا

فَإِنَّ قِرَابَ الْبَطْنِ يَكْفِيْكَ مِلْؤُهُ وَيَكْفِيْكَ سَوْاٰتُ الْأُمُوْرِ اجْتِنَابُهَا

وَلَا تَكُ مُبْذَالًا لِعِرْضِكَ وَاجْتَنِبْ رُكُوْبَ الْمَعَاصِيْ يَجْتَنِبْكَ عِقَالُهَا

۱۔ جب تیری حاجت روائی کا دروازہ تجھ پر بند ہو جائے تو رُک جا، کوئی اور تیری حاجت روائی کر دے گا۔

۲۔ پیٹ کا بند ہونا اس کے بھرنے کے لئے کافی ہے اور کام کی برائیوں سے بچنے کے لئے ان سے اجتناب ضروری ہے۔

۳۔ اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے رکیک حرکتیں مت کر اور ارتکابِ معاصی سے پرہیز کر جس کی وجہ سے تو سزا سے محفوظ ہو جائیگا۔

علم انسان کو حرص اور گداگرانہ ابرام سے محفوظ رکھتا ہے

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ علماء کے علم حاصل کر لینے کے بعد کونسی چیز ان کے دلوں سے علم نکال لیتی ہے؟ حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا لالچ، حرص اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانا۔ کسی شخص نے حضرتِ فضیل رحمۃ اللہ علیہ سے اس قول کی تشریح چاہی تو انہوں نے جواب دیا کہ انسان لالچ میں جب کسی چیز کو اپنا مطلوب و مقصود بنا لیتا ہے تو اس کا دین رخصت ہو جاتا ہے۔ حرص یہ ہے کہ انسان کبھی اس چیز کی اور کبھی اس چیز کی طلب میں رہتا ہے یہاں تک کہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ سب کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے اور کبھی اس مقصد کے حصول کے لئے میرا سابقہ مختلف لوگوں سے پڑے گا۔ جب وہ تیری ضرورتیں پوری کریں گے تو تیری ناک میں نکیل ڈال کر جہاں چاہیں گے لے جائیں گے، وہ تجھ سے اپنی عزت چاہیں گے اور تو رسوا ہو جائے گا اور اسی محبتِ دنیا کے باعث جب کبھی تو ان کے سامنے سے گزرے گا تو انہیں سلام کرے گا اور جب وہ بیمار ہوں گے، تو عیادت کو جائیگا اور یہ تیرے تمام افعال خدا کی رضا کے لئے نہیں ہوں گے، تیرے لئے بہت اچھا ہوتا، اگر تو ان لوگوں کا محتاج نہ ہوتا۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۳

فقراء کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اس امت کے سب سے بہترین لوگ فقراء ہیں اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے کمزور لوگ ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے، میری دو باتیں ہیں، جو انہیں پسند کرتا ہے وہ مجھے پسند کرتا ہے جو انہیں برا سمجھتا ہے وہ مجھے برا سمجھتا ہے، فقر اور جہاد۔

یہ دنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو

مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اللہ تعالےٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو میں پہاڑ سونے کا بنا دوں جو آپ کے ساتھ ساتھ رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد فرمایا کہ جبریل! یہ دنیا تو اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو، یہ اس کی دولت ہے جس کے پاس کوئی دولت نہ ہو، اور اسے وہی جمع کرتا ہے جو بے وقوف ہو، جبریل بولے، اے اللہ کے نبی! اللہ تعالےٰ آپ کو اسی حق و صداقت پر قائم رکھے۔

مروی ہے کہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام اثنائے سفر میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گذرے جو کمبل لپیٹے سو رہا تھا، آپ نے اسے جگا کر فرمایا اے سونے والے اٹھ! اور اللہ کو یاد کر! اس شخص نے کہا تم مجھ سے اور کیا چاہتے ہو کہ میں نے دنیا کو دنیاداروں کے لئے چھوڑ دیا ہے، آپ نے فرمایا تو پھر اے میرے دوست سو جا۔

اللہ اپنے محبوب بندے کے دل سے دنیا کی محبت نکال دیتا ہے

حضرتِ موسےٰ علیہ السلام ایک ایسے شخص کے قریب سے گذرے جو اینٹ کا تکیہ بنائے، کمبل میں لپٹا ہوا زمین پر سو رہا تھا اور اس کی داڑھی اور تمام چہرہ غبار آلود ہو رہا تھا۔ موسےٰ علیہ السلام نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

عرض کی اے رب تعالیٰ! تیرا یہ بندہ دنیا میں برباد ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اور فرمایا نہیں پتہ نہیں، جب میں کسی بندے پر اپنے کرم کے دروازے مکمل طور پر کھول دیتا ہوں، اس سے دنیا کی الفت ختم کر دیتا ہوں۔

حضرتِ ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مہمان آیا مگر آپ کے پاس اس کی میزبانی کے لئے کچھ نہ تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خیبر کے ایک یہودی کے پاس بھیجا اور فرمایا اسے کہو کہ رجب المرجب کے چاند تک ہمیں قرض یا ادھار میں آٹا دے دے۔ میں اس یہودی کے پاس گیا تو اس نے کہا کوئی چیز گروی رکھو تب آٹا ملے گا۔ میں نے آپ کو خبر دی تو آپ نے ارشاد فرمایا بخدا میں زمین و آسمان کا امین ہوں، اگر وہ قرض یا ادھار میں آٹا دے دیتا تو میں ضرور واپس کرتا، لو میری یہ زرہ لے جاؤ اور اس کے پاس گروی رکھ دو۔ جب میں زرہ لے کر نکلا تو آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔	اور اے سننے والے! اس کی طرف اپنی آنکھیں نہ لگا، جو ہم نے کافروں کے جوڑوں (زن و شوہر) کو برتنے کے لئے دی ہے، جیتی دنیا کی تازگی۔

فرمانِ نبوی ہے کہ فقر مومن کے لئے گھوڑے کے منہ پر حسین بالوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ جس کا جسم تندرست، دل مطمئن رہا اور اس کے پاس ایک دن کی غذا موجود ہے تو گویا اسے (کائنات کی) ساری کی ساری دولت مل گئی ہے۔

حضرتِ کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا جب تو فقر کو آتا دیکھے تو کہنا خوش آمدید، اے نیکوں کے لباس!

دیندار شکار نہ کرسکا اور دنیادار کو خوب شکار ہوا

حضرت عطاء الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

منقول ہے، اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کا ساحلِ دریا سے گزر ہوا، وہاں انہوں نے دیکھا ایک شخص مچھلیوں کا شکار کر رہا ہے، اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دریا میں جال ڈالا مگر کوئی مچھلی نہ پھنسی، پھر انہی نبی کا گزر ایک دوسرے شخص کے پاس سے ہوا، جو مچھلیوں کو شکار کر رہا تھا، اس نے شیطان کا نام لے کر اپنا جال پھینکا، جب جال کھینچا تو وہ مچھلیوں سے بھرا نکلا۔ اللہ کے نبی نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کی اے عالم الغیب! اس میں کیا راز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے نبی کو ان دو شخصوں کا مقامِ آخرت دکھلاؤ، جب انہوں نے پہلے شخص کا اللہ تعالیٰ کے حضور عزت و وقار اور دوسرے شخص کی بے حرمتی دیکھی تو بے ساختہ کہہ اٹھے الٰہ العالمین! میں تیری تقسیم پر راضی ہوں۔

فرمانِ نبوی ہے، میں نے جنت کو دیکھا اس میں اکثر فقراء تھے، میں نے جہنم کو دیکھا اس میں اکثر مالدار اور عورتیں تھیں، ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا مالدار کہاں ہیں؟ تو مجھے بتلایا گیا انہیں مالداری نے گرفتار کر رکھا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے میں نے جہنم میں اکثر عورتوں کو دیکھ کر کہا: ایسا کیوں ہے؟ تو مجھے بتلایا گیا یہ ان کی سونے اور خوشبوؤں سے محبت کی وجہ سے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فقر، دنیا میں مومن کے لئے تحفہ ہے۔ ایک روایت میں ہے، انبیائے کرام میں سب سے آخر حضرتِ سلیمان علیہ السلام جنت میں داخل ہوں گے کیونکہ وہ دنیاوی دولت اور اس کی شاہی رکھتے تھے اور صحابہ میں حضرتِ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے تمول کی وجہ سے سب سے آخر میں جنت میں جائیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میں نے انہیں (حضرتِ عبدالرحمٰن بن عوف کو) گھٹنوں کے بل جنت میں داخل ہوتے دیکھا۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے کہ مالدار بہت دشواری کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں ڈال دیتا ہے اور جب کسی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بہت زیادہ محبت کرتا ہے تو اس کے لئے ذخیرہ کر دیتا ہے، پوچھا گیا حضور ذخیرہ کیسے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس انسان کے مال اور اولاد میں سے کچھ باقی نہیں رہتا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب تو فقر کو اپنی طرف متوجہ پائے تو اسے خوش آمدید کہہ اور کہہ کہ اے نیکیوں کی علامت کہہ کر اس کا خیر مقدم کرو اور جب تم مال و دولت کو اپنی طرف آتا دیکھو تو کہو' دنیا میں مجھے پر کسی گناہ کی جلدی سزا ال رہی ہے۔

حضرتِ موسےٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے عرض کیا الٰہی! مخلوق میں تیرے دوست کونسے ہیں تاکہ میں ان سے محبت کروں، اللہ تعالےٰ نے فرمایا فقیر اور فقیر۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے میں فقر کو دوست رکھتا ہوں اور مالداری سے نفرت کرتا ہوں اور آپ کو اسے مسکین کہہ کر بلایا جانا سب ناموں سے اچھا لگتا ہے۔

جب عرب کے سرداروں اور مالداروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اپنی مجلس میں ایک دن ہمارے لئے اور ایک دن ان فقراء کے لئے متعین کیجئے، پس وہ ہمارے دن میں نہ آئیں اور ہم ان کے دن میں نہیں آئیں گے۔ فقراء سے ان کی مراد حضرتِ بلال، حضرتِ سلمان، حضرتِ صہیب، حضرتِ ابوذر، حضرتِ خباب بن الارت، حضرتِ عمار بن یاسر، حضرتِ ابوہریرہ اور اصحابِ صفہ کے فقراء رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو مان لیا کیونکہ ان فقراء کے لباس سے ان دولت مندوں کو بدبو آتی تھی، ان فقراء کے لباس اُون کے تھے اور پسینہ آنے کی صورت میں ان کے کپڑوں سے جو بُو آتی تھی وہ اقرع بن حابس التمیمی، عیینہ بن حصن الفزاری، عباس بن مراد السلمی اور دیگر اغنیائے عرب کو بہت چیں بہ جبیں کر دیا کرتی تھی چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر رضامندی کے باعث قرآنِ مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ	اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ	جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے
وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ	ہیں، اس کی رضا چاہتے ہیں اور
وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ج	تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ (الکھف ۱۵)

نہ پڑیں، کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے، اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا، اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گذر گیا اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔

ایک روز حضرتِ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے حضور کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی، اس وقت آپ کے پاس ایک قریشی سردار بیٹھا ہوا تھا۔[۱] آپ کو ابنِ ام مکتوم کی آمد پسندیدہ معلوم نہیں ہوئی، تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں :۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ (عبس ۳۰)

اس نے تیوری چڑھائی اور منہ موڑ لیا جب اس کے پاس نابینا آیا اور کس چیز نے تمہیں یہ معلوم کرایا کہ شاید وہ پاک ہو جاتا یا نصیحت سنتا پس اسے نصیحت فائدہ دیتی، جو شخص بے پروائی کرتا ہے تم اس کی خاطر اسے روکتے ہو۔

یہاں نابینا سے مراد حضرتِ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اور بے پروا شخص سے مراد وہ قریشی سردار ہے جو حضور کی خدمت میں آیا ہوا تھا۔

---

[۱] سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس سردار کو دعوتِ اسلام دے رہے تھے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دنیا کے نامراد بندے کا قیامت میں اعزاز

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، قیامت کے دن ایک بندے کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے اس طرح معذرت کرے گا جیسے دنیا میں ایک شخص دوسرے سے معذرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے میری عزت اور جلال کی قسم میں نے تجھ سے دنیا کو تیری بے قدری کی وجہ سے نہیں پھیرا تھا بلکہ اس عزت اور کرامت کے سبب جو میں نے تیرے لئے تیار کی تھی، تجھے دنیا سے محروم رکھا اے میرے بندے! لوگوں کی ان جماعتوں میں جاؤ، جس کسی نے بھی میری رضامندی کی خاطر تجھے کھلایا پلایا یا لباس پہنایا اس کا ہاتھ پکڑ لو، وہ تمہارا ہے۔ لوگ اس دن پسینہ میں غرق ہوں گے اور وہ صفوں کو چیرتا ہوا ان کو تلاش کر کے جنت میں لے جائے گا۔

فقراء کے پاس دولت ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ فقراء کو پہچانو اور ان سے بھلائی کرو، ان کے پاس دولت ہے۔ پوچھا گیا کہ حضور کونسی دولت ہے؟ آپ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا جس نے تمہیں کھلایا پلایا ہو یا کپڑا پہنایا ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جاؤ۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جب میں (شبِ معراج) جنت میں گیا تو میں نے اپنے آگے حرکت کی آواز سنی، میں نے دیکھا تو وہ بلال تھے، میں نے جنت کی بلندیوں پر دیکھا، وہاں مجھے اپنی امت کے فقراء اور ان کی اولادیں نظر آئیں، میں نے نیچے دیکھا تو مالدار نظر آئے اور عورتیں کم تھیں، میں نے سبب پوچھا تو بتلایا گیا کہ عورتوں کو سونے اور ریشم نے جنت سے محروم کر دیا ہے اور مالداروں کو ان کے طویل حسابات نے ابھی نہیں جانے دیا۔ میں نے اپنے صحابہ کو تلاش کیا تو مجھے عبدالرحمٰن بن عوف نظر نہ آئے، کچھ دیر بعد وہ روتے ہوئے آئے، میں نے پوچھا تم مجھ سے کیوں پیچھے رہ گئے؟ تو عبدالرحمٰن نے کہا میں بہت دکھ جھیل کر آپ کی خدمت میں پہنچا ہوں، میں تو سمجھ رہا تھا کہ شاید میں آپ کو نہیں دیکھ پاؤں گا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ عبدالرحمٰن بن عوف سابقین اولین مسلمانوں میں سے تھے، حضور کے جانثار اور ان دس حضرات میں سے تھے جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے اور ان مالداروں میں سے تھے جن کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر جس نے مال کو ایسے ایسے خرچ کیا۔ انہیں بھی مالداری نے اتنی مصیبت میں مبتلا کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص سے گذرے جس کے پاس مال و منالِ دنیا سے کچھ نہیں تھا، آپ نے فرمایا اگر اس کا نور تمام دنیا والوں میں تقسیم کیا جائے تو پورا ہو جائیگا۔

جنت کے بادشاہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیا میں جنتی بادشاہوں کے متعلق تمہیں بتاؤں؟ عرض کی گئی فرمایئے۔ آپ نے فرمایا ہر وہ شخص جسے کمزور و ناتواں سمجھا گیا، غبار آلود پریشان بالوں والا، دو پھٹی پرانی چادروں والا، جسے کوئی خاطر میں نہیں لاتا ہے، اگر وہ اللہ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کرتا ہے۔

حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عالم غربت

حضرتِ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے حسن ظن رکھتے تھے، ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمران! تمہارا میرے نزدیک ایک خاص مقام ہے، کیا تم میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عیادت کو چلو گے؟ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، ضرور چلوں گا چنانچہ ہم روانہ ہو گئے اور حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر پہنچے، آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور سلام کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تشریف لایئے۔ آپ نے فرمایا میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے، پوچھا گیا۔ حضور! دوسرا کون ہے؟ آپ نے فرمایا عمران! حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں، ربِ ذوالجلال کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں صرف ایک چادر سے تمام جسم چھپائے ہوئے ہوں۔ آپ نے دستِ اقدس کے اشارے سے فرمایا تم ایسے ایسے پردہ کر لو۔ انہوں نے عرض کیا اس طرح میرا جسم تو ڈھک جاتا ہے مگر سر نہیں چھپتا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

آپ نے سلمان کی طرف ایک پرانی چادر پھینکی اور فرمایا تم اس سے سر ڈھانپ لو، اس کے بعد آپ گھر میں داخل ہوئے اور سلام کے بعد پوچھا، بیٹی کیسی ہو؟ حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، حضور مجھے دوہری تکلیف ہے، ایک بیماری کی تکلیف اور دوسرے بھوک کی تکلیف! میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے، جسے کھا کر بھوک مٹا سکوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر اشکبار ہو گئے اور فرمایا بیٹی گھبراؤ نہیں، رب کی قسم میرا رب کے یہاں تم سے زیادہ مرتبہ ہے مگر میں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا ہے، اگر میں اللہ تعالےٰ سے مانگوں تو مجھے ضرور کھلائے مگر میں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے پھر آپ نے حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خوش ہو جاؤ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو۔ انہوں نے پوچھا حضرتِ آسیہ اور مریم کہاں ہونگی؟ آپ نے فرمایا آسیہ اپنے زمانے کی عورتوں کی اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کے سردار ہو تم جنت کے ایسے محلات میں رہو گی جس میں کوئی عیب، کوئی دکھ اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا اپنے چچازاد کے ساتھ خوش رہو، میں نے تمہاری شادی دنیا اور آخرت کے سردار کے ساتھ کی ہے۔

روپیہ جمع کرنیوالے پر چار مصیبتوں کا نزول

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ فقراء سے دشمنی رکھیں، دنیاوی شوکت و حشمت کا اظہار کریں اور روپیہ جمع کرنے پر حریص ہو جائیں تو اللہ تعالےٰ ان پر چار مصیبتیں نازل فرماتا ہے قحط سالی، ظالم بادشاہ، خائن حاکم اور دشمنوں کی ہیبت۔

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درہم والے سے دو درہم والے کا حساب زیادہ ہوگا۔

حضرتِ سعید بن عامر کی گریہ وزاری کا باعث

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرتِ سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے، حضرت سعید اپنے گھر میں انتہائی غمزدہ حالت میں داخل

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہوئے، ان کی بیوی نے پوچھا کوئی خاص بات ہوگئی ہے؟ بولے بہت اہم بات ہوگئی ہے، پھر فرمایا
اور نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور صبح تک رو رو کر عبادت کرتے رہے پھر فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، پھر آپ نے فرمایا میری امت کے فقراء مالداروں سے پانسو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اگر کوئی مالدار آدمی ان کی جماعت میں شامل ہوگا تو اسے ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دیا جائے گا۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے، وہ شخص جس نے کپڑے دھونے کا ارادہ کیا مگر اس کے دوسرے پرانے کپڑے نہیں تھے جنہیں پہن کر وہ کپڑے دھولے۔ جو شخص چولہے پر دو دو ہانڈیاں نہیں چڑھاتا اور جس کو پینے کی دعوت دے کر اس سے یہ نہ پوچھا تم کیا پیو گے؟

حضرتِ سفیان ثوری کو فقراء سے بے پایاں محبت تھی

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ایک فقیر آیا تو آپ نے اسے فرمایا آگے آجاؤ، اگر تم مالدار ہوتے تو میں تمہیں آگے بڑھنے کی اجازت نہ دیتا، ان کی فقراء سے بے پایاں محبت دیکھ کر ان کے مالدار دوست یہ تمنا کرتے کہ کاش ہم بھی فقیر ہوتے۔

جناب مؤمل رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں فقیر سے زیادہ باعزت اور مالدار سے زیادہ ذلیل کسی کو نہیں دیکھا۔

ایک دانشمند کا قول ہے کہ انسان جتنا تنگدستی سے ڈرتا ہے، اگر اتنا جہنم سے ڈرتا تو دونوں سے نجات پالیتا اور جتنی اسے دولت سے محبت ہے اگر جنت سے اسے اتنی محبت ہوتی تو دونوں کو پالیتا جتنا ظاہر میں لوگوں سے ڈرتا ہے اگر اتنا باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تو دونوں جہانوں میں سعید شمار ہوتا۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جو مالدار کی عزت اور فقیر کی توہین کرتا ہے، وہ ملعون ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بوسیدہ کپڑوں کی وجہ سے کسی کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ اس کا اور تمہارا رب ایک ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ فقراء سے تمہاری محبت رسولوں کی صفات میں سے ایک صفت ہے، ان کی مجالس میں آنا نیکوں کی اور ان کی دوستی سے دور بھاگنا منافقوں کی علامت ہے۔

بعض کتب سابقہ میں مرقوم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی کی کہ میری دشمنی سے ڈرو، اگر میں نے تجھے دشمن بنا لیا تو میری آنکھ سے گر جائیگا اور میں تجھ پر مال و دولت کی بارش کروں گا (یعنی مال و دولت کی فراوانی اللہ تعالیٰ کے یہاں بے قدری کی موجب ہے۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت معاویہ، ابن عامر رضی اللہ عنہما اور کچھ دوسرے لوگوں نے ایک لاکھ درہم بھیجے، آپ نے ان سب کو ایک ہی دن میں تقسیم کر دیا حالانکہ آپ کی اوڑھنی پر پیوند لگے ہوئے تھے، آپ کی لونڈی نے کہا کہ آپ روزے سے ہیں، اگر آپ مجھے ایک درہم دے دیتیں تو میں گوشت لے آتی اور آپ افطار کرتیں، آپ نے یہ سن کر فرمایا تم مجھے پہلے بتا دیتیں تو میں ایک درہم تمہیں دے دیتی۔

حضرت عائشہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی اگر تم مجھ سے ملاقات کی خواہشمند ہو تو فقراء جیسی زندگی بسر کرنا، دولت مندوں کی محفلوں سے علیحدہ رہنا اور اوڑھنی کو پیوند لگائے بغیر نہ اتارنا۔

ایک شخص حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دس ہزار درہم لایا اور بڑی عاجزی سے انہیں قبول کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کیا تم دس ہزار دراہم کے بدلے فقراء کے دفتر سے میرا نام کاٹنا چاہتے ہو بخدا میں ایسا کبھی نہیں ہونے دونگا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمانِ نبوی ہے، اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو اسلام پر چلا اور اس نے معمولی گذران پر قناعت کر لی۔

فرمانِ نبوی ہے، اے فقراء، تم دل کی گہرائیوں سے اللہ کی رضا پر راضی رہو تمہیں فقر کا ثواب ملے گا ورنہ نہیں، پہلا قانع اور دوسرا راضی بہ رضائے الٰہی ہے، اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حریص کو فقر کا ثواب نہیں ملے گا مگر بعض احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسے فقر کا ثواب ملے گا۔ عنقریب ہم اس کی مکمل بحث کریں گے۔

شاید عدمِ رضا سے یہ مراد ہے کہ وہ اللہ تعالٰی کے اس سے مال روک لینے کو برا سمجھتا ہے اور بہت سے طالبِ دنیا ایسے ہیں جو دل میں کبھی بھی اللہ تعالٰی کا منکر ہو، ناپسند نہیں کرتے لہٰذا ان کی طلب میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن اول الذکر بات اعمال کو تباہ کر دیتی ہے جس میں اللہ تعالٰی کے دولت نہ دینے کو برا سمجھا جاتا ہے۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک کلید ہوتی ہے اور جنت کی چابی فقراء اور مساکین کی محبت ہے، اپنے صبر کی وجہ سے وہ قیامت کے دن اللہ تعالٰی کے قریب ہوں گے۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی کو وہ بندہ سب سے زیادہ محبوب ہے جو فقیر ہو، اللہ کی رضا پر راضی ہو اور اس کے عطا کردہ رزق پر قناعت کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھرانے کی خوراک اندازے کے مطابق ہو اور فرمایا قیامت کے دن کوئی فقیر اور مالدار ایسا نہیں ہوگا جو یہ تمنا نہ کرے کہ مجھے دنیا میں خوراک کے مطابق ہی رزق دیا جاتا۔

اللہ تعالٰی نے حضرتِ اسمٰعیل علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ مجھے شکستہ دلوں کے پہلو تلاش کرنا، آپ نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ رب تعالٰی نے فرمایا وہ سچے فقراء ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے کہ راضی بہ رضا فقیر سے زیادہ کوئی فضیلت والا نہیں ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالٰی قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ مخلوق میں میرے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دوست کہاں ہیں؟ فرشتے پوچھیں گے یا اللہ! وہ کون ہیں؟ رب تعالیٰ فرمائے گا وہ مسلمان فقراء ہیں جو میری عطا پہ قانع تھے اور میری رضا پر راضی تھے، انہیں جنت میں داخل کردو چنانچہ لوگ ابھی اپنے حساب میں سرگرداں ہوں گے کہ وہ لوگ جنت میں کھا پی رہے ہوں گے، یہ تو قناعت گزریں اور اللہ کی رضا پر راضی ہونیوالوں کا تذکرہ ہے، انشاء اللہ عنقریب زاہدوں کا ذکر بھی ان کے فضائل میں آئیگا۔

قناعت اور رضائے الٰہی

قناعت اور رضا کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں، یہ بات خوب ذہن نشین کرلیں کہ قناعت کی ضد حرص و طمع ہے۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ طمع تنگدستی اور قناعت مالداری ہے جو لوگوں سے طمع نہیں رکھتا اور قناعت کرلیتا ہے وہ لوگوں سے بے پرواہ کردیا جاتا ہے۔

حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر روز ایک فرشتہ عرش سے منادی کرتا ہے، اے انسان گمراہ کرنے والے زیادہ مال سے کفایت کرنیوالا تھوڑا مال بہتر ہے۔

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ہر انسان کی عقل میں کمزوری ہوتی ہے، جب اس کے پاس مال و دولت زیادہ آنے لگتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے مگر رات دن کی گردش جو اس کی عمر کم کررہی ہے اسے غمزدہ نہیں کرتی۔ افسوس! اے انسان تجھے مال کی زیادتی کوئی فائدہ نہیں دے گی جبکہ تیری عمر برابر کم ہوتی جارہی ہے۔

غنا کیا ہے؟

ایک دانا سے غنا کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ قلیل امیدیں اور معمولی رزق پر راضی رہنا۔

روایت ہے کہ حضرتِ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے امراء میں سے تھے، ایک مرتبہ وہ محل سے باہر نکلے تو انہیں محل کے قریب ایک آدمی نظر آیا جس کے ہاتھ میں ایک روٹی تھی جسے کھا کر وہ سو گیا، انہوں نے اپنے ایک غلام سے کہا،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جب یہ شخص بیدار ہو تو اسے میرے پاس لانا، چنانچہ اس کے بیدار ہونے کے بعد اسے لایا گیا تو انہوں نے پوچھا اے جوان! تو بھوکا تھا اور ایک روٹی سے سیر ہو گیا؟ اس شخص نے کہا ہاں، پھر پوچھا تمہیں نیند خوب آئی؟ وہ بولا ہاں۔ آپ نے دل میں سوچا میں آئندہ دنیا کے حصول میں سرگرداں نہیں پھروں گا، نفسِ انسانی تو ایک روٹی پر بھی قناعت کر لیتا ہے۔

ایک شخص نے عامر بن عبد القیس رحمۃ اللہ علیہ کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ نمک کے ساتھ ساگ کھا رہے تھے۔ اس شخص نے کہا اے بندۂ خدا! کیا تو اتنی سی چیز پر راضی ہے؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں بتلاؤں، جو اتنی سی دنیا پر راضی ہو جاتا ہے اسے کس چیز کی خوشخبری ملتی ہے؟ پھر فرمایا جو دنیا پر راضی ہو جاتا ہے اسے آخرت نہیں ملتی اور جو دنیا سے ترکِ تعلق کر لیتا ہے اسے آخرت ملتی ہے۔

حضرتِ محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ خشک روٹی پانی میں بھگو کر نمک سے کھا لیتے اور فرماتے جو دنیا میں اتنی مقدار پر راضی ہو جاتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا۔

حضرتِ حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے جو اس کے تقسیم کردہ رزق پر راضی نہیں ہوئے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ — اور آسمانوں میں تمہارا رزق ہے
فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ — اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا
إِنَّهُ لَحَقٌّ الآية — ہے، آسمانوں اور زمین کے
(الذاریات، پ ۲۶) — رب کی قسم وہ حق ہے۔

حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی بیوی نے آ کر کہا تم ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہو اور گھر میں آٹے کی چٹکی اور پانی کا گھونٹ تک نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تمہیں پتہ نہیں ہمارے سامنے دشوار گذار گھاٹیاں ہیں ان سے وہی نجات پائے گا جس کا بوجھ ہلکا ہو گا۔ جب آپ کی بیوی نے یہ سنا تو چپ چاپ گھر میں واپس چلی گئیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ بے صبر ہونا کفر کے بہت قریب ہوتا ہے۔

ایک دانا سے پوچھا گیا کہ تیری دولت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا ظاہری صفائی، دل میں نیکی اور لوگوں سے ناامیدی۔

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض سابقہ آسمانی کتابوں میں فرمایا ہے، اے انسان! اگر تجھے ساری دنیا کی دولت مل جاتی تب بھی تجھے دو وقت کی روٹی ہی میسر آتی، اب جبکہ میں نے تجھے غذا دے دی ہے اور اس کا حساب اور کے ذمے لگا دیا ہے تو یہ میں نے تجھ پر احسان کیا ہے۔

قناعت کے متعلق ایک شاعر نے کہا ہے ؎

اِضْرَعْ اِلَی اللّٰہِ لَا تَضْرَعْ اِلَی النَّاسِ وَاقْنَعْ بِیَاسٍ فَاِنَّ الْعِزَّ فِی الْیَاسِ

وَاسْتَغْنِ عَنْ ذِیْ قُرْبٰی وَذِیْ رَحِمٍ اِنَّ الْغَنِیَّ مَنِ اسْتَغْنٰی عَنِ النَّاسِ

۱۔ اللہ سے مانگ، لوگوں سے نہ مانگ، ان سے ناامید ہو کر قناعت کو اپنا کیونکہ لوگوں سے ناامید ہونے ہی میں عزت ہے۔

۲۔ ہر عزیز اور یگانے سے بے پروا ہو جا، کیونکہ لوگوں سے بے نیازی ہی مالداری ہے۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

یَا جَامِعًا مَانِعًا وَالدَّهْرُ یَرْمُقُهٗ مُقَدِّرًا اَیَّ بَابٍ مِنْهُ تَغْلُقُهٗ

مُفَكِّرًا كَیْفَ تَاْتِیْهِ مَنِیَّتُهٗ اَغَادِیًا اَمْ بِهَا یَسْرِیْ فَتَطْرُقُهٗ

جَمَعْتَ مَالًا فَقُلْ لِیْ هَلْ جَمَعْتَ لَهٗ یَا جَامِعَ الْمَالِ اَیَّامًا تُفَرِّقُهٗ

اَلْمَالُ عِنْدَكَ مَخْزُوْنٌ لِوَارِثِهٖ مَا الْمَالُ مَالُكَ اِلَّا یَوْمَ تُنْفِقُهٗ

اِنْفِهٖ بِبَالِ فَتًی یَغْدُوْ عَلٰی ثِقَةٍ اِنَّ الَّذِیْ قَسَمَ الْاَرْزَاقَ یَرْزُقُهٗ

فَالْعِرْضُ مِنْهُ مَصُوْنٌ لَا یُدَنِّسُهٗ وَالْوَجْهُ مِنْهُ جَدِیْدٌ لَیْسَ یَخْلُقُهٗ

اِنَّ الْقَنَاعَةَ مَنْ یَحْلُلْ بِسَاحَتِهَا لَمْ یَلْقَ فِیْ ظِلِّهَا هَمًّا یُؤَرِّقُهٗ

۱۔ اے مال و دولت کو جمع کرنے والے، زمانہ ہر کسی کا مقدر دیکھتا ہے، تو اس کے کس کس دروازے کو بند کرے گا؟

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۲۔ اس فکر میں کہ کس کس طرح امیدیں پوری ہوں گی، کیا اس کے ساتھ کوئی دشواری ہے یا آسانی۔ بس تو اس کو چھوڑ دے گا۔

۳۔ اے مال کے جمع کرنیوالے! تو نے دولت اکٹھی کرلی، مجھے یہ بتلا تو نے اسے خرچ کرنے کے لئے اپنے دن بھی اکٹھے کر لئے ہیں؟ (کیا تجھے زندگی پر بھروسہ ہے)

۴۔ دولت تیرے پاس وارثوں کا خزانہ ہے، راہِ خدا میں خرچ کرنے والے مال کے سوا تیرا کوئی مال نہیں ہے۔

۵۔ جب جوان اس بات پر اعتماد کرتا ہے کہ جس ذات نے تقسیمِ رزاق کیا ہے اسے بھی رزق دے گا۔

۶۔ تب اس کی عزت محفوظ ہو جاتی ہے، کبھی اس پر میل نہیں آتا اور نہ ہی اس کا چہرہ کبھی پرانا ہوتا ہے۔

۷۔ جو شخص قناعت کو پالیتا ہے اس پر کبھی دکھ کا سایہ نہیں پڑتا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳۵

اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا ولی بنانا اور قیامت کا میدان

کفار سے میل ملاپ نہ رکھو

فرمانِ الٰہی ہے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

بعض مفسرین کا قول ہے، اہلِ لغت اس بات پر متفق ہیں کہ "رکون" مطلق میلان اور توجہ کا نام ہے، چاہے وہ میلان معمولی ہو یا زیادہ، عبدالرحمٰن بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہاں رکون سے مراد چھپانا ہے یعنی ان کے کفر کا انکار نہ کرنا۔ عکرمہ کا قول ہے رکون سے مراد ہے ان کفار سے نیکی نہ کرو، آیت کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ کفار اور بدکار مسلمانوں سے باہم میل ملاپ نہ رکھو۔

حضرتِ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں، محققین کا قول ہے کہ جس رکون سے منع کیا گیا ہے وہ ہے کفار کے کفر کو اچھا سمجھنا۔ ان کے طریقِ کار کو خوب جاننا اور دوسروں کے سامنے ان کی تعریف کرنا اور گمراہی کے کاموں میں ان کا شریکِ کار بننا ہے، ہاں اگر ان کے مظالم کے سدِباب اور نفع اندوزی کی وجہ سے ان سے میل ملاپ بڑھاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن میرا ضمیر یہ کہتا ہے کہ طلبِ معاش کے لئے ان سے میل ملاپ کی رخصت ہے مگر تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ ان سے بالکل علیحدگی کی جائے، کیا اللہ تعالےٰ بندہ کی مشکلات میں اسے کافی نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں کہ امام نیشاپوری کا قول بالکل صحیح ہے، آج کے دور میں تو خصوصی طور پر اس بات کی ضرورت ہے کہ ان سے تعلقات نہ رکھے جائیں کیونکہ نیکی کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا اس دھوکہ اور فریب کاری کے دور میں ناممکن ہے[1] اور جبکہ

[1] قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ پانچویں اور چھٹی صدی ہجری کی حالت یہ تھی، مزید دیکھئے مقدمہ تاریخ الخلفاء از شمس بریلوی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان کا ظلم اس انداز پر آگیا ہے کہ ان سے باہم تعلق ہلاکت میں ڈال سکتا ہے تو تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو ان ظالموں اور سرکشوں سے زبردست محبت کرتا ہے، ان کی شراب نوشی اور حرام کاری کی محافل میں شریک ہوتا ہے اور ان کے تقاضائے دوستی کو پورا کرتا ہے اور ان کے طرزِ معاشرت میں گھل مل جاتا ہے، ان کا سا لباس پہن کر خوش ہوتا ہے اور ان کی ظاہری اور فانی رونق کو بہتر سمجھتا ہے اور ان کی معاشی خوشحالی پر رشک کرتا ہے حالانکہ اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ سب چیزیں ایک دانہ سے بھی حقیر اور مچھر کے پَر سے بھی زیادہ بے وقار ہیں چہ جائیکہ انسان دل کی گہرائیوں سے انہیں چاہنے لگے، چاہنے والا اور جسے چاہا گیا ہے دونوں بے وقار ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تم یہ دیکھو کہ تمہارا دوست کون ہے؟ منقول ہے کہ اچھے ساتھی کی مثال عطار جیسی ہے، اگر وہ عطر نہیں دے گا لیکن تم عطر کی خوشبو سے محروم نہیں رہو گے، اور ہر بُرے ساتھی کی مثال لوہار کی ہے اگرچہ وہ تجھے نہیں جلائے گا مگر اس کی دھونکنی کا دھواں تم تک ضرور پہنچے گا (اور کپڑوں کو کثیف کر دے گا اور تنفس کو بھی گزند پہنچائے گا)

اللہ کے سوا دوسروں کو اپنا ولی بنانا

فرمانِ الٰہی ہے کہ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اپنے اور مددگار بنا لئے ہیں، مکڑی کے گھر کی سی مثال ہے (جو بہت ہی بودا اور کمزور ہوتا ہے)۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جس نے کسی دولت مند کی اس کی دولت کی وجہ سے تعظیم کی اس کا دو حصے ایمان ضائع ہو گیا۔

فرمانِ نبوی ہے جب کسی فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے اور عرشِ الٰہی کانپ جاتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ۔ یعنی ہم قیامت کے میدان میں تمام انسانوں کو ان کے امام کے ساتھ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بلائیں گے، مفسرین کرام کا امام کے تعین میں اختلاف ہے، حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور آپ کے رفقاء امام سے مراد نامۂ اعمال لیتے ہیں چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ۔ اور جس شخص کو دائیں ہاتھ میں کتاب دی جائے گی۔

حضرتِ زید رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ امام سے مراد اللہ کی کتابیں ہیں اور لوگوں کو اے تورات والے، اے انجیل والے اور اے قرآن والے کہہ کر بلایا جائیگا۔

حضرتِ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ امام سے مراد نبی ہے، لوگوں کو یوں بلایا جائے گا، اے ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرنے والو آؤ! اے موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کرنے والو آؤ! اے عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع کرنے والو آؤ! اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والو آؤ!

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ امام سے مراد امامِ عصر ہے جس کے روکنے سے وہ رک جاتے تھے اور جس کے حکم پر وہ عمل کرتے تھے۔

حضرتِ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کو جمع فرمائے گا تو ہر خائن کو جھنڈا دیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی خیانت کا جھنڈا ہے۔

ترمذی وغیرہ میں حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا، لوگوں میں سے ایک آدمی کو بلایا جائے گا، اس کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، اس کے جسم کو ساٹھ ہاتھ لمبا کر کے اس کے سر پر چمکدار موتیوں کا تاج رکھا جائیگا اس کا چہرہ انتہائی روشن ہوگا، پھر وہ اپنے دوستوں کی طرف جائے گا جو اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے، اس کے مرتبہ میں اضافہ فرما اور ہمیں بھی ایسا ہی مقام عنایت فرما۔ جب وہ ان کے پاس آئے گا تو کہے گا کہ تمہیں خوشخبری ہو، تم میں سے ہر ایک کو یہی مقام ملے گا اور کافر کا منہ کالا کر کے اس کا قد آدم علیہ السلام کے قد کے برابر ساٹھ ہاتھ کر دیا جائے گا اور اسے ظلمت کا تاج پہنایا جائیگا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے گا وہ اسے دیکھ کر کہیں گے اے اللہ! ہم اس کے شر سے پناہ چاہتے ہیں اور ہمیں ایسے انجام سے بچا، وہ ان کے پاس آئے گا تو وہ کہیں گے اے اللہ! اسے رسوا کر، تب کافر کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی رحمت سے دور کر دیا، تم میں سے ہر ایک کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے گا۔

فرمانِ الٰہی ہے :-

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا — جب زمین زلزلے سے ہلائی جائیگی

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ؕ[1] — اور وہ اپنے بوجھ نکال ڈالیگی۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زمین نیچے سے ہلے گی اور اس کے پیٹ میں جتنے مردے اور دفینے ہیں، سب کو باہر نکال دیگی۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا (اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی) اور فرمایا جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا وہ ہر مرد اور ہر عورت کے ہر اس عمل کی گواہی دیگی جو اس کی پشت پر کیا گیا ہے۔

طبرانی کی حدیث ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر گناہ کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تمہاری ماں ہے اور جو شخص بھی اس پر کوئی عمل کرتا ہے وہ اس کی (قیامت کے دن) خبر دے گی۔

---

[1] سورۂ زلزال، پ ۳۰۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳۶

نفخ صور، حشرِ اجساد و بعث بعد الموت

فرمانِ نبوی ہے، میں کیسے سکون پاؤں جبکہ صاحبِ صور یعنی حضرتِ اسرافیل علیہ السلام نے صور منہ میں لیا ہوا ہے، پیشانی جھکائی ہوئی ہے اور کان اللہ تعالےٰ کے فرمان پر متوجہ کر رکھے ہیں کہ اسے کب صور پھونکنے کا حکم ملتا اور وہ صور پھونکیں۔

نفخ صور جنابِ مقاتل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صور ایک بوق یا قرنا کی طرح ہے جسے حضرتِ اسرافیل علیہ السلام بگل کی طرح اپنے منہ میں لئے ہوئے ہیں اس صور کے سر کی گولائی آسمان و زمین کی چوڑائی (گولائی) کے برابر ہے، حضرتِ اسرافیل ٹکٹکی باندھے عرش کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ انہیں کب صور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے، جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو شدتِ اضطراب سے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل کے سوا زمین و آسمان کے سب جاندار ہلاک ہوجائیں گے پھر عزرائیل کو حکم ہوگا اور وہ ان بنیوں فرشتوں کی روح بھی قبض کرلے گا، اس کے بعد عزرائیل کو بھی فنا سے ہمکنار کردیا جائیگا یہاں تک کہ نفخِ صور کو چالیس سال گزر جائیں گے، تب اللہ تعالےٰ عزرائیل کو زندہ کریگا اور وہ اٹھ کر دوبارہ صور پھونکیں گے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ۝
(زمر، پ ۲۴)

پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا
پس اچانک وہ اپنے پیروں پر کھڑے
ہوجائیں گے اور دوبارہ زندہ ہونا
دیکھ رہے ہوں گے

فرمانِ نبوی ہے کہ جب سے اسرافیل کو پیدا کیا گیا ہے، صور اس کے منہ میں ہے اور وہ ایک قدم آگے اور ایک قدم پیچھے رکھے حکمِ خداوندی کے انتظار میں ہے۔ ہوشیار ہوجاؤ اور صور پھونکے جانے کے وقت سے ڈرو، اس وقت میں لوگوں کی ذلت اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے گا وہ اسے دیکھ کر کہیں گے اے اللہ! ہم اس کے شر سے پناہ چاہتے ہیں اور ہمیں ایسے انجام سے بچا، وہ ان کے پاس آئے گا تو وہ کہیں گے اے اللہ! اسے رسوا کر، تب کافر کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی رحمت سے دور کر دیا، تم میں سے ہر ایک کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے گا۔

فرمانِ الٰہی ہے :-

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا — جب زمین زلزلے سے ہلائی جائیگی

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا۔[1] — اور وہ اپنے بوجھ نکال ڈالیگی۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زمین نیچے سے ہلے گی اور اس کے پیٹ میں جتنے مردے اور دفینے ہیں، سب کو باہر نکال دیگی۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا (اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی) اور فرمایا جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا وہ ہر مرد اور ہر عورت کے ہر اس عمل کی گواہی دیگی جو اس کی پشت پر کیا گیا ہے۔

طبرانی کی حدیث ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر گناہ کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تمہاری ماں ہے اور جو شخص بھی اس پر کوئی عمل کرتا ہے وہ اس کی (قیامت کے دن) خبر دے گی۔

---

[1] سورۂ زلزال، پ ۳۰۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳۶

نفخ صور، حشرِ اجساد و بعث بعد الموت

فرمانِ نبوی ہے، میں کیسے سکون پاؤں جبکہ صاحبِ صور یعنی حضرتِ اسرافیل علیہ السلام نے صور منہ میں لیا ہوا ہے، پیشانی جھکائی ہوئی ہے اور کان اللہ تعالیٰ کے فرمان پر متوجہ کر رکھے ہیں کہ اسے کب صور پھونکنے کا حکم ملتا اور وہ صور پھونکیں۔

نفخ صور جنابِ مقاتل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صور ایک بوق یا قرنا کی طرح ہے جسے حضرتِ اسرافیل علیہ السلام بگل کی طرح اپنے منہ میں لئے ہوئے ہیں اس صور کے سر کی گولائی آسمان و زمین کی چوڑائی (گولائی) کے برابر ہے، حضرتِ اسرافیل ٹکٹکی باندھے عرش کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ انہیں کب صور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے، جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو شدتِ اضطراب سے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل کے سوا زمین و آسمان کے سب جاندار ہلاک ہو جائیں گے پھر عزرائیل کو حکم ہوگا اور وہ ان تینوں فرشتوں کی روح بھی قبض کرلے گا، اس کے بعد عزرائیل کو بھی فنا سے ہمکنار کردیا جائیگا یہاں تک کہ نفخ صور کو چالیس سال گذر جائیں گے، تب اللہ تعالیٰ عزرائیل کو زندہ کریگا اور وہ اُٹھ کر دوبارہ صور پھونکیں گے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ۝ (زمر، پ ۲۴)

پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس اچانک وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں گے اور دوبارہ زندہ ہونا دیکھ رہے ہوں گے

فرمانِ نبوی ہے کہ جب سے اسرافیل کو پیدا کیا گیا ہے، صور اس کے منہ میں ہے اور وہ ایک قدم آگے اور ایک قدم پیچھے رکھے حکمِ خداوندی کے انتظار میں ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ اور صور پھونکے جانے کے وقت سے ڈرو، اس وقت میں لوگوں کی ذلت اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

رسوائی اور عاجزی کا تصور کرو جبکہ دوسری مرتبہ صور پھونک کر انہیں کھڑا کیا جائے گا اور وہ اپنے متعلق اچھا یا برا فیصلہ سننے کے منتظر ہوں گے اور اسے انسان تو بھی ان کی ذلت اور پریشانی میں برابر کا شریک ہوگا بلکہ اگر تو دنیا میں آسودہ حال اور دولت مند ہے تو جان لے کہ اس دن دنیا کے بادشاہ تمام مخلوق سے زیادہ ذلیل اور حقیر ہوں گے اور وہ چیونٹیوں کی طرح پامال ہوں گے، اس وقت جنگلوں اور پہاڑوں سے درندے سر جھکائے قیامت کی ہیبت سے سہمے ہوئے اپنی ساری درندگی اور وحشت بھول کر لوگوں میں گھل مل جائیں گے، یہ درندے اپنے کسی گناہ کے سبب نہیں بلکہ صور کی خوفناک آواز کی شدت کی وجہ سے زندہ ہو جائیں گے اور انہیں لوگوں سے خوف اور وحشت تک محسوس نہیں ہوگی چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے :-

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ (التکویر پ۳۰) اور جب وحشی جانور اٹھائے جائیں گے۔

پھر شیطان اور سخت نافرمان اپنی نافرمانی اور سرکشی کے بعد اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے کے لئے انتہائی ذلت سے اس فرمانِ الٰہی کی تائید میں حاضر ہوں گے :

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ (مریم) پس قسم ہے تیرے رب کی ہم انہیں شیطانوں کے ساتھ اکٹھا کریں گے پھر انہیں جہنم کے ارد گرد زانوؤں کے بل گرے ہوئے حاضر کریں گے۔

ذرا سوچو! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ اور جب لوگ قبر سے اٹھانے کے بعد ننگے پیر اور ننگے بدن میدانِ قیامت میں جو ایک صاف شفاف زمین ہوگی جس میں کوئی کجی اور ٹیلہ نہیں ہوگا، آئیں گے، اس پر نہ کوئی ٹیلہ ہوگا کہ انسان اس کے پیچھے اوجھل ہو جائے اور نہ ہی کوئی گھاٹی ہوگی جس میں انسان چھپ جائے بلکہ وہ ہموار زمین ہوگی جس پر لوگ گروہ در گروہ لائے جائیں گے، بے شک ربِ ذوالجلال عظیم قدرتوں کا مالک ہے جو روئے زمین کے گوشے گوشے سے تمام مخلوق کو ایک ہی میدان میں صور پھونکنے کے وقت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جمع فرمائے گا، دل اس لائق ہیں کہ اس دن بیقرار ہوں اور آنکھیں خوفزدہ ہوں۔

احوالِ قیامت کے بارے میں ارشاداتِ نبویہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن لوگ ایک چٹیل میدان میں کھڑے کئے جائیں گے جو ہر قسم کے درختوں، اونچے نیچے ٹیلوں اور عمارتوں سے پاک ہوگا اور یہ زمین دنیا کی زمین جیسی نہیں ہوگی بلکہ یہ صرف نام کی ہی زمین ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ ۔ اس دن زمین اور آسمان دوسرے روپ میں بدل دئے جائیں گے۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اس زمین میں کمی بیشی کی جائے گی، اس کے درخت، پہاڑ، وادیاں، دریا سب ختم کر دئے جائیں گے اور اسے عکاظی چمڑے کی طرح کھینچا جائے گا (جس طرح کچے چمڑے کو کھینچتے ہیں) وہ بالکل چٹیل میدان ہوگا جس پر نہ کسی کو قتل کیا گیا ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی گناہ ہوا ہوگا اور آسمانوں کے سورج، چاند اور ستارے ختم کر دئے جائیں گے۔

اے ناتواں انسان! ذرا سوچ تو سہی کہ اس دن کی ہولناکی اور شدت کتنی عظیم ہوگی جبکہ لوگ اس میدان میں جمع ہوں گے، تمام ستارے بکھر جائیں گے اور سورج و چاند کی روشنی زائل ہونے کی وجہ سے زمین اندھیرے میں ڈوب جائے گی اور اسی حالت میں آسمان اپنی اس تمام تر عظمت کے باوجود پھٹ جائے گا، وہ آسمان جس کا حجم پانسو برس کا سفر اور جس کے اطراف واکناف پر ملائکہ تسبیح میں مشغول ہیں، اس کے پھٹنے کی ہیبتناک آواز تیری قوتِ سماعت پر زبردست خوف چھوڑ جائے گی اور آسمان ندی مائل پگھلی ہوئی چاندی کی طرح بہ جائیگا اور سرخی مائل تیل جیسا ہو جائے گا، آسمان جھڑی ہوئی راکھ کی طرح پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح ہوں گے اور برہنہ پا لوگ وہاں بکھرے ہوئے ہوں گے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ لوگ ننگے پیر ننگے بدن اٹھیں گے اور سارے پسینے میں کان کی لوؤں تک غرق ہوں گے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ام المؤمنین حضرتِ سودہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! کیسا عبرت ناک منظر ہوگا کہ ہم ایک دوسرے کو ننگا دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا کسی کو کسی کا ہوش نہیں ہوگا اس دن لوگ ننگے ہوں گے مگر کوئی کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوگا کیونکہ لوگ مختلف صورتوں میں چل رہے ہوں گے، بعض لوگ پیٹ کے بل اور بعض منہ کے بل چلیں گے، انہیں کسی کی طرف توجہ کرنے کا ہوش ہی نہیں ہوگا۔

قیامت کے دن کی تین حالتیں

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ تین حالتوں میں ہوں گے، سوار، پیدل اور منہ کے بل چلنے والے، ایک شخص نے پوچھا کہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ نے فرمایا جو پیروں پر چلا سکتا ہے وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

آدمی کی طبیعت میں انکار کا مادہ بہت ہے جس چیز کو دیکھ نہیں پاتا ہے، اس کا انکار کر دیتا ہے چنانچہ اگر انسان سانپ کو پیٹ کے بل انتہائی برق رفتاری سے دوڑتا ہوا نہ دیکھتا تو یہ بات کبھی تسلیم نہ کرتا کہ پیٹ کے بل دوڑا اور چلا جا سکتا ہے جنہوں نے پیروں پر کسی کو چلتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا ان کے لئے یہ بات انتہائی حیرت انگیز ہوگی کہ انسان صرف پیروں پر چلتا ہے لہٰذا تم دنیاوی قیاس سے کام لیتے ہوئے اخروی عجائبات کا انکار نہ کرو، بس اسی قیاس پر لو کہ اگر تم نے دنیا کے عجائبات نہ دیکھے ہوتے اور تمہیں ان کے متعلق بتایا جاتا تو تم تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے۔

ذرا اپنے دل میں یہ سوچو کہ جب تم ننگے، ذلیل و رسوا، حیران و پریشان اپنے متعلق اچھے یا برے فیصلے کے منتظر ہو گے تب تمہاری کیا حالت ہوگی۔

عرصۂ محشر کی کیفیت

مخلوق کے اژدہام اور بھیڑ بھاڑ کے متعلق ذرا خیال کرو کہ عرصۂ محشر میں زمین و آسمان کی تمام مخلوق فرشتے، جن، انسان، شیطان، جانور، درندے، پرندے سب جمع ہوں گے، پھر سورج نکلے گا، اس کی گرمی پہلے سے دگنی ہوگی اور اس کی حالت میں موجودہ کمی دور ہو جائے گی، سورج لوگوں کے سروں پر ایک کمان کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فاصلہ کے برابر آجائے گا، اس وقت عرشِ الٰہی کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہیں ہوگا اور اس کے سایہ میں ابرار ہوں گے، سورج کی شدید تمازت کی وجہ سے ہر جاندار شدید دکھ اور بے پناہ مصیبت میں ہوگا، لوگ ایک دوسرے کو ہٹائیں گے تاکہ اژدہام کم ہو، اس وقت لوگ اللہ تعالٰی کے حضور حاضری کے خیال سے انتہائی شرمندہ اور ذلیل و رسوا ہوں گے اس وقت سورج کی گرمی، سانسوں کی گرمی، دلوں میں پشیمانی کی آگ اور زبردست خوف و ہراس طاری ہوگا اور ہر ایک بال سے پسینہ بہنا شروع ہوگا یہاں تک کہ وہ قیامت کے میدان میں پانی کی طرح بھر جائے گا اور ان کے جسم بقدر گناہ پسینے میں ڈوبے ہوں گے بعض گھٹنوں تک، بعض کمر تک، بعض کانوں کی لو تک اور بعض سراپا پسینہ میں غرق ہونگے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ بعض لوگ کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں لوگوں کا پسینہ ستر ہاتھ اونچا ہو جائے گا اور ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ ایک اور روایت ہے کہ لوگ چالیس برس برابر آسمان کی جانب ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہیں گے اور شدید تکلیف کی وجہ سے پسینہ ان کے منہ تک پہنچا ہوا ہوگا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے انتہائی قریب ہوگا، لوگوں کو شدید پسینہ آئے گا چنانچہ بعض لوگ ٹخنوں تک، بعض آدھی پنڈلی تک، بعض گھٹنوں تک، بعض رانوں تک، بعض کمر تک، بعض منہ تک (اور آپ نے ہاتھ کے اشارے سے بتلایا کہ انہیں پسینہ کی لگام لگی ہوگی) اور بعض لوگ پسینہ میں ڈوب جائیں گے اور آپ نے سر کی طرف اشارہ فرمایا۔

اے ناتواں انسان! ذرا قیامت کے روز کے پسینہ اور دکھ درد کو یاد کر اور سوچ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو کہیں گے اے اللہ! ہمیں اس مصیبت سے نجات دے اگرچہ تو ہمیں جہنم بھیج دے۔ اور تو بھی انہی میں سے ایک ہوگا اور تجھے معلوم نہیں کہ تو کہاں تک

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پسینہ میں غرق ہوگا۔

ہر وہ انسان جس کا حج، جہاد، روزہ نماز، کسی بھائی کی حاجت روائی، نیکی کے حکم اور برائیوں سے منع کرنے کے سلسلے میں پسینہ نہیں بہا ہے، قیامت کے دن شرمندگی اور خوف کی وجہ سے اس کا پسینہ بہے گا اور شدید رنج والم ہوگا (اس سے ایسا کام سرزد نہیں ہوا ہے)

اگر انسان جہالت اور فریب سے کنارہ کش ہو کر سوچے تو اسے معلوم ہوگا کہ عبادات میں سختی برداشت کرنا، قیامت کے طویل، سخت اور شدید دن کے انتظار اور پسینہ (کے عذاب) سے بہت ہی آسان ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳۷

مخلوق کے فیصلے

مفلس کون ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ہم نے کہا مفلس وہ ہے جس کے پاس روپیہ پیسہ اور مال ومنال نہ ہو، آپ نے فرمایا نہیں میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا ثواب لئے ہوئے آئے گا مگر اس نے کسی کو گالی، کسی کی غیبت، کسی کو ناحق قتل، کسی پر ظلم اور کسی کا مال کھایا ہوگا، اس کی تمام نیکیاں ان لوگوں میں تقسیم کردی جائیں گی، جب اس کی نیکیاں ختم ہوجائیں گی تو دوسروں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

اے انسان ذرا سوچ! اس دن تیری کیا حالت ہوگی، تیرے پاس کوئی ایسی نیکی نہیں ہے جسے تونے ریا اور شیطان کے وسوسوں سے پاک ہو کر کیا ہوگا، اگر تونے طویل مدت میں ایک خالص نیکی حاصل کرلی ہے تو وہ بھی قیامت میں تیرے دشمن لیجائیں گے شاید تونے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے دیکھا ہوگا کہ اگرچہ تو ساری رات عبادت میں اور تمام دن روزوں میں گزارتا ہے مگر تیری زبان مسلمانوں کی غیبت سے نہیں رکتی اور تیری نیکیاں برباد ہوجاتی ہیں، دیگر برائیاں جیسے حرام کی چیزیں کھانا، مال مشکوک ہضم کرجانا اور مکمل طور پر عبادتِ الٰہی نہ کرسکنے کی کوتاہی سے تو کیسے عہدہ برآ ہوسکتا ہے جبکہ اس دن ہر بے سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔

حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بکریوں کو آپس میں سینگ مارتے ہوئے دیکھ کر فرمایا، ابوذر! جانتے ہو یہ ایسا کیوں کررہی ہیں؟ میں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا لیکن اللہ تعالٰے جانتا ہے کہ وہ کیوں ایک دوسرے کو سینگ ماررہی ہیں اور وہ قیامت کے دن ان کا فیصلہ فرمائے گا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قرآنِ کریم کی آیت :

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ۔

زمین کے تمام جانور اور تمام پرندے تمہاری طرح ایک امت ہے ،

کی تفسیر میں فرماتے ہیں قیامت کے دن تمام مخلوق جانور، درندے پرندے وغیرہ اٹھائے جائیں گے اور ہر کسی کو انصاف دیا جائے گا یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کو سینگ والی سے بدلہ دلایا جائیگا اور پھر کہا جائے گا تم مٹی ہو جاؤ، اس وقت یہ منظر دیکھ کر کافر یہ پکار اٹھے گا کہ کاش! میں بھی مٹی ہوتا (يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا)

اے ناتواں انسان! اس وقت جب کہ تیرا نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی ہو گا تو سخت دکھ میں مبتلا ہو کر کہے گا، میری نیکیاں کہاں ہیں؟ اور تجھ سے کہا جائے گا کہ وہ تیرے دشمنوں کے نامۂ اعمال میں منتقل ہو گئی ہیں، اس وقت تو اپنے نامۂ اعمال کو برائیوں سے بھرا ہوا پائے گا جن سے بچنے کے لئے تو نے دنیا میں انتہائی کوشش کی تھی اور رنج وغم اٹھایا تھا، تب تو کہے گا اے اللہ میں نے تو یہ گناہ نہیں کئے تھے، تو تجھے کہا جائیگا کہ یہ ان لوگوں کی برائیاں تیرے حصہ میں آئی ہیں جن کی تو نے غیبت کی، گالیاں دیں اور ان سے لین دین، ہمسائیگی، گفتگو، مباحثوں اور دیگر معاملات میں تو نے بدسلوکی کی تھی۔

حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جزیرۃ العرب میں بت پرستی سے ناامید ہو گیا ہے لیکن وہ عنقریب تمہارے برے افعال سے راضی ہو جائے گا اور یہی بداعمالیاں تباہ کرنے والی ہیں، جہاں تک ہو سکے زیادتیوں سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ایک ایسا انسان بھی آئے گا جس کی نیکیاں پہاڑوں کی طرح ہوں گی اور وہ یہ سمجھے گا کہ میں عنقریب نجات پا جاؤں گا مگر برابر انسان آتے جائیں گے اور کہیں گے اے اللہ اس نے ہم پر ظلم کیا تھا، رب فرمائیگا اس کی نیکیاں مٹا دو، یہاں تک کہ اس کی کوئی نیکی باقی نہیں بچے گی، یہ ایسا ہی ہے جیسے کچھ لوگ سفر میں ایک صحرا میں اترے، ان کے پاس لکڑیاں نہیں تھیں، وہ ادھر ادھر پھیل گئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور انہوں نے لکڑیاں اکٹھی کیں مگر آگ جلانے سے پہلے ہی وہاں سے چل دیئے یہی حال گناہوں کا ہے۔

جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی :-

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ	بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ	اور ان کو بھی مرنا ہے، پھر تم قیامت
تَخْتَصِمُوْنَ ۔ (زمر پ ۲۳)	کے دن اپنے رب کے یہاں جھگڑو گے۔

تو حضرتِ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ جو زیادتیاں کرتے ہیں وہ لوٹائی جائیں گی؟ آپ نے فرمایا ہاں! تاکہ ہر مظلوم کو اس کا حق دلایا جائے۔ حضرتِ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا یہ بات بہت عظیم ہے۔

ایسا عظیم دن جس میں کسی قدم کو نہیں بخشا جائے گا اور نہ ہی کسی تھپیڑ سے درگذر کیا جائے گا تاآنکہ ہر مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلایا جائے گا۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ، غبار آلود، خالی ہاتھ اٹھائے گا، پھر اللہ تعالےٰ فرمائے گا (اور یہ آواز قریب و دور یکساں سنی جائے گی) کہ میں بادشاہ ہوں ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دینے والا ہوں، کوئی جنتی جنت میں اور کوئی دوزخی دوزخ میں بغیر بدلہ دیئے نہ جائے گا یہاں تک کہ معمولی سی چیزوں کا بھی بدلہ دلایا جائے گا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور بدلہ کیسے دیا جائیگا لوگ تو برہنہ اور خالی ہاتھ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا نیکیوں اور گناہوں کے ساتھ بدلے دیئے اور لئے جائیں گے لہذا اللہ سے ڈرو، لوگوں کے مال چھین کر، ان کی عزتیں پامال کر کے، ان کے دل دکھا کے اور ان سے برا سلوک کر کے ان پر ظلم نہ کرو کیونکہ جو گناہ بندے اور خدا تعالےٰ کے درمیان ہیں وہ بہت جلد معاف کر دیئے جائیں گے۔

جو شخص گناہ اور لوگوں سے زیادتیاں کر کے تائب ہو چکا ہو اسے چاہیئے کہ وہ نیکیوں میں دل لگائے اور ان کو یومِ قیامت کے لئے ذخیرہ بنائے، مزید براں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مکمل اخلاص سے ایسی نیکیاں کرے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ جانتا ہو، ممکن ہے اسی کے طفیل اللہ تعالیٰ اسے اپنا مقرب بنالے اور ان محبوب مومنوں کی جماعت میں اسے شامل فرمالے جسے وہ باوجود زیادتیوں کے اپنے لطف وکرم سے بخش دے گا۔

معافی کا انعام

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اس طرح کہ آپ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے۔ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں حضور کس بات پر تبسم فرما رہے ہیں، آپ نے فرمایا میری امت کے دو آدمی اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، ان میں سے ایک کہے گا الٰہ العالمین! مجھے اس بھائی سے انصاف دلائیے، رب تعالیٰ دوسرے آدمی سے فرمائے گا کہ اسے اس کا حق دو، وہ عرض کرے گا یا الٰہی میری نیکیوں میں کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انصاف چاہنے والوں سے فرمائے گا اب کیا کہتے ہو؟ وہ کہے گا اے اللہ! اس کے عوض میرے گناہوں کا بار اس پر کر دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمہائے مطہر اشکبار ہو گئیں، پھر فرمایا بے شک یہ بہت شدید دن ہو گا، لوگ اپنے گناہ دوسروں پر ڈالنے کے خواہشمند ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے شخص سے فرمائے گا کہ نظر اٹھا کر جنت کو دیکھو، وہ جنت کو دیکھ کر کہے گا، میں نے سونے چاندی کے اونچے اونچے محلات دیکھے ہیں جن پر موتی جڑے ہوئے ہیں، یہ کونسے نبی، صدیق یا شہید کے لئے ہیں؟ رب ذوالجلال فرمائے گا، جو اس کی قیمت ادا کرے گا اسے دوں گا وہ کہے گا اے اللہ! ان کی قیمت کس کے پاس ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے پاس ان کی قیمت ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے اس بھائی کو معاف کر دے چنانچہ وہ اسے معاف کر دے گا اور رب تعالیٰ فرمائے گا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے سے نیکی کرو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں میں باہم صلح کرائے گا۔

اس ارشاد میں یہ تاکید پائی جاتی ہے کہ انسان اپنے اخلاق بہتر بنائے، لوگوں سے نیکی کرے۔ اب اے انسان ذرا غور کر! اگر تیرا نامۂ اعمال اس دن مظالم سے پاک ہو یا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے لطف وکرم سے بخش دے اور تجھے سعادتِ ابدی کا یقین ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی عدالت سے واپس لوٹتے ہوئے تجھے کتنی خوشی اور مسرت ہوگی، تیرے جسم پر رضائے الٰہی کا لباس ہوگا، تیرے لئے ابدی سعادت ہوگی اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل ہوں گی، اس وقت تیرا دل خوشی وشادمانی سے اڑ رہا ہوگا، تیرا چہرہ سفید و نورانی ہوگا اور چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں! تو سر اٹھائے ہوئے وہ فخر کے ساتھ لوگوں میں جائے گا، تیری پیٹھ گناہوں سے خالی ہوگی، جنت کی ہواؤں اور رضائے الٰہی کی ٹھنڈک سے تیری پیشانی چمک رہی ہوگی، ساری مخلوق کی نگاہیں تجھ پر جمی ہوں گی، وہ تیرے حسن و جمال پر رشک کریں گے، ملائکہ تیرے آگے پیچھے چل رہے ہوں گے اور لوگوں سے کہیں گے یہ فلاں بن فلاں ہے، اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوا اور اسے راضی کر دیا، اسے سعادتِ ابدی میسر آگئی ہے اور اسے کبھی بھی شقاوت سے ہمکنار نہیں ہونا پڑے گا۔ کیا تو یہ مقام اس مقام سے بلند نہیں سمجھتا جسے تو ریا، تصنع، منافقت اور زیب و زینت سے لوگوں کے دلوں میں بناتا ہے۔ اگر تو اس بات کو اچھا سمجھتا ہے اور یقیناً وہی مقامِ آخرت اچھا ہے تو اخلاص اور اللہ تعالیٰ کے حضور نیتِ صادق کے ساتھ حاضری دے، پھر تو یہ بلند مرتبہ حاصل کر لے گا۔

نامۂ اعمال کا برائیوں سے بھرا ہونا اور اس کا انجام

نعوذ باللہ اگر ایسا نہ ہوا اور تیرے نامۂ اعمال سے تمام برائیاں نکلیں جنہیں تو معمولی سمجھتا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہت بڑی غلطیاں تھیں، اسی وجہ سے تجھ پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا اور وہ فرمائے، اے بدترین انسان! تجھ پر میری لعنت ہو، میں تیری عبادت قبول نہیں کرتا، تو یہ آواز سنتے ہی تیرا چہرا سیاہ ہو جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سبب اللہ کے فرشتے تجھ پہ ناراض ہو جائیں گے اور کہیں گے تجھ پہ ہماری اور تمام مخلوق کی طرف سے لعنت ہو، اس وقت عذاب کے فرشتے اپنی پھر لوپہ بدمزاجی، بدخلقی اور وحشتناک شکلوں کے ساتھ رب تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے انتہائی غصہ میں تیری طرف بڑھیں اور تیری پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تجھے تمام لوگوں کے سامنے منہ کے بل گھسیٹیں، لوگ تیرے چہرے کی سیاہی دیکھیں، تیری رسوائی دیکھیں اور تو ہلاکت کو پکارے اور فرشتے تجھے کہیں تو آج ایک ہلاکت کو نہیں بہت سی ہلاکتوں کو بلا اور فرشتے پکار کر کہیں، یہ فلاں بن فلاں ہے، اللہ تعالٰے نے آج اس کی رسوائیوں کا پردہ چاک کر دیا ہے، اس کے برے اعمال کی وجہ سے اس پر لعنت کی ہے اور دائمی بدبختی اس کو نصیب ہوئی ہے اور یہ انجام بسا اوقات ایسے گناہوں کا ہوتا ہے جسے تو نے لوگوں سے چھپ کر کیا ہو، ان سے شرمندگی یا اظہار تقویٰ کے طور پر تو نے ایسا کیا ہو مگر اس سے بڑھ کر تیری بے وقوفی اور کیا ہو گی کہ تو نے چند آدمیوں کے ڈر سے صرف دنیاوی رسوائی سے بچتے ہوئے چھپ کر گناہ کیا مگر اس عظیم رسوائی سے جو ساری دنیا کے سامنے ہو گی اور اس میں اللہ تعالٰے کی ناراضگی، عذاب الیم، اور عذاب کے فرشتوں کا تجھے جہنم کی طرف گھسیٹنا اور دوسرے عذاب شامل ہونگے تو نے بچنے کی کوئی تدبیر نہ کی۔ قیامت میں تیری یہی کیفیات ہوں گی مگر افسوس کہ تجھے پیش آنیوالے خطرات کا ذرہ بھر احساس نہیں ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳۸

مذمّتِ مال و منال

اموال و اولاد تمہارے لئے آزمائش ہیں

فرمانِ الٰہی ہے :-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝

اے ایمان والو! تمہیں تمہارا مال و اولاد اللہ سے غافل نہ کرے اور جس نے ایسا کیا وہ نقصان پانے والے ہیں۔

مزید ارشاد ہے :-

اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌؕ وَ عِنْدَ اللّٰهِ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

بلاشبہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے آزمائش ہیں اور اللہ کے نزدیک بہت بڑا اجر ہے۔

لہٰذا جس کسی نے بھی مال اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کی رحمت پر ترجیح دی اس نے عظیم نقصان کیا۔ فرمانِ الٰہی ہے "جو شخص دنیاوی زندگی اور زیب و زینت کی تمنا کرتا ہے" (آخر آیت تک)۔ فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى۝ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى۔

تحقیق انسان سرکشی کرتا ہے اس لئے کہ وہ خود کو غنی اور بے پرواہ سمجھتا ہے۔

مزید فرمایا "تمہیں کثرتِ مال کی طلب نے ہلاک کر دیا۔"

فرمانِ نبوی ہے کہ جیسے پانی سبزیاں اگاتا ہے اسی طرح مال اور عزت کی محبت انسان کے دل میں نفاق پیدا کرتے ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے کہ دو خطرناک بھیڑیئے بکریوں کے احاطہ میں گھس کر اتنا نقصان نہیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کرتے جتنا کسی مسلمان کے دین میں مال، عزت اور وجاہت کی تمنا نقصان کرتی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ زیادہ دولت مند ہلاک ہو گئے مگر جنہوں نے بندگانِ خدا پر بے اندازہ مال خرچ کیا (وہ ہلاکت سے محفوظ رہے) اور ایسے لوگ کم ہیں، آپ سے پوچھا گیا آپ کی امت میں سب سے بڑے لوگ کون ہیں؟ فرمایا دولت مند!

فرمانِ نبوی ہے کہ عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آنے والی ہے جو دنیا کی خوش رنگ نعمتیں کھائیں گے، خوش قدم گھوڑوں پر سوار ہوں گے، بہترین، حسین و خوبرو عورتوں سے نکاح کریں گے، بہترین رنگوں والے کپڑے پہنیں گے، ان کے معمولی پیٹ کبھی نہیں بھریں گے، ان کے دل کثیر دولت پر بھی قناعت نہیں کریں گے، صبح و شام دنیا کو معبود سمجھ کر اس کی عبادت کریں گے، اسے اپنا رب سمجھیں گے، اسی کے کاموں میں مگن اور اسی کی پیروی میں گامزن رہیں گے۔ جو شخص ان لوگوں کے زمانہ کو پائے، اسے محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وصیت ہے کہ وہ انہیں سلام نہ کرے، بیماری میں ان کی عیادت نہ کرے، ان کے جنازوں میں شامل نہ ہو اور ان کے سرداروں کی عزت نہ کرے اور جس شخص نے ایسا کیا اس نے اسلام کو مٹانے میں ان سے تعاون کیا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ دنیا، دنیا داروں کے لئے چھوڑ دو، جس نے اپنی ضرورت سے زیادہ دنیا لے لی، اس نے بے خبری میں اپنے لئے ہلاکت لے لی۔

راہِ خدا میں خرچ ہونے والا مال باقی رہتا ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ انسان میرا مال میرا مال کرتا ہے مگر تمہارے مال سے وہ ہے جو تو نے کھا لیا اور وہ ختم ہو گیا اور جو پہن لیا وہ پرانا ہو گیا، جو راہِ خدا میں خرچ کیا وہی باقی رہا۔

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں موت کو اچھا نہیں سمجھتا؟ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ مال و دولت ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا مال کو راہِ خدا میں خرچ کر دو کیونکہ مومن کا دل اپنے مال کے ساتھ رہتا ہے اگر وہ مال کو روکے رکھتا ہے تو اس کا دل مرنے پر تیار نہیں ہوتا اور اگر وہ مال کو آگے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بھیج دیتا ہے (راہِ مولیٰ میں خرچ کر دیتا ہے) تو اسے بھی وہاں جانے کی آرزو ہوتی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ انسان کے تین دوست ہیں، ایک اس کی موت تک ساتھ رہتا ہے، دوسرا قبر تک اور تیسرا قیامت تک ساتھ رہے گا، موت تک کا ساتھی اس کا مال ہے، قبر تک کا ساتھ دینے والا اس کا خاندان ہے اور قیامت تک ساتھ دینے والے اس کے اعمال ہیں۔

حضرتِ عیسٰی علیہ السلام کے حواریوں نے آپ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ پانی پر چلتے ہیں اور ہم نہیں چل سکتے؟ آپ نے فرمایا تم مال و دولت کو کیسا سمجھتے ہو؟ وہ بولے اچھا سمجھتے ہیں، آپ نے فرمایا مگر میرے نزدیک مٹی کا ڈھیلا اور روپیہ برابر ہے۔

گنہگار دولت مند پلصراط سے نہیں گزر سکے گا

حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اے بھائی خود کو اتنی دنیا جمع کرنے سے بچاؤ جس کا تم شکر ادا نہ کر سکو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا اطاعت گزار دولت مند اپنا مال لئے قیامت میں آئے گا، وہ پلصراط سے گزرنے لگے گا تو اس کا مال کہے گا گذر جا کیونکہ تو نے میرا حق ادا کیا تھا اور جب گنہگار دولت مند آئے گا اور پلصراط سے گذرنے لگے گا تو اس کا مال کہے گا تیرے لئے ہلاکت ہو تو نے میرے بارے میں اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ حقوق پورے نہیں کئے تھے پس اسے ہلاکت میں ڈال دیا جائے گا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جب انسان مرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اس نے کیا بھیجا تھا (راہِ خدا میں کیا کچھ خرچ کیا تھا) اور انسان کہتے ہیں اس نے کیا کچھ چھوڑا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جائیدادیں نہ بناؤ، تم دنیا سے محبت کرنے لگو گے۔

مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو سخت سست کہا آپ کو ناگوار گذرا اور آپ نے اللہ تعالےٰ سے بددعا کی، اے اللہ! جس نے مجھے برا کہا ہے، اس کے جسم کو تندرست رکھ، اس کو طویل زندگی اور کثیر مال و منال عطا کر دے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

گویا انہوں نے تندرستی اور طویل زندگی کے ساتھ مال و دولت کی فراوانی کو بھی بُرا اور اسے راہِ راست سے ہٹانے والا سمجھا۔

حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ نے ایک درہم ہاتھ پر رکھ کر فرمایا تو جب تک مجھ سے جدا نہیں ہوگا، مجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

مروی ہے کہ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرتِ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ رقم بھیجی، آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں رقم بھیجی ہے۔ آپ بولیں اللہ تعالےٰ عمر پر رحمت فرمائے، پھر ایک پردہ لیکر اس کے چند ٹکڑے کئے اور اس کی تھیلیاں بنا کر ان میں رقم ڈال کر تمام کی تمام رشتہ داروں اور یتیموں میں تقسیم کر دی اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اے الٰہ العالمین! قبل اس کے کہ میرے پاس آئندہ سال حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کی ایسی ہی رقم آئے، مجھے دنیا سے اٹھا لے چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سب سے پہلی زوجۂ محترمہ تھیں جنہوں نے سب سے پہلے انتقال فرمایا۔

حضرتِ حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جس نے دولت کو عزت دی اللہ نے اسے ذلیل کیا، کہتے ہیں جب روپیہ پیسہ بنتا ہے تو سب سے پہلے شیطان انہیں اٹھا کر ماتھے سے لگا کر چومتا ہے اور کہتا ہے جس شخص نے تم سے محبت کی وہ یقیناً میرا بندہ ہے۔

حضرتِ سمیط بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے روپیہ پیسہ منافقوں کی ایسی مہاریں ہیں جو انہیں جہنم میں لے جاتے ہیں۔

حضرتِ یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ روپیہ پیسہ بچھو ہیں، اگر تمہیں اس کے کاٹے کا منتر نہ آتا ہو تو اسے ہاتھ نہ لگاؤ، اگر اس نے تجھے ڈنک مار دیا تو اس کا زہر تجھے ہلاک کر دے گا۔ پوچھا گیا اس کا منتر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا حلال سے کمانا اور صحیح کام میں خرچ کر دینا۔

حضرتِ علاء بن زیاد کہتے ہیں میرے سامنے دنیا تمام زینتوں سے مزین ہو کر آئی تو میں نے کہا میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ دنیا نے کہا اگر تم میرے شر سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بچنا چاہتے ہو تو روپے پیسے سے دشمنی رکھو کیونکہ دولت اور روپے پیسے کو حاصل کرنا، دنیا کو حاصل کرنا ہے جو ان سے الگ تھلگ رہے وہ دنیا سے بچ جاتا ہے۔

اسی لئے کہا گیا ہے ؎

اِنِّیْ وَجَدْتُ فَلَا تَظُنُّوْا غَیْرَہٗ ۔ اِنَّ التَّوَرُّعَ عِنْدَ ھٰذَا الدِّرْھَمِ

فَاِذَا قَدَرْتَ عَلَیْہِ ثُمَّ تَرَکْتَہٗ ۔ فَاعْلَمْ بِاَنَّ تُقَاکَ تَقْوَی الْمُسْلِمِ

۱۔ میں نے یہ راز پالیا ہے اور تم بھی سمجھ لو کہ دولت کو چھوڑ کر ہی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ جب تو دنیا پاکر اسے چھوڑ دے تو واقعی تو نے ایک مسلمان کا سا تقویٰ حاصل کیا ہے۔

ایک شاعر کہتا ہے :۔

لَا یَغُرَّنَّکَ مِنَ الْمَرْءِ قَمِیْصٌ رَقَعَہٗ ۔ اَوْ اِزَارٌ فَوْقَ عَظْمِ السَّاقِ رَفَعَہٗ !

اَوْ جَبِیْنٌ لَاحَ فِیْہِ اَثَرٌ قَدْ خَلَعَہٗ ۔ اِلَی الدِّرْھَمِ تَعْرِفُ حُبَّہٗ اَوْ وَرَعَہٗ

۱۔ تجھے کسی کی پیوند لگی قمیص یا موٹی پنڈلی تک اٹھی ہوئی چادر (تہبند)

۲۔ یا اس کی پیشانی پر نشانِ عبادت دھوکہ میں نہ ڈالے تم تو یہ دیکھو کہیں وہ مال و دولت سے محبت تو نہیں کرتا۔

حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا وقتِ مرگ

مروی ہے کہ جناب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت مسلمہ بن عبدالملک نے آکر کہا امیرالمومنین! آپ نے ایسا کام کیا ہے جو پہلے حکمرانوں نے نہیں کیا۔ آپ اپنی اولاد کو تنگدست چھوڑ کر جارہے ہیں؟ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز کے تیرہ بچے تھے، آپ نے یہ سن کر فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھاؤ۔ جب آپ بیٹھ گئے تو فرمایا تم نے یہ کہا ہے کہ میں نے ان کے لئے مال و دولت نہیں چھوڑی ہے۔ میں نے کبھی ان کا حق نہیں روکا اور نہ کبھی انہیں دوسروں کا حق دیا ہے، اگر یہ اطاعت گزار رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی ضرورتیں پوری کرے گا، وہی نیکوں کا سرپرست ہے اور اگر یہ بدکار نکلے تو مجھے انکی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

روایت ہے کہ جناب محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ کو کہیں سے بہت سی دولت مل گئی، ان سے کہا گیا کہ اپنی اولاد کے لئے کچھ جمع کر دیجئے، آپ نے فرمایا کہ میں اسے اپنے لئے اللہ کے ہاں جمع کروں گا اور اپنے رب کو اپنی اولاد کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔

مروی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبدربہ سے کہا اے برادر اپنی اولاد کے لئے برائی نہیں بلکہ بھلائی چھوڑ کر جائیے تو انہوں نے اپنے مال سے ایک لاکھ درہم نکال لئے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دو مصیبتیں ایسی ہیں کہ ان جیسی مصیبتیں اگلے پچھلے لوگوں نے نہیں سنی ہیں، وہ ہے موت کے وقت بندے کا مال پر افسوس، پوچھا گیا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا اس سے تمام دولت چھن جاتی ہے اور دوسرے یہ کہ اسے تمام دولت کا حساب اللہ کو دینا پڑتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳۹

اعمال، میزان اور نارِ جہنم

میزانِ عمل اور نامۂ اعمال کے دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیئے جانے کے بارے میں غور کرتے رہنا تمہارے لئے ضروری ہے کیونکہ حساب کے بعد لوگوں کی تین جماعتیں ہوں گی، ایک جماعت وہ ہوگی جس کی کوئی نیکی نہیں ہوگی، تب آگ سے ایک سیاہ گردن نمودار ہوگی جو انہیں اس طرح اُچک لے گی جیسے پرندہ دانے اچک لیتا ہے اور انہیں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیگی اور آگ انہیں نگل لے گی، پھر پکار کر کہا جائے گا، ان کی بدبختی دوامی ہے اور ان کے لئے کسی بھلائی کی توقع نہیں ہے۔ دوسری جماعت وہ ہوگی جس کی کوئی برائی نہیں ہوگی، اس دن ندا آئے گی کہ ہر حال میں اللہ کی حمد کرنے والے کھڑے ہو جائیں، وہ کھڑے ہو جائیں گے اور نہایت اطمینان سے جنت میں داخل ہوں گے پھر راتوں کو عبادت کرنے والوں، تجارت اور خرید و فروخت کے باعث ذکرِ خدا سے نہ رکنے والوں کو اسی طرح جنت میں بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ان کے لئے دوامی سعادت ہے جس کے بعد کوئی دکھ تکلیف نہیں ہے۔ تیسری جماعت وہ ہوگی جن کے نامہ ہائے اعمال میں نیکیاں اور گناہ دونوں درج ہوں گے لیکن انہیں خبر نہیں ہوگی، جب تک اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور اپنے عذاب کا اظہار فرمائے، ان لوگوں کے نامۂ اعمال میں گناہ اور نیکیاں لپٹی ہوئی ہونگی ان کے اعمال میزان کئے جائیں گے اور ان کی آنکھیں نامۂ اعمال کی طرف ہوں گی کہ کونسے ہاتھ میں آتا ہے اور میزان کا پلّہ کدھر جھکتا ہے اور یہ ایسی خوفناک حالت ہوگی جس سے لوگوں کے ہوش اڑ جائیں گے۔

آخرت کی یاد میں حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اشکباری

حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر رکھا اور آپ کو اونگھ آ گئی،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا آخرت کو یاد کر کے رو پڑیں اور ان کے آنسو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر گرے تو حضور کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا عائشہ! کیوں روتی ہو؟ عرض کی حضور! آخرت کو یاد کر کے روتی ہوں، کیا لوگ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد کریں گے؟ آپ نے فرمایا بخدا! تین جگہوں میں لوگوں کو اپنے سوا کچھ یاد نہیں ہو گا:

۱۔ جب میزانِ عدل رکھا جائے گا اور اعمال تولے جائیں گے، لوگ سب کچھ بھول کر یہ دیکھیں گے کہ ان کی نیکیاں کم ہوتی ہیں یا زیادہ؟

۲۔ نامۂ اعمال دئے جانے کے وقت یہ سوچیں گے کہ دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں اور،

۳۔ پلصراط سے گذرتے ہوئے سب کچھ بھول جائیں گے۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن انسانوں کو میزان کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور ایک فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا، اگر اس کی نیکیاں بھاری ہو گئیں تو وہ فرشتہ بلند آواز سے کہے گا کہ فلاں نے سعادتِ ابدی حاصل کر لی ہے اور اسے کبھی بدبختی سے واسطہ نہیں پڑے گا، اور اگر اس کی برائیاں زیادہ ہو گئیں تو فرشتہ بلند آواز سے پکارے گا جس کی آواز تمام مخلوق سنے گی کہ فلاں نے دائمی بدبختی پالی ہے اس کے لئے کبھی کوئی سعادت نہیں ہو گی، تب عذاب کے فرشتے لوہے کے گرز لئے آگ کے کپڑے پہنے ہوئے آئیں گے اور جہنمیوں کو جہنم میں لے جائیں گے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ حضرتِ آدم علیہ السلام کو بلا کر فرمائے گا کہ اٹھئے اور جہنمیوں کو جہنم میں بھیج دیجئے۔ حضرتِ آدم علیہ السلام پوچھیں گے کہ کتنوں کو جہنم میں بھیجوں؟ رب فرمائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو بھیج دیجئے۔

صحابہ کرام نے ذکرِ قیامت پر خوف سے ہنسنا بند کر دیا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب یہ بات سنی تو وہ ناامید ہو گئے اور ہنسنا مسکرانا چھوڑ دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ مشاہدہ فرمایا تو ارشاد کیا کہ عمل کرو اور خاطر جمع رکھو، رب ذوالجلال کی قسم جس کے قبضۂ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

قدرت میں میری جان ہے، کافر انسانوں اور شیطان کے چیلوں کے علاوہ دو ایسی مخلوقات بھی ہیں جو اپنی تعداد میں تم سے بہت زیادہ ہیں۔ صحابہ نے پوچھا وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا یاجوج اور ماجوج، صحابہ کرام یہ سنتے ہی خوش ہو گئے۔ آپ نے مزید فرمایا عمل کرو اور اطمینان رکھو بخدا تم قیامت کے دن لوگوں میں ایسے ہو گے جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا جیسے جانور کی ٹانگ پر نقطہ ہوتا ہے۔

اسے فانی دنیا کے دھندوں میں مگن اور فریب خوردہ غافل انسان! اس دارِ فانی میں غور و فکر نہ کر بلکہ اس منزل کی فکر کر جس کے متعلق خبر دی گئی ہے کہ وہ تمام انسانوں کا پڑاؤ ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے "اور تم میں سے ہر ایک اس پر گزرنے والا ہے، تیرے رب کا حتمی وعدہ یہ ہے پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گرا ہوا چھوڑیں گے۔" وہاں پر تیرا اترنا یقینی اور تیری نجات مشکوک ہے لہٰذا دل کو اس جگہ سے خوفزدہ کر، شاید کہ تو اس طرح نجات کا راستہ پا لے اور مخلوقات کے حالات کے متعلق سوچ، جب وہ قیامت کی سختیوں کے متعلق اندازے لگا رہے ہوں گے اور وہ اس دکھ اور درد میں مبتلا ہوں گے اور نظریں اٹھا کر اپنے نامۂ اعمال کی حقیقت کے اظہار کا انتظار کر رہے ہوں گے اور کسی شفاعت کرنے والے کے منتظر ہوں گے کہ اچانک ایک ہولناک اندھیرا مجرموں کو گھیر لے گا اور بھڑکتی ہوئی آگ ان پر سایہ فگن ہو گی اور اس کی شدتِ غضب سے وہ کریہہ آوازیں چیخ اور پکار سنیں گے، اس دم وہ اپنی ہلاکت کا یقین کر لیں گے، لوگ گھٹنوں کے بل گر جائیں گے اور نیک لوگ بھی اپنے برے انجام سے خوفزدہ ہوں گے، اس وقت عذاب کا فرشتہ پکارے گا کہ فلاں بن فلاں کہاں ہے جو خود کو دنیا میں طولِ امل سے تسلیاں دیا کرتا تھا اور اپنی زندگی کو برے اعمال میں تج دیا، پس عذاب کے فرشتے لوہے کے گرز لے کر بڑھیں گے اور اس کا بہت ہی بھیانک استقبال کریں گے یعنی اسے سخت عذاب کے لئے لے جائیں گے، اسے جہنم کے غار میں ڈال کر کہیں گے اب عذاب کا مزا چکھو، تم تو بڑے بزرگ اور مہربان تھے اور

جہنم کے چند عذاب

وہ اسے ایسی جگہ ٹھہرائیں گے جس میں کنارے تنگ، تاریک راستے اور پوشیدہ ہلاکتیں ہوں گی، مجرم اس میں دائما رہے گا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس میں آگ بھڑکائی جائے گی، ان کا مشروب گرم پانی اور ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا، عذاب کے فرشتے انہیں منتشر کریں گے اور جہنم انہیں جمع کرے گا، وہ ہلاکت کی متمنی ہونگی مگر انہیں موت نہیں آئے گی، ان کے پاؤں پیشانیوں سے بندھے ہوں گے ور ان کے چہرے گناہوں کی سیاہی سے کالے ہوں گے، وہ ہر چہار سو پکارتے پھرینگے اے مالک! ہمارے لئے سزا کا وعدہ پورا ہو چکا۔ اے مالک! لوہا ہمیں فنا کر دیگا ہماری کھالیں اتر گئیں۔ اے مالک! ہمیں اس سے نکال ہم دوبارہ برے اعمال نہیں کریں گے، عذاب کے فرشتے جواب میں کہیں گے، اس وقت تمہیں تمہارا تاسف کوئی مامن فراہم نہیں کرے گا اور تم اس ذلت کی جگہ سے کبھی نہیں نکل سکو گے، اسی میں رہو اور کوئی دوسری بات نہ کرو۔ اگر تم اس سے نکال بھی دئے گئے تو تم وہی کچھ کرو گے جو پہلے کیا کرتے تھے، تب وہ ناامید ہو جائیں گے اور اپنے گناہوں پر انتہائی پریشانی کا اظہار کریں گے مگر انہیں ندامت نہیں بچائے گی اور نہ ہی ان کا عذاب افسوس دور کر سکے گا بلکہ وہ باندھ کر منہ کے بل نیچے ڈال دئے جائیں گے اور ان کے اوپر نیچے دائیں بائیں آگ ہی آگ ہو گی اور وہ سراپا غرق آتش ہوں گے، ان کا کھانا پینا، بستر، لباس سب کچھ آگ کا ہو گا اور وہ آگ کے شعلوں میں لپٹے ہوں گے، جہنم کا قطران کا لباس اور لوہے کے ڈنڈے ان کی سزا کے لئے ہوں گے اور زنجیروں کی گراں باری تنگی کی وجہ سے آواز پیدا کر رہی ہو گی، وہ جہنم کی گہرائیوں میں شکست خوردگی کے ساتھ سرگرداں ہوں گے اور اس کی آگ میں سخت پریشان ہوں گے، آگ انہیں ایسا ابال دے گی جیسے ہانڈیوں میں ابال آتا ہے اور وہ گریہ وزاری کریں گے، موت کو بلائینگے جونہی وہ ہلاکت کی تمنا کریں گے، ان کے سروں پر جہنم کا کھولتا پانی انڈیلا جائے گا جس سے ان کی آنتیں اور چمڑا گل جائے گا اور ان کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے، جن سے ان کی پیشانیوں کو توڑا جائے گا، ان کے منہ سے پیپ بہنے لگے گی اور پیاس سے ان کے جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، ان کی آنکھوں کی پتلیاں ان کے رخساروں پر بہیں گی جس سے ان کے رخساروں کا گوشت ادھڑ جائے گا اور جب ان کا چمڑہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

گل جائے گا تو دوسرا چہرہ پیدا ہو جائے گا، ان کی ہڈیاں گوشت سے خالی ہونگی، ان کی روح کا رشتہ رگوں سے قائم ہوگا، جو جسم سے لپٹی ہوئی ہوں گی وہ آگ کی گرمی سے پھولی ہوں گی اور وہ اس وقت موت کی تمنا کریں گے مگر انہیں موت نہیں آئے گی۔

اگر تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو نظر آئے گا کہ ان کی شکلیں بہت زیادہ سیاہ ہیں، آنکھیں اندھی، زبانیں گونگی، کمریں شکستہ، ہڈیاں ریزہ ریزہ، کان بہرے، چہرہ چیتھڑوں کی طرح پارہ پارہ، ہاتھ گردنوں کے پیچھے بندھے ہوئے یعنی شکن کی ہوئی پیشانی اور پاؤں بکچا، منہ کے بل آگ پر چلتے ہوئے، اپنی پلکوں سے گرم لوہا روندتے ہوئے، ان کے تمام اعضائے بدن میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی، جہنم کے سانپ اور بچھو ان کے جسم پر چمٹے ہوئے ہوں گے تو یہ مناظر دیکھ کر تمہاری کیا حالت ہوگی؟

اب ذرا ان کے ہولناک عذاب کی تفصیل پر غور کرو اور جہنم کی وادیوں اور گھاٹیوں کے سلسلہ میں تامل کرو۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں اور ہر گھاٹی میں ستر ہزار سانپ اور ستر ہزار بچھو ہیں، کافروں اور منافقوں کو ان تمام جگہوں ہی میں جانا ہوگا۔

ریاکار کا عذاب

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وادیٔ حزن یا حزن کی گھاٹی سے پناہ مانگو، پوچھا گیا حضور وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جہنم کی ایک ایسی وادی ہے جس سے ہر روز جہنم بھی ستر مرتبہ پناہ مانگتا ہے، یہ وادی اللہ تعالیٰ نے ریاکار قاریوں کے لئے تیار کی ہے۔

یہ جہنم کی وسعت، اس کی وادیوں کی گھاٹیاں، زندگی کے نشیب و فراز اور خواہشاتِ نفسانی کی تعداد کے برابر ہیں اور جہنم کے دروازے انسانی جسم کے ان اعضا کی تعداد کے برابر ہیں جن سے انسان جرائم کا ارتکاب کرتا ہے، وہ ایک دوسرے کے اوپر ہیں، اوپر والا جہنم، پھر سقر، پھر لظی، پھر حطمہ، پھر سعیر، پھر جحیم اور سب سے نیچے ہاویہ ہے، ذرا ہاویہ کی گہرائی کا تصور کرو، جس قدر انسان کی شہواتِ نفسانی گہری ہوں گی، اسی قدر

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسے ہاویہ کی گہرائی میں ٹھکانا ملے گا اور جیسے انسان کی ہر امید ایک دوسری بڑی امید پر ختم ہوتی اسی طرح ہاویہ کی ہر گہرائی دوسری گہرائی پر جا کر رکتی ہے۔

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک ہم نے ایک دھماکہ سنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتا ہے، آپ نے فرمایا ستر سال پیشتر جہنم کے کنارے سے پتھر لڑھکایا گیا تھا جو اب اس کی گہرائی میں جا پہنچا ہے (یہ اس کی آواز تھی)

درجاتِ جہنم

اب جہنم کے درجات پر غور کیجئے، بے شک آخرت اپنے طبقات اور خصائص کے اعتبار سے بہت عظیم ہے، جیسے دنیا میں لوگوں کے مختلف درجات ہیں اسی طرح جہنم میں مختلف درجات ہوں گے جو گناہوں کا عادی اور سخت نافرمان ہوگا وہ آگ میں غرق ہوگا اور معمولی طور پر گناہ کرنے والا ایک محدود حد تک جلے گا اسی طرح آگ بھی گنہگار کے گناہوں کے مطابق عذاب دے گی کیونکہ اللہ تعالےٰ کسی پر ایک ذرہ کے برابر ظلم نہیں کرتا ہے لہذا ہر انسان کو ایک جیسا عذاب نہیں ہوگا بلکہ گناہوں کی مقدار کے مطابق سزا ملے گی مگر جہنم کا سب سے معمولی عذاب بھی اگر دنیا پر پیش کر دیا جائے تو اس کی حدت سے ساری دنیا جل کر بھسم ہو جائے۔

فرمان نبوی ہے کہ جہنم کا معمولی عذاب یہ ہوگا کہ دوزخی کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس کی گرمی سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔

اس معمولی عذاب سے اس بڑے عذاب کا اندازہ لگاؤ، اگر تمہیں آگ کے جلانے میں شبہ ہو تو اپنی انگلی اس دنیا کی آگ میں ڈال کر دیکھو تو تمہیں پتہ چل جائے گا، اگرچہ اس دنیاوی آگ کو جہنم کی آگ سے کوئی نسبت نہیں ہے لیکن سوچو تو، جب یہ آگ دنیا کے سخت ترین عذابوں میں شمار ہوتی ہے تو اس آگ کا کیا عالم ہوگا، اگر جہنمی وہاں اس دنیاوی آگ کو پالیں تو خوشی سے دوڑتے ہوئے اس میں گھس جائیں۔ (اسی میں اپنی نجات سمجھیں)

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

آتشِ دوزخ اور دنیاوی آگ

اسی لئے بعض احادیث میں ہے کہ جہنم کی آگ کو ستر مرتبہ رحمت کے پانی سے دھو کر دنیا میں لوگوں کے استعمال کے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ جہنم میں آگ بھڑکائی جائے، ہزار سال کے بعد جہنم سرخ ہو گیا پھر ہزار سال تک آگ بھڑکائی گئی جس سے وہ سفید ہو گیا، جب مزید ہزار سال آگ بھڑکائی گئی تو وہ بالکل سیاہ اور تاریک ترین ہو گیا۔

فرمانِ نبوی ہے، جہنم نے ربِ عظیم سے شکایت کی کہ میرے بعض حصے بعض حصوں کی تپش سے فنا ہو رہے ہیں تو اللہ تعالےٰ نے اسے صرف دو سانسوں کی اجازت دیدی ایک گرمی میں اور ایک سردی میں، اگر میوں میں گرمی کی شدت اس کے گرم سانس اور سردی کی شدت اس کے سرد سانس سے ہوتی ہے۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، قیامت کے دن مالدار ترین کافر کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں غوطہ دے کر پوچھا جائے گا کہ تو نے دنیا میں کوئی نعمت پائی تھی؟ وہ کہے گا بالکل نہیں، پھر ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں سب سے زیادہ دکھ اٹھائے ہوں گے، اسے جنت میں لیجا کر باہر نکالا جائے گا اور پوچھا جائیگا.. تو نے کبھی کوئی دکھ پایا ہے؟ وہ کہے گا نہیں۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر مسجد میں ایک ہزار یا اس سے بھی زیادہ لوگ موجود ہوں اور وہاں جہنمی شخص سانس لے تو وہ سب کے سب مر جائیں گے۔

بعض علماء نے اس فرمانِ الٰہی کی کہ "آگ ان کے منہ کو جھلس دے گی" تشریح میں لکھا ہے کہ آگ کی ایک ہی لپیٹ سے ان کی ہڈیوں کا گوشت نیچے گر جائے گا۔

اب اس پیپ کے متعلق غور کرو جو انتہائی بدبو دار بن کر اُن کے جسموں سے اس قدر بہے گی کہ وہ اس میں غرق ہو جائیں گے، قرآنِ کریم میں اسی کو غساق کا نام دیا گیا ہے۔

حضرتِ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمایا اگر دوزخیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں پھینک دیا جائے تو اس کی بدبو سے تمام مخلوق کا دم گھُٹ جائے۔

جب دوزخی پیاس کی شدت محسوس کریں گے تو انہیں بھی پینے کو دی جائے گی وہ پیپ کا پانی حلق میں ڈالیں گے، ایک گھونٹ پئیں گے مگر اسے نگل نہیں سکیں گے اور موت ہر جانب سے ان پر حملہ کرے گی مگر وہ نہیں مریں گے، اگر وہ پانی کی تمنا کریں گے تو انہیں تانبے کی رنگت جیسا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو جلا دیتا ہے، یہ بہت برا مشروب ہے اور جہنم بہت برا ٹھکانا ہے۔

دوزخیوں کی غذا ان کے طعام کے متعلق سوچو وہ زَقُّوم (تھوہر) ہوگا جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے "پھر تم اے جھٹلانے والے گمراہو! زقوم کا درخت کھانے والے ہو، اس سے پیٹ بھرنے والے ہو، پھر اس پر گرم پانی پینے والے ہو اور تشنہ لب اونٹوں کی طرح پینے والے ہو۔" مزید فرمایا "وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی گہرائی سے نکلتا ہے، اس کا ثمر سانپ کے سروں کی مانند ہے، پھر ان کے لئے اس میں گرم پانی کی ملاوٹ ہے پھر ان کا دوزخ کی طرف جانا ہے (وہ ان مراحل سے گزر کر جہنم میں جائیں گے۔

ایک اور روایت میں ہے "ثمّ اِنّ مرجعهم" کے بعد "دوزخ کی طرف لوٹانا ہے") وہ جلتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے کھولتے ہوئے چشمہ سے پلائے جائیں گے" اور فرمایا "بے شک ہمارے پاس (ان کے لئے) بیڑیاں اور آگ ہے اور گلے میں اٹک جانے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا کے دریاؤں اور سمندروں میں ڈال دیا جائے تو لوگوں کے لئے زندگی دوبھر ہو جائے پھر ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جن کی غذا ہی زقوم ہوگی۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں محبوب رکھو اور جن چیزوں سے پرہیز کا حکم دیا ہے ان سے پرہیز کرو، اللہ کے عذاب اور جہنم سے ڈرو، اگر جنت کا ایک ذرہ تمہارے پاس دنیا میں ہوتا تو دنیا تمہارے لئے انتہائی جاذبِ نظر اور پُرکشش ہو جاتی اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اگر جہنم کی آگ کی ایک چنگاری تمہارے ساتھ ہوتی تو دنیا تمہارے لئے انتہائی مہلک اور تباہ کن بن جاتی۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنمیوں پر بھوک مسلط کی جائے گی یہاں تک کہ وہ عذاب کو بھول کر کھانے کی التجا کریں گے ان کی التجا کے جواب میں انہیں ضریع پیش کی جائے گی جو ایلوے سے زیادہ کڑوی اور نہایت بدبودار ہو گی جو نہ انہیں فربہ کرے گی اور نہ ان کی بھوک مٹائے گی، پھر کھانے کی درخواست کریں گے تو انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو ان کے گلے میں اٹک جائے گا تب انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں حلق میں پھنسا ہوا لقمہ پانی سے اتارتے تھے لہذا وہ پانی کے لئے التجا کریں گے تو لوہے کی سنسیوں سے پکڑ کر گرم پانی کا برتن ان کے آگے لایا، جب وہ منہ کے قریب ہو گا تو تپش سے ان کے چہرے جھلس جائیں گے اور جب وہ پانی ان کے پیٹ میں پہنچے گا تو ان کی انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا، پھر وہ کہیں گے کہ جہنم کے نگہبانوں کو بلاؤ اور انہیں بلا کر کہیں گے اپنے رب سے دعا کرو وہ ہم پر ایک دن کے عذاب کی تخفیف کر دے، وہ نگہبان کہیں گے کیا تمہارے پاس پیغمبر دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ جہنمی کہیں گے ہاں آئے تھے، تب وہ کہیں گے تم خود دعا کرو (اور کافروں کی دعا کبھی راہِ راست پر نہیں آتی) پھر وہ کہیں گے مالکِ جہنم کو بلاؤ اور اسے بلا کر کہیں گے، اللہ تعالیٰ ہم پر موت مسلط کر دے۔ مالک جواب دیگا تمہیں مرنا نہیں ہے، ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔

حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، ان کی دعا اور مالک کے جواب کے درمیان ایک ہزار برس گزر جائیں گے۔ پھر کہیں گے کہ رب سے بڑھ کر کوئی مہربان نہیں ہے لہذا اپنے رب کے حضور میں عرض کریں گے، اے رب ہم پر بدبختی غالب آگئی اور ہم گمراہ ہو گئے اب ہمیں نکال، اگر ہم پھر وہی کام کریں تو ہم ظالم ہوں گے۔ انہیں جواب ملے گا دور ہو جاؤ اسی جہنم میں رہو اور خاموش ہو جاؤ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت انہیں ہلاکت سختی اور ندامت گھیر لے گی اور وہ ہر قسم کی بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمانِ الٰہی "اور وہ پیپ کے پانی سے سیراب کیا جائے گا، وہ اس کا گھونٹ گھونٹ لے گا مگر گلے سے نہیں اترے گا" کی تشریح میں فرمایا، جب یہ پانی اس کی نظروں کے سامنے آئے گا تو وہ اسے برا سمجھے گا، جب ہونٹوں کے قریب آئے گا تو چہروں کو جھلسا دے گا اور سر کی کھال بالوں سمیت جلا دے گا، جب وہ اسے پیئے گا تو اس کی آنتیں کاٹ کر باہر نکال دے گا، فرمانِ الٰہی ہے "اور ان کو گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا،" مزید فرمایا "اور جب وہ پانی طلب کریں گے تو انہیں پیپ جیسا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھون ڈالے گا" یہ بھوک کے وقت ان کا کھانا پینا ہوگا۔

اب دوزخ کے سانپ بچھو، ان کی جسامت، نیز زہر اور دوزخیوں کی رسوائی پر غور کرو، سانپ بچھو جو ان پر مسلط کیے جائیں گے، ان کے سخت دشمن ہونگے، ایک لحہ بھی کاٹنے اور ڈنگ مارنے سے باز نہیں رہیں گے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی، قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی پیشانی پر دو سیاہ نقطے ہوں گے وہ اس کے گلے سے لپٹ کر اس کے جبڑوں کو پکڑ لے گا اور کہے گا میں تیرا مال اور تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی :-

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الآية	اور جو ہمارے دئیے ہوئے مال میں بخل کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لئے اچھا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے جہنم میں بختی اونٹوں کی گردنوں جیسے (موٹے اور لمبے) سانپ ہونگے جب وہ پھنکاریں گے تو ان کی گرمی چالیس برس کے فاصلے سے محسوس کی جائے گی اور ہیبت ناک بچھو ہوں گے جن کی سانس کی گرمی چالیس برس کے فاصلے سے محسوس کی جائیگی یہ سانپ اور بچھو اس آدمی پر مسلط ہوں گے جس پر دنیا میں بخل، بدخلقی اور لوگوں کا ستانے کا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ظلم عائد ہوگا اور جس میں یہ برائیاں نہیں پائی جائیں، اسے کوئی تکلیف نہیں دی جائیگی۔

اس کے بعد دوزخیوں کے طویل و عریض جسموں پر غور کرو، اللہ تعالےٰ ان کے اجسام کے طول و عرض میں اضافہ کردے گا تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ عذاب ہو لہٰذا وہ دوزخی متواتر اپنے اجسام پر جہنم کی گرمی اور سانپوں، بچھوؤں کے ڈنک جھیلتا رہیگا۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر اور اس کے چمڑے کی موٹائی تین دن کے سفر کے برابر ہوگی۔ مزید فرمایا کہ اس کا نچلا ہونٹ سینہ پر پڑا ہوگا اور اوپر والا ہونٹ اس قدر اوپر اٹھا ہوا ہوگا جس سے سارا چہرہ چھپا ہوگا۔ فرمانِ نبوی ہے کہ کافر جہنم میں اپنی زبان گھسیٹ رہا ہوگا اور لوگ اس کی زبان کو روندتے ہوئے جائیں گے۔

ان کے ان عظیم جسامتوں کے باوجود آگ انہیں جلاتی رہے گی اور کئی کئی مرتبہ ان کے چمڑے اور گوشت کو تبدیل کیا جائے گا، جناب حسن رحمۃ اللہ علیہ اس ارشادِ الٰہی کے بارے میں کہ:

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ — جب بھی ان کے چمڑے گل جائینگے
بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا۔ — ہم اور چمڑے بدل دیں گے۔

کہتے ہیں کہ آگ ان کے اجسام کو دن میں ستر ہزار مرتبہ جلائے گی مگر جونہی ان کے چمڑے جلیں گے، اللہ تعالےٰ دوبارہ ان کے اجسام کو مکمل کردے گا۔

پھر دوزخیوں کی گریہ وزاری، فریاد و فغاں اور ہلاکت و موت کی التجاؤں کے متعلق غور کرو جو ابتدائے قیامت ہی سے ان کا مقدر بن جائے گی۔

فرمانِ نبوی ہے، قیامت کے دن جہنم کو ستر ہزار مہاریں ڈال کر لایا جائے گا اور ہر مہار کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنمیوں پر گریہ وزاری بھیجی جائے گی، وہ روتے رہیں گے یہاں تک کہ آنسو ختم ہوجائیں گے، پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں پر گڑھے پڑجائیں گے، اگر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ بھی رواں ہو جائیں۔ انہیں گریہ وزاری، آہ وفریاد اور موت کی دعا مانگنے کی اجازت ہوگی جس سے وہ دل کا بوجھ ہلکا کریں گے مگر بعد میں انہیں اس سے بھی منع کر دیا جائے گا۔

دوزخیوں کی التجائیں رد کر دی جائیں گی

جناب محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ دوزخیوں کی پانچ باتوں میں سے چار کا جواب دے گا مگر پانچویں جواب کے بعد پھر کبھی کلام نہیں فرمائے گا، وہ کہیں گے "اے رب تو نے ہمیں دو مرتبہ مارا اور دو مرتبہ زندہ کیا، ہم نے اپنے گناہوں کو مان لیا ہے پس کوئی نکلنے کا راستہ ہے"، رب فرمائے گا "یہ اس لئے ہے کہ جب تمہیں اللہ کی وحدانیت کو بلایا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے، اگر اس کا شریک لایا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے، حکم صرف اللہ بزرگ و برتر کے لئے ہے" پھر وہ کہیں گے "اے رب ہم نے دیکھا اور سنا ہمیں واپس بھیج تاکہ ہم نیک عمل کریں"، رب فرمائے گا "کیا تم اس سے پہلے قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ تمہیں کوئی زوال نہیں آئے گا" پھر کافر کہیں گے "اے رب ہمیں جہنم سے نکال، ہم پہلے سے اچھے عمل کریں گے" رب فرمائے گا "کیا ہم نے تمہیں عمر نہیں دی تھی جس میں تم نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو یاد رکھتے اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا تھا اب تم عذاب چکھو ظالموں کو کوئی مددگار نہیں ہے"۔ تب وہ کہیں گے "اے رب ہم پر بدبختی غالب آگئی اور ہم گمراہ ہو گئے تھے اے رب ہمیں اس سے نکال، اگر ہم پھر اسی راستے پر لوٹے تو ہم ظالم ہوں گے" اور اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا "جہنم میں رہو اور اب مت بولو" یہ ان کے لئے انتہائی درجے کا عذاب ہوگا اور پھر وہ کبھی باری تعالیٰ سے کلام نہیں کر سکیں گے۔

جناب مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، حضرت زید بن اسلم نے اس فرمانِ الٰہی "

سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ہ	برابر ہے ہمارے لئے کہ ہم جزع و فزع کریں یا صبر کریں، ہمارے لئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بھاگنے کی جگہ نہیں ہے"، کی تشریح میں فرمایا وہ سو سال صبر کریں گے، پھر سو سال آہ وفغاں کریں گے، پھر سو سال صبر کرنے کے بعد کہیں گے، ہمارے لئے صبر کرنا اور آہ وبکار کرنا دونوں برابر ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے کہ قیامت کے دن موت کو ایک موٹے مینڈھے کی شکل میں لاکر جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کیا جائے گا اور کہا جائے گا اے جنت والو! اب موت کا خوف کئے بغیر ہمیشہ کے لئے جنت میں رہو، اور جہنم والوں سے کہا جائے گا کہ تمہیں موت نہیں آئے گی، ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہو۔

حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک آدمی جہنم سے ہزار سال بعد نکلے گا، کاش وہ حسن ہو۔ کسی نے حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کو ایک گوشے میں روتا دیکھ کر پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ آپ نے فرمایا کہیں بے نیاز پروردگار مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔

یہ مجموعی طور پر عذابِ جہنم کی قسمیں تھیں، وہاں کے غم، تکلیفوں اور حسرتوں کی تفصیل بہت طویل ہے، ان کے لئے بدترین عذاب یہ ہوگا کہ وہ جنت کی نعمتیں، رضائے خداوندی اور دیدارِ الٰہی سے محروم ہوں گے کیونکہ دنیا میں کھوٹے سکے خریدے اور پھر ان کے بدلے چند روزہ زندگی میں انتہائی رسوا کن نفسانی خواہشات خرید لیں، وہ اپنے ضائع شدہ اعمال اور برباد کردہ ایام پر افسوس کرتے ہوئے کہیں گے' ہائے افسوس! ہم نے اپنے جسموں کو رب کی نافرمانی میں تباہ کر دیا، ہم نے زندگی کے مختصر ایام میں اپنے نفس کو صبر پر کیوں نہ مجبور کیا، اگر ہم ان گذرنے والے دنوں میں صبر کر لیتے تو رب العالمین کے جوارِ رحمت میں جگہ پاتے، جنت اور رضائے الٰہی حاصل کر لیتے۔

ہائے افسوس! ان کی زندگی گناہوں میں تباہ ہو گئی، مصائب میں گھر گئے، دنیاوی نعمتوں اور لذتوں کا کوئی حصہ ان کے لئے باقی نہ رہا، اگر وہ باوجود ان مصائب کے جنت کی نعمتوں کا نظارہ نہ کرتے تو ان کی حسرت دوچند نہ ہوتی مگر انہیں جنت دکھائی جائے گی، چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف لایا جائیگا۔۔ جب وہ جنت کے قریب پہنچیں گے، اس کی خوشبو سونگھیں گے، جنتیوں کے محلات

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کو دیکھیں گے، تب اللہ تعالٰی فرمائے گا، انہیں واپس لے جاؤ، ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے، وہ ایسی حسرت لے کر لوٹیں گے کہ اول و آخر اس کی مثال نہیں ملیگی اور کہیں گے اے رب! اگر ہمیں جنت اور اس میں رہنے والوں کے لئے جو انعامات تیار ہیں وہ دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں بھیج دیتا تو ہمیں کچھ آسانی رہتی، رب تعالٰی فرمائے گا، یہ تمہارے ساتھ اس لئے کیا گیا ہے کہ جب تم میری بارگاہ میں آتے تو اکڑ کر آتے لیکن جھک جھک کر ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنے دلوں میں چھپی باتوں سے بے خبر رکھتے اور ریاکاری سے کام لیتے تھے، تم لوگوں سے ڈرتے تھے مگر مجھ سے نہیں ڈرتے تھے تم لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے اور مجھے نہیں، تم ذاتی غرض کے لئے لوگوں کے لئے تو تعلقات ختم کر دیتے تھے مگر میرے لئے نہیں، آج میں تمہیں دائمی نعمتوں سے محروم کر کے دردناک عذاب کا مزا چکھاؤں گا۔

حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، ہم دھوپ پر سائے کو ترجیح دیتے ہیں مگر جہنم پر جنت کو ترجیح نہیں دیتے۔

حضرتِ عیسٰی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ کتنے تندرست جسم، خوبصورت چہرے اور شیریں کلام کرنے والی زبانیں کل جہنم کے طبقات میں پڑے چیخ رہے ہوں گے۔

حضرتِ داؤد علیہ السلام کی بارگاہِ الٰہی میں التجا

حضرتِ داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی الٰہی! جب میں سورج کی تپش پر صبر نہیں کر سکتا تو تیرے جہنم کی آگ پر کیسے صبر کروں گا یں کہ تیری رحمت کی آواز سننے کا حوصلہ نہیں رکھتا، تیرے عذاب کی آواز کیسے سنوں گا؟

اے ناتواں! ان ہولناکیوں پر غور کر اور سمجھ لے کہ اللہ تعالٰی نے آگ کو اس کی تمام ہولناکیوں کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اس میں رہنے والوں کو پیدا کر دیا ہے، جو نہ کم ہوں گے نہ زیادہ، اللہ تعالٰی ان کا فیصلہ فرما چکا ہے، فرمانِ الٰہی ہے" اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرائیے، جب کام مکمل کیا جائے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ اپنی جان کی قسم اس میں قیامت کی طرف اشارہ ہے بلکہ یوم ازل

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مراد ہے لیکن چونکہ ان فیصلوں کا اظہار قیامت کے دن ہوگا اس لئے اسے قیامت سے منسوب کیا گیا ہے۔

تجھ پر تعجب ہے کہ اس بات کو جانتے ہوئے بھی کہ جانے میرے حق میں کیا فیصلہ ہو چکا ہے تو دنیا وی برائیوں اور لہو ولعب میں مشغول ہے اور غفلت میں پڑا ہے، اگر تیری تمنا یہ ہے کہ کاش تجھے اپنے ٹھکانے اور انجام کا پتہ چل جائے تو اسکی چند علامتیں ہیں، ان پر نظر کر اور پھر اپنی امیدیں قائم رکھ، پہلے تو اپنے احوال اور اعمال کو دیکھ، اگر تو ہر اس عمل پر کاربند ہے جس کے لیے اللہ تعالےٰ نے تجھے دنیا میں بھیجا ہے اور تجھے نیکیوں سے محبت ہے تو سمجھ لے کہ تو جہنم سے دور ہے اور اگر تو نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر ایسے موانع حائل ہو جاتے ہیں کہ تو نیکی کر پاتا لیکن جب برائی کا ارادہ کرتا ہے، تو اسے آسانی سے کر لیتا ہے تو سمجھ لے تیرے لئے فیصلہ ہو چکا ہے کیونکہ جیسے بارش کا وجود سبزے کی نشو و نما اور دھواں آگ پر دلالت کرتا ہے تو اسی طرح یہ فعل بھی برے انجام کا پتہ دیتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ۔	نیک نعمتوں اور بدکار جہنم میں ہوں گے۔

اپنے اعمال کو ان آیات کے آئینہ میں دیکھ، تب تو اپنا مقام پہچان لے گا۔ واللہ اعلم

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۰

فضیلتِ اطاعت

اطاعتِ خداوندی کے معنیٰ تمام نیکیوں کو پالینا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی متعدد آیات میں لوگوں کو ایسی بات کی ترغیب دی ہے اور اسی لئے انبیاءِ کرام کو مبعوث فرمایا تاکہ لوگوں کو نفس کی تاریکیوں سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی معرفت کی روشنیوں میں لائیں اور وہ اس جنت سے نفع اندوز ہوں جو نیکیوں کے لئے تیار کی گئی ہے کہ اس جیسی جنت کسی آنکھ نے نہیں دیکھی، کسی کان نے نہیں سنی اور کسی دل میں اس کا تصور بھی نہیں گزرا۔ لوگوں کو فضول نہیں پیدا کیا گیا بلکہ اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ بروں کو ان کی برائی کی سزا ملے اور نیکوں کو ان کی نیکیوں کا اجر عطا ہو۔

اللہ تعالیٰ عبادت سے بے نیاز ہے، لوگوں کی برائیاں نہ اسے نقصان پہنچاتی ہیں اور نہ ہی اس کے کمال میں کوئی نقص آتا ہے۔ اگر مخلوق اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرے تب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسے فرشتے ہیں جو صبح و شام رب کی حمد کرتے رہتے ہیں اور کبھی نہیں تھکتے۔

جس شخص نے نیکی کی اس نے اپنے لئے کی اور جس نے گناہ کیا اس کا عذاب اسی کی گردن پر ہوگا، اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔

حیران کن بات تو یہ ہے کہ ہم اگر کوئی غلام خریدتے ہیں تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ ہر وقت خدمتِ ماموره پوری تندہی سے سرانجام دیتا رہے، ہمارا مطیع و فرمانبردار رہے حالانکہ اسے معمولی قیمت سے خریدا گیا ہے، اس کی ایک غلطی پر اسے دشمن سمجھ لیتے ہیں، بے انتہا غصہ کرتے ہیں، اس کا کھانا بند کر دیتے ہیں، اسے آنکھوں سے دور کر دیتے ہیں یا پھر اسے بیچ دیتے ہیں لیکن ہم اس مالکِ حقیقی کی اطاعت نہیں کرتے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جس نے ہمیں بہترین صورت میں پیدا کیا ہے، ہم بارش کے قطروں کی برابر گناہ کرتے ہیں مگر وہ اپنی نعمتیں ہم سے نہیں روکتا، اپنی رحمت کی نصرت نہیں روکتا جس کے بغیر ہمارے لئے ایک قدم چلنا بھی مشکل ہو جائے، اگر وہ چاہے تو ہمیں ایک گناہ کے بدلے پکڑنے پر قادر ہے مگر وہ ہمیں مہلت دیتا ہے تاکہ ہم توبہ کریں اور وہ توبہ قبول فرما کر ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے عیوب ڈھانپ لے۔

ہر عقلمند بخوبی جانتا ہے کہ اطاعت و فرمانبرداری کے لائق کون ہے، وہ اسی ذات کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اسی کے دامنِ رحمت میں پناہ ڈھونڈتا ہے، جب اس سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کرتا ہے، اس کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتا اور اس کے انعامات کا شکر ادا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں شمار ہونے لگتا ہے، جب اسے موت آتی ہے تو وہ دیدارِ الٰہی کا مشتاق اور رب بے نیاز اس سے ملاقات کا خواہشمند ہوتا ہے۔

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے تورات کی ایک خاص آیت سناؤ، انہوں نے جواب میں یہ آیت سنائی "رب فرماتا ہے نیکوں کو میرے دیدار کا شوق ہے اور میں ان کی ملاقات کا ان سے بھی زیادہ خواہشمند ہوں۔ حضرتِ کعب نے کہا اس آیت کے حاشیہ میں لکھا ہوا تھا جس نے مجھے تلاش کیا، پا لیا اور جس نے کسی اور کو ڈھونڈھا وہ میرے دیدار سے محروم رہا۔ حضرتِ ابوالدرداء فرمانے لگے بخدا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسے ہی سنا ہے۔

دنیا والوں کو حضرتِ داؤد علیہ السلام کی زبانی پیغامِ الٰہی

حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف

اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی، اے داؤد! میرا یہ پیغام دنیا والوں تک پہنچا دو، میں اس کا دوست ہوں جو مجھے دوست رکھتا ہے، اپنی مجلس میں آنے والوں کا ہم مجلس ہوں، جو میرے ذکر سے الفت رکھتا ہے، میں اس سے الفت رکھتا ہوں جو مجھ سے دوستی رکھتا ہے میں اس سے دوستی رکھتا ہوں، جو مجھے پسند کرتا ہے میں اسے پسند کرتا ہوں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جو میرا فرمانبردار بن جاتا ہے میں اس کا کہنا قبول کرتا ہوں، جو شخص بھی دل کی گہرائیوں سے مجھے محبوب جانتا ہے میں اسے اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور اس سے بے مثال محبت کرتا ہوں، جس نے حقیقۃً مجھے طلب کیا اس نے مجھے پا لیا اور جس نے میرے غیر کو طلب کیا وہ مجھ سے محروم رہا، پس اے دنیا والو! تم کب تک دنیا کے دھوکہ میں رہو گے، میری کرامت، دوستی اور ہم مجلس کی طرف آؤ اور مجھ سے انس رکھو، میں تمہیں اپنی محبت سے مالا مال کر دوں گا کیونکہ میں نے اپنے دوستوں کا خمیر ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ نجی اللہ اور محمد صفی اللہ (علیہم السلام) کے خمیر سے بنایا ہے، ان کی روحیں اپنے نور سے اور ان کی نعمتیں اپنے جمال سے پیدا کی ہیں۔

ایک صدیق پر الہام کا نزول اور صدیقین کی صفات

ایک مردِ صالح سے مروی ہے کہ حضرت رب العزت نے ایک صدیق پر الہام فرمایا کہ میرے بندوں میں کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو مجھے محبوب رکھتے ہیں، میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، وہ میرے مشتاقِ دیدار ہیں، میں ان کا مشتاقِ دیدار ہوں، وہ مجھے یاد کرتے ہیں، میں انہیں یاد فرماتا ہوں وہ میری طرف دیکھتے ہیں اور میں ان پر نگاہِ رحمت ڈالتا ہوں، اگر تو ان کے راستہ پر چلے گا تو میں تجھے محبوب بناؤں گا اور اگر تو نے راستہ نہ اپنایا تو میں تجھ سے دشمنی رکھوں گا اس صدیق نے پوچھا یا اللہ ان کی علامتیں کیا ہیں؟ تو ربِ ذوالجلال نے فرمایا وہ دن ڈھلنے کا ایسا خیال رکھتے ہیں جیسے مہربان چرواہا اپنی بکریوں کا خیال رکھتا ہے وہ غروبِ شمس کے ایسے مشتاق ہوتے ہیں جیسے سورج ڈوبنے کے بعد پرندہ اپنے آشیانے میں پہنچنے کا مشتاق ہوتا ہے۔

جب رات بھیگ جاتی ہے، تاریکی بڑھ جاتی ہے، بستر بچھا دئے جاتے ہیں، لوگ اٹھ جاتے ہیں اور دوست دوستوں کے ساتھ خوش گپیاں کرتے ہیں تو وہ میرے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، میرے لئے چہروں کا فرش بچھا دیتے ہیں (سجدے کرتے ہیں) میرے کلام میں مجھ سے ہمکلام ہوتے ہیں، میرے انعامات کی آرزو کرتے ہیں،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان کی ساری رات گریہ وزاری کرتے، رحمت کی امید رکھتے اور خوفِ عذاب سے ڈرتے ہوتے، قیام وقعود، رکوع وسجود میں گزر جاتی ہے، مجھے اپنی نظرِ رحمت کی قسم! وہ میری وجہ سے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھاتے اور مجھے اپنی سماعت کی قسم! وہ میری محبت کا شکوہ نہیں کرتے، میں پہلے پہل انہیں تین چیزیں عطا کرتا ہوں، ان کے دلوں میں اپنا نور ڈال دیتا ہوں جس سے وہ میری خبر پا لیتے ہیں جیسے میں ان کی خبر پاتا ہوں، دوسرے یہ کہ اگر زمین وآسمان اپنی تمام تر اشیاء کے ساتھ ان کے میزانِ عمل میں رکھ دئے جائیں تب بھی ان کے پلّے ہلکے ہوں گے اور میں ان کی نیکیاں بھاری کر دوں گا۔ تیسرے یہ کہ میں اپنی رحمت کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہوں اور وہ اس بات کو جان لیتا ہے کہ وہ جو کچھ مانگے گا میں اسے دے دونگا۔

مشتاقانِ خداوندی کی صفات

اللہ تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے داؤد! تم جنت کا تذکرہ کرتے ہو مگر مجھ سے میرے مشتاقوں میں شمولیت کی دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے عرض کی یا اللہ! تیرے مشتاق کون ہیں؟ ربِ ذوالجلال نے فرمایا میرے مشتاق وہ ہیں جن کے دلوں کو میں نے ہر کدورت سے پاک کر دیا ہے، انہیں منہیات سے متنبہ کر دیا ہے، وہ اپنے دل کے گوشوں سے مجھے دیکھتے ہیں اور میری رحمت کے امیدوار رہتے ہیں، میں نے ان کے دلوں کو دستِ رحمت میں لے کر آسمانوں پر رکھتا ہوں اور اپنے مقرب فرشتوں کو بلاتا ہوں فرشتے اکٹھے ہو کر مجھے سجدہ کرتے ہیں اور میں فرماتا ہوں میں نے سجدہ کرنے کے لئے تمہیں نہیں بلایا بلکہ تمہیں اپنے مشتاق ہائے دیدار کے دل دکھلانے کے لئے بلایا ہے، یہ اہلِ شوق قابلِ فخر ہیں، ان کے دل آسمان پر ایسے چمکتے ہیں جیسے زمین پر سورج چمکتا ہے۔

اے داؤد! میں نے مشتاقوں کے دل اپنی رضا سے، ان کا عیش اپنے نور سے پیدا کیا ہے، میں نے انہیں اپنا ہمراز بنایا ہے، ان کے وجود دنیا میں میری نگاہِ رحمت کا مرجع ہیں اور میں نے ان کے دلوں میں ایک راستہ بنایا ہے جس سے وہ میرا دیدار کرتے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں اور ان کا شوق فزوں سے فزوں تر ہوتا رہتا ہے۔

حضرتِ داؤد علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ! مجھے اپنے کسی مشتاق کا دیدار کرا دے، رب تعالٰی نے فرمایا داؤد لبنان کے پہاڑ پر جاؤ، وہاں میرے چودہ محب رہتے ہیں جن میں جوان اور بوڑھے سبھی شامل ہیں انہیں میرا سلام کہو اور کہنا اللہ تعالٰی فرماتا ہے تم میرے دوست اور محبوب ہو وہ تمہاری خوشی میں خوش ہوتا ہے اور تمہیں بہت محبوب رکھتا ہے اور فرماتا ہے تم مجھ سے کوئی حاجت کیوں نہیں بیان کرتے؟ حضرت داؤد علیہ السلام ان سے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے اور انہیں ایک چشمہ کے قریب پایا وہ اللہ تعالٰی کی عظمت جلال پر غور و فکر کر رہے تھے۔

جب انہوں نے حضرتِ داؤد علیہ السلام کو دیکھا تو وہ ادھر ادھر چھپ جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے، حضرتِ داؤد علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور تمہارے پاس اللہ کا پیغام پہنچانے آیا ہوں تو وہ نظریں جھکائے سراپا اشتیاق بنے اس کا فرمان سننے کے لئے واپس آ گئے۔ حضرتِ داؤد علیہ السلام نے فرمایا میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں، اللہ تعالٰی تمہیں سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے تم مجھ سے حاجت کیوں نہیں طلب کرتے مجھے اپنی ضرورتوں کے لئے کیوں نہیں پکارتے تاکہ میں تمہارا کلام سنوں تم میرے دوست اور محبوب ہو، میں تمہاری خوشی سے خوش ہوتا ہوں، تمہاری محبت کو بہتر سمجھتا ہوں اور میں ہر وقت مہربان، شفیق ماں کی نگاہ سے تم کو دیکھتا ہوں۔

جب انہوں نے یہ سنا تو ان کے رخساروں پر آنسو بہنے لگے، ان کا شیخ پکار اٹھا اے رب! تو پاک ہے، تو پاک ہے، ہم تیرے غلام اور غلاموں کی اولاد ہیں، ہماری گذشتہ عمروں کے وہ لمحات جو تیرے ذکر سے غفلت میں گزرے انہیں معاف فرما دے، دوسرا بولا تو پاک ہے، تو پاک ہے، ہم تیرے غلام اور غلاموں کے بیٹے ہیں جو معاملات ہمارے اور تیرے درمیان ہیں، ہمیں ان میں حسنِ ظن نظر عطا فرما تیسرے نے کہا اے اللہ تو پاک ہے اے اللہ تو پاک ہے ہم تیرے غلام اور تیرے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

غلاموں کی اولاد ہیں، اے رب! تو نے ہمیں دعا کی ترغیب دی ہے اور تجھے معلوم ہے کہ ہمیں اپنے لئے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، ہم پر مکمل احسان فرما اور اپنے راستہ پر ہمیشہ گامزن رکھ۔

ایک اور محب یوں کہنے لگا الٰہی! ہم تیری رضامندی کو پوری طرح نہیں پا سکتے، ہماری امداد فرما، تاکہ ہم اسے پا لیں۔ ایک اور محب نے کہا، تو نے ہمیں نطفہ سے پیدا کیا اور اپنی ذات میں تفکر کی دولت بخشی ہے۔ اے اللہ! تو نے ہمیں کلام کی ترغیب دی ہے، جو تیری شانِ عظمت کے فہم میں مشغول ہیں اور تیرے جلال میں غور و فکر کرتے ہیں اور ہم تجھ سے تیرے نور کے قرب کی درخواست کرتے ہیں۔ ایک اور محب پکار اٹھا کہ تیری عظمت شان، دوستوں سے انتہائی قرب اور محبین پہ بے شمار انعامات کی وجہ سے ہماری زبانیں دعا مانگنے سے رک گئی ہیں۔ ایک اور بولا تو نے ہمارے دلوں کو اپنے ذکر کی توفیق بخشی، اپنی رحمت میں مشغول فرما کر ساری دنیا سے بے نیاز کر دیا، کماحقہ شکر ادا نہ کر سکنے کی ہماری تقصیر کو معاف فرما دے۔

ایک اور نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ ہماری تمنا تیرے دیدار کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک اور نے کہا مالک غلام سے مانگنے کو فرماتا ہے مگر غلام اپنے مانگنے کی جرأت نہیں کر سکتا، ہمیں نور عنایت فرما تاکہ ہم آسمان کی تاریکیوں سے نکل کر تیری بارگاہ میں آئیں۔

ایک نے کہا ہم یہ دعا مانگتے ہیں کہ ہماری یہ عبادت قبول فرمائے اور ہمیں ہمیشہ اسی پر قائم رکھ، ایک اور محب نے کہا تو نے ہمیں جو فضیلت اور انعامات بخشے ہیں انہیں مکمل فرما دے۔ دوسرے نے کہا دنیا میں ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں اپنا جمالِ جہاں آرا دکھا دے۔

ایک اور محب نے کہا میری آنکھیں دنیا اور اس کی زیب و زینت سے کور کر دے اور میرے دل کو آخرت کے خیالات سے پاک فرما دے۔

ایک اور محب نے کہا میں نے تیری رفعت اور بقا کو جان لیا اور دوستوں سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجھ کو جو محبت ہے اس کو پہچان لیا ہے، ہم پر یہ احسان اور فرما کہ ہم کو ایسا کر دے کہ ہم تیرے سوا کسی اور چیز کا دل میں خیال تک نہ لائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے داؤد! ان سے کہہ دو، میں نے تمہاری باتیں سن کر انہیں قبول کر لیا ہے تم ایک دوسرے سے الگ الگ ہو جاؤ اور خود کو دیدار کے لئے آمادہ کر لو، تمہارے اور اپنے درمیان حائل پردے اٹھانیوالا ہوں تاکہ تم میرے نور اور جلال کو دیکھو۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ! انہیں یہ مقام کیسے ملا ہے؟ رب نے فرمایا حسنِ ظن، دنیا اور اس کے لوازمات سے کنارہ کشی، میرے حضور مناجات اور تنہائی میں حاضر ہونے کی وجہ سے انہیں یہ مقام ملا ہے اور اس مقام کو وہی پاتا ہے جو دنیا اور ما فیہا کو چھوڑ دے، اس سے بالکل تعلق نہ رکھے، دل کو میری یاد سے معمور کرے، تمام مخلوق کو چھوڑ کر مجھے پسند کر لے تب میں اس پر رحمت نازل کرتا ہوں۔ اسے دنیاوی علائق سے آزاد کر دیتا ہوں، اس کے اور اپنے درمیان حجابات اٹھا دیتا ہوں، وہ مجھے ایسے دیکھتا ہے جیسے کوئی انسان اپنے سامنے کسی چیز کو دیکھتا ہے، ہر لمحہ اسے اپنی عزت و کرامت کا نظارہ دکھاتا ہوں، اسے نورِ معرفت سے سرفراز کرتا ہوں، جب وہ بیمار ہو جاتا ہے تو میں مہربان ماں کی طرح اسکی تیمارداری کرتا ہوں۔ اگر وہ پیاسا ہوتا ہے تو میں اسے سیراب کرتا ہوں اور اسے اپنے ذکر سے غذا فراہم کرتا ہوں۔

اے داؤد! (علیہ السلام) جب میں اس سے یہ سلوک کرتا ہوں تو وہ دنیا اور اس کے علائق سے نابینا ہو جاتا ہے، اسے دنیا سے کوئی محبت نہیں رہتی، وہ میرے سوا کسی کی طرف توجہ نہیں دیتا، وہ جلدی مرنے کو پسند کرتا ہے مگر اس کی موت ناپسند کرتا ہوں کیونکہ ساری مخلوق میں وہی تو میری نظرِ رحمت کا مورد و مرجع ہوتا ہے، وہ میرے سوا کسی کو نہیں دیکھتا اور میں اس کے سوا کسی اور کو پسند نہیں کرتا۔

اے داؤد! اگر تو اسے اس حالت میں دیکھے کہ اس کا جسم پُر عیب ہو، دبلا ہو، اس کے اعضاء ٹوٹ چکے ہوں اور اس کا دل نظام سے بے ربط ہو چکا ہو تو جب میں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرشتوں میں اس پر فخر کرتا ہوں اور آسمان والوں میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں تو وہ یہ سنکر اپنی عبادت اور خوف کو زیادہ کردیتا ہے۔

اے داؤد! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم، میں اسے جنت الفردوس میں جگہ دوں گا اور اس کے دل کو اپنے دیدار سے معمور کر دوں گا یہانتک کہ وہ راضی ہو جائیگا۔

مشتاقانِ خداوندی، نقصان سے مامون ہیں

اللہ تعالےٰ نے حضرتِ داؤد علیہ السلام سے فرمایا کہ میری محبت کے مشتاق بندوں سے کہہ دیجئے انہیں اس وقت کوئی محرومی نہیں ہوگی جبکہ میں مخلوق کے سامنے حجابات ڈال دوں تو تم بے پردہ دل کی آنکھوں سے میرا دیدار کرتے رہو گے اور تمہیں کوئی ضرر نہیں ہوگا جبکہ میں نے دنیا کے بدلے تمہیں دین دے دیا اور تمہیں میری رضا کی خواستگاری کے باعث دنیا پر میری ناراضگی کوئی نقصان نہیں دے گی۔

اللہ اور دنیا کی محبت دل میں یکجا نہیں ہوسکتیں

حضرتِ داؤد علیہ السلام کی خبروں میں یہ بھی مرقوم تھا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرتِ داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اگر تم میری محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو دل سے دنیا کی محبت نکال دو کیونکہ میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں نہیں سما سکتیں۔

اے داؤد! دنیا سے میل جول رکھو مگر محبت خالصتہً مجھ سے ہی رکھو، تم میرے دین کی پیروی کرو، لوگوں کے ادیان کی پیروی نہ کرو، جو چیز تم کو میری محبت کے شایاں نظر آئے اسے حاصل کرو، جب کسی چیز میں تمہیں مشکل پیش آئے تو اس میں میری پیروی کرو، میں تمہارے احوال و حوائج کی اصلاح کر دونگا۔ تمہاری قائد اور رہبر بنوں گا۔ سوال سے پہلے عطا کروں گا، مصائب میں تمہاری مدد کروں گا، میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ میں اپنے اس بندے کو بدلہ دوں گا جو طلب صادق اور پختہ ارادوں کے ساتھ میرے حضور گردن جھکا کے آتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے بے نیازی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وبے اعتنائی ممکن نہیں ہے، جب تو اس مقام پر پہنچ جائے گا تو میں تم سے رسوائی اور وحشت کو دور کر دوں گا، تمہارے دل میں لوگوں سے بے نیازی ڈال دوں گا کیونکہ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ جب کوئی بندہ دنیا سے تعلق توڑ کر میری ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے مطمئن ہو جاتا ہے تو میں اسے دنیا سے مالا مال کر دیتا ہوں، اسکال میں تضاد پیدا نہ کرو، لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ، تم کو تمہارا ساتھی کوئی فائدہ نہیں دیگا اپنا دھیان مجھ تک محدود رکھو، میری معرفت کی کوئی حد نہیں ہے اسے محدود نہ سمجھو، مجھ سے جتنا زیادہ طلب کرو گے اتنا عطا کروں گا، میرے دینے کی کوئی حد نہیں ہے اور بنی اسرائیل کو بتاؤ کہ میرے اور میری کسی مخلوق کے درمیان رشتہ داری نہیں ہے، میرے بارے میں ان کے عزائم کو اور ان کی رغبت کو بڑھاؤ، انہیں اس جنت کا مژدہ سناؤ جسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی کان نے نہیں سنا اور کسی دل پر اس کا تصور نہیں گزرا، مجھے ہر وقت آنکھوں کے سامنے سمجھو! مجھے سر کی آنکھ سے نہیں دل کی آنکھ سے دیکھو۔

میں نے اپنی عزت اور جلال کی قسم کھائی ہے کہ جو بندہ جان بوجھ کر تاخیر سے میری عبادت کرے گا میں اسے ثواب نہیں دوں گا، سیکھنے والوں سے تواضع سے پیش آؤ اور مریدین پر زیادتی نہ کرو، میرے محب اگر اس مقام کو جانتے جو میں نے مریدین کے لئے مقرر کیا ہے تو وہ بھی اسی راستہ پر چلنا پسند کرتے۔

اے داؤد! کسی مرید کو اس کی سرمستی سے ہشیار نہ کرو، اسے میری ذات میں مگن رہنے دو۔ میں تم کو جہبید (بے انتہا کوشش کرنیوالا) لکھوں گا اور جسے میں اپنے ہاں جہبید لکھ دیتا ہوں، اس پر مخلوقات سے کوئی خوف اور محتاجی باقی نہیں رہتی۔

اے داؤد! میرا کلام خوب سمجھو اور اسے مضبوطی سے پکڑ لو، اپنی ذات کے لئے اپنے نفس سے نیکیاں لو، دنیا میں مشغول نہ ہو تاکہ مجھ سے تمہاری محبت پس پردہ نہ چلی جائے، میرے بندوں کو میری رحمت سے نا امید نہ کرو، میرے لئے اپنی خواہشات کو ختم کر دو کیونکہ میں نے شہوات کمزور بندوں کے لئے بنائی ہیں، قوی مردوں کا خواہشات نفسانی سے کیا کام؟ کیونکہ یہ میری بارگاہ میں مناجات کی شیرینی کو ختم کر دیتی ہے، میرے ہاں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

طاقتوروں کا عذاب یہ ہے کہ جب وہ میرے دیدار کی لذت پالینے کے قریب ہوتے ہیں، میں ان کی عقلوں پر پردہ ڈال دیتا ہوں اور وہ محروم رہتے ہیں، میں اپنے دوست کے لئے دنیا اور دنیا کی وجہ سے اپنی دوری پسند نہیں کرتا۔

اے داؤد! میرے اور اپنے درمیان مخلوق کو نہ لاؤ، کہیں اس کی سرمستی تم کو میری محبت سے دور نہ کر دے۔ کیونکہ یہ مخلوق میرے ارادت مند بندوں کے لئے چور کی طرح ہے، ہمیشہ روزے رکھو شہوات کو ترک کر سکو گے، خود کو بے روزہ ہونے سے بچاؤ کیونکہ مجھے ہمیشہ روزے رکھنے والے بہت پسند ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۱

شکر

رب ذوالجلال نے قرآنِ مجید میں ذکر کے ساتھ شکر کو بھی شامل فرمایا ہے،
ارشادِ الٰہی ہے :-

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۔ اور بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے
• اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ذکر کی عظمت کا تذکرہ کیا ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے :-

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۔ پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر کرو اور کفر نہ کرو۔

مزید فرمایا :- مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۔ اگر تم ایمان لائے اور شکر گذار بن گئے تو اللہ تعالےٰ تمہیں عذاب نہیں دے گا۔

اور فرمایا :

وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۔ ہم عنقریب شکر کرنے والوں کو اجر دیں گے۔

اور اللہ تعالےٰ نے شیطانِ مردود کا قصہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ شیطان نے بارگاہِ ربّی میں کہا :

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ میں انہیں بہکانے کے لئے تیرے سیدھے راستے پر بیٹھ جاؤں گا،

بعض علماء کا خیال ہے کہ یہاں صراطِ مستقیم سے مراد شکر کا راستہ ہے،
شیطان نے اللہ تعالےٰ کی مخلوق پر طعن کرتے ہوئے کہا تھا :-

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ — تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

اور فرمانِ الٰہی ہے :-

وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ — میرے بندوں میں تھوڑے ہیں جو شکر ادا کرتے ہیں۔

اور اللہ تعالےٰ نے شکر کرنے پر نعمتوں میں زیادتی کا تذکرہ فرمایا ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے :

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ — اگر تم نے شکر کیا تو میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔

اور اس فرمان میں کسی کو مستثنیٰ نہیں فرمایا۔

اور پانچ چیزیں ایسی ہیں جن میں اللہ تعالےٰ نے استثنار کیا ہے، وہ ہیں تونگری، قبولیت، رزق، بخشش اور توبہ چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے :-

فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ — اگر اللہ نے چاہا تو عنقریب تمہیں مالدار کر دے گا۔

اور ارشاد فرمایا ہے :- "اگر وہ چاہے گا تو تمہاری تمنائیں پوری کر دے گا"

اور فرمایا :-

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ — وہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

اور فرمایا " اور اللہ تعالےٰ شرک کے سوا جو گناہ چاہے، بخش دے گا" مزید فرمایا " اللہ تعالےٰ جس کی توبہ چاہتا ہے، قبول کر لیتا ہے"

شکر اللہ تعالےٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے :-

وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔ — اور اللہ تعالےٰ شکور و حلیم ہے۔

اللہ تعالےٰ نے شکر کو جنتیوں کا ابتدائے کلام قرار دیا ہے اور فرمایا جنتی جنت میں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

داخل ہوتے ہی کہیں گے "حمد اور شکر ہے اللہ کے لئے جس نے اپنا وعدہ سچا فرمایا۔"

اور فرمایا :-

وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ	ان کی آخری پکار یہ ہوگی، حمد ہے
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔	اللہ رب العالمین کے لئے"

شکر کی فضیلت میں بہت سی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں چنانچہ فرمانِ نبوی ہے "کھا کر شکر ادا کرنے والے صابر روزہ دار کی طرح ہیں۔"

حضور کی شکر گذاری

حضرتِ عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب بات سنائیں، حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا اشکبار ہوگئیں اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کونسی بات عجیب نہیں تھی، سنو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات تشریف لائے اور میرے بستر یا میرے لحاف میں میرے ساتھ لیٹ گئے، یہاں تک کہ آپ کا جسمِ اطہر میرے جسم سے مَس ہونے لگا۔ تب آپ نے فرمایا اے ابوبکر کی بیٹی! مجھے اجازت دو تاکہ میں رب کی عبادت کروں، میں نے عرض کیا اگرچہ میں آپ کے قرب کو بے انتہا پسند کرتی ہوں مگر آپ کی خواہش کو ترجیح دیتی ہوں لہذا میں آپ کو اجازت دیتی ہوں، آپ ضرور عبادت فرمائیں۔

آپ اٹھ کر پانی کے مشکیزہ کی طرف گئے اور تھوڑے سے پانی سے وضو فرما کر آپ نے نماز شروع کردی اور آپ رونے لگے یہاں تک کہ آپ کے آنسو سینہ پر بہنے لگے، پھر آپ رکوع میں، سجدہ میں اور سجدہ سے سر اٹھا کر بھی روتے رہے یہاں تک کہ حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر نمازِ فجر کے متعلق عرض کیا۔ میں نے پوچھا آپ تو بخشے ہوئے ہیں، آپ کس لئے روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟ اور میں کیوں نہ روؤں حالانکہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے :-

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	بے شک آسمانوں اور زمین کی
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ	پیدائش اور رات اور دن کی باہم

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۔ بدلنے میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔

ایک پتھر کی گریہ وزاری

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کبھی بھی بارگاہِ ربّ العزت میں رونا بند نہ کرے اور اس راز کی طرف یہ روایت بھی اشارہ کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ایک نبی کا ایسے پتھر سے گذر ہوا جو خود تو چھوٹا تھا مگر اس سے پانی بہت نکل رہا تھا، اللہ تعالےٰ کے نبی کو بہت تعجب ہوا، اللہ تعالےٰ نے پتھر کو قوتِ گویائی عطا کر دی اور اس نے کہا جب سے میں نے اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان سنا ہے کہ :-

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔ انسان اور پتھر جہنم کا ایندھن ہوں گے۔

مَیں برابر اللہ کے خوف سے رو رہا ہوں۔

اللہ کے نبی نے اللہ سے دعا مانگی کہ اس پتھر کو جہنم کی آگ سے بچا لے۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی۔ کچھ مدت گذرنے کے بعد ان کا پھر اسی طرف جانا ہوا، دیکھا تو پتھر برابر روئے جا رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا اب کیوں روئے جا رہا ہے؟ پتھر نے جواب دیا اس وقت خوف کی وجہ سے رو رہا تھا اور اب خوشی اور مسرت میں رو رہا ہوں۔

انسان کا دل بھی پتھر کی طرح یا اس سے بھی زیادہ سخت ہے، اس کی سختی خوف اور شکر دونوں حالتوں میں گریہ وزاری کرنے سے ختم ہوتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن کہا جائے گا کہ حمد کرنیوالے کھڑے ہو جائیں، لوگوں کا ایک گروہ کھڑا ہو جائے گا، ان کے لئے جھنڈا لگایا جائے گا اور وہ تمام جنت میں جائیں گے، پوچھا گیا یا رسول اللہ! حمد کرنیوالے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو لوگ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں "جو ہر دکھ سکھ میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں"۔

فرمانِ نبوی ہے کہ شکر ربِ رحمٰن کی چادر ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ ایوب علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں طویل باتوں کے بدلے اپنے دوستوں سے شکر کرنے پر راضی ہوگیا ہوں اور صابرین کی تعریف میں فرمایا کہ ان کا گھر جنت میں ہے، جب وہ جنت میں جائیں گے تو میں انہیں شکر کرنا سکھلاؤں گا کیونکہ شکر بہترین بات ہے اور اس سے میں نعمتیں زیادہ کروں گا اور ان کی مدتِ دیدار طویل کرتا جاؤں گا۔

جب جمعِ اموال کے سلسلہ میں وحیِ ربانی کا نزول ہوا تو حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم کونسا مال اکٹھا کریں؟ آپ نے فرمایا: ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمیں مال کے بدلے شکر گزار دل کو پسند کرنا چاہیئے۔

حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ شکر نصفِ ایمان ہے۔

ادائے شکر کے طریقے

شکر زبان، دل اور اعضائے بدن سے ہوتا ہے۔ دل کا شکر نیکیوں کا ارادہ کرنا اور مخلوق سے اسے پوشیدہ رکھنا۔ زبان کا شکر یہ ہے کہ ان کلمات کو ادا کرے جو اظہارِ شکر کے لئے مخصوص ہیں۔ اعضائے بدن کا شکر یہ ہے کہ انہیں عبادتِ الٰہی میں مصروف رکھے اور بُرے کاموں میں استعمال نہ کرے، آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ وہ جس مسلمان کا عیب دیکھیں تو اسے ڈھانپ لیں۔ کانوں کا شکر یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کی برائی سُنیں تو اسے چھپائیں، یہی ان کا شکر ہے۔ زبان کا شکر یہ ہے کہ وہ تقدیرِ الٰہی پر اپنی رضا کا اظہار کرے اور اسے یہی حکم دیا گیا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا کیسے ہو؟ اس نے کہا اچھا ہوں۔ آپ نے پھر پوچھا تا آنکہ تیسری مرتبہ پوچھنے پر اس شخص نے کہا اچھا ہوں، اللہ کی حمد اور شکر کرتا ہوں۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یہی کچھ تم سے سننا چاہتا تھا۔

بزرگانِ سلف کا طریقۂ شکر گذاری

بزرگانِ سلف کا یہ طریقہ تھا کہ وہ دوسروں سے پوچھا کرتے تھے کہ کیسے ہو؟ ان کی نیت یہ ہوتی تھی کہ لوگ جواب میں اللہ کا شکر کریں اور جواب دینے والا اور پوچھنے والا دونوں کا شمار شکر گذاروں میں ہو جائے، ان کی اس بات میں ریا کا قطعی دخل نہیں ہوتا تھا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جس شخص سے بھی اس کی حالت پوچھی جائے وہ تین باتوں میں سے ایک بات کریگا، شکر ادا کرے گا، شکایت کرے گا یا پھر خاموش رہے گا، اللہ کا شکر ادا کرنا عبادت ہے، شکایت کرنا گناہ ہے جو دین داروں کے نزدیک سخت ناپسندیدہ فعل ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی برائی کا کہنا ہی کیا جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے جس کے دستِ قدرت میں بندۂ ناچیز کی تمام چیزیں ہیں لہٰذا انسان کے لئے ضروری ہے، اگر وہ مصائب پر صبر نہیں کر سکتا، قضائے الٰہی پر راضی نہیں رہ سکتا اور وہ لامحالہ وہ اپنی تہی دامنی کا شکوہ کرنا چاہتا ہے تو وہ لوگوں کے آگے شکائتیں کرنے کی بجائے اللہ رب العزت کے حضور اپنی گزارشات پیش کرے وہی مصائب میں مبتلا کرنے والا اور وہی ان سے نجات دینے والا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ بندۂ ناچیز کا اللہ کی بارگاہ میں اپنی ذلت کا اظہار کرنا حقیقی عزت ہے مگر اپنے جیسے بندوں کے آگے شکوے کرنا اور ذلت اٹھانا انتہائی رسواکن چیز ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے "تحقیق تم اللہ کے سوا جن کو سمجھ کر پکارتے ہو وہ تمہارے جیسے اللہ کے بندے ہیں" نیز فرمایا "تحقیق تم اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو وہ تمہارے رزق کے مالک نہیں ہیں، اللہ کے یہاں رزق تلاش کرو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔"

شکر کی اقسام میں سے زبان سے شکر ادا کرنا بھی ہے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک وفد آیا تو ان میں سے ایک جوان کھڑا ہو کر آپ سے گفتگو کرنے کی تیاری کرنے لگا، آپ نے فرمایا بڑوں کی عزت کرو یعنی بڑوں کو مجھ سے گفتگو کرنے دو، اس پر وہ جوان بولا اے امیر المومنین! اگر قیادت کا معیار عمر ہوتا تو مسلمانوں میں ایسے بوڑھوں کی کثیر تعداد موجود ہے جو آپ سے عمر میں بڑے ہیں۔ آپ نے یہ سنکر فرمایا چلو بات کرو، اس نے کہا ہم کچھ لینے نہیں آئے کیونکہ آپ کی مہربانیوں سے ہمیں بہت کچھ مل چکا ہے کسی سے خوفزدہ ہو کر نہیں آئے کیونکہ آپ کے عدل وانصاف نے ہمارے تمام خوف دور کر کے امن کی زندگی بخشی ہے، ہم صرف اس لئے آئے ہیں کہ اپنی زبانوں سے آپ کا شکریہ ادا کریں اور واپس چلے جائیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۲

مذمّتِ عُجب و تکبّر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی متعدد آیات میں تکبر کی مذمت کی ہے اور ہر خود سر متکبر کو برا گردانا ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے :-

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰیٰتِیَ الَّذِیۡنَ یَتَکَبَّرُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ۔

البتہ میں ان لوگوں کو اپنی آیات سے پھیر دونگا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔

اور فرمایا :

کَذٰلِکَ یَطۡبَعُ اللّٰہُ عَلٰی قَلۡبِ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ۔

اسی طرح اللہ عزوجل ہر سرکش متکبر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

مزید فرمایا "اور انہوں نے فتح مانگی اور ہر سرکش عناد رکھنے والا نامراد ہوا، ایک اور آیت میں ارشاد فرمایا :

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡتَکۡبِرِیۡنَ

وہ تکبر کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

مزید فرمایا : "بے شک انہوں نے اپنی زندگیوں میں تکبر کیا اور بہت بڑی سرکشی کی"

فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَہَنَّمَ دَاخِرِیۡنَ۔

جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، بہت جلد جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

اور بھی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے تکبر کی مذمت فرمائی ہے۔

اور فرمانِ نبوی ہے جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا وہ جہنم

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں نہیں جائے گا۔

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فرماتا ہے کہ عظمت اور کبریائی میری چادریں ہیں جو ان میں سے کسی کا دعویٰ کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا، مجھے کسی کی پروا نہیں ہے۔

حضرتِ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی کوہِ صفا پر ملاقات ہوئی، کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے، لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا حضرتِ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے، انہوں نے حضرتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر تکبر ہوگا اللہ تعالےٰ اسے منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا"

فرمانِ نبوی ہے کہ آدمی اپنے نفس کی پیروی میں برابر بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے متکبرین میں لکھا جاتا ہے اور اسے انہیں کے عذاب میں مبتلا کیا جائیگا

حضرتِ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ایک مرتبہ پرندوں، انسانوں، جنوں اور درندوں سے فرمایا کہ میری معیت میں چلو چنانچہ آپ دو لاکھ انسانوں اور دو لاکھ جنوں کے ساتھ تخت پر جلوہ فرما ہوئے اور اتنی بلندی تک جا پہنچے کہ وہاں سے فرشتوں کی تسبیحات کی آواز بآسانی سنی جا رہی تھی، پھر وہاں سے نیچے اترے یہاں تک کہ ان کے قدم سمندر کو چھونے لگے تو آپ نے آواز سنی، اگر تمہارے کسی ساتھی کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا تو جتنی بلندی تک میں تم کو لے گیا ہوں، اس سے بھی زیادہ گہرائی میں اسے دھنسا دونگا۔

تین شخصوں پر جہنم کا مخصوص عذاب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو کان، دو آنکھیں اور قوتِ گویائی رکھنے والی زبان ہوگی، وہ کہے گی کہ مجھے تین شخصوں پر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مقرر کیا گیا ہے، ہر سرکش متکبر کے لئے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والے کے لئے اور تصویریں بنانے والے کے لئے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ بخیل، متکبر اور بد خصال جنت میں نہیں جائے گا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جنت اور جہنم نے باہم گفتگو کی، جہنم بولا کہ میں نے سرکشوں اور متکبروں کو اپنے لئے پسند کیا ہے، جنت نے کہا میرے اندر کمزور، ضعیف اور درماندہ لوگ آئیں گے۔

اللہ تعالےٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے، میں جس بندے کو چاہونگا اسے تیرے سپرد کر دونگا اور جہنم سے فرمایا تو میرا عذاب ہے، میں جسے چاہونگا تیرے عذاب میں جھونک دونگا اور تم دونوں کو بھر دوں گا۔

بہت ہی بُرا بندہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ بندہ بہت بُرا ہے جس نے تکبر کیا، سرکشی اختیار کی اور قادرِ مطلق خدا کو بھول گیا، وہ بندہ بہت برا ہے جس نے تکبر کیا، اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھا اور بہت بڑے بلند و باعزت خدا کو بھول گیا، وہ بندہ بہت برا ہے جو مقصودِ زندگی سے غافل ہو گیا، اسے بھول گیا اور قبروں اور مصائب کو بُھلا بیٹھا۔ وہ بندہ بہت بُرا ہے جس نے بغاوت اور سرکشی کی اور اپنی ابتداء و انتہاء کو بھول گیا۔

حضرتِ ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ہمیں معلوم ہوا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ فلاں میں کتنا تکبر ہے، آپ نے فرمایا کیا اس کے لئے موت نہیں ہے ؟ (یعنی وہ موت سے نہیں ڈرتا)

حضرتِ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرتِ نوح علیہ السلام نے وفات کے وقت اپنے بیٹوں کو بلا کر فرمایا میں تمہیں دو باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے روکتا ہوں میں تمہیں تکبر اور شرک سے منع کرتا ہوں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ پر کاربند رہنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اگر ایک پلڑے میں آسمان وزمین

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اپنی تمام اشیاء سمیت رکھ دئے جائیں اور دوسرے پلڑے میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رکھ دیا جائے تو یہ پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ اگر آسمان و زمین اپنی تمام تر اشیاء سمیت ایک دائرہ کی طرح ہو جائیں اور ان میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رکھ دیا جائے تو وہ دائرہ ٹوٹ جائے گا اور میں تمہیں سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ ہر چیز کی تسبیح ہے اور اسی کے سبب ہر چیز کو رزق دیا جاتا ہے۔

حضرتِ عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا اسے بشارت ہو جسے اللہ نے اپنی کتاب کا علم دیا اور وہ متکبر نہیں مرا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ ہر سنگدل، اِترا کر چلنے والا متکبر، مال جمع کرنے والا اور کسی کو راہِ خدا سے روکنے والا جہنمی ہے اور ہر مفلس ضعیف جنتی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے ہمیں سب سے زیادہ محبوب ہمارا سب سے زیادہ مقرب قیامت میں وہ شخص ہوگا جو تم میں سے بہترین اخلاق کا مالک ہے اور قیامت کے دن ہمیں سب سے زیادہ ناپسند اور ہم سے سب سے زیادہ دور، لوگوں کا مضحکہ اڑانے والے، بیہودہ گو اور متفیقہین ہوں گے پوچھا گیا حضور! یہ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا یہ متکبر ہوں گے۔

فرمانِ نبوی ہے، قیامت کے دن متکبر چیونٹیوں کی طرح اٹھائے جائیں گے لوگ انہیں روندیں گے اور ریزہ ریزہ کر دیں گے اور وہ انتہائی ذلت میں ہوں گے پھر انہیں جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جایا جائیگا جس کا نام بولس ہے، ان پر جہنم کی آگ بھڑکے گی، انہیں دوزخیوں کے جسموں سے نکلنے والی پیپ پلائی جائیگی۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرکش اور متکبروں کو قیامت کے دن چیونٹیوں جیسی جسامت میں پیدا کیا جائے گا، اللہ تعالےٰ کے یہاں ان کی ناقدری کی وجہ سے لوگ انہیں روندرہے ہوں گے۔

جناب محمد بن واسع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بلال بن ابی بردہ کے ہاں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

گیا اور ان سے کہا کہ تمہارے والد نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی تھی کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ہبہب ہے، اللہ تعالیٰ اس وادی میں ہر متکبر کو داخل کرے گا" اے بلال! خیال رکھنا کہیں اس وادی کے رہنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جہنم میں ایک محل ہے جس میں تمام متکبروں کو جمع کیا جائے گا اور پھر وہ محل ان پر گرا دیا جائے گا۔

فرمانِ نبوی ہے اے اللہ! میں تکبر کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور فرمایا کہ جو شخص دنیا سے اس حال میں جائے کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو، وہ جنت میں جائے گا تکبر، قرض، خیانت۔

حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی بھی کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھے کیونکہ حقیر مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت معزز ہوتا ہے۔

جناب وہب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنتِ عدن کو پیدا فرما کر کہا، تو ہر متکبر پر حرام ہے۔

جناب احنف بن قیس رضی اللہ عنہ جناب مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا کرتے تھے، ایک دن احنف تشریف لائے تو حضرتِ مصعب پیر لمبے کئے ہوئے دراز تھے، انہیں دیکھ کر انہوں نے پیر نہیں سمیٹے، حضرتِ احنف بیٹھ گئے اور انہیں بہت دکھ ہوا، یہاں تک کہ ان کے چہرے پر ناراضگی کی علامتیں ظاہر ہو گئیں، تب انہوں نے کہا تعجب ہے کہ انسان تکبر کرتا ہے حالانکہ وہ دو پیشاب گاہوں سے نکلا ہے۔

جناب حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تعجب ہے کہ انسان روزانہ ایک یا دو مرتبہ پاخانہ دھوتا ہے اور پھر بھی اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرتا ہے۔

آیۂ کریمہ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کے متعلق بعض علماء نے کہا ہے کہ اس سے مراد انسان کی شرمگاہیں ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ محمد بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ انسان کے دل میں جتنا تکبر داخل ہوتا ہے اتنا ہی اس کی عقل کم ہوتی ہے، تکبر زیادہ ہو تو عقل بہت کم ہوتی ہے اور اگر تکبر تھوڑا ہو تو اسی کے حساب سے عقل کم ہو جاتی ہے۔

جناب سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے اس گناہ کے متعلق پوچھا گیا جس کی موجودگی میں نیکی کوئی فائدہ نہیں دیتی تو انہوں نے کہا وہ تکبر ہے۔

حضرتِ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا شیطان کے کچھ جال ہیں، ان جالوں میں سے یہ جال بھی ہیں، اللہ کی نعمتوں پر اترانا، اس کی عطاؤں پر فخر کرنا، بندگانِ خدا سے تکبر کرنا اور اللہ تعالےٰ کی ناپسندیدہ خواہشات کی اتباع کرنا، اے اللہ! اپنی منت اور احسان کے طفیل دنیا اور آخرت میں ہمیں عفو اور عافیت عطا فرما! آمین۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو گھسیٹتا ہے، اللہ تعالےٰ اسے نگاہِ رحمت سے نہیں دیکھتا ہے، مزید فرمایا کہ ایک شخص اپنی چادر پر فخر کر رہا تھا، اس کا نفس بہت اترا رہا تھا، اللہ تعالےٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت کے دن تک اسی طرح دھنستا چلا جائے گا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جو تکبر سے اپنے کپڑے گھسیٹ کر چلتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نگاہِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

حضرتِ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عبداللہ بن واقد کا گزر ہوا جو نئے کپڑے پہنے ہوئے تھا، میں نے سنا حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے اے بیٹے! تہبند کو اونچا کرلو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اپنے تہبند کو تکبر سے گھسیٹ کر چلتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی طرف نگاہِ رحمت نہیں کرتا۔

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنی ہتھیلی پر لعابِ دہن لگا کر فرمایا، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے انسان! تو عجب و غرور کر رہا ہے حالانکہ میں نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تجھے اس جیسے پانی سے پیدا کیا ہے، یہاں تک کہ جب میں نے تجھے مکمل کر دیا تو تُو رنگ برنگے کپڑے پہن کر زمین پر دندناتا پھر رہا ہے حالانکہ تجھے اسی زمین میں جانا ہے تو نے مال جمع کر کے اسے روک لیا مگر جب موت تیرے سامنے آجاتی ہے تو صدقہ کرنے کی اجازت طلب کرتا ہے، اب صدقہ کرنے کا وقت کہاں ؟

فرمانِ نبوی ہے کہ جب میرا امتی اِترا کر چلے گا اور فارس و روم والے اُن کے خدمت گزار ہوں گے تو اللہ تعالےٰ ان پر دوسروں کو مسلط کر دے گا۔

فرمانِ نبوی ہے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور اِترا کر چلتا ہے، وہ اللہ تعالےٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالےٰ اس پر ناراض ہو گا۔

جناب ابو بکر الہذلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ہم حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ابن الہیثم کا گذر ہوا جو اپنے محل کی طرف جا رہا تھا، اس نے متعدد ریشمی عبائیں ایک دوسرے پر پہن رکھی تھیں اور ان کی وجہ سے اس کی اچکن کھلی ہوئی تھی، وہ نہایت متکبرانہ انداز میں ایک ایک قدم رکھتا ہوا جا رہا تھا۔ حضرتِ حسن نے ایک نظر اسے دیکھا اور فرمایا افسوس! افسوس! ناک چڑھانے والا اِترا کر چلنے والا منہ پھیلائے ہوئے اپنے دونوں پہلو دیکھتا ہوا جا رہا ہے، اے بیوقوف! تو اپنے پہلوؤں میں ایسی نعمتوں کو دیکھ رہا ہے جن کا شکر ادا نہیں کیا گیا جو اللہ تعالےٰ کے حکم سے بنائی گئیں اور نہ ہی تو نے اللہ تعالےٰ کے حقوق کو ادا کیا ہے، تیرے بدن کے ہر ایک عضو میں اللہ کی نعمت ہے اور شیطان ہر عضو پر قبضہ کی فکر میں ہے۔ بخدا! اپنی فطرت کے مطابق چلنا یا دیوانے کی طرح لڑکھڑا کر چلنا اس چلنے سے بہتر ہے۔

ابن الاہتم نے جب یہ سنا تو آ کر معذرت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا مجھ سے معذرت نہ چاہو، اللہ تعالےٰ سے توبہ کرو، کیا تو نے یہ فرمانِ الٰہی نہیں سنا ہے " اور زمین پر اِترا کر نہ چل، بے شک تو نہ تو زمین کو پھاڑ سکے گا اور نہ ہی پہاڑوں جتنا لمبا ہو جائے گا۔"

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جوانی پر فخر نہیں کرنا چاہیئے

حضرتِ حسن رحمۃ اللہ علیہ کے قریب سے ایک جوان کا گذر ہوا جو خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے تھا آپ نے اسے بلاکر فرمایا اے انسان! اپنی جوانی پر فخر کرتا ہے؟ اپنی عادتوں سے محبت کرتا ہے؟ گویا کہ قبر نے تیرے وجود کو چھپا لیا ہے اور تو نے اپنے اعمال دیکھ لئے ہیں؟ تجھ پر حیف صد حیف! جا اور اپنے دل کا علاج کر کیونکہ اللہ تعالےٰ کو بندوں کے عمدہ دلوں کی ضرورت ہے۔

روایت ہے کہ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالنے سے پہلے حج کیا، حضرتِ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دیکھا کہ وہ اِترا اِترا کر چل رہے ہیں۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے پہلو کو انگلی سے دبا کر کہا یہ اس کی چال نہیں ہے جس کے پیٹ میں گندگی بھری ہو۔ جناب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے معذرت خواہانہ لہجہ میں کہا اے عم محترم! میرے جسم کے ہر عضو نے مجھے اس چال پر مجبور کیا اور میں یہ چال سیکھ گیا۔

حضرتِ محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو ناز و تبختر سے چلتے ہوئے دیکھ کر بلایا اور کہا جانتے ہو تم کون ہو؟ تمہاری ماں کو میں نے سو درہم میں خریدا تھا اور تمہارا باپ مخلوقِ خدا میں بہت سے لوگوں سے کم مرتبہ ہے۔

حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تہبند گھسیٹ کر چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ شیطان کے بھی بھائی ہیں۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ یہ جملہ دُہرایا۔

روایت ہے کہ مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رحمۃ اللہ علیہ نے مہلب کو ریشمی جبہ پہنے ناز سے چلتے دیکھ کر کہا کہ اے بندۂ خدا! یہ چال ان لوگوں کی ہے جنہیں اللہ تعالےٰ ناپسند کرتا ہے اور جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں، مہلب نے کہا مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں؟ جناب مطرف رحمۃ اللہ علیہ بولے کہ اچھی طرح پہچانتا ہوں، تیری ابتداء ناپاک نطفہ سے، تیری انتہاء گندے مردار

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے طور پر ہے اور درمیانی مدت میں تو گندگی اٹھائے پھرتا ہے۔ مہلب نے یہ سن کر متکبرانہ چال ترک کر دی اور آگے روانہ ہو گیا۔

اسی موضوع پر اکثر شعراء نے بہت سے اشعار کہے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:-

عَجِبْتُ مِنْ مُعْجِبٍ بِصُوْرَتِہٖ وَکَانَ بِالْاَمْسِ نُطْفَۃً مَذِرَہ

وَفِیْ غَدٍ بَعْدَ حُسْنِ ھَیْئَتِہٖ یَصِیْرُ فِی الْقَبْرِ جِیْفَۃً قَذِرَہ

۱- میں اپنی صورت پر فخر کرنے والے پر حیران ہوں کیونکہ وہ کل تک ایک ناپاک نطفہ تھا۔

۲- اور اپنی خوبصورتی کے باوجود کل قبر میں ایک بدبودار مردار ہو جائے گا۔

خلفِ احمر کہتا ہے ؎

لَنَا صَاحِبٌ مُوْلِعٌ بِالْخِلَافِ کَثِیْرُ الْخَطَاءِ قَلِیْلُ الصَّوَابِ

اَشَدُّ لِجَاجًا مِنَ الْخُنْفُسَا وَاَزْھٰی اِذَا مَا مَشٰی مِنْ غُرَابِ

۱- میرا ایک اختلاف پسند دوست ہے جس کی غلطیاں زیادہ اور اچھائیاں کم ہیں۔

۲- وہ گبریلے سے بھی زیادہ ضدی ہے اور کوّے سے بھی زیادہ اکڑ کر چلتا ہے۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

۱- میں نے تکبر سے کہا جبکہ اس نے کہا مجھ جیسے رجوع نہیں کیا کرتے۔

۲- اے بہت جلد دنیا سے کوچ کرنے والے تو تواضع کیوں نہیں کرتا؟

حضرتِ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ اسی موضوع پر فرماتے ہیں ؎

اَیُّھَا الْمُتَشَامِخُ الَّذِیْ یُرَامُ نَحْنُ مِنْ طِیْنَۃٍ عَلَیْکَ السَّلَامُ

اِنَّمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ مَتَاعٌ وَمَعَ الْمَوْتِ تَسْتَوِی الْاَقْدَامُ

۱- اے موت کو نہ چاہنے والے متکبر تجھ پر سلامتی ہو ہم مٹی سے ہیں۔

۲- یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے، موت کے ساتھ ہی سب برابر ہو جائیں گے۔

مجاہد نے فرمانِ الٰہی ثُمَّ ذَھَبَ اِلٰی اَھْلِہٖ یَتَمَطّٰی کے معنے یہ بیان کئے ہیں کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف اتراتا ہوا گیا۔ واللہ اعلم

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۳

زندگی کے بارے میں غور و فکر

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بہت سے مقامات پر انسان کو غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے :۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ الآیۃ

بے شک زمین و آسمان کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں، (اہلِ بصیرت کے لئے نشانیاں ہیں)

یعنی رات دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے غور و فکر کی دعوت ہے کیونکہ جونہی ایک جاتا ہے، دوسرا آجاتا ہے، چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے :۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً الآیۃ

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنیوالا کر دیا ہے۔

جنابِ عطار رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ پہلی آیت میں اختلاف سے مراد نور و ظلمت، کمی اور زیادتی ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

یَا رَاقِدَ اللَّیْلِ مَسْرُوْرًا بِاَوَّلِہٖ   اِنَّ الْحَوَادِثَ قَدْ یَطْرُقْنَ اَسْحَارًا

لَا تَفْرَحَنَّ بِلَیْلٍ طَابَ اَوَّلُہٗ   فَرُبَّ اٰخِرِ لَیْلٍ اَجَّجَ النَّارَا

۱۔ اے رات کے ابتدائی حصہ میں خوش خوش سونے والے، کبھی صبح کو مصائب بھی نازل ہو جایا کرتے ہیں۔

۲۔ رات کے پہلے پہر کی پاکیزگی سے خوش نہ ہو، رات کے بہت سے آخری حصے جہنم کے شعلوں کو بھڑکا دیتے ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

إِنَّ اللَّيَالِيَ لِلْأَنَامِ مَنَاهِلُ ۔۔۔ تُطْوَى وَتُنْشَرُ دُونَهَا الْأَعْمَارُ

فَقِصَارُهُنَّ مَعَ الْهُمُومِ طَوِيلَةٌ ۔۔۔ وَطِوَالُهُنَّ مَعَ السُّرُورِ قِصَارُ

۱۔ بے شک راتیں لوگوں کی منزل ہیں

۲۔ چھوٹی راتیں غموں کی وجہ سے طویل ہو جاتی ہیں اور طویل راتیں مسرت کی وجہ سے چھوٹی معلوم ہوتی ہیں۔

اولوا الالباب کون ہیں؟

اور اللہ تعالےٰ نے غور و فکر کرنے والوں کی تعریف کی چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا۔

یہ وہ لوگ ہیں جو کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور پہلو کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! تو نے ان کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔

ذاتِ باری میں غور و فکر کی ممانعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے اللہ تعالےٰ کی ذات و صفات میں غور و فکر کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخلوقِ خدا کے احوال میں غور و فکر کرو، اللہ کی ذات میں غور و فکر نہ کرو کیونکہ تم اس کی بے مثال قدرت پر قادر نہیں ہو سکتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک دن آپ ایک ایسی جماعت کے پاس گئے جو غور و فکر میں ڈوبی ہوئی تھی، آپ نے پوچھا کیا بات ہے تم بولتے کیوں نہیں ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم اللہ تعالےٰ کے بارے میں غور و فکر کر رہے ہیں، آپ نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمایا اچھا! لیکن مخلوقِ خدا میں غور و فکر کرو، خالقِ کائنات کی ذات میں غور و فکر مت کرو، پھر آپ نے فرمایا مغرب میں ایک سفید براق نورانی زمین ہے، سورج کا وہاں تک چالیس دنوں کا سفر ہے، وہاں اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا فرمائی ہے، وہ جب سے پیدا ہوئے ہیں انہوں نے ایک بحر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی، لوگوں نے پوچھا حضور! ان میں شیطان کا گذر نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا انہیں شیطان کی پیدائش کا علم ہی نہیں، پوچھا گیا وہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں؟ آپ نے فرمایا انہیں تو آدم علیہ السلام کی پیدائش کا بھی علم نہیں ہے۔

حضرتِ عطار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں اور عبید بن عمیر حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کے اور ہمارے درمیان پردہ پڑا ہوا تھا، انہوں نے پوچھا عبید! تم ہماری ملاقات کو کیوں نہیں آتے؟ عبید نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے دیر سے حاضر ہوتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا — تاخیر سے ملاقات کرو، محبت بڑھے گی۔

ابنِ عمیر بولے آپ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کی ہوئی عجیب باتوں سے کوئی عجیب بات بتلائیں۔ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات عجیب تھی۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو میرے ہاں تشریف لائے اور میرے ساتھ آرام فرما ہوئے، تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ مجھے اجازت دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں۔ چنانچہ آپ ایک مشکیزہ کی طرف گئے، وضو فرمایا اور نماز میں کھڑے ہو گئے۔ نماز شروع کرتے ہی آپ نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کی مبارک داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی، پھر سجدہ کیا یہاں تک کہ روتے روتے زمین گیلی ہو گئی، سلام کے بعد آپ پہلو کے بل لیٹ گئے تا آنکہ حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ نے صبح کی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اذان دے دی اور آپ کو نماز کے لئے بلایا اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ کس لئے روتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کی خطائیں معاف فرمائیں۔ آپ نے فرمایا افسوس! بلال تم مجھے رونے سے روکتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آج کی رات مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے :۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ	بے شک زمین و آسمان کی پیدائش
الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ	اور رات دن کے اختلاف میں
وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی	عقلمندوں کے لئے نشانیاں
الْاَلْبَابِ۔	ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا اس شخص پر افسوس ہے جس نے یہ آیت پڑھی اور اس میں غور و فکر نہیں کیا۔

امام اوزاعی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ان آیات میں غور و فکر کرنے سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا ان آیات کو پڑھو اور پھر انہیں سمجھنے کی کوشش کرو۔

محمد بن واسع رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ بصرہ کا ایک شخص حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی زوجۂ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ کی عبادت کے متعلق پوچھا، ان کی زوجہ نے جواب دیا کہ وہ سارا دن گھر کے کونے میں بیٹھے غور و فکر کیا کرتے تھے۔

جنابِ حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ایک لمحہ کا غور و فکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے،

حضرتِ فضیل کا قول ہے کہ غور و فکر ایک آئینہ ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور برائیاں دکھاتا ہے۔

جنابِ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ آپ بہت زیادہ غور و فکر کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ غور و فکر عقل کا مغز ہے۔

جنابِ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ شاعر کے اس شعر کو اکثر بطور تمثیل پیش کیا کرتے تھے ؎

اِذَا الْمَرْءُ کَانَتْ لَهٗ فِکْرَةٌ فَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَهٗ عِبْرَةٌ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۱۔ جب آدمی میں غور و فکر کرنے کا مادہ ہو تو اسے ہر چیز میں عبرتیں نظر آتی ہیں۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا حواریوں کو جواب

جناب طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آج روئے زمین پر آپ جیسا کوئی اور بھی ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا بولنا ذکرِ الٰہی میں ہو، جس کی خاموشی غور و فکر میں اور جس کی نگاہ، نگاہِ عبرت ہو، وہ مجھ جیسا ہے۔

جنابِ حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس شخص کی گفتگو حکیمانہ نہیں وہ لغو ہے، جس کی خاموشی غور و فکر کی خاموشی نہیں ہے وہ بھول ہے اور جس کی نگاہ نگاہِ عبرت نہیں وہ بیہودہ ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے :۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ	البتہ میں اپنی نشانیوں سے
الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ	زمین پر ناحق تکبر کرنے والوں کو
بِغَیْرِ الْحَقِّ	پھیر دوں گا۔

جنابِ حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ میں ان کے دلوں میں غور و فکر کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رہنے دوں گا۔

حضرتِ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو عبادت کا حصہ دو، عرض کی گئی حضور! ان کا عبادت سے کیا حصہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا قرآنِ مجید کو دیکھنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائبات میں سبق حاصل کرنے والی نگاہ سے غور و خوض کرنا۔

مکہ معظمہ کے قریب جنگل میں رہنے والی عورت سے مروی ہے، اس نے کہا اگر نیکوں کے دل غور و فکر میں ڈوب کر غیب کے پردوں میں پوشیدہ ان انعامات کو دیکھ لیں جن کو اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے تیار کیا ہے تو ان کی دنیاوی زندگی ان پر بھاری ہو جائے اور دنیا ان کی نظروں میں بالکل حقیر ہو جائے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت لقمان تنہائی میں بیٹھ کر بہت دیر تک غور و فکر میں ڈوبے رہتے، ان کا خادم وہاں سے گزرتا اور کہتا کہ آپ ہمیشہ تنہا بیٹھے رہتے ہیں، اگر لوگوں کے ساتھ بیٹھا کریں تو آپ ان سے الفت حاصل کریں، آپ جواب میں فرماتے کہ طویل تنہائی دائمی غور و فکر عطا کرتی ہے اور طویل تفکر جنت کا راستہ ہے۔

جناب وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس شخص کا غور و فکر بڑھ جاتا ہے اسے علم عطا ہوتا ہے اور جسے علم عطا ہوتا ہے وہ عمل کرتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا سب سے افضل عبادت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے ایک دن سہل بن علی رضی اللہ عنہ کو خاموش اور متفکر دیکھ کر پوچھا کہاں تک پہنچے ہو؟ وہ بولے کہ پلصراط کے متعلق غور و فکر کر رہا ہوں۔

جناب بشر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت میں غور و فکر کریں تو کبھی بھی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی نہ کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ایسی دو رکعتیں جو حضورِ قلب اور انتہائی غور و فکر سے پڑھی جائیں، وہ ساری رات کی بے حضور قلب عبادت سے افضل ہیں۔

جناب ابو شریح رحمۃ اللہ علیہ چلتے جا رہے تھے کہ اچانک چادر لپیٹ کر بیٹھ گئے اور رونا شروع کر دیا، رونے کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا میں اپنی گزشتہ عمر، قلیل نیکیوں اور موت کے جلد آنے پر غور کر کے رو رہا ہوں۔

ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے آنکھوں کو رونے کا اور دلوں کو غور و فکر کرنے کا عادی بناؤ، مزید فرمایا دنیا کے بارے میں غور و فکر آخرت کے لئے ایک پردہ ہے اور نیکوں کے لئے عذاب ہے لیکن آخرت کے متعلق غور و فکر علم کا وارث بناتا ہے اور دلوں کو زندہ کرتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جنابِ حاتم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ عبرت حاصل کرنے سے علم بڑھتا ہے، ذکر سے محبت بڑھتی ہے اور غور و فکر سے خوفِ خدا بڑھتا ہے۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ نیکیوں میں غور و فکر نیکیوں کی ترغیب دیتا ہے اور گناہوں پر پشیمانی گناہ چھوڑنے پر آمادہ کرتی ہے۔

روایت ہے، اللہ تعالےٰ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا ہے کہ میں ہر عالم و دانشمند کا کلام نہیں، اس کی نیت اور محبت دیکھتا ہوں، اگر اس کی نیت و محبت میرے لیے ہوتی ہے تو میں اس کی خاموشی کو غور و فکر کی خاموشی، اس کی گفتگو کو حمد قرار دیتا ہوں اگرچہ وہ خاموش بیٹھا ہوا ہو۔

جناب حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ عقلمند ہمیشہ ذکر سے فکر کی جانب اور غور و فکر سے ذکرِ خدا کی جانب رجوع ہوتے ہیں یہاں تک کہ ان کے دل بولتے ہیں اور علم و حکمت کی باتیں کرتے ہیں۔

اسحٰق بن خلف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب داؤد طائی ایک چاندنی رات میں چھت پر بیٹھے، اللہ تعالیٰ کے عجائبات ارض و سما میں غور و فکر کر رہے تھے اور وہ آسمان کی طرف دیکھ کر رو رہے تھے یہاں تک کہ بے خودی کی حالت میں ہمسایہ کے گھر میں گر پڑے، مکان کا مالک اپنے بستر سے برہنہ تلوار لیکر جھپٹا۔ وہ سمجھا شاید کوئی چور آ گیا ہے لیکن جب اس نے آپ کو دیکھا تو تلوار نیام میں کر کے پوچھا، آپ کو کسی نے چھت سے دھکا دیا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

جناب جنید رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ بہترین اور عمدہ مجلس، مجلسِ غور و فکر ہے جو توحید کے میدان میں انجام دی جائے اور محبت کے سمندر سے محبت کے جام پینا بہترین شراب اور معرفت کی معطر ہواؤں سے لطف اندوز ہونا سب ہواؤں سے بہتر ہے اور اللہ تعالےٰ سے اجرِ حسن کی امید رکھنا عمدگی میں بے مثال ہے، پھر فرمایا وہ دل کیسا بہترین ہے جو ان مجالس کا شناسا ہے اور اسے خوشخبری ہو جو محبت کے ان لذیذ ترین جاموں سے کام و دہن کی تواضع کرتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ گفتگو پر خاموشی سے اور حصولِ علم کے لئے غور و فکر کرنے سے امداد طلب کرو۔ مزید فرمایا کاموں کے بارے میں اچھی طرح سوچ سمجھ لینا دھوکہ سے بچاتا ہے اور عمدہ رائے شرمندگی اور حد سے زیادہ بڑھ جانے سے بچالیتی ہے کاموں میں تفکر اور غور و خوض ہوشیاری پیدا کرتا ہے، داناؤں کے مشورے اور ذہانت نفس کی پائیداری اور بصیرت کی قوت ہیں لہذا ارادہ کرنے سے پہلے سوچ، کام کرنے سے پہلے غور و فکر کر اور قبل از وقت مشورہ حاصل کر۔

مزید فرمایا کہ فضائل چار ہیں، پہلی حکمت جس کا دار و مدار غور و فکر پر ہو، پاکبازی جس کا دار و مدار شہوت سے اجتناب ہے، قوت جس کا دار و مدار غصہ پہ ہے، عدل جس کا دار و مدار قوائے نفسانی کے اعتدال پر ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۴

شدائدِ مرگ

حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موت اسکے دکھ درد اور اس کی خواری کا تذکرہ فرماتے ہوئے کہا دکھ تلوار کی تین سو ضربات کے درد کے برابر ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے موت کی شدت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ آسان ترین موت اُس میں کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے، اسے جب کھینچا جائے گا تو اس کے ساتھ ضرور کچھ نہ کچھ اون بھی کھنچی چلی آئے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ کس حال میں ہے اور پسینہ اسے کس لئے آ رہا ہے؟ درد والم موت کی شدت و حدت کی وجہ سے ہے۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو جہاد پر ابھارتے اور فرماتے کہ اگر تم جہاد میں شمولیت اختیار نہ کرو گے تب بھی مرنا ضرور ہے، بخدا مجھے تلواروں کے ایک ہزار وار بستر پر مرنے سے زیادہ آسان نظر آتے ہیں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ مردہ قبر سے اٹھنے کے وقت تک موت کی تلخی محسوس کرتا رہے گا

بعض شدائدِ مرگ کی تفصیل

جناب شداد بن اوس رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ موت مومن کے لئے دنیا اور آخرت کے خوفوں میں سب سے زیادہ حوصلہ شکن خوف ہے، وہ آریوں سے چِر جانے، قینچیوں سے اعضاء کاٹ دئے جانے اور دیگوں میں ابلنے سے بھی زیادہ سخت ہے، اگر کوئی مردہ زندہ ہو کر دنیا والوں کو موت کی تلخی کی خبر دیدے تو وہ زندگی کے لطف کو بھول جائیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور کبھی آرام کی نیند نہ سوئیں۔

زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن کسی اپنے اعمال کی وجہ سے کسی درجہ کو نہیں پاسکتا تو موت کے وقت اسے سکرات اور اس کے دکھ سے واسطہ پڑتا ہے تاکہ وہ اس طرح جنت کے اس آخری درجہ کو بھی حاصل کرے جسے وہ اعمال سے حاصل نہیں کرسکا، اگر کسی کافر کے کچھ اچھے اعمال ہوتے ہیں اور دنیا میں اسے اس کا بدلہ حاصل نہیں ہوسکا ہے تو اس پر موت کی شدت کو ہلکا کردیا جاتا ہے تاکہ وہ ان اچھے کاموں کا بدلہ پالے اور مرنے کے بعد سیدھا جہنم میں جائے۔

ایک صاحب اکثر مریضوں سے موت کی شدت کے متعلق گفتگو کیا کرتے تھے، جب وہ خود مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو لوگوں نے ان سے موت کی شدت کے بارے میں سوال کیا، وہ کہنے لگا ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آسمان زمین مل گئے ہیں اور میری روح سوئی کے ناکے سے نکل رہی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ مرگِ مفاجات مومن کے لئے راحت اور گنہگار کے لئے باعثِ زحمت ہے۔

جناب مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میت کے بالوں میں سے ایک بال زمین و آسمان میں رہنے والوں پر رکھ دیا جائے تو سب مرجائیں کیونکہ میت کے ہر ایک بال میں موت ہوتی ہے اور موت جب کسی چیز پہ طاری ہوتی ہے تو وہ چیز فنا ہوجاتی ہے۔

مروی ہے کہ اگر موت کے درد کا ایک قطرہِ دنیا کے پہاڑوں پہ رکھ دیا جائے تو سب پہاڑ پگھل جائیں۔

انبیاء علیہم السلام پر موت بہت آسان کردی جاتی ہے

مروی ہے کہ جب حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے خلیل! تم نے موت کو کیسا پایا؟ انہوں نے عرض کی، جیسے سیخ کو گیلی اون میں ڈال کر کھینچا جائے، رب تعالےٰ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے فرمایا ہم نے تمہارے لئے موت کو بہت آسان کر دیا ہے (اب تو نے اس کی یہ شدت محسوس کی ہے)

مروی ہے کہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی روح بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہوئی تو ربِ جلیل نے فرمایا موسیٰ! تم نے موت کو کیسا پایا؟ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی جیسے چڑیا جال میں پھنس جاتی ہے اور وہ مرتی نہیں بلکہ آسائش طلب کرتی ہے اور نہ رہائی پاتی ہے کہ اڑ جائے (یہی حال دمِ نزع انسان کا ہوتا ہے)

یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ایسا درد محسوس کیا جیسے زندہ بکری کی قصاب کھال اتار رہا ہو۔

مروی ہے کہ موت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پانی کا پیالہ رکھا تھا، آپ اس میں دستِ اطہر ڈبو کر پیشانی پہ ملتے اور فرماتے اے اللہ! مجھ پر موت کی سختیوں کو آسان فرما اور حضرت خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کھڑی رو رہی تھیں، ہائے میرے ابا کی تکلیف! اور آپ فرما رہے تھے کہ تیرے باپ پر آج کے بعد کوئی دکھ وارد نہیں ہوگا (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ سے کہا ہمیں موت کی شدت کے متعلق بتاؤ، حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المومنین! موت ایسی ٹہنی کی طرح ہے جس میں بہت زیادہ کانٹے ہوں اور وہ انسان کے جسم میں داخل ہو گئی ہو اور اس کے ہر ہر کانٹے نے ہر رگ میں جگہ پکڑلی ہو پھر اسے ایک آدمی انتہائی سختی سے کھینچے، جو کچھ باہر آجائے اور باقی جسم میں باقی رہ جائے۔

فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ بندہ موت کی سختیوں کو بیماری سمجھ کر ان کا علاج کرتا ہے مگر اس کے جسم کے اعضاء ایک دوسرے سے وداع ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تجھ پر سلام ہو، اب ہم قیامت تک کے لئے ایک دوسرے سے جدا ہو رہے ہیں۔

مذکورہ بالا احوال ان مقدس ہستیوں کے تھے جو اللہ تعالےٰ کے دوست اور محبوب ہیں، ہم جو گناہوں سے آلودہ ہیں، ہماری کیا حالت ہوگی؟ ہمارے لئے تو موت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی سختیوں کے علاوہ اور بھی آفتیں ہوں گی۔

موت کی تین مصیبتیں ہوتی ہیں، پہلی نزع کی تکلیف، جو ابھی مذکور ہو چکی ہے، دوسرے عزرائیل کی صورت کا مشاہدہ اور اسے دیکھ کر دل میں انتہائی خوف و دہشت کا پیدا ہونا، اگر بے پناہ ہمت والا آدمی بھی ملک الموت کی اس صورت کو دیکھ لے جو وہ فاسق و فاجر کی موت کے وقت لے کر آتے ہیں تو اسے تابِ تحمل نہ رہے۔

مروی ہے کہ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے کہا کیا تم مجھے اپنی وہ صورت دکھا سکتے ہو جس میں تم گنہگاروں کی روح قبض کرنے کو جاتے ہو؟ ملک الموت بولے آپ میں دیکھنے کی تاب نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا میں دیکھ لوں گا چنانچہ ملک الموت نے کہا تھوڑی سی دیر دوسری طرف توجہ کیجیے۔

جب آپ نے کچھ دیر کے بعد دیکھا تو ایک کالا سیاہ آدمی جس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے، بدبو کے بھبکے اٹھ رہے تھے، سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور اس کے منہ اور نتھنوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور دھواں اٹھ رہا تھا، سامنے نظر آیا، حضرتِ ابراہیم علیہ السلام یہ منظر دیکھ کر بیہوش ہو گئے، جب آپ کو ہوش آیا تو دیکھا کہ ملک الموت سابقہ شکل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر فاسق و فاجر کیلئے موت کی اور کوئی سختی نہ ہو تب بھی صرف تمہاری صورت دیکھنا ہی ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرتِ داؤد علیہ السلام انتہائی غیرت مند جوان تھے، جب آپ باہر تشریف لے جاتے تو دروازے بند کر جاتے، ایک دن آپ گھر کے دروازے بند کر کے باہر تشریف لے گئے۔ آپ کی زوجۂ محترمہ نے دیکھا کہ صحن میں ایک آدمی کھڑا ہوا تھا، وہ بولیں جانے اس کو کس نے گھر میں داخل ہونے دیا ہے، اگر داؤد علیہ السلام آ گئے تو ضرور انہیں دکھ پہنچے گا۔ پھر حضرتِ داؤد علیہ السلام تشریف لائے اور اسے کھڑا دیکھ کر پوچھا کون ہو؟ اس نے کہا میں وہ ہوں جو بادشاہوں سے بھی نہیں ڈرتا، نہ کوئی پردہ میری راہ میں حائل ہوتا ہے۔ حضرتِ داؤد

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

علیہ السلام خاموش کھڑے کے کھڑے رہ گئے اور فرمایا تب تو تم ملک الموت ہو۔

ایک کاسۂ سر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گفتگو

مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک انسانی کھوپڑی کے قریب سے گذر ہوا، آپ نے اسے پاؤں سے ٹھوکر لگا دیا اور فرمایا بحکمِ خدا مجھ سے بات کر، کھوپڑی بولی اے روح اللہ! میں فلاں فلاں زمانے کا بادشاہ تھا، ایک مرتبہ میں اپنے ملک میں تاج سر پر رکھے، لشکر کے گھیرے میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا، اچانک ملک الموت میرے سامنے آگیا جسے دیکھ کر میرا ہر عضو معطل ہو گیا اور میری روح پرواز کر گئی پس اس اجتماع میں کیا رکھا تھا، جدائی تو سامنے کھڑی تھی اور اب انس و محبت میں کیا تھا، وحشت ہی وحشت اور تنہائی ہی تنہائی تھی، یہ دھوکہ ہے جو نافرمانوں نے ڈال دیا جو اطاعت مندوں کے لئے نصیحت ہے۔

یہ وہ آفت ہے جسے ہر گنہگار اور فرمانبردار دیکھتا ہے۔ انبیائے کرام نے موت کے وقت صرف نزع کی سختی کو بیان فرمایا ہے، اس خوف و دہشت کا تذکرہ نہیں کیا جو ملک الموت کی صورت دیکھنے والے انسان پر طاری ہوتا ہے۔ اگر ملک الموت کی صورت کو کوئی رات کو خواب میں دیکھ لے تو اسے بقیہ زندگی بسر کرنا اجیرن ہو جائے پھر جائیکہ اسے موت کی سختی کے وقت ایسی ہیبت ناک شکل میں دیکھے۔

اللہ تعالےٰ کے فرمانبردار اور نیک لوگ ملک الموت کو انتہائی حسین و جمیل شکل میں دیکھتے ہیں چنانچہ حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت غیرت مند انسان تھے، آپ کا ایک عبادت خانہ تھا، جب آپ باہر جاتے اسے بند کر جاتے۔ ایک دن باہر سے تشریف لائے تو دیکھا کہ عبادت خانہ میں ایک آدمی کھڑا ہے۔ آپ نے پوچھا تجھے کس نے میرے گھر میں داخل کیا ہے؟ وہ بولا اس کے مالک نے! آپ نے فرمایا اس کا مالک تو میں ہوں، اس نے کہا مجھے اس نے داخل کیا ہے جو اس مکان کا آپ سے اور مجھ سے زیادہ مالک ہے۔ آپ نے پوچھا کیا تم فرشتوں میں سے ہو؟ وہ بولا ہاں!

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں ملک الموت ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا تم مجھے اپنی وہ صورت دکھلا سکتے ہو جس شکل میں تم مومنوں کی روح کو قبض کرتے ہو؟ ملک الموت نے کہا ہاں! آپ ذرا دوسری طرف توجہ کیجئے۔

چند لمحے دوسری طرف متوجہ ہونے کے بعد آپ نے دوبارہ اس کی طرف دیکھا تو انہیں ایک حسین و جمیل جوان نظر آیا جس کے چہرے پر نور برس رہا تھا، لباس انتہائی پاکیزہ پہنے اور اس سے خوشبو کی لپٹیں اٹھ رہی تھیں۔ آپ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا اے عزرائیل! اگر مومن کو موت کے وقت اور کوئی انعام نہ ملے، صرف تمہاری صورت ہی دیکھنے کو مل جائے تو یہی کافی ہے اور بڑا انعام ہے۔

محافظ فرشتوں کا مشاہدہ

موت کے وقت ایک مصیبت محافظ فرشتوں کا مشاہدہ ہے۔

جناب وھیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ جب بھی کوئی آدمی مرتا ہے تو وہ مرنے سے پہلے نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کا مشاہدہ کرتا ہے، اگر وہ آدمی نیک ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالٰی تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر دے، تو نے ہمیں بہت سی بہترین مجالس میں بٹھلایا اور بہت ہی نیک کام لکھنے کو دئے،

اور اگر مرنے والا گنہگار ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر نہ دے، تو نے بہت ہی بری مجالس میں ہمیں بٹھلایا اور گناہوں اور فحش کلام سننے پر مجبور کیا، اللہ تجھے بہتر جزا نہ دے۔ اس وقت انسان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں اور وہ کسی چیز کو نہیں دیکھ پاتا سوائے اللہ تعالٰی کے فرشتوں کے۔

تیسری آفت گنہگاروں کا جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھنا اور وہاں جانے سے پہلے ہی انتہائی خوفزدہ ہو جاتا ہے، اس وقت وہ نزع کے عالم میں ہوتا ہے، اس کے اعضائے بدن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اس کی روح نکلنے کو تیار ہوتی ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مگر وہ ملک الموت کی آواز کے (جو دو بشارتوں میں سے ایک پر مشتمل ہوتی ہے) بغیر نہیں نکل سکتی، یا تو یہ کہ اے دشمنِ خدا! تجھے جہنم کی بشارت ہو، یا پھر یہ کہ اے اللہ کے دوست تجھے جنت کی بشارت ہو، اسی لئے عقلمند موت کے وقت سے بہت خوفزدہ رہتے ہیں۔

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم میں سے کوئی شخص بھی اس وقت تک دنیا سے نہیں نکلتا جب تک کہ اپنا ٹھکانا، خواہ وہ جنت میں ہو یا جہنم میں ہو، دیکھ نہ لے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۵

حالاتِ وسوالاتِ قبر

فرمانِ نبوی ہے، جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے اے انسان تجھ پر افسوس ہے، تجھے میرے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں ڈالا تھا؟ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میں آزمائشوں، تاریکیوں، تنہائی اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، جب تو مجھ پر سے آگے پیچھے قدم رکھتا گذرا کرتا تھا تو تجھے کونسا غرور گھیرے ہوتا تھا؟ اگر میت نیک ہوتی ہے تو اس کی طرف سے کوئی جواب دینے والا قبر کو جواب دیتا ہے کیا تجھے معلوم نہیں ہے یہ شخص نیکیوں کا حکم دیتا اور برائیوں سے روکا کرتا تھا۔ قبر کہتی ہے تب تو میں اس کے لئے سبزے میں تبدیل ہو جاؤں گی، اس کا جسم نورانی بن جائیگا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے قربِ رحمت میں جائے گی۔

مدفن کی ندا: عبید بن عمیر اللیثی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے تو زمین کا وہ ٹکڑا جس میں اس نے دفن ہونا ہوتا ہے، ندا کرتا ہے کہ میں تاریکی اور تنہائی کا گھر ہوں، اگر تو اپنی زندگی میں نیک عمل کرتا رہا تو میں آج تجھ پر سراپا رحمت بن جاؤں گا اور اگر تو نافرمان تھا تو میں آج تیرے لئے سزا بن جاؤں گی۔ میں وہ ہوں کہ جو مجھ میں حق کا فرمانبردار بن کر آتا ہے وہ خوش ہو کر باہر نکلتا ہے اور جو نافرمان بن کر آتا ہے وہ ذلیل ہو کر باہر نکلتا ہے۔

جناب محمد بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب آدمی کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسے عذاب دیا جاتا ہے تو اس کے قریبی مردے کہتے ہیں اے اپنے بھائیوں اور ہمسائیوں کے بعد دنیا میں رہنے والے! کیا تو نے ہمارے جانے سے کوئی نصیحت حاصل نہ کی اور تیرے سامنے ہمارا مر کر قبروں میں دفن ہو جانا کوئی قابلِ غور بات نہ تھی؟ تو نے ہماری موت سے ہمارے اعمال ختم ہوتے دیکھے؟ لیکن تو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

زندہ رہا اور تجھے عمل کرنے کی مہلت دی گئی مگر تو نے اس مہلت کو غنیمت نہ جانا اور نیک اعمال نہ کئے اور اس سے زمین کا وہ ٹکڑا کہتا ہے اے دنیا کی ظاہری پر اترانے والے! تو نے اپنے ان رشتہ داروں سے عبرت کیوں نہ حاصل کی جو دنیاوی نعمتوں پر اترایا کرتے تھے مگر وہ تیرے سامنے میرے پیٹ میں گم ہو گئے، ان کی موت انہیں قبروں میں لے آئی اور تو نے انہیں کندھوں پر سوار اس منزل کی طرف آتے دیکھا کہ جس سے کوئی راہِ فرار نہیں ہے۔

اعمال بھی میت سے سوال کرتے ہیں

یزید الرقاشی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مجھے یہ روایت ملی ہے، جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمال جمع ہو جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ انہیں قوتِ گویائی دیتا ہے اور وہ کہتے ہیں اے قبر کے تنہا انسان! تیرے سب دوست اور عزیز تجھ سے جدا ہو گئے ہیں، آج ہمارے سوا تیرا اور کوئی ساتھی نہ ہو گا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نیک آدمی کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمالِ صالحہ نماز، روزہ، حج، جہاد اور صدقہ وغیرہ اس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں، جب عذاب کے فرشتے اس کے پیروں کی طرف سے آتے ہیں تو نماز کہتی ہے اس سے دور رہو، تمہارا یہاں کوئی کام نہیں، یہ ان پیروں پر کھڑا ہو کر اللہ تعالےٰ کی لمبی لمبی عبادت کرتا تھا۔ پھر وہ فرشتے سر کی طرف سے آتے ہیں تو روزہ کہتا ہے تمہارے لئے اس طرف کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اس نے بہت روزے رکھے اور طویل بھوک پیاس برداشت کی، فرشتے اس کے جسم کے دوسرے حصوں کی طرف سے آتے ہیں تو حج اور جہاد کہتے ہیں کہ ہٹ جاؤ، اس نے اپنے جسم کو دکھ میں ڈال کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج اور جہاد کیا تھا لہٰذا تمہارے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ پھر وہ ہاتھوں کی طرف سے آتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے، میرے دوست سے ہٹ جاؤ، ان ہاتھوں سے کتنے صدقات نکلے ہیں جو محض خوشنودیٔ خدا کے لئے دئیے گئے اور ان ہاتھوں سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نکل کر وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت کے درجے پر فائز ہوئے لہٰذا یہاں تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔ پھر اس میت کو کہا جاتا ہے کہ تیری زندگی اور موت دونوں بہترین ہیں اور رحمت کے فرشتے اس کی قبر میں جنت کا فرش بچھاتے ہیں، اس کے لئے جنتی لباس لاتے ہیں، حدِ نگاہ تک اس کی قبر کو فراخ کر دیا جاتا ہے اور جنت کی ایک قندیل اس کی قبر میں روشن کر دی جاتی ہے جس سے وہ قیامت کے دن روشنی حاصل کرتا رہے گا۔

جناب عبید بن عمیر نے ایک جنازہ کے جلوس میں کہا مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے، دراں حالیکہ وہ چلنے والوں کے قدموں کی چاپ کو سن رہا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ قبر گفتگو کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اے انسان تجھ پر افسوس ہے؟ کیا تجھے مجھ سے، میری تنگی سے، بدبو سے، ہیبت اور کیڑوں سے نہیں ڈرایا گیا تھا۔ اب تو میرے لئے کیا تیاری کر کے لایا ہے؟

مومن کی وفات پر فرشتوں کی آمد

حضرتِ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری جوان کے جنازہ میں گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر سر جھکا کر بیٹھ گئے، پھر تین مرتبہ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اے اللہ! میں تجھ سے عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔

کہہ کر فرمایا کہ جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایسے فرشتے بھیجتا ہے جن کے چہرے سورج کی طرح روشن ہوتے ہیں، وہ اس کے لئے خوشبوئیں اور کفن ساتھ لاتے ہیں اور حدِ نظر تک بیٹھ جاتے ہیں، جب اس مومن کی روح پرواز کرتی ہے تو اس آسمان و زمین کے درمیان رہنے والے تمام فرشتے اس کے درجات کی بلندی کی دعا کرتے ہیں، اس کے لئے آسمانی کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آسمان کے ہر دروازے کی خواہش ہوتی ہے کہ یہ روح میرے یہاں سے داخل ہو، جب اس کی روح اوپر کو جاتی ہے تو کہا جاتا ہے اے اللہ تیرا فلاں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بندہ آگیا ہے، رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اسے لے جاؤ اور اسے وہ انعامات دکھلاؤ جو میں نے اس کے لئے تیار کئے ہیں کیونکہ میں نے وعدہ کیا ہے کہ انہیں مٹی سے میں نے پیدا کیا ہے اور اسی میں ان کو لوٹاؤں گا۔"

مردہ قبر میں لوگوں کے جوتوں کی چاپ کو سنتا ہوتا ہے، جب وہ اسے دفن کر کے واپس جا رہے ہوتے ہیں، تب اسے کہا جاتا ہے کہ اے انسان! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے میرا رب اللہ، میرا دین اسلام اور میرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

پھر فرمایا قبر میں فرشتے سخت سرزنش کرتے ہیں اور یہ آخری مصیبت ہے جو میت پر قبر میں نازل ہوتی ہے۔ جب وہ ان کے سوالات کے جواب سے فارغ ہو جاتا ہے تو منادی ندا کرتا ہے تو نے سچ کہا اور یہی فرمانِ الٰہی ہے:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو مستحکم بات کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے۔

پھر اس کے پاس ایک حسین و جمیل شخص آتا ہے جس کے جسم سے خوشبو کی لپٹیں آتی ہیں اور وہ انتہائی دیدہ زیب لباس زیب تن کئے ہوتا ہے، وہ آ کر کہتا ہے کہ تجھے رحمتِ خداوندی اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کی امین 'جنت' کی خوشخبری ہو، مومن جواب میں کہتا ہے اللہ تعالیٰ تجھے بھلائی سے سرفراز فرمائے، تو کون ہے؟ جواب ملتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں، تو نیکیوں میں بڑھ کر حصہ لیتا تھا اور برائیوں سے رک جاتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے تجھے بہترین جزا دی ہے۔ پھر منادی ندا کرتا ہے کہ اس مومن کے لئے جنتی فرش بچھا دو اور اس کے لئے جنت کی جانب ایک دروازہ کھول دو، چنانچہ اس کے لئے جنتی فرش بچھا دیا جاتا ہے اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ دعا مانگتا ہے اے اللہ قیامت کو جلدی قائم فرما تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور مال سے ملاقات کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کافر کا آخری وقت قریب آتا ہے اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

روح دنیا سے رخصت ہوا چاہتی ہے تو سخت بے رحم فرشتے آگ اور دوزخ سے کھول کا لباس لئے آتے ہیں اور اسے انتہائی خوفزدہ کر دیتے ہیں، جب اس کی روح نکلتی ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان رہنے والے تمام فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں، آسمانوں کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور ہر دروازہ یہ چاہتا ہے کہ یہ روح ادھر سے نہ گذرے، جب اس کی روح اوپر چڑھتی ہے تو اسے نیچے پھینک دئے جاتا ہے اور کہا جاتا ہے اے اللہ! تیرا فلاں بندہ آیا ہے جسے زمین و آسمان نے قبول نہیں ہے، رب تعالے فرماتا ہے کہ اسے واپس لوٹاؤ اور اسے وہ عذاب دکھلاؤ جو میں نے اس کے لئے قبر میں تیار کیا ہے کیونکہ انسان سے میرا وعدہ ہے "تمہیں ہم نے مٹی سے پیدا کیا اور ہم تمہیں اسی میں لوٹائیں گے" اور وہ مردہ قبر میں دفن کر کے واپس جانے والوں کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے، تب اس سے کہا جاتا ہے اے انسان! تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا اور اسے کہا جاتا ہے تو نہ جانے، پھر اس کے پاس ایک بدصورت، بدبودار اور انتہائی غلیظ کپڑوں والا آکر کہتا ہے تجھے قہر خداوندی اور دائمی دردناک عذاب کی خوشخبری ہو، مردہ کافر کہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تجھے بری خبر سنائے تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں تیرے اعمال بد ہوں بخدا تو برائیوں میں بہت تیزی دکھاتا تھا اور نیکیوں سے اعراض کیا کرتا تھا اور نیکیوں سے اعراض کیا کرتا تھا لہذا اللہ تعالےٰ نے تجھے بری جزا دی۔ کافر کہتا ہے اللہ تعالےٰ تجھے بھی جزا دے، پھر اس کے لئے ایک گونگا، اندھا اور فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا ہتھوڑا ہوتا ہے جسے اگر جن و انسان مل کر اٹھانا چاہیں تو نہ اٹھا سکیں، اگر وہ پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے۔ وہ فرشتہ اس انسان کو ہتھوڑا مارتا ہے جس سے وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے پھر وہ زندہ ہو جاتا ہے اور فرشتہ اسے آنکھوں کے درمیان مارتا ہے جس کی آواز جن و انسان کے سوا زمین کی تمام مخلوق سنتی ہے، پھر منادی ندا کرتا ہے، اس کے لئے جہنم کی دو تختیاں بچھاؤ اور اس کے لئے جہنم کی جانب ایک دروازہ کھول دو لہذا اس کے لئے جہنم کے دو تختے بچھائے جاتے ہیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور جہنم کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

حضرت محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہر مرنے والے پر موت کے وقت اس کے اچھے اور برے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، وہ نیکیوں کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا ہے اور گناہوں کے دیکھنے سے آنکھیں چراتا ہے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن پر جب موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے ریشم کے ایک کپڑے میں مشک اور نازبو کی ٹہنیاں لاتے ہیں، ان جنتی اشیاء کو دیکھ کر مومن کی روح ایسی آسانی سے نکلتی ہے جیسے آٹے میں سے بال نکلتا ہے اور کہا جاتا ہے اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کی طرف خوش اور پسندیدہ ہو کر لوٹ جا۔

اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ آسائشوں اور عزت کی طرف جا، اور جب روح نکل آتی ہے تو اسے اس مشک اور نازبو میں رکھ کر اوپر سے ریشم لپیٹ کر جنت کی طرف لیجایا جاتا ہے۔

کافر پہ عذاب

جب کافر پر موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے ایک ٹاٹ پر جہنم کی چنگاریاں رکھ کر آتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی روح شدید عذاب سے کھینچی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے اے نفسِ خبیث مصیبت زدہ اور مقہور ہو کر اللہ تعالےٰ کے عذاب اور ذلت و رسوائی کی طرف نکل جا، جب اس کی روح نکل آتی ہے تو اسے ان انگاروں پر رکھا جاتا ہے جس سے وہ اُبلنے لگتی ہے اور اس پر ٹاٹ لپیٹ کر بعد جہنم کی طرف لیجایا جاتا ہے۔

جناب محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے یہ فرمانِ الٰہی:

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ۔	یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آئے تو وہ کہتا ہے اے میرے رب! مجھے واپس لوٹا تا کہ میں نیک عمل کروں،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس جگہ جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔

پڑھ کر کہا، یہ سن کر رب تعالیٰ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے اور تجھے کس چیز کی خواہش ہے؟ کیا تو اس لئے جانا چاہتا ہے تاکہ مال جمع کرے؟، درخت لگائے، عمارتیں بنائے اور نہریں کھدوائے؟ وہ کہے گا نہیں بلکہ اس لئے کہ میں چھوڑے ہوئے نیک عمل کر لوں گا۔ رب فرماتا ہے "تحقیق یہ بات ہے جسے وہ کہنے والا ہے، یعنی ہر کافر موت کے وقت یہی کلمات ضرور کہتا ہے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی قبر ایک سبز باغ ہوتا ہے، اس کی قبر ستر ہاتھ فراخ کر دی جاتی ہے اور وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکے گا، پھر فرمایا کہ یہ آیتِ مبارکہ:

فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا۔ بے شک اس کے لئے زندگی تنگ ہوتی ہے۔

جانتے ہو کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے، آپ نے فرمایا یہ کافر کے عذاب کے متعلق ہے، اس کی قبر میں اس پر ننانوے سانپ مسلط کر دئے جاتے ہیں، ہر سانپ کے سات سر ہوتے ہیں جو اس کے وجود کو نوچتے، اسے کھاتے اور حشر کے دن تک اس پر گرم گرم پھونکیں مارتے رہتے ہیں،

اور یہ بات بھی سمجھ لیجئے کہ اس مخصوص عدد پر تعجب نہ کیجئے کیونکہ ان سانپوں کی تعداد ان برائیوں کی تعداد کے برابر ہے جیسے تکبر، دکھاوا، حسد، کینہ اور کسی کے لئے دل میں میل رکھنا وغیرہ اگرچہ ان برائیوں کے اصول گنے چنے ہیں مگر ان کی شاخیں اور پھر ان شاخوں کی شاخیں بہت زیادہ ہیں جو سب کی سب مہلک ہیں اور قبر میں یہی صفاتِ مذمومہ سانپوں کی شکل میں تبدیل ہو کر آئیں گی، جو برائی اس کافر کے وجود میں زیادہ راسخ ہو گی وہ اژدہا کی طرح ڈسے گی، جو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ذرا کم ہوگی وہ بچھو کی شکل میں ڈنگ مارے گی اور جو ان دو کے درمیان ہوگی وہ سانپ کی شکل میں نمودار ہوگی۔

اصحابِ معرفت اور صاحبِ دل حضرات اپنے نورِ بصیرت سے ان مہلکات اور ان کی فروع کو جانتے ہیں مگر ان کی تعداد پر مطلع ہونا، یہ نورِ نبوت کا کام ہے اس جیسی حدیثوں کے ظاہری معنیٰ صحیح اور ان کے پوشیدہ معانی بھی ہیں جو اہلِ معرفت بخوبی سمجھتے ہیں، لہٰذا اگر کسی ظاہر بین پر ان کے حقائق منکشف نہ ہوں تو اسے انکار کی بجائے تصدیق اور تسلیم سے کام لینا چاہیے کیونکہ ایمان کا کم از کم درجہ یہی ہے۔

---

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۶

علم الیقین، عین الیقین اور سوالاتِ قیامت

فرمانِ الٰہی ہے:

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جانتے۔

یعنی اگر تم قیامت کے احوال و واقعات کو یقینی طور پر جانتے، مگر تم کو تو مال کی کثرت اور ایک دوسرے پر تفاخر نے اس بات سے غافل کر دیا ہے، اگر تم یہ بات جان لیتے تو تم وہ کام کرتے جو تمہارے لئے فائدہ مند ہوتے اور ان کاموں سے بچتے جو تمہارے لئے مضر ہیں لہذا فرمایا گیا اگر تم صحیح معنی میں علمِ یقین حاصل کر لیتے، جیسا کہ انبیائے کرام علیہم السلام نے تمہیں سمجھایا کہ مال اور اپنے قابلِ فخر کارناموں کا شمار تمہیں قیامت میں کوئی فائدہ نہیں دے گا، تم نے جو مال کی کثرت و تعداد پر فخر کیا ہے اس کی بدولت تم ضرور نارِ جہنم کو دیکھو گے چنانچہ خالقِ کائنات نے قسم کھائی کہ تم ضرور اپنی ان آنکھوں سے اپنے وِردِ جہنم اور اس کی شدت کو دیکھو گے"

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ پھر تم اسے ضرور یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ (التکاثر)

یعنی جہنم کا اس طریقے سے مشاہدہ کرو گے کہ جسے عین الیقین کہا جاتا ہے اور جس کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی [1]

مراتبِ یقین کا فرق اگر علم الیقین اور عین الیقین کا فرق دریافت کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ علم الیقین انبیائے کرام کو اپنی نبوت کے متعلق حاصل تھا اور عین الیقین فرشتوں کو حاصل ہے جو جنت، دوزخ، لوح و قلم اور عرش و

---

[1] آگ کی خاصیت جلانا ہے جو سنا اس کا نام علم الیقین ہے، دوسرے کو آنکھوں سے جلتے دیکھا عین الیقین ہے اور خود آگ سے جلے یا اپنا جلنا دیکھا، یہ حق الیقین ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کرسی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اسی کا نام عین الیقین ہے۔

یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ علم الیقین زندوں کا موت اور قبروں کے متعلق علم ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ موتی قبروں میں ہیں لیکن وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے اور عین الیقین موتی کو حاصل ہے کیونکہ وہ قبر کو جنت کا ایک باغ یا پھر جہنم کا ایک گڑھا خود دیکھ چکے ہیں۔

یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ علم الیقین قیامت کا علم اور عین الیقین قیامت اور اس کی ہولناکیوں کا دیکھ لینا ہے۔

یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ علم الیقین جنت اور دوزخ کا علم اور عین الیقین ان کا دیکھ لینا ہے، فرمانِ الٰہی ہے "پھر تم اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھے جاؤ گے" یعنی قیامت کے دن تم سے دنیاوی نعمتوں جیسے تندرستی، قوتِ سماعت، قوتِ بینائی، حصولِ رزق کے طریقے اور خورد و نوش کی تمام اشیاء کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تم نے ان چیزوں کو پا کر اللہ تعالٰی کا شکر بھی ادا کیا تھا؟ اس کی معرفت حاصل کی تھی یا انکار و کفر کے مرتکب ہوئے تھے۔

ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ کی روایت ہے کہ حضرت زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا کہ "تم کو اموال کی کثرت کے مقابلوں نے ہلاک کر دیا" یعنی تم عبادت سے غافل ہوئے "یہاں تک کہ تم نے قبروں کو دیکھا" یعنی تمہیں موت آگئی۔" ہرگز نہیں، البتہ تم جان لو گے" یعنی جب تم قبروں میں داخل ہو گے "پھر بیشک تم عنقریب جان لو گے"، جب تم قبروں سے نکل کر میدانِ محشر میں آؤ گے "ہرگز نہیں اگر تم علم یقین کے طور پر جان لیتے" یعنی تم اس وقت کو جانتے جب تم اپنے اعمال سمیت اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں کھڑے ہو گے اور جہنم کو دیکھ رہے ہو گے" یہ بایں طور واقع ہو گا کہ پلصراط کو جہنم کے درمیان رکھا جائے گا، پس بعض مسلمان نجات پانے والے ہوں گے، بعض زخمی ہوں گے اور بعض جہنم میں گرائے جائیں گے "پھر اس دن ضرور تم سے نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا"، یعنی شکم سیری، سرد مشروبات،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مکانات کے سائے، تمہاری بہترین تخلیق کا معرف اور نیند کی آسائشوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نعمت سے مراد تندرستی ہے۔ مزید فرمایا کہ جس نے گیہوں کی روٹی کھائی، فرات کا ٹھنڈا پانی پیا اور اس کے رہنے کے لئے گھر بھی ہے، یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں سوال کیا جائیگا۔

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا میری امت کے لوگ گھی میں خالص شہد ملا کر اسے کھائیں گے جن کے متعلق ان سے سوال کیا جائے گا۔

ٹھنڈا پانی بھی ایک نعمت ہے

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہمیں کونسی نعمت حاصل ہے، ہم نے تو کبھی پیٹ بھر کر جَو کی روٹی بھی نہیں کھائی ہے، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی فرمائی، ان سے فرمائیے تم جوتے پہنتے ہو اور ٹھنڈا پانی پیتے ہو، کیا یہ نعمتیں نہیں ہیں؟

ترمذی وغیرہ کی روایت ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا ہم سے کونسی نعمتوں کا سوال ہوگا، ہمیں تو پانی اور کھجوروں کے سوا کوئی غذا ہی میسر نہیں ہے، ہر وقت تلواریں ہماری گردنوں میں آویزاں ہیں اور دشمنوں سے لڑائیوں میں مصروف رہنا پڑتا ہے، وہ کونسی نعمت ہے جس کے متعلق سوال ہوگا؟ آپ نے فرمایا عنقریب تمہیں نعمتیں ملیں گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا انسان سے جن نعمتوں کا سوال ہوگا وہ یہ ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں تندرستی نہیں دی تھی اور تمہیں پینے کے لئے ٹھنڈا پانی نہیں دیا تھا؟

گوشت، کھجور اور سرد پانی کے متعلق قیامت میں سوال ہوگا

مسلم وغیرہ میں حضرت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے تو آپ کو اچانک حضرتِ ابوبکر اور حضرتِ عمر رضی اللہ عنہما مل گئے، آپ نے پوچھا اس وقت گھر سے باہر کس لئے آنا ہوا؟ عرض کی حضور! بھوک نے ہمیں گھروں سے نکالا ہے۔ آپ نے فرمایا بخدا میں بھی بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلا ہوں۔ کچھ توقف کے بعد آپ سب ایک انصاری کے گھر تشریف لائے مگر وہ گھر پر موجود نہیں تھے، ان کی بیوی نے آپ کو دیکھ کر خوش آمدید کہا۔ آپ نے اس انصاری کے متعلق پوچھا تو اس کی بیوی نے عرض کیا حضور! وہ ہمارے لئے ٹھنڈا پانی لینے گئے ہیں۔ اسی وقت وہ انصاری صحابی بھی واپس آ گئے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرتِ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر کہا الحمد للہ! آج میں انتہائی باعزت مہمانوں کا شرفِ میزبانی حاصل کر رہا ہوں، پھر وہ گئے اور کھجوروں کا ایک خوشہ لائے جس میں کچی پکی بہت سی کھجوریں تھیں اور عرض کی تناول فرمایئے اور چھری اٹھائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ دینے والی کا خیال رکھنا، چنانچہ اس نے بکری ذبح کی اور آپ سب نے بکری کا گوشت اور کھجوریں تناول فرمائیں پانی پیا، جب کھانے اور پانی سے سیر ہو چکے تو آپ نے فرمایا بخدا اے ابوبکر و عمر! تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے متعلق ضرور سوال کیا جائے گا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۷

فضیلتِ ذکرِ الٰہی

فرمانِ الٰہی ہے :-

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ — تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا

جناب ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ جب میرا رب مجھے یاد فرماتا ہے، یہ سن کر لوگ کچھ پریشان ہو گئے اور دریافت کیا آپ کو یہ کیسے پتہ چل جاتا ہے؟ آپ نے کہا جب میں اسے یاد کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے یاد فرماتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے :-

اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا — اللہ کو بہت یاد کرو۔

مزید فرمایا :-

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدٰىکُمْ — پس جب تم عرفات سے پلٹو تو مشعرِ حرام کے نزدیک اللہ کو یاد کرو اور جیسے تمہیں ہدایت دی گئی ہے ویسے اسے یاد کرو۔

دوسرے پارہ میں ارشادِ ربانی ہے :-

فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا — جب تم مناسکِ حج پورے کر چکو تو اللہ تعالےٰ کو یاد کرو جیسے تم اپنے آباء کو یاد کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ یاد کرو۔

ارشادِ الٰہی ہے :-

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا — وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو کھڑے، بیٹھے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ	اور پہلو کے بل لیٹے، یاد کرتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی ہے :۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ۔	پس جب تم نماز پوری کر لو تو اللہ تعالےٰ کو قیام، قعود اور پہلو پہ لیٹے یاد کرو۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی اللہ تعالےٰ کو رات، دن، بحر و بر، سفر و حضر، مالداری و مفلسی، مرض و صحت، ظاہر و نہاں غرض ہر حالت میں یاد کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا منافقوں کی مذمت میں ارشاد ہے :۔

لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا	وہ اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

فرمانِ الٰہی ہے :۔

اُذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۔	اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی سے اور پوشیدگی میں یاد کرو اور صبح و شام آواز سے یاد کرو اور غافلوں میں سے نہ بنو۔

اور فرمانِ الٰہی ہے :۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ	اور بے شک ذکرِ خدا بہت بڑا ہے

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت کے دو معنیٰ ہو سکتے ہیں، پہلا یہ کہ اللہ تعالےٰ کا تمہیں یاد فرمانا تمہارے ذکر سے بہت بڑی چیز ہے، دوسرا یہ کہ ذکرِ خدا ہر عبادت سے زیادہ برتر اور اعلیٰ ہے۔ اس سلسلہ میں اور بھی بہت سی آیات وارد ہوئی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غافلوں میں ذکرِ خدا کرنے والوں کی مثال سوکھے گھاس میں سبز پودے کی سی ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مزید فرمایا کہ غافلوں میں ذکرِ خدا کرنے والے کی مثال بھگوڑوں کے درمیان جہاد کرنے والے کی سی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، ربِ ذوالجلال فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ وَا ہوتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

ذکرِ خدا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، انسان کے لئے ذکرِ خدا سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو عذابِ الٰہی سے جلد نجات دلانے والا ہو، عرض کی گئی کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر یہ کہ تو اپنی تلوار سے جہاد کرے اور وہ ٹوٹ جائے (یار بار کے جہاد سے بھی افضل ہے)

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص جنت کے باغوں سے سیر ہونا چاہتا ہے وہ اللہ کو بہت یاد کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو مرے تو تیری زبان ذکرِ خدا سے شیریں ہو۔

فرمانِ نبوی ہے کہ ذکرِ خدا میں صبح و شام بسر کر، تو اس حالت میں دن اور رات مکمل کرے گا کہ تجھ پر کوئی گناہ باقی نہیں ہو گا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ صبح و شام یادِ الٰہی، جہاد فی سبیل اللہ میں تلواریں توڑنے اور بے دریغ راہِ خدا میں مال لٹانے سے بہتر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، جب وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی وسعت کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل پڑتا ہے تو میری رحمت بڑھ کر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسے سایۂ عافیت میں لے لیتی ہے یعنی میں اس کی دعاؤں کو بہت جلد قبول فرما لیتا ہوں۔

فرمانِ نبوی ہے سات شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت میں اس دن جگہ دے گا جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا، ان میں سے ایک وہ ہے جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور خوفِ خدا کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

بہترین عمل

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل کی خبر نہ دوں؟ جو اللہ کے نزدیک سب اعمال سے پاکیزہ، سب اعمال میں بلند مرتبہ، سونے چاندی کی بخشش سے بہتر، دشمنوں سے تمہارے اس جہاد سے، جس میں تم انہیں قتل کرو وہ تمہیں شہید کر دیں، افضل و اعلیٰ ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا حضور! وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا دائمی ذکرِ الٰہی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، جس شخص کو میرے ذکر نے سوال کرنے سے روکے رکھا میں اسے بغیر مانگے سب سائلوں سے بہتر دوں گا۔

جناب فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے میرے بندے! تو مجھے صبح کے بعد اور عصر کے بعد کچھ دیر یاد کر لیا کر، یہ عمل تجھے سارے دن کے لئے کافی ہوگا۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب میں کسی شخص کے دل کو اپنی یاد میں سرگرمِ عمل دیکھتا ہوں تو میں اس کے جملہ امور کا متولی ہو جاتا ہوں اور میں اس کا ساتھی، اس کا ہم کلام اور ہم سخن بن جاتا ہوں۔

جناب حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ذکر دو ہیں، ایک تو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا جو بہت عمدہ اور اجرِ عظیم کا سبب ہے اور اس سے بھی بہتر ذکر یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں میں اللہ کو یاد رکھے اور ایسے امور سے باز رہے۔

مروی ہے کہ یادِ الٰہی میں زندگی بسر کرنے والے کے سوا ہر انسان موت کے وقت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پیاسا جاتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جنتی اس لمحے کے سوا جو یادِ الٰہی میں بسر نہیں ہوا، کسی چیز پر حسرت نہیں کرے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی جماعت بھی ایسی نہیں ہے جو یادِ الٰہی کے لئے بیٹھی ہو مگر فرشتے اسے گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ خداوندی اسے ڈھانپ لیتی ہو، اللہ تعالےٰ اپنے مقربین میں انہیں یاد کرتا ہے۔

ذکرِ خدا کیلئے جمع ہونیوالوں پر انعامِ الٰہی

فرمانِ نبوی ہے کہ جب کچھ لوگ محض رضائے الٰہی کے لئے ذکرِ خدا کے لئے جمع ہوتے ہیں تو آسمان سے منادی ندا کرتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ، تمہارے گناہوں کو معاف کر دیا گیا ہے اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ کوئی قوم ایسی نہیں جو کہیں بیٹھے اور اللہ تعالےٰ کا ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اور قیامت کے دن وہ حسرت سے دوچار نہ ہو۔

حضرتِ داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا، الہ العالمین! جب تو مجھے دیکھے کہ میں ذکر کرنیوالوں کی مجلس سے اٹھ کر غافلوں کی مجلس میں جا رہا ہوں تو میرے تو پاؤں توڑ دے، بلاشبہ میرے اوپر یہ تیرا انعام ہوگا۔

فرمانِ نبوی ہے نیک محفل مومن کے لئے دو لاکھ بری مجلسوں کا کفارہ ہے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، آسمان کے رہنے والے ان گھروں کو جن میں یادِ الٰہی ہوتی ہے، ایسے دیکھتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو (پُر شوق نگاہوں سے)

جنابِ سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے جب کوئی جماعت ذکرِ خدا کے لئے جمع ہوتی ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تو شیطان اور دنیا علیحدہ ہو جاتے ہیں، پھر شیطان دنیا سے کہتا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا یہ کیا کر رہے ہیں؟ دنیا کہتی ہے انہیں چھوڑ دے، جونہی یہ ذکرِ الٰہی سے فارغ ہوں گے، میں انہیں گردنوں سے پکڑ کر تیرے حوالے کر دوں گی۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بازار میں تشریف لائے اور فرمایا لوگو! میں تمہیں یہاں دیکھ رہا ہوں حالانکہ مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ لوگ بازار چھوڑ کر مسجد کی طرف گئے مگر انہیں کوئی میراث بٹتی دکھائی نہ دی، انہوں نے حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ہم نے تو مسجد میں کوئی میراث تقسیم ہوتے نہیں دیکھی۔ آپ نے پوچھا تم نے وہاں کیا دیکھا ہے؟ بولے ہم نے وہاں ایسی جماعت دیکھی ہے جو ذکرِ خدا کر رہے ہیں اور قرآنِ مجید پڑھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا یہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

ذکر کرنیوالوں پر رحمتِ الٰہیہ

اعمش نے ابوصالح سے، انہوں نے حضرتِ ابوہریرہ اور حضرتِ ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہم) سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالٰی نے نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ایسے سیاح فرشتوں کو پیدا فرمایا جو زمین میں سرگرمِ سفر رہتے ہیں، جب وہ کسی جماعت کو ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو دوسروں سے کہتے ہیں کہ ادھر اپنی مطلوبہ چیز کی طرف آؤ لہٰذا وہ سب فرشتے جمع ہو جاتے ہیں اور انہیں آسمان تک گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ کیا کر رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں یا اللہ! وہ تیری حمد، تیری بزرگی اور تیری تسبیح بیان کر رہے تھے۔ ربِ جلیل فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں، ربِ جلیل فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی، فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو اس سے بھی زیادہ تیری تسبیح و تحمید کریں۔ رب فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ رب

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرماتا ہے انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں، رب فرماتا ہے اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو گی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جہنم کو دیکھ لیں تو اس سے اور زیادہ بھاگیں اور نفرت کریں۔ رب فرماتا ہے وہ کیا چیز مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جنت کا سوال کر رہے تھے، رب فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں، رب فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو گی؟ فرشتے کہتے ہیں وہ اسے اور زیادہ چاہیں گے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ان میں فلاں بن فلاں بھی تھا جو اپنی کسی ضرورت کے لئے آیا تھا، رب جلیل فرماتا ہے یہ ایسی جماعت ہے جس کا ہم مجلس و ہم نشیں بھی محروم نہیں رہتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سب سے افضل کلمہ جو میں نے اور تمام انبیائے کرام (علیہم السلام) نے زبان سے ادا کیا ہے وہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جس نے ہر روز ایک سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ زبان سے ادا کیا، اسے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ مٹا دئیے جاتے ہیں اور اس دن شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی اور عمل نہیں ہوتا مگر یہ کہ کوئی شخص اس سے زیادہ بار یہ کلمات پڑھے۔

فرمانِ نبوی ہے ایسا کوئی بندہ نہیں جو بہترین طریقہ سے وضو کرے پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور اس کے لئے جنت کے دروازے نہ کھول دئیے جاتے ہوں، پھر وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۸

فضائلِ صلوٰۃ

فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
تحقیق نماز مسلمانوں پر وقتِ مقرر پر لکھی ہوئی ہے۔

اور فرمانِ نبوی ہے، اللہ تعالےٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں، جو شخص انہیں باعظمت سمجھتے ہوئے مکمل شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے، اللہ تعالےٰ کا اس کے لئے وعدہ ہے کہ وہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا اور جو انہیں ادا نہیں کرتا اللہ تعالےٰ کا اس کے لئے کوئی وعدہ نہیں ہے، چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو جنت میں داخل فرما دے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ پانچ نمازوں کی مثال تم میں سے کسی ایک کے گھر کے ساتھ بہنے والی وسیع خوشگوار پانی کی نہر جیسی ہے جس سے وہ دن میں پانچ مرتبہ نہاتا ہے، کیا اس کے جسم پر میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کی نہیں، آپ نے فرمایا جیسے پانی میل کچیل کو بہا لے جاتا ہے اسی طرح پانچ نمازیں بھی گناہوں کو بہا لے جاتی ہیں۔

نماز گناہوں کا کفارہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ نمازیں اپنے اوقات کے مابین سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ
بے شک نیکیاں برائیوں کو کھا جاتی ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے، گویا کہ گناہ تھے ہی نہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بخاری و مسلم اور دیگر اصحابِ سنن وغیرہ نے حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ کہہ سنایا، گویا وہ اس کا کفارہ پوچھنا چاہتا تھا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی :-

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ۔ اور قائم کر نماز دن کے دونوں اطراف میں۔

تو اس شخص نے عرض کی کہ یہ میرے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا میرے ہر اس امتی کے لئے ہے جس نے ایسا کام کیا۔

نماز کی تاکید میں ارشاداتِ نبویہ

مسند احمد اور مسلم شریف میں حضرتِ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھ پر حد جاری فرمایئے اس نے ایک یا دو مرتبہ یہی بات کہی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ نہیں فرمائی، پھر نماز پڑھی گئی۔ جب نماز سے آپ فارغ ہوئے تو فرمایا وہ آدمی کہاں ہے؟ اس نے عرض کی میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو نے مکمل وضو کر کے ہمارے ساتھ ابھی نماز پڑھی ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا تو گناہوں سے ایسا پاک ہے جیسے تیری ماں نے تجھے جنا تھا، آئندہ ایسا نہ کرنا! اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "نیکیاں گناہوں کو لیجاتی ہیں" اور آپ کا ارشاد ہے کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق، عشاء اور فجر کی نماز ہے وہ ان میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ اس نے نمازیں ضائع کر دی ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کی پروا نہیں کرے گا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دین (کی عمارت) کو ڈھا دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نماز کو ان کے اوقات میں ادا کرنا۔

فرمانِ نبوی ہے جس نے مکمل پاکیزگی کے ساتھ صحیح اوقات میں ہمیشہ پانچ نمازوں کو ادا کیا قیامت کے دن نمازیں اس کے لئے نور اور حجت ہونگی اور جس نے انہیں ضائع کردیا وہ فرعون اور ہامان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔ مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے توحید کے بعد نماز سے زیادہ پسندیدہ کوئی عمل فرض نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے پسندیدگی ہی کی وجہ سے فرشتوں کو اسی عبادت میں مصروف فرمایا ہے۔ لہٰذا ان میں سے کچھ رکوع میں، کچھ سجدہ میں بعض قیام میں اور بعض قعود کی حالت میں عبادت کر رہے ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے "جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ حدِ کفر کے قریب ہوگیا" یعنی وہ ایمان سے نکلنے کے قریب ہوگیا کیونکہ اس نے اللہ کی مضبوط رسی کو چھوڑ دیا اور دین کے ستون کو گرا دیا جیسے اس شخص کو جو شہر کے قریب پہنچ جائے کہا جاتا ہے کہ وہ شہر میں پہنچ گیا ہے، داخل ہوگیا ہے، اسی طرح اس حدیث میں بھی فرمایا گیا ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری سے نکل گیا۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے جس نے بہترین وضو کیا پھر نماز کے ارادہ سے نکلا وہ نماز میں ہے جب تک کہ وہ نماز کے ارادہ سے مسجد کی طرف چلتا رہے، اس کے ایک قدم کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم کے بدلہ میں ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک اقامت سنے تو اس کے لئے تاخیر مناسب نہیں ہے، تم میں سے وہ زیادہ اجر پاتا ہے جس کا گھر دور ہوتا ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پوچھا گیا ابوہریرہ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا زیادہ قدم چلنے کی وجہ سے اسے یہ فضیلت حاصل ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تنہائی کی عبادت سے افضل کوئی عمل نہیں ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ کا قرب جلد حاصل ہو جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے جو رضائے الٰہی کے لئے سجدہ کرتا ہے اور اس کے ہر سجدہ کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند نہ ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ نہ مٹا دیتا ہو۔

مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کی شفاعت کے مستحقین میں سے بنائے اور جنت میں آپ کی صحبت نصیب فرمائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کثرتِ سجود سے میری اعانت طلب کرو (یعنی کثرت سے عبادت کرو)

نیز کہا گیا ہے کہ انسان سجدہ میں رب کے بہت قریب ہوتا ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:-

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ — اور سجدہ کر اور قریب ہو جا۔

فرمانِ الٰہی ہے:-

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ — ان کی نشانی ان کے چہروں پر
اَثَرِ السُّجُوْدِ — سجدوں کے اثرات ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں، یہ کہ اس سے مراد چہروں کا وہ حصہ ہے جو سجدوں کے وقت زمین سے لگتا ہے، یا یہ کہ اس سے مراد خشوع وخضوع کا نور ہے جو باطن سے ظاہر پر چمکتا ہے اور اس کی شعاعیں چہروں پر نمایاں ہوتی ہیں اور یہی بات زیادہ صحیح ہے [1]

---

[1] اس نکتہ پر تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے عوارف المعارف از شیخ المشائخ حضرت سہروردی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

یا یہ کہ اس سے مراد وہ نور ہے جو وضو کے نشانات پر قیامت کے دن ان کے چہروں پر چمکے گا۔

فرمانِ نبوی ہے جب انسان سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے علیٰحدہ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس اسے سجدوں کا حکم دیا گیا اور اس نے سجدہ کر کے جنت پالی اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تھا مگر میں نے نافرمانی کی اور میرے لئے جہنم بنایا گیا۔

نماز کے بارے میں ارشاداتِ بزرگانِ دین

حضرتِ علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ ہر روز ہزار سجود کرتے تھے اس لئے لوگ انہیں سجاد کہا کرتے تھے۔

مروی ہے کہ حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ہمیشہ مٹی پر سجدہ کیا کرتے تھے۔ جناب یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے اے جوانو! مرض سے پہلے تندرستی کو غنیمت سمجھتے ہوئے آگے بڑھو، سوائے ایک آدمی کے اور کوئی ایسا نہیں ہے جس پر میں رشک کرتا ہوں، وہ ہے رکوع اور سجود مکمل کرنے والا، یہی میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گئے ہیں۔

حضرتِ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجود کے سوا مجھے دنیا کی کسی چیز سے انس نہیں ہے۔

حضرتِ عقبہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے، اللہ تعالےٰ کو بندہ کی اس عادت سے بڑھ کر کوئی اور چیز زیادہ پسند نہیں ہے جس میں وہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور ایسا کوئی لمحہ نہیں ہے جس میں انسان اللہ کے قریب تر ہو جاتا ہو جبکہ وہ سربسجود ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے انسان سجدہ کی حالت میں رب سے بہت قریب ہو جاتا ہے لہٰذا سجود میں بہت زیادہ دعائیں مانگا کرو۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۴۹

تارکِ نماز پر عذاب

ترکِ صلوٰۃ پر وعیدیں

دوزخیوں کے متعلق خبر دیتے ہوئے ربِ جلیل نے فرمایا کہ ان سے جہنم میں یہ پوچھا جائے گا کہ "تم کو جہنم میں کیا چیز لے گئی"؟ وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلانے والوں میں سے تھے بلکہ بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث کیا کرتے تھے۔

جناب احمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی اور کفر کے درمیان فرق، نماز کا چھوڑ دینا ہے۔

صحاح ستہ کی چند احادیث

مسلم کی روایت ہے کہ آدمی اور شرک یا کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔

ابو داؤد اور نسائی کی روایت ہے کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے کے سوا اور کوئی فرق نہیں۔

ترمذی کی روایت ہے کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق ترکِ نماز ہے۔

ابنِ ماجہ کی روایت ہے کہ بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔

ترمذی وغیرہ کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور ان کے درمیان فرق نماز کا ہے، جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کافروں جیسا کام کیا۔

طبرانی کی روایت ہے کہ جس نے عمداً نماز چھوڑ دی اس نے کھلم کھلا کافروں جیسا کام کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ بندے اور شرک یا کفر کے درمیان فرق ترکِ نماز ہے، جب اس نے نماز چھوڑ دی تو کافروں جیسا کام کیا۔

دوسری روایت میں ہے کہ بندے اور شرک یا کفر کے درمیان نماز چھوڑنے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہے، جس نے نماز چھوڑ دی اس نے مشرکوں جیسا کام کیا۔
ایک اور روایت میں ہے کہ اس نے اسلام کو برہنہ کر دیا اور اسلام کی تین بنیادیں ہیں جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے، جس نے ان میں سے ایک کو ترک کر دیا، وہ کافر ہے اور اس کا قتل کر دینا حلال ہے، کلمہ شہادت پڑھنا یعنی اللہ تعالے کی وحدانیت کی گواہی دینا، فرض نماز ادا کرنا اور ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔

دوسری روایت جس کو اسنادِ حسن کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، یہ ہے کہ جس نے ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا وہ اللہ تعالے کا منکر ہے، اس سے کوئی حیلہ اور بدلہ قبول نہیں کیا جائے گا اور اس کا خون اور مال لوگوں کے لئے حلال ہے۔

طبرانی وغیرہ میں وہ بطریقِ حسن مروی ہے، حضرتِ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کی وصیت فرمائی، کسی کو اللہ تعالے کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ چاہے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے یا پھانسی پر لٹکا دیا جائے، عمداً نماز نہ چھوڑو کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ دین سے نکل گیا۔ گناہ اور نافرمانی نہ کرو کہ اللہ تعالے کے قہر کے اسباب ہیں اور شراب نہ پیو کیونکہ یہ گناہوں کا منبع ہے (الحدیث)

ترمذی کی روایت ہے کہ حضرتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ترکِ نماز کے علاوہ کسی اور عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ بندے اور کفر و ایمان کے درمیان فرق نماز ہے، جب اس نے نماز چھوڑ دی تو گویا اس نے شرک کیا۔

بزاز کی روایت ہے کہ جو نماز ادا نہیں کرتا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور جس کا وضو صحیح نہیں ہے اس کی نماز نہیں۔

طبرانی کی روایت ہے کہ جس شخص میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں جس کا وضو صحیح نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے نماز نہیں پڑھی اس کا دین نہیں رہا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جیسے وجود میں سر کا مقام ہے اسی طرح دین میں نماز کا مقام ہے۔

ابن ماجہ اور بیہقی میں حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تجھے کاٹ دیا جائے اور جلا دیا جائے، فرض نماز عمداً نہ چھوڑ کیونکہ جس نے عمداً نماز چھوڑ دی وہ ہمارے ذمہ سے نکل گیا اور شراب نہ پی کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

مسند بزاز میں حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، آپ نے فرمایا جب میری پتلیوں کی صحت کے باوجود میری بینائی ضائع ہو گئی تو مجھ سے کہا گیا کہ آپ کچھ نماز چھوڑ دیں ہم آپ کا علاج کرتے ہیں، میں نے کہا ایسا نہیں ہوگا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا جس نے نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

طبرانی کی ایک روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتائیے جسے کر کے میں جنت میں جاؤں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تجھے عذاب دیا جائے اور زندہ جلا دیا جائے، والدین کا فرمانبردار بن اگرچہ وہ تجھے تیرے تمام مال و اسباب سے بے دخل کر دیں اور جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑ کیونکہ جس نے دیدہ و دانستہ نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے نکل گیا۔

ایک اور روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے، والدین کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے تیرے اہل و عیال اور مال سے نکال دیں، فرض نماز کو عمداً نہ چھوڑ کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے نکل گیا، شراب کبھی نہ پی کیونکہ اس کا پینا ہر برائی کی جڑ ہے، خود کو نافرمانیوں سے بچا کیونکہ ان سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے، اپنے آپ کو جنگ کے دن بھگوڑا بننے سے بچا اگرچہ لوگ ہلاک ہو جائیں اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

لوگ مرجائیں مگر تو ثابت قدم رہ ، اپنی طاقت کے مطابق اپنے اہل و عیال پر خرچ کر ، ان کی تادیب سے کبھی غافل نہ ہو اور انہیں خوفِ خدا دلاتا رہ ۔

صحیح ابن حبان میں روایت ہے کہ بادل والے دن نماز جلدی پڑھا لیا کرو کیونکہ جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا ۔

طبرانی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز حضرتِ امیمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر پانی ڈال رہی تھی کہ ایک شخص نے آکر کہا مجھے وصیت فرمائی جائے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا اگرچہ تجھے کاٹ دیا جائے اور جلا دیا جائے ، والدین کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے تیرے گھر اور مال و دولت کے چھوڑنے کا کہیں تو سب کچھ چھوڑ دے ، شراب کبھی نہ پی کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے اور فرض نماز کبھی بھی جان بوجھ کر نہ چھوڑ کیونکہ جس نے ایسا کیا وہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ سے نکل گیا ۔

ابونعیم کی روایت ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی ، اللہ تعالیٰ اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیتا ہے جس میں سے اسے داخل ہونا ہوتا ہے ۔

طبرانی اور بیہقی کی روایت ہے کہ جس نے نماز چھوڑ دی گویا اس کا مال اور اہل و عیال (سب کچھ) ختم ہو گیا ۔

حاکم نے حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہِ قریش ! تم نماز ضرور ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو ، نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کے لئے تمہاری گردنیں اڑا دے گا ۔

بزاز کی روایت ہے کہ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں ، اور جس کا وضو صحیح نہیں اس کی نماز صحیح نہیں ۔

مسند احمد کی ایک مرسل روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں ، جو شخص ان میں سے تین کو پورا کرتا ہے مگر ایک کو چھوڑ دیتا ہے اسے عذاب سے کوئی چیز نہیں بچائے گی تاآنکہ وہ چاروں پر عمل کرے ، نماز ، زکوٰۃ ، روزہ اور حج ۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اصبہانی کی روایت ہے کہ جس نے عمداً نماز چھوڑ دی، اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو برباد کر دیتا ہے اور اسے اپنے ذمہ سے نکال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے۔

طبرانی کی روایت ہے کہ جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کھلم کھلا کفر کیا۔

مسندِ احمد میں روایت ہے کہ عمداً نماز کو نہ چھوڑو کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس سے اللہ اور رسول کا ذمہ ختم ہو گیا۔

ابن ابی شیبہ اور تاریخ البخاری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت ہے جس نے نماز نہ پڑھی وہ کافر ہے۔

محمد بن نصر اور ابن عبدالبر رحمہما اللہ تعالیٰ اپنی مسانید میں حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کرتے ہیں کہ جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔

ابنِ نصر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی ہے کہ جس نے نماز چھوڑ دی اس کا دین نہیں ہے۔

ابن عبدالبر نے حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ تک موقوف روایت کی ہے کہ جس نے نماز نہیں پڑھی وہ کافر ہے۔

ایک اور روایت میں ہے جو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے کہ جو نماز ادا نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں ہے اور جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔

ابن ابی شیبہ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔

محمد بن نصر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اسحٰق سے سنا، وہ کہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیثِ صحیح ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا تارکِ نماز کافر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مقدسہ سے لے کر آج تک تمام علماء کی یہ رائے ہے کہ تارکِ نماز جو بغیر کسی عذرِ شرعی کے نماز نہیں پڑھتا حتیٰ کہ نماز کا وقت نکل جاتا ہے تو وہ کافر ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جناب ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ترکِ نماز کفر ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے، فرمانِ الٰہی ہے:-

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ۔

پس ان کے بعد بُرے لوگ جانشین ہوئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کی پس عنقریب وہ غیّ میں جائیں گے مگر جس نے توبہ کی (وہ محفوظ رہے گا)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ضائع کرنے کا یہ معنی نہیں ہے کہ بالکل نماز پڑھتے ہی نہیں بلکہ یہ کہ اسے مؤخر کر کے پڑھتے ہیں۔

ضیاعِ صلوٰۃ کا کیا معنی ہے؟

امام التابعین حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ضیاع سے یہ مراد ہے کہ ظہر کی عصر کے وقت اور عصر کی مغرب کے وقت اور مغرب کی عشاء کے وقت اور عشاء کی فجر کے وقت اور فجر کی سورج کے طلوع ہونے کے وقت کے قریب پڑھی جائے، جو شخص اس طریقہ سے نمازیں پڑھتا ہو مر جائے اور اس نے توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے "غیّ" کا وعدہ فرمایا ہے جو جہنم کی ایک گہری اور عذاب سے بھرپور وادی ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(منافقون، پ ۲۸)

اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جس نے ایسا کیا پس وہ لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مفسرین کی ایک جماعت کا قول ہے بیان کردہ سے مراد نمازیں ہیں لہٰذا جو شخص نماز کے وقت اپنے مال کی وجہ سے جیسے اس کی خرید و فروخت وغیرہ میں مشغول ہو کر نماز سے غافل ہو گیا یا اپنی اولاد میں مشغول ہو کر نماز بھول گیا وہ نقصان پانے والوں میں سے ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن انسان کے سب اعمال سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا، اگر اس کی نمازیں مکمل ہوئیں تو وہ فلاح و کامرانی پا گیا اور اگر اس کی نمازیں کم ہو گئیں تو وہ خائب و خاسر ہے۔

اور فرمانِ الٰہی ہے :-

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ ۔ پس ویل ہے ان نمازیوں کے
هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۔ لئے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نمازوں کو ان اوقات سے مؤخر کر کے پڑھتے ہیں۔

مسندِ احمد کی بسندِ صحیح، طبرانی اور صحیح ابن حبان کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا جس نے ان نمازوں کو پابندی سے ادا کیا، وہ نماز اس شخص کے لئے قیامت کے دن اس کے لئے نور، حجت اور نجات ہو گی اور جس شخص نے نمازوں کو ادا نہ کیا قیامت کے دن اس کے لئے نماز نور، حجت اور نجات نہ ہو گی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

بعض علماء کا کہنا ہے، ان لوگوں کے ساتھ تارکِ نماز اس لئے اٹھایا جائے گا کہ اگر اس نے اپنے مال و اسباب میں مشغولیت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی، تو وہ قارون کی طرح ہو گیا اور اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا، اگر ملک کی مشغولیت میں نماز نہیں پڑھی تو فرعون کی طرح ہے اور اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا، اگر وزارت کی مشغولیت نماز سے مانع ہوئی تو وہ ہامان کی طرح ہے اور اسی کے ساتھ اٹھے گا، اگر تجارت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تو وہ ابی بن خلف تاجرِ مکہ کی طرح ہے اور اسی کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ساتھ اٹھایا جائے گا۔

بزاز نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے معنی پوچھے "جو لوگ اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں" تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر دیتے ہیں۔ ابو یعلیٰ نے سندِ حسن کے ساتھ مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کا قول اپنی مسند میں نقل کیا ہے۔ مصعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کی اباجان! آپ نے اللہ تعالےٰ کے اس فرمان پر غور کیا ہے "جو لوگ اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں" ہم میں سے کون ہے جو نہیں بھولتا اور اس کے خیالات منتشر نہیں ہوتے؟ انہوں نے جواب دیا اس کا مطلب یہ نہیں بلکہ اس کا مطلب نمازوں کا وقت ضائع کر دینا ہے۔

ویل کے معنی سخت عذاب ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ویل جہنم کی ایک وادی کا نام ہے، اگر اس میں دنیا کے پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی شدید گرمی کی وجہ سے پگھل جائیں اور یہ وادی ان لوگوں کا مسکن ہے جو نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور ان کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھتے ہیں، ہاں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توبہ کر لیں اور گذشتہ اعمال پر پشیمان ہو جائیں تو اور بات ہے۔

قضاءِ صلوٰۃ پر وعیدیں

صحیح ابن حبان کی روایت ہے کہ جس کی نماز قضاء ہو گئی تو گویا اس کا مال اور گھرانا تباہ ہو گیا۔

حاکم کی روایت ہے کہ جس نے بغیر کسی عذرِ شرعی کے دو نمازوں کو یکجا کیا تو وہ کبیرہ گناہوں کے دروازہ میں داخل ہوا۔

صحاحِ ستہ کی روایت ہے کہ جس کی نمازِ عصر قضا ہو گئی تو گویا اس کے اہل و عیال اور مال تباہ ہو گیا۔

ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ امام مالک

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کا قول ہے کہ اس سے مراد وقت کا نکل جانا ہے۔

نسائی کی روایت ہے کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ نماز قضا ہوگئی تو گویا اس کے اہل وعیال اور مال ومتاع سب تباہ ہوگیا اور وہ ہے نمازِ عصر۔

مسلم اور نسائی کی روایت ہے کہ یہ نمازِ عصر تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی لیکن انہوں نے اسے کھو دیا، پس تم میں سے جو شخص اسے پابندی سے پڑھتا ہے، اسے دوگنا ثواب ملتا ہے اور اس نماز کے بعد ستارے نظر آنے تک کوئی نماز نہیں ہے (مغرب کا جب وقت شروع ہوتا ہے تو بعض ستاروں پر تابندگی آجاتی ہے)

احمد، بخاری اور نسائی میں روایت ہے کہ جس نے نمازِ عصر چھوڑ دی اس کا عمل برباد ہوگیا۔

مسند احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ جس نے نمازِ عصر چھوڑ دی، عمداً بیٹھا رہا یہاں تک کہ نماز قضا ہوگئی تو بے شک اس کا عمل تباہ ہوگیا۔

ابن ابی شیبہ کی مرسل روایت ہے کہ جس نے نمازِ عصر چھوڑ دی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا اور اس کے لئے کوئی عذر بھی نہیں تھا تو گویا اس کا عمل برباد ہوگیا۔

عبدالرزاق کی روایت ہے کہ تم میں سے کسی ایک کا اہل اور مال ومتاع سے تہارہ جانا نمازِ عصر کے قضا ہوجانے سے بہتر ہے۔

طبرانی اور احمد کی روایت ہے کہ جس نے جان بوجھ کر نمازِ عصر چھوڑ دی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا تو گویا اس کے اہل وعیال اور مال برباد ہوگیا۔

شافعی اور بیہقی کی روایت ہے کہ جس کی ایک نماز فوت ہوگئی، گویا اس کا گھرانا اور مال ہلاک ہوگیا۔

بخاری میں حضرتِ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے تو بیان کرے، لوگ اپنے خواب آپ کو سنایا کرتے، ایک صبح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتلایا کہ میرے پاس دو آنے والے آئے اور انہوں نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجھے جگا کر کہا کہ ہمارے ساتھ چلیئے! میں ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم نے ایسے آدمی کو دیکھا جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا ایک بھاری پتھر لئے کھڑا تھا۔ جب وہ بھاری پتھر اس کے سر پر مارتا تو اس سونے والے کا سر ریزہ ریزہ ہو جاتا، پھر وہ پتھر اٹھا لیتا ہے اور اس آدمی کا سر صحیح ہو جاتا۔ ہے جیسا کہ پہلے تھا، وہ پھر پتھر مارتا ہے اور اس کا پہلے جیسا حشر ہو جاتا ہے، میں نے ان دونوں سے کہا سبحان اللہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھے کہا ابھی! اور چلیئے! اور چلیئے! پھر ہم ایک ایسے آدمی کے پاس آئے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ میں لوہے کی سنسی لئے کھڑا تھا اور سونے والے کے چہرے کی ایک جانب سنسی سے اس کی باچھ کو گدی کی طرف کھینچتا ہے اور اس کے نتھنوں اور آنکھوں سے بھی یہی سلوک کرتا ہے اور اس کے یہ اعضائے بدن گدی کی طرف مڑ جاتے ہیں، پھر وہ دوسری سمت سے آتا ہے اور اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جو پہلے کر چکا ہے۔

جب وہ دوسری جانب جاتا ہے تو پہلی جانب چہرہ صحیح ہو جاتا ہے پھر وہ واپس آتا ہے اور پہلی طرف سے اس کے چہرے کو وہی اذیت دیتا ہے، میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ابھی اور چلیئے اور چلیئے! ہم چل پڑے اور تنور جیسی ایک چیز دیکھی، راوی کہتا ہے کہ مجھے ایسے یاد پڑتا ہے کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا! اس میں سے ملی جلی آوازیں اور شور اٹھ رہا تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے دیکھا اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں، اچانک ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ نکلتا، جونہی یہ شعلہ نکلتا وہ شدید گھبراہٹ کے عالم میں آہ و فغاں شروع کر دیتے، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا ابھی اور چلیئے اور چلیئے! ہم پھر روانہ ہو گئے اور تب ایک ایسی نہر پر پہنچے جو میں سمجھتا ہوں کہ خون کی طرح سرخ تھی، اس میں ایک آدمی تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی بہت سے پتھر لئے کھڑا ہے، وہ اسے پتھر مارتا ہے اور وہ تیرنے لگتا ہے۔ جب بھی وہ اس کے قریب آتا ہے وہ اسے پتھر مارتا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ابھی اور چلیئے اور چلیئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہم پھر چل دیئے اور ایک ایسے بدصورت آدمی کے پاس آئے کہ تم نے اس جیسا بدصورت نہیں دیکھا ہوگا، وہ آگ بھڑکاتا ہے اور پھر اس کے ارد گرد بھاگنے لگتا ہے، میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا چلیئے اور چلیئے! ہم پھر چل پڑے اور ایسے باغ کے قریب پہنچے جس میں طویل و عریض سبزہ اور ہر قسم کے پودے، پھول وغیرہ لگے تھے اور باغ کے پیچھے ایک طویل القامت آدمی ہے جس کا سر آسمان سے چھو رہا ہے اور اس کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے بچے جمع ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اور یہ سب کون ہیں؟ ان دو فرشتوں نے مجھے کہا ابھی اور چلیئے اور چلیئے! پھر ہم نے ایک عظیم درخت دیکھا، میں نے آج تک اس جیسا طویل اور حسین درخت نہیں دیکھا ہے، انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیئے چنانچہ اس پر چڑھ کر ایک ایسے شہر میں پہنچے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا، ہم نے دروازہ کھولنے کو کہا تو ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا، وہاں ہمیں کچھ انتہائی حسین و جمیل اور کچھ انتہائی بدصورت آدمی ملے، ان دو فرشتوں نے ان آدمیوں سے کہا کہ تم جاؤ اور اس نہر میں گھس جاؤ آپ نے فرمایا تب میں نے دیکھا، ایک سفید براق نہر بہہ رہی ہے، وہ لوگ نہر کی طرف چل دیئے، جب واپس آئے تو ہم نے دیکھا ان کی بدصورتی زائل ہو چکی تھی اور وہ انتہائی خوبصورت بن گئے تھے۔

مجھ سے ان دو فرشتوں نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، آپ نے فرمایا پھر میں نے نگاہ اٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے سفید بادل کی طرح ایک محل نظر آیا انہوں نے مجھے کہا یہ آپ کا گھر ہے، میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکتوں سے نوازے، مجھ کو اجازت دو تاکہ میں اس میں داخل ہوں، انہوں نے کہا ابھی نہیں لیکن جائیں گے آپ ہی!

پھر میں نے ان سے کہا آج رات میں نے بہت سے عجائب دیکھے ہیں، یہ جو کچھ میں نے دیکھا، کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم ابھی آپ کو بتلاتے ہیں۔ پہلے جس آدمی کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے، وہ ایسا شخص ہے جو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

قرآنِ مجید پڑھ کر اس پر عمل نہیں کرتا اور فرض نمازوں سے سوجاتا ہے، ادا نہیں کرتا،
وہ آدمی جس کی باچھیں، نتھنے اور آنکھیں سینی سے گدی کی طرف موڑی جا رہی ہیں،
وہ ایسا آدمی ہے جو جھوٹ گھڑتا ہے اور جھوٹی باتیں پھیلاتا ہے اور آپ نے
تنور جیسی عمارت میں جو ننگے مرد اور عورتیں دیکھی ہیں وہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں
اور جس آدمی کو آپ نے خون کی نہر میں تیرتے اور پتھر کھاتے دیکھا ہے وہ سود خوار ہے
اور جس آدمی کو آپ نے آگ بھڑکاتے اور اس کے گرد گھومتے دیکھا ہے وہ مالک
ہے جو جہنم کا دار وغہ ہے۔ آپ نے جس طویل آدمی کو باغ میں دیکھا ہے وہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے ارد گرد جو بچے تھے وہ ایسے بچے ہیں جو بچپن ہی میں
دینِ فطرت پر فوت ہوئے ہیں،

بعض مسلمانوں نے پوچھا یا رسول اللہ! مشرکوں کے ننھے منّے فوت ہو جانے والے
بچے بھی وہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

اور جس جماعت کے لوگوں کا آپ نے ایک پہلو خوبصورت اور دوسرا پہلو
بدصورت دیکھا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال میں نیکیاں برائیاں دونوں ساتھ
لاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ ان کی غلطیوں سے درگزر فرماتا ہے۔

بزاز کی روایت میں اس طرح ہے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی قوم پر تشریف
لائے جن کے سر پتھر سے پھوڑے جا رہے تھے، جب وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے
تو پھر اپنی اصلی حالت پر آ جاتے اور یہی عذاب انہیں برابر دیا جا رہا ہے، آپ نے پوچھا
جبریل یہ کون ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز پڑھنے سے بھاری
ہو جاتے یعنی یہ نماز نہیں پڑھتے۔

مردِ مومن کی نماز

خطیب اور ابن النجار کی روایت ہے کہ نماز اسلام کی علامت
ہے جس کا دل نماز کی طرف متوجہ رہا اور اس نے تمام شرائط
کے ساتھ صحیح وقت پر اور صحیح طریقے سے نماز پڑھی، وہ مومن ہے۔

ابنِ ماجہ کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب ذو الجلال کا ارشاد ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے لئے وعدہ کر لیا ہے کہ جو شخص ان نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرے گا اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کی پابندی نہیں کرے گا، میرا اس شخص کے لئے کوئی وعدہ نہیں ہے۔

احمد اور حاکم کی روایت ہے کہ جس شخص نے یہ جان لیا کہ نماز اس پہ واجب اور ضروری ہے اور اس نے اسے ادا کیا وہ جنت میں جائے گا۔

ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ قیامت میں سب سے پہلا عمل جس کا بندے سے محاسبہ ہوگا وہ نماز ہے، اگر نمازیں صحیح ہوئیں تو وہ کامیاب و کامران ہوا اور اگر نمازوں میں نقصان نکلا تو وہ خائب و خاسر ہوا، اگر اس کے فرائض کم ہو جائیں گے تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا، دیکھو میرے بندے کی نفلی عبادت ہے اور نوافل سے اس کے فرائض کو پورا کیا جائیگا پھر سارے اعمال کا دار و مدار نماز کے معاملہ میں کامیابی اور ناکامی پر ہوگا۔

نسائی کی حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے انسان سے نماز کا محاسبہ کیا جائے گا اور سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائیگا۔

احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم میں یہ حدیث ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے انسان کی نماز کا محاسبہ ہوگا، اگر پوری ہوئیں تو انہیں مکمل لکھ دیا جائے گا اور اگر کم ہوئیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا دیکھو میرے بندے کی نفل عبادت ہے اور اس سے فرض عبادت مکمل کی جائے گی، پھر زکوٰۃ کا محاسبہ ہوگا اور اسی طرح پھر سارے اعمال کا۔

ابن عساکر کی حدیث ہے کہ پہلی وہ چیز جس کا بندے سے اول قیامت میں محاسبہ کیا جائے گا، اس کی نماز دیکھی جائے گی، اگر نماز صحیح ہوئی تو سارے اعمال صحیح ہو گئے اور اگر نماز میں نقصان ہوا تو سارے اعمال میں نقصان پایا جائے گا، پھر اللہ تعالےٰ فرشتوں سے فرمائے گا دیکھو میرے بندے کی نفلی عبادت ہے، اگر نفلی عبادت ہوگی تو اس سے فرائض پورے کیے جائیں گے، اس کے باقی فرائض کا محاسبہ ہوگا یہی اللہ تعالےٰ کی بخشش و رحمت کا طریقہ ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

طبرانی کی حدیث ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے انسان کی نمازوں کا سوال ہو گا، اگر اس کی نمازیں درست ہوئیں تو سارے اعمال درست ہوئے اور وہ نجات پا گیا، اگر اس کی نمازیں صحیح نہ ہوئیں تو وہ ناکام و نامراد ہوا۔

احمد، ابو داؤد، حاکم اور نسائی کی حدیث ہے، قیامت کے دن سب سے پہلے انسان کے سارے اعمال میں سے نماز کی پرسش ہو گی، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے کہ میرے بندے کی نمازیں دیکھو، مکمل ہیں یا نامکمل؟ اگر مکمل ہوئیں تو مکمل لکھ دیا جائے گا اور اگر کچھ کم ہوئیں تو فرمان ہو گا کیا میرے بندے کی نفل عبادت ہے؟ اگر اس کی نفل عبادت ہوئی تو حکم ہو گا کہ اس سے فرائض کو مکمل کرو، پھر اسی طرح دیگر اعمال کا محاسبہ ہو گا۔

طیالسی، طبرانی اور الضیاء فی المختارہ کی حدیث ہے کہ میرے پاس رب تعالیٰ کا پیغام لے کر جبرئیل امین آئے اور کہا رب تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص انہیں صحیح وضو سے صحیح وقت میں صحیح رکوع اور سجود سے ادا کرے گا، میرا ان نمازوں کے سبب اس سے وعدہ ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کرونگا اور جس نے مجھ سے اس عالم میں ملاقات کی کہ اس کی کچھ نمازیں کم ہیں تو میرا اس کے ساتھ وعدہ نہیں ہے، چاہوں تو اسے عذاب دوں اور چاہوں تو اس پر رحم کردوں۔

بیہقی کی حدیث ہے کہ نماز ترازو ہے، جس نے اسے پورا کیا وہ کامیاب ہے۔

دیلمی کی حدیث ہے کہ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، صدقہ اس کی کمر توڑتا ہے، اللہ کے لئے لوگوں سے محبت اور علم دوستی اسے شکست فاش دیتی ہے، جب تم یہ اعمال کرتے ہو تو شیطان تم سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ جیسے سورج کے طلوع ہونے کی جگہ غروب ہونے کی جگہ سے دور ہے۔

ترمذی، ابن حبان اور حاکم کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پانچ نمازیں پڑھو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، مال کی زکوٰۃ دو، اپنے حاکموں کی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت کو پا لو گے۔

احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل نماز کو اس کے صحیح وقت میں ادا کرنا ہے، پھر والدین سے حسنِ سلوک اور پھر راہِ خدا میں جہاد کرنا ہے۔

صحیح وقت پر نماز کی ادائیگی اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے

بیہقی نے حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کی مجھے بتلایئے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کونسا عمل پسند ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو صحیح وقت میں ادا کرنا اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس کا دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے اسی لئے جب حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کو شدید زخمی کر دیا گیا تو کسی نے آپ سے کہا امیر المؤمنین! نماز، آپ نے فرمایا بہت اچھا، بلا شبہ اس شخص کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہے جس نے نماز کو ضائع کر دیا اور آپ نے نماز پڑھی حالانکہ آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

ذہبی کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اول وقت میں نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز آسمانوں کی طرف جاتی ہے اور وہ نورانی شکل میں ہوتی ہے یہاں تک کہ عرشِ الٰہی تک جا پہنچتی ہے اور نمازی کے لئے قیامت تک دعا کرتی رہتی ہے کہ اللہ تیری حفاظت فرمائے جیسے تو نے میری حفاظت کی ہے اور جب آدمی بے وقت نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز سیاہ شکل میں اوپر آسمانوں کی طرف چڑھتی ہے۔ جب وہ آسمان تک پہنچتی ہے تو اسے بوسیدہ کپڑے کی طرح لپیٹ کر پڑھنے والے کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

ابوداؤد کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جن کی نماز اور ذکر قبول نہیں کرتا، ان میں سے ایک وہ ہے جو وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بعض علماء کا کہنا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص نماز کی پابندی کرتا ہے اسے اللہ تعالےٰ پانچ چیزوں سے سرفراز فرماتا ہے، اس سے تنگدستی ختم کر دی جاتی ہے، اسے عذابِ قبر نہیں ہوگا، نامۂ اعمال اسے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، پل صراط پر بجلی کی طرح گذر ے گا اور جنت میں بلا حساب داخل ہوگا۔

نماز میں سستی پر مصائب جو شخص نمازوں میں سستی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پندرہ مصائب میں مبتلا کرتا ہے، پانچ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔

دنیاوی مصائب یہ ہیں کہ اس کی عمر سے برکت چھین لی جاتی ہے، اس کے چہرے سے صالحین کی نشانی مٹ جاتی ہے، اس کے کسی بھی عمل کا اللہ تعالیٰ اجر نہیں دیتا، اس کی دعا آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتی، نیکوں کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا،

اور جو مصائب اسے موت کے وقت درپیش ہوں گے وہ یہ ہیں کہ وہ ذلیل ہو کر مرے گا، بھوکا مرے گا اور پیاسا مرے گا، اگر اسے دنیا کے تمام سمندر پلا دیے جائیں تو بھی اس کی پیاس نہیں بجھے گی۔

قبر کے مصائب یہ ہیں کہ قبر اس پر تنگ ہوگی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی، اس کی قبر میں آگ بھڑکائی جائے گی جس کے انگاروں پر وہ رات دن لوٹتا رہے گا، اس کی قبر میں ایک اژدہا مقرر کر دیا جائے گا جس کا نام شجاع یعنی گنجا ہوگا، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اور ان کے ناخن لوہے کے ہوں گے جن کی لمبائی ایک دن کے سفر کے برابر ہوگی، وہ کڑک دار بجلی جیسی آواز میں میت سے ہمکلام ہوگا اور کہیگا میں گنجا اژدہا ہوں، میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نمازوں کے ضیاع کے بدلے صبح سے شام تک ڈستا رہوں، صبح کی نماز کے لئے سورج نکلنے تک، نمازِ ظہر کے ضائع کرنے پر تجھے ظہر سے عصر تک عصر کی نماز کے لئے مغرب تک، مغرب کی نماز کے ضیاع پر عشاء تک اور نمازِ عشاء کے ضائع کرنے کی وجہ سے تجھے صبح تک ڈستا رہوں،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور جب وہ اسے ڈسے گا وہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جائے گا اور قیامت تک اسے طرح اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

اور جو مصائب اسے قبر سے نکلتے ہوئے حشر کے میدان میں جھیلنے ہوں گے وہ ہیں، سخت حساب، اللہ کی ناراضگی اور جہنم میں داخلہ۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ قیامت میں اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہونگی، پہلی سطر یہ ہوگی: اے اللہ کے حقوق ضائع کرنیوالے! دوسری سطر ہوگی: اے اللہ کی ناراضگی کے لئے مخصوص! اور تیسری سطر یہ ہوگی کہ جیسے تو نے اللہ کے حقوق دنیا میں ضائع کئے ہیں ایسے ہی تو آج اللہ کی رحمت سے ناامید ہوگا۔ اس حدیث میں مجموعی تعداد تو پندرہ بتائی گئی ہے مگر تفصیلاً چودہ کا ذکر ہے، شاید راوی حدیث پندرہویں بات بھول گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص اللہ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا اور اللہ تعالےٰ اسے جہنم میں جانے کا حکم دے گا وہ پوچھے گا، یا اللہ مجھے کس لئے جہنم میں بھیجا جا رہا ہے؟ رب تعالےٰ فرمائے گا کہ نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے۔

بعض محدثین سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا کہ تم یوں دعا مانگا کرو "اے اللہ! ہم میں سے کسی کو شقی اور محروم نہ بنا۔" پھر فرمایا جانتے ہو بدبخت محروم کون ہوتا ہے؟ کہا گیا کون ہوتا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو انسان تارکِ نماز ہوتا ہے۔

نیز فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے تارکینِ نماز کے منہ کالے کئے جائیں گے اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے لملم کہا جاتا ہے، اس میں سانپ رہتے ہیں، ہر سانپ اونٹ جتنا موٹا اور ایک ماہ کے سفر کے برابر طویل ہوگا، وہ بے نمازی کو ڈسے گا اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کا زہر ستر سال تک بے نمازی کے جسم میں جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا گوشت گل جائے گا۔

عمداً نماز ترک کرنے والا زانی سے بھی بدتر ہے

نیز یہ بھی مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئی اور عرض کیا اے نبی اللہ! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے اور توبہ بھی کی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگئے کہ وہ میرے گناہ کو بخش دے اور میری توبہ قبول فرمالے،

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تو نے کونسا گناہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگی کہ میں زنا کی مرتکب ہوئی اور جو بچہ پیدا ہوا میں نے اسے قتل کر دیا ہے! یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام بولے، اے بدبخت نکل جا! کہیں تیری نحوست کی وجہ سے آسمان سے آگ نازل ہو کر ہمیں نہ جلادے!

چنانچہ وہ شکستہ دل ہو کر وہاں سے چل پڑی، تب جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے موسیٰ! (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے گناہ سے توبہ کرنے والی کو کیوں واپس کر دیا ہے؟ کیا تو نے اس سے بھی زیادہ بُرا آدمی نہیں پایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے جبریل! اس عورت سے زیادہ بُرا کون ہے؟ جبریل علیہ السلام بولے کہ اس سے بُرا وہ ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے۔

بعض صالحین سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی مردہ بہن کو دفن کیا تو اس کی تھیلی بے خبری میں قبر میں گر گئی۔ جب سب لوگ اسے دفن کر کے چلے گئے تو اسے اپنی تھیلی یاد آئی، چنانچہ وہ آدمی لوگوں کے چلے جانے کے بعد بہن کی قبر پر پہنچا اور اسے کھودا، تاکہ تھیلی نکال لے، اس نے دیکھا کہ اس کی قبر میں شعلے بھڑک رہے ہیں، چنانچہ اس نے قبر پر مٹی ڈالی اور انتہائی غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا، ماں! یہ بتاؤ کہ میری بہن کیا کرتی تھی؟ ماں نے پوچھا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ وہ بولا میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔ اس کی ماں رونے لگی اور کہا تیری بہن نماز میں سستی کرتی رہتی تھی اور نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھا کرتی تھی۔

یہ تو اس کا حال ہے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھا کرتی تھی اور ان لوگوں کا کیا حال ہے جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے اور پابندی سے نماز پڑھنے کی توفیق طلب کرتے ہیں، بے شک اے رب! تو مہربان، کریم، رؤف اور رحیم ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۵۰

طبقاتِ جہنم اور ان کے عذاب

فرمانِ الٰہی ہے :-

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ۔ اس (جہنم) کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازہ کا جز مقرر ہے۔

یہاں جز سے مراد گروہ، جماعت اور فریق ہے اور دروازوں سے مراد طبقات ہیں جو اوپر نیچے بنے ہوئے ہیں۔

جہنم کا ہر طبقہ ایک گروہ کے لئے مخصوص ہے

ابن جریج کا قول ہے کہ جہنم کے طبقات سات ہیں جہنم، لظی، پھر حطمہ، پھر سعیر، پھر سقر، پھر جحیم اور پھر ہاویہ۔ پہلا طبقہ موحدین کے لئے، دوسرا یہود کے لئے، تیسرا انصاریٰ کے لئے، چوتھا صابئین کے لئے، پانچواں آتش پرستوں کے لئے، چھٹا مشرکوں کے لئے اور ساتواں منافقوں کے لئے ہے، جہنم سب سے اوپر کا طبقہ ہے اور باقی سب مذکورہ ترتیب کے ساتھ اس کے نیچے ہیں۔

اور یہ بایں معنی ہے کہ اللہ تعالےٰ ابلیس کے پیروکاروں کو سات گروہوں میں تقسیم فرمائے گا اور ہر گروہ اور فریق جہنم کے ایک طبقہ میں رہے گا، اس کا سبب یہ ہے کہ کفر اور گناہوں کے مراتب چونکہ مختلف ہیں اس لئے جہنم میں دخول کے لئے ان کے درجات بھی مختلف ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سات طبقات کو انسان کے سات اعضائے بدن کے مطابق بنایا گیا ہے، اعضا یہ ہیں آنکھ، کان، زبان، پیٹ، شرمگاہ اور پیر، کیونکہ یہی اعضاء گناہوں کا مرکز ہیں اسی لئے ان کے وارد ہونے کے دروازے بھی سات ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہنم کے اوپر نیچے (تہ بہ تہ) سات طبقات ہیں لہذا پہلے پہلا بھرا جائے گا، پھر دوسرا، پھر تیسرا، اسی طرح سب طبقات بھرے جائیں گے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ترمذی نے حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں ایک دروازہ اس شخص کے لئے ہے جس نے میری امت پر تلوار سونتی۔

آتشِ جہنم کی ہولناکیاں

طبرانی نے اوسط میں روایت لکھی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ جبریل علیہ السلام ایسے وقت میں تشریف لائے کہ اس وقت میں اس سے قبل کسی وقت میں نہیں آتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا جبریل! کیا بات ہے؟ میں تم کو متغیر دیکھ رہا ہوں؟ جبریل نے عرض کی میں اس وقت آپ کے پاس آیا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کو دہکا دینے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا جبریل! مجھے اس آگ یا جہنم کے بارے میں بتلاؤ! جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حکم دیا اور اس میں ایک ہزار سال تک آگ دہکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی، پھر اسے ہزار سال تک مزید بھڑکانے کا حکم ملا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر اسے حکمِ خداوندی سے ہزار سال تک اور بھڑکایا گیا تا آنکہ وہ بالکل سیاہ ہو گئی، اب وہ سیاہ اور تاریک ہے، نہ اس میں چنگاری روشن ہوتی ہے اور نہ ہی اس کا بھڑکنا ختم ہوتا ہے اور نہ اس کے شعلے بجھتے ہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبیٔ برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے، اگر سوئی کے ناکے کے برابر بھی جہنم کو کھول دیا جائے تو تمام اہلِ زمین فنا ہو جائیں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، اگر جہنم کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ دنیا والوں پر ظاہر ہو جائے تو زمین کی تمام مخلوق اس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے ہلاک ہو جائے اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر جہنم کے زنجیروں کا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک حلقہ جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ذکر کیا ہے، دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور وہ حلقہ تحت الثریٰ میں جا ٹھہرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا بس جبریل بس، اتنا تذکرہ ہی کافی ہے میرے لئے یہ بات انتہائی پریشان کن ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو دیکھا، وہ رو رہے ہیں، آپ نے فرمایا جبریل! تم کیوں روتے ہیں حالانکہ تمہارا تو اللہ کے ہاں بہت بڑا مقام ہے۔ جبریل نے کہا میں کیوں نہ روؤں؟ میں ہی رونے کا زیادہ حقدار ہوں، کیا خبر علمِ خدا میں میرا اس مقام کے علاوہ کوئی اور مقام ہو، کیا خبر کہیں مجھے ابلیس کی طرح نہ آزمایا جائے، وہ بھی تو فرشتوں میں رہتا تھا اور کیا خبر مجھے ہاروت و ماروت کی طرح آزمائش میں نہ ڈال دیا جائے، تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام دونوں اشکبار ہو گئے اور یہ اشکباری برابر جاری رہی یہاں تک کہ آواز آئی اے جبریل! اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کر لیا ہے، پس اس کے بعد جبریل علیہ السلام آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر انصار کی ایک جماعت سے گزر ہوا جو ہنس رہے تھے اور فضول باتوں میں مصروف تھے، آپ نے فرمایا تم ہنستے ہو حالانکہ تمہارے پیچھے جہنم ہے جسے میں جانتا ہوں، اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے، تم کھانا پینا چھوڑ دیتے اور پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اور انتہائی مصائب برداشت کر کے اللہ کی عبادت کرتے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، میرے بندوں کو ناامید نہ کرو، آپ خوشخبری دینے والے بنا کر بھیجے گئے ہیں، لوگوں کو مصائب میں ڈالنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے، پس

www.muftiakhtarrazakhan.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہِ راست پر گامزن رہو اور رحمتِ خداوندی سے امید رکھو۔

احمد کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے کہا میں نے کبھی بھی میکائیل کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، اس کی کیا وجہ ہے؟ جبریل نے کہا کہ جب سے پیدا کیا گیا ہے میکائیل علیہ السلام کبھی نہیں مسکرائے۔

مسلم شریف میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کو ستر ہزار لگام دے کر لایا جائے گا اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۵۱

عذابِ جہنم

ابو داؤد، نسائی اور ترمذی کی روایت ہے، جب اللہ تعالٰی نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ جنت اور اس میں جو کچھ میں نے جنتیوں کے لئے تیار کیا ہے اسے دیکھ آؤ، جبریل علیہ السلام نے آکر جنت اور اس میں رہنے والوں کے لئے تیار شدہ نعمتوں کو دیکھا اور بارگاہِ الٰہی میں جاکر عرض کیا، تیرے عزت و جلال کی قسم! جو بھی اس کا تذکرہ سنے گا اس میں آنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالٰی نے حکم دیا اور جنت پر مصائب طاری کر دئیے گئے، پھر اللہ تعالٰی نے فرمایا جاؤ اور دیکھو کہ میں نے جنت میں آنے والوں کے لئے کیا انتظام کیا ہے؟ جبریل جنت کی طرف آئے تو دیکھا کہ وہ مصائب میں چھپا دی گئی ہے چنانچہ جبریل واپس آ گئے اور کہا مجھے تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی نہیں جائے گا۔

پھر اللہ تعالٰی نے فرمایا جاؤ جہنم اور اس میں پہنچنے والوں کے لئے میں نے جو کچھ تیار کیا ہے اسے دیکھو، جبریل نے جہنم کو دیکھا اس کی آگ ایک دوسری آگ کو روند رہی تھی، جبریل علیہ السلام واپس آ گئے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی تیری عزت کی قسم! جو بھی اس کا تذکرہ سنے گا اس میں نہیں آئے گا، اللہ تعالٰی نے حکم دیا اور جہنم کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا۔ رب تعالٰی نے جبریل سے فرمایا اب جاؤ اور اسے دیکھو، جبریل آئے، جہنم کو دیکھا اور واپس جاکر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی، تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ کوئی بھی اس میں گرنے سے نہیں بچے گا۔

بیہقی نے حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے،

www.muftiakhtarrazakhan.com

انہوں نے فرمانِ الٰہی :-

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۔ بے شک جہنم محلوں جیسی چنگاریاں پھینکتی ہے ۔

کی تشریح میں فرمایا، یہ نہیں کہتا کہ وہ درختوں جتنی بڑی چنگاریاں پھینکتی ہے بلکہ قلعوں اور شہروں جتنی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکتی ہے ۔

احمد، ابنِ ماجہ، صحیح ابن حبان اور حاکم کی روایت ہے کہ وَیل جہنم کی ایک وادی ہے، کافر اس میں چالیس سال برابر گرتا چلا جائے گا مگر اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا ۔

ترمذی کی روایت ہے کہ وَیل جہنم کی ایک وادی ہے، کافر ستر سال میں بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا ۔

(دونوں روایتوں میں گہرائی تک پہنچنے کی مدت کا فرق ہے، دونوں کا مقصد یہ ہے کہ اس کی گہرائی بہت ہی زیادہ ہے جو برسوں میں طے ہو گی)

جُبّ الحزن کا عذاب

ابنِ ماجہ اور ترمذی کی حدیث ہے، آپ نے فرمایا کہ جُبّ الحزن سے اللہ کی پناہ مانگو، صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جبّ الحزن کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا جہنم کی ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی دن میں چار مرتبہ پناہ مانگتا ہے ۔ پوچھا گیا حضور ! اس میں کون جائیں گے ؟ آپ نے فرمایا وہ ریاکار قاریوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال کی نمائش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ ناپسند ایسے قاری ہیں جو ظالم حاکموں سے میل جول رکھتے ہیں ۔

طبرانی کی روایت ہے کہ جہنم میں ایک ایسی وادی ہے کہ جہنم اس وادی سے دن میں چار مرتبہ پناہ مانگتا ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ریاکاروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۔

ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر وادی میں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار سوراخ ہیں، ہر سوراخ میں ایک سانپ ہے جو دوزخیوں کے چہروں کو ڈستا رہتا ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں بہ منکر السند حدیث نقل کی ہے کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار گھر ہیں، ہر گھر میں ستر ہزار مکان ہیں، ہر مکان میں ستر ہزار کنوئیں ہیں، ہر کنوئیں میں ستر ہزار اژدہے ہیں، ہر اژدہا کی باچھوں میں ستر ہزار بچھو ہیں، کافر اور منافق ان تمام کا عذاب پائے بغیر نہیں رہیگا۔

ترمذی میں منقطع السند روایت ہے کہ جہنم کے کنارے سے عظیم چٹان لڑھکائی جاتی ہے اور ستر سال گذرنے کے باوجود بھی وہ جہنم کی گہرائی تک پہنچ نہیں پاتی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے جہنم کو اکثر یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی سخت، اس کی گہرائی بے حد ہے اور اس میں لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔

بزاز، ابویعلیٰ، صحیح ابن حبان اور بیہقی کی روایت ہے کہ اگر جہنم میں پتھر پھینکا جائے اور اسے نیچے جاتے ہوئے ستر سال گذر جائیں، تب بھی وہ اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔

مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم نے ایک دھماکہ سنا۔ حضور نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا تھا؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ پتھر تھا جسے اللہ تعالےٰ نے ستر سال پہلے جہنم میں ڈالا تھا ابھی بھی وہ اس کی گہرائی تک پہنچ سکا ہے۔

طبرانی میں حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہولناک آواز سنی، جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے پوچھا، جبریل یہ کیسی آواز تھی؟ جبریل نے عرض کیا، یہ چٹان تھی جسے ستر سال پہلے جہنم کے کنارے سے گرایا گیا تھا اور وہ ابھی جہنم کی گہرائی تک پہنچی ہے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کو بھی اس کی آواز سنا دی جائے، اس کے بعد کسی نے وصال تک آپ کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔

احمد اور ترمذی کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، اگر اس جتنا سیسہ آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے تو زمین و آسمان کی پانچسو سالہ سفر کی دوری کے باوجود رات سے پہلے پہلے یہ زمین پر آجائے اور اگر اسے جہنم کے کنارے سے جہنم میں پھینکا جائے تو چالیس سال گذرنے سے پہلے اس کی گہرائی تک نہ پہنچ سکے۔

احمد، ابو یعلیٰ اور حاکم کی روایت ہے کہ اگر جہنم کا ہتھوڑا جو لوہے سے تیار کیا ہوا ہے، زمین پر رکھ دیا جائے اور جن و انسان مل کر اسے اٹھانا چاہیں تو اسے اٹھا نہیں سکیں گے۔

حاکم کی روایت ہے کہ اگر پہاڑ پر ہتھوڑے کی ایک ضرب لگائی جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت بن جائے۔

ابن ابی الدنیا کی روایت ہے کہ اگر جہنم کا ایک پتھر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ اس کی گرمی سے پگھل جائیں۔

حاکم کی ایک روایت ہے کہ زمینیں سات ہیں اور ہر زمین کا دوسری زمین کے درمیان پانچسو سال کے سفر کے برابر فاصلہ ہے، سب سے اوپر والی زمین مچھلی کی پشت پر ہے جس نے اپنی دونوں آنکھیں آسمان سے ملائی ہوئی ہیں، مچھلی چٹان پر ہے اور چٹان فرشتے کے ہاتھ میں ہے، دوسری زمین ہوا کا قید خانہ ہے، جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی ہلاکت کا ارادہ فرمایا تو ہوا کے خازن کو فرمایا کہ ان پر ہوا بھیج جو ان کو ہلاک کر دے، خازن نے عرض کیا یا اللہ! میں ان پر بیل کے نتھنوں کے برابر ہوا بھیجوں گا رب ذوالجلال نے فرمایا تب تو دنیا کی تمام مخلوق ہلاک ہو جائے گی اور یہ سب کے لئے کافی ہو گی، ان پر انگوٹھی کے سوراخ کے برابر ہوا بھیجو اور یہی وہ ہوا ہے جس کے متعلق ارشادِ الٰہی ہے:۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ — اس نے کسی چیز کو نہیں چھوڑا جس کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ وہ آئی مگر اسے بوسیدہ ہڈی کی طرح کر دیا۔

تیسری زمین میں جہنم کے پتھر ہیں، چوتھی میں جہنم کا گندھک ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! جہنم کے لئے بھی گندھک ہے؟ آپ نے فرمایا بخدا اس میں گندھک کی کئی وادیاں ہیں، اگر ان میں بلند و بالا مستحکم پہاڑ ڈالے جائیں تو نرم ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائیں، پانچویں میں جہنم کے سانپ ہیں جن کے منہ غاروں کی طرح ہیں جب وہ کافر کو ایک مرتبہ ڈسیں گے تو اس کی ہڈیوں پر گوشت باقی نہیں رہیگا۔

چھٹی میں جہنم کے بچھو ہیں جن میں سب سے چھوٹا بچھو بھی پہاڑی خچر کے برابر ہے وہ جب کافر کو ڈسے گا تو کافر جہنم کی شدت اور گرمی کو بھول جائے گا۔

ساتویں میں ابلیس لوہے سے جکڑا ہوا ہے، اس کا ایک ہاتھ آگے اور ایک پیچھے ہے، جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسے کسی بندے کے لئے چھوڑ دے تو اسے چھوڑ دیتا ہے۔

احمد، طبرانی، صحیح ابن حبان اور حاکم کی روایت ہے کہ جہنم میں بختی اونٹوں کی گردنوں جیسے سانپ ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک ڈستا ہے تو اس کی گرمی ستر سال کے راستے کی دوری سے محسوس کی جاتی ہے اور جہنم میں پہاڑی خچروں جیسے بچھو ہیں، جب وہ ڈستے ہیں تو ان کی گرمی چالیس سال کی دوری سے محسوس کی جاتی ہے۔

ترمذی، صحیح ابن حبان اور حاکم کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانِ الٰہی "كَالْمُهْلِ" کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ زیتون کے تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا، جب وہ ان کے چہروں کے قریب آئے گا تو ان کے چہرے کی کھال بالوں سمیت ادھڑ کر اس میں گر جائے گی۔

ترمذی کی روایت ہے کہ گرم پانی ان کے سروں پر ڈالا جائے گا تو وہ شدید گرم پانی ان کے سروں سے گزر کر ان کے پیٹ میں اس انداز سے ہوگا اور جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہوگا اسے باہر نکال دے گا یہاں تک کہ اسی شدت سے ان کے پیروں سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بہہ نکلے گا اور ان کے وجود کی چربی ختم کر دے گا، پھر دوبارہ اسے ویسے ہی ڈالا جائیگا اور بار بار انسانوں کو بھی ہیئتِ اولیٰ پر کیا جاتا رہے گا۔

ضحاک کا قول ہے کہ حمیم وہ گرم پانی ہے جو زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت سے جہنمیوں کو پلانے کے وقت تک برابر گرم ہو رہا ہے اور پھر انہیں پلانے کے ساتھ ان کے سروں پر بھی ڈالا جائے گا۔

ایک قول یہ ہے کہ وہ جہنم کے گڑھوں میں جمع ہونیوالے جہنمیوں کے آنسو ہوں گے جو انہیں پلائے جائیں گے، اور بھی مختلف اقوال ہیں۔

قرآنِ پاک میں اسی پانی کا ذکر ہے، ارشادِ الٰہی ہے :۔

وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآئَہُمْ۔	اور وہ گرم پانی پئیں گے جو ان کی انتڑیاں کاٹ دیگا۔

احمد، ترمذی اور حاکم کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمانِ الٰہی کے بارے میں :

وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ یَّتَجَرَّعُہٗ وَلَا یَکَادُ یُسِیْغُہٗ۔	اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور اسے گلے سے اتار نہیں سکے گا۔

فرمایا کہ دوزخی اسے اپنے منہ کے قریب لائے گا تو اس کی بدبو کی وجہ سے اسے سخت ناپسند کرے گا مگر جب پیاس کے مارے منہ کے اور زیادہ قریب لائے گا تو اس کا منہ بھن جائے گا اور اس کے سر کی کھال بالوں سمیت اس میں گر جائے گی اور جب وہ اسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا تو وہ اس کی انتڑیاں کاٹ کر باہر نکال دیگا چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے :۔

وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی	اور جب وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی کی جائے گی ایسے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

الْوُجُوْہُ الاٰیۃ

پانی کے ساتھ جو گلے ہوئے تانبے جیسا ہوگا جو ان کے دہنوں کو بھون ڈالے گا، وہ بہت برا پینا ہے۔

جہنم کا بدبودار پانی

احمد اور حاکم کی روایت ہے کہ اگر جہنم کے بدبودار پانی کا ڈول دنیا میں گرا دیا جائے تو تمام مخلوق اس کی بدبو سے پریشان ہو جائے، اس پانی کا نام غساق ہے جس کا فرمانِ الٰہی میں بھی ذکر ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ "پس چکھو گرم پانی اور غساق کو" اور جہنمیوں کے مشروب کے متعلق ارشاد فرمایا" مگر گرم پانی اور غساق ہوگا، غساق کے معنی میں کچھ اختلاف ہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اس سے مراد وہ مواد ہے جو جہنمیوں کے چمڑوں سے بہے گا اور بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ اس سے مراد ان کی پیپ ہے۔ حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ وہ جہنم کا ایک کنواں ہے جس میں ہر زہریلی چیز جیسے سانپ بچھو وغیرہ کا زہر بہہ کر آئے گا اور وہاں جمع ہوتا رہے گا پھر کافر کو وہاں لایا جائے گا اور اسے اس میں غوطہ دیا جائے گا، جب وہ نکلے گا تو اس کا چمڑہ اور گوشت گر چکا ہوگا اور اس کے پیروں اور ٹانگوں کے پیچھے چمٹا ہوا گھسٹتا ہوا آئے گا جیسے آدمی اپنے کسی کپڑے کو گھسیٹتا ہوا لاتا ہے۔

ترمذی کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر یہ کہ مسلمان ہو کر مرو۔

اور فرمایا کہ زقوم کا اگر ایک قطرہ زمین پر ڈال دیا جائے تو مخلوق پر زندگی گذارنا دوبھر ہو جائے، اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی غذا ہی زقوم ہو گی۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں، اس کا کیا حال ہوا جس کا زقوم کے سوا کوئی کھانا نہیں ہوگا۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح روایت کے ساتھ مروی ہے انہوں نے فرمانِ الٰہی:

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وَطَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ۔ اور کھانا گلے میں پھنس جانیوالا۔

کی تفسیر میں فرمایا کہ اس میں کانٹے ہوں گے جو حلق پکڑ لیں گے، نہ اوپر آئیں گے اور نہ نیچے پیٹ میں اتریں گے۔

بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ کافر کے کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کے تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔

احمد کی روایت ہے کہ کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی ران بیضاء پہاڑ کی مثل ہوگی اور جہنم میں اس کی بیٹھک قدید اور مکہ معظمہ کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہوگی یعنی تین دن کے سفر کے برابر، اس کے چمڑے کی موٹائی بیالیس یمنی ہاتھ ہوگی یا بیالیس عجمی ہاتھ، ابن حبان نے پہلے قول کو ترجیح دی ہے۔

مسلم کی روایت ہے کہ کافر کی داڑھ یا دانت احد پہاڑ جیسا ہوگا اور اس کے چمڑے کی موٹائی تین دن کے سفر کے برابر ہوگی۔

ترمذی کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن کافر کی داڑھ اُحد کے برابر ہوگی، اس کی ران بیضاء کے برابر اور جہنم میں اسکی بیٹھک تین دن کے سفر کے برابر ہوگی جیسے زبدہ اور مدینہ کا درمیانی فاصلہ ہے۔

احمد کی روایت ہے قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ جیسی ہوگی، اس کے چمڑے کی موٹائی ستر ہاتھ ہوگی، اس کا بازو بیضاء پہاڑ جیسا اور اس کی ران ورقان جیسی اور جہنم میں اس کی بیٹھک میرے اور زبدہ کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہوگی، ایک روایت میں ہے کہ جہنم میں اس کی بیٹھک تین دن کے سفر کے برابر ہوگی جیسے زبدہ ہے۔

احمد، ترمذی اور طبرانی کی روایت ہے، جسے حافظ منذری نے اچھی سند والی حدیث کہا ہے اور ترمذی نے اسے فضیل بن یزید سے نقل کیا ہے کہ کافر جہنم میں ایک یا دو فرسخ کے برابر لمبی زبان جہنم میں کھینچتا پھرے گا اور لوگ اسے روندتے ہوں گے، ایک فرسخ تین میل کے قریب ہوتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فضل بن یزید نے ابی العجلان سے روایت کی ہے کہ کافر قیامت میں دو فرسخ لمبی زبان کھینچ رہا ہوگا اور لوگ اسے روند رہے ہوں گے۔

بیہقی وغیرہ کی روایت ہے کہ جہنمیوں کے جسم جہنم میں بہت بڑے کر دئے جائیں گے یہاں تک کہ اس کے کان کی لو سے اس کے کندھے تک سات سو سال کے سفر کا فاصلہ ہوگا، اس کی کھال کی موٹائی ستر ہاتھ اور اسکی داڑھ جبل احد کے برابر ہوگی۔

احمد اور حاکم نے بسند صحیح مجاہد سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جانتے ہو جہنمیوں کے جسم کتنے عظیم ہوں گے ؟ میں نے کہا نہیں، تب انہوں نے کہا ہاں بخدا تم نہیں جانتے کہ اس کے کان کی لو اور ان کے کندھے کے درمیان ستر سال کے سفر کا فاصلہ ہوگا، اس کی وادیوں میں خون اور پیپ رواں ہوگی، میں نے کہا نہریں ہوں گی تو انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ وادیاں ہوں گی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۵۲

گناہوں سے خوفزدہ ہونیکی فضیلت

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ گناہوں سے متنبہ کرنیوالی باتوں میں خوفِ الٰہی، اس کے انتقام کا اندیشہ، اس کی ہیبت اور شان وشوکت، اس کے عذاب کا ڈر اور اس کی گرفت بہت نمایاں حیثیت رکھتی ہیں، فرمانِ الٰہی ہے کہ "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس امر سے ڈریں کہ انہیں فتنہ یا دردناک عذاب پہنچے"۔

مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف لائے جو نزع کے عالم میں تھا، آپ نے فرمایا اپنے آپ کو کس عالم میں پاتے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ کی رحمت کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں سے خوفزدہ ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ کسی بندے کے دل میں ایسی دو باتیں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ اس بندے کی امید پوری کر دیتا ہے اور گناہوں کے خوف سے اسے بے نیاز کر دیتا ہے۔

وہب ابن الورد سے مروی ہے، حضرتِ عیسٰی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جنت کی محبت اور جہنم کا خوف مصیبت کے وقت صبر دیتا ہے اور یہ دو چیزیں دنیاوی لذتوں، خواہشات اور نافرمانیوں سے دور کر دیتی ہیں۔

جناب حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے بخدا تم سے پہلے ایسے لوگ ہو گزرے ہیں جو گناہوں کو اتنا عظیم سمجھتے تھے کہ وہ بے حد وحساب سونے چاندی کی بخششوں کو بھی اپنے ایک گناہ سے نجات کا ذریعہ نہیں سمجھتے تھے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جو کچھ میں سنتا ہوں، کیا تم سنتے ہو؟ آسمان چرچراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ چرچرائے، ربِ ذوالجلال کی قسم آسمان میں چار انگل جگہ نہیں ہے جس میں فرشتہ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز، قیام کرنے والا یا رکوع کرنے والا نہ ہو، جو کچھ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور نکل جاتے یا پہاڑوں پر چڑھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کے شدید انتقام اور ہیبت و جلال کے خوف سے اللہ تعالیٰ کی پناہ ڈھونڈتے۔

ایک روایت میں جناب بکر بن عبداللہ المزنی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو لوگ ہنستے ہوئے گناہ کرتے ہیں، وہ روتے ہوئے جہنم میں جلئے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر مومن اللہ تعالےٰ کے تیار کردہ تمام عذابوں کو جانتا تو کبھی بھی جہنم سے بے خوف نہ ہوتا۔

صحیحین میں ہے، جب یہ آیت نازل ہوئی :۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا

تو آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا اے گروہِ قریش! اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کو خرید لو، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے معاملات میں کسی چیز سے بے پروا نہیں کرونگا، اے بنی عبدِ مناف (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار) میں تمہیں احکامِ خداوندی میں سے کسی چیز سے بے پروا نہیں کرونگا! اے عباس! (رسولِ خدا صلی اللہ علیہ کے چچا) میں آپ کو اللہ تعالےٰ کے عذاب سے کسی چیز سے بے پروا نہیں کرونگا اے صفیہ! (رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی) میں تم کو اللہ کے سامنے کسی چیز سے بے پروا نہیں کرونگا۔ اے فاطمہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی) میرے مال سے جو چاہے مانگ لو مگر میں اللہ کے سامنے تمہیں کسی چیز سے بے پروا نہیں کرونگا۔

حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی :۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝

اور جو لوگ اللہ کی عطا کردہ چیزوں سے دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ وہ شخص ہے جو زنا کرتا ہے، چوری کرتا ہے، شراب پیتا ہے مگر خوفِ خدا بھی رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا اے ابوبکر کی بیٹی! ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، صدقہ دیتا ہے مگر اس بات سے ڈرتا ہے کہ کہیں وہ نامقبول نہ ہوں۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کہا گیا، اے ابوسعید! تمہاری کیا رائے ہے، ہم ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھتے ہیں جو ہمیں رحمتِ خداوندی سے امیدیں وابستہ رکھنے کی ایسی باتیں سناتے ہیں کہ ہمارے دل خوشی سے اڑنے لگتے ہیں، آپ نے فرمایا بخدا تم اگر ایسی قوم میں بیٹھتے جو تمہیں خوفِ خدا کی باتیں سناتے اور تم کو عذاب الٰہی سے ڈرتے یہاں تک کہ تم امن پالو، وہ تمہارے لیے بہتر ہے اس چیز سے کہ تم ایسے لوگوں میں بیٹھو جو تم کو بے خوفی اور امید میں رکھیں یہاں تک کہ تم کو خوف آگھیرے۔

فاروقِ اعظم اور خشیتِ الٰہی

حضرتِ فاروقِ اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب نیزہ سے زخمی کر دیا گیا اور ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹے! میرا چہرہ زمین پر رکھ دو افسوس اور شدید افسوس! اگر اللہ نے مجھ پر رحم نہ فرمایا۔ حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا امیر المؤمنین! آپ کو کس چیز کا خوف ہے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے فتوحات کرائیں، شہر آباد کرائے، انہوں نے کہا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مجھے برابر ہی میں چھوڑ دیا جائے یعنی نہ نقصان اور نہ نفع دیا جائے۔

حضرتِ زین العابدین بن علی بن حسن رضی اللہ عنہم جب وضو سے فارغ ہوتے تو کانپنے لگ جاتے۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا تم پر افسوس ہے، تمہیں پتہ نہیں میں کس کی بارگاہ میں جا رہا ہوں اور کس سے مناجات کا ارادہ کر رہا ہوں۔

حضرتِ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا خوفِ خدا نے مجھے کھانے پینے سے روک دیا، اب مجھے کھانے پینے کی خواہشات نہیں ہوتیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

صحیحین کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سات آدمیوں کا ذکر کیا کہ جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا تو انہیں اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا، ان میں سے ایک وہ آدمی ہے جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور وعید کو یاد کیا اور اپنے قصور یاد کرکے خوفِ الٰہی سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، اور خوفِ الٰہی کی وجہ سے وہ نافرمان اور گناہوں سے کنارہ کش ہوگیا۔

عذابِ جہنم سے محفوظ دو آنکھیں

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو آدھی رات میں اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جس نے راہِ خدا میں نگہبانی کرتے ہوئے رات گذاری۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی مگر جو آنکھ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رک گئی، جو آنکھ راہِ خدا میں بیدار رہی اور جس آنکھ سے خوفِ الٰہی کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکلا وہ رونے سے محفوظ رہے گی۔

خوفِ الٰہی سے رونے والا جہنم سے آزاد ہے

ترمذی نے حسن اور صحیح کہہ کر حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے خوف سے رو یا یہاں تک کہ دودھ دوبارہ تھن میں لوٹ آئے اور راہِ خدا کا غبار اور دھواں یکجا نہیں ہوں گے۔

حضرتِ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ہزار دینار راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مجھے خوفِ خدا سے ایک آنسو بہالینا زیادہ پسند ہے۔

جناب عون بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے یہ روایت ملی ہے کہ انسان کے خوفِ خدا سے بہنے والے آنسو انسان کے جسم کے جس حصہ پر بھی لگتے ہیں،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس حصہ کو اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام کر دیتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینۂ انور رونے کی وجہ سے ایسے جوش مارتا تھا جیسے ہانڈی ابلتی اور جوش مارتی ہے (یعنی جیسے بھڑکتی آگ پر ہانڈی جوش مارتی ہے)

کِندی کا قول ہے کہ خوفِ خدا سے رونے والے کا ایک آنسو سمندروں جیسی طویل و عریض آگ کو بجھا دیتا ہے۔

ابنِ سماک کی اپنے نفس کو سرزنش

جناب ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ اپنے نفس کو سرزنش کرتے اور فرماتے کہ کتنے کو تو زاہدوں جیسی باتیں کرنے ہو اور عمل منافقوں جیسا کرتے ہو اور اس کجروی کے باوجود جنت میں جانے کا سوال کرتے ہو، دور ہو! دور ہو! جنت کے لئے دوسرے لوگ ہیں جن کے اعمال ہمارے اعمال سے قطعی مختلف ہیں۔

حضرتِ جعفر کی نصیحتیں

حضرتِ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرتِ جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں میں حاضر ہوا اور عرض کی اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لختِ جگر! مجھے وصیت کیجئے! آپ نے فرمایا سفیان! جھوٹے میں مروت نہیں ہوتی، حاسد میں خوشی نہیں ہوتی، غمگین میں بھائی چارہ نہیں ہوتا اور بد خلق کے لئے سرداری نہیں ہوتی۔ میں نے کہا اے رسولِ خدا کے فرزند! کچھ اور نصیحت فرمائیے! آپ نے فرمایا اے سفیان! اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں سے رک جا تو عابد ہو گا، اللہ کی تقسیم پر راضی ہو تو مسلمان ہو گا، جیسی تم لوگوں سے دوستی چاہتے ہو تم بھی ان کے ساتھ ویسی دوستی رکھو، تب تم مومن ہو گے، بروں سے دوستی نہ رکھو ورنہ تو بھی برے عمل کرنے لگے گا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ آدمی اپنے دوست کے طریقہ پر ہوتا ہے تم یہ دیکھو کہ تمہاری دوستی کس سے ہے" اور اپنے کاموں میں ان لوگوں سے مشورہ لو جو خوفِ خدا رکھتے ہوں، میں نے عرض کیا اے رسولِ خدا کے فرزند! کچھ اور نصیحت کیجئے! آپ نے فرمایا جو بغیر قبیلہ کے عزت اور بغیر حکومت کے ہیبت چاہے اسے چاہئے کہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

خدا کی نافرمانی کی ذلت سے نکل کر اللہ کی فرمانبرداری میں آجائیے۔
میں نے کہا اے رسولِ خدا کے فرزند! کچھ اور نصیحت فرمائیے! آپ نے فرمایا مجھے میرے والد نے تین بہترین ادب کی باتیں سکھلائیں اور فرمایا اے بیٹے! جو بروں کی صحبت اختیار کرتا ہے، سلامت نہیں رہتا، جو بری جگہ جاتا ہے متہم ہوتا ہے اور جو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا شرمندگی اٹھاتا ہے۔

ابنِ مبارک رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے وہیب بن الورد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، کیا وہ عبادت کا مزہ پاتا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں اور معصیت کا ارادہ کرنے والا بھی نہیں۔

امام ابو الفرج بن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ خوف خواہشاتِ نفسانی کو جلانے والی آگ ہے، جس قدر یہ آگ شہوات کو جلائے گی اور گناہوں سے روکے گی، اس قدر یہ بہترین ہوگی، اسی طرح جس قدر یہ خوف عبادت پر برانگیختہ کریگا اسی قدر یہ بہترین ہوگا اور خوف صاحبِ عزت کیسے نہیں ہوگا، اسی سے ہی تو پاکدامنی، تقویٰ، پرہیزگاری، مجاہدات اور ایسے عمدہ اعمال کا ظہور ہوتا ہے، جن سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے جیسا کہ آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:-

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ۔	ان لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

اور فرمانِ الٰہی ہے:-

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ۔	اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرا۔

نیز فرمانِ الٰہی ہے:-

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

خَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ — اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔

مزید ارشاد ہوا :-

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔ — اور جو شخص اپنے پروردگار کے آگے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے، اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

اور ارشاد فرمایا :-

سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی۔ — البتہ نصیحت حاصل کرے گا جو شخص ڈرتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا — سوائے اس کے نہیں کہ اللہ کے بندوں میں سے عالم ڈرتے ہیں۔

اور ہر وہ آیت یا حدیث جو علم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے وہ خوف کی فضیلت پر بھی دلالت کرتی ہے کیونکہ خوف علم ہی کا ثمرہ ہے۔

ابن ابی الدنیا کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خوفِ خدا سے بندے کا جسم کانپتا ہے اور اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے سوکھے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مجھے عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کرتا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے امن میں (بے خوف) ہوتا ہے تو میں قیامت کے دن خوفزدہ کرونگا اور اگر دنیا میں وہ مجھ سے ڈرتا ہے تو میں اسے قیامت کے دن بے خوف کردونگا۔

ابوسلیمان الدرانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ہر وہ دل جس میں خوفِ خدا نہیں ہے، ویرانہ ہے اور فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّهٗ لَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰهِ — پس خدا کی تدبیر سے بے خوف

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۔	نہیں ہوتے ہیں مگر خسارہ پانیوالی قوم ہی بے خوف ہوتی ہے۔

باب ۵۳

فضائلِ توبہ

توبہ کی فضیلت میں بہت سی آیات وارد ہیں، فرمانِ الٰہی ہے :-

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔	اور توبہ کرو اللہ کی طرف اے مومنو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اور فرمایا :-

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ	اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہیں پکارتے اور ناحق کسی انسان کو قتل نہیں کرتے جس کے قتل کو اللہ نے حرام کر دیا ہے اور زنا نہیں کرتے اور جو کوئی یہ کام کرے گا سخت مصیبت سے ملاقات کرے گا قیامت کے دن اسے دگنا عذاب دیا جائے گا اور رسوائی کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہیگا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کئے بس یہ لوگ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا۔

اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو کوئی توبہ کرے اور اچھے عمل کرے پس بیشک وہ رجوع کرتا ہے اللہ کی طرف رجوع کرنا۔

توبہ کے متعلق بہت سی احادیث ہیں۔ مسلم کی ایک حدیث ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو رات میں وسیع کرتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والے توبہ کریں اور وہ ان کی توبہ قبول فرمائے اور اسی طرح دن کو اپنا دستِ رحمت دراز فرماتا ہے تاکہ رات کے گناہگاروں کی توبہ قبول فرمائے یہاں تک کہ مغرب سے سورج طلوع ہوگا (روزِ قیامت تک)

ترمذی کی حدیث ہے، مغرب کی طرف ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کے سفر کے برابر ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت سے توبہ کے لئے کھولا ہے اور اسے بند نہیں کرے گا تاآنکہ مغرب سے سورج طلوع ہوگا (روزِ قیامت تک)

ترمذی کی حدیث صحیح ہے اللہ تعالیٰ نے مغرب میں توبہ کے لئے ایک دروازہ بنایا ہے جس کا عرض ستر سال کے سفر کے برابر ہے، اللہ اس وقت تک اسے بند نہیں فرمائے گا جب تک کہ اس سے پہلے سورج مغرب سے طلوع نہ کرے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا۔

جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی، کسی کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا الخ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ کہا گیا ہے کہ یہ روایت اور پہلے والی روایت کے مرفوع ہونے کی تصریح نہیں ملتی جیسا کہ بیہقی نے اس کی تصریح کی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی باتیں اپنی عقل اور سمجھ سے نہیں کہی جاتیں لہٰذا یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہوگی۔

طبرانی نے جید سند سے نقل کیا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

ابنِ ماجہ نے جید سند سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ اگر تم اتنے گناہ کرو کہ تمہارے گناہ آسمانوں تک پہنچ جائیں، پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالےٰ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔

حاکم کی صحیح روایت ہے کہ یہ بات انسان کی سعادت مندی کی علامت ہے کہ اس کی زندگی طویل ہو اور اللہ تعالےٰ اسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ترمذی، ابنِ ماجہ اور حاکم کی روایت ہے کہ ہر انسان خطا کار ہے اور بہترین خطا کار توبہ کرنے والے ہیں۔

ایک خطا کار اور اس کی معافی

بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ ایک بندے نے گناہ کیا، پھر اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا اے اللہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، میرا یہ گناہ معاف فرمادے، رب نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا خدا ہے جو گناہ پر مواخذہ کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے لہٰذا اس کا گناہ معاف کردیا، پھر وہ انسان جتنی مدت اللہ نے چاہا گناہوں سے رکا رہا، پھر اس نے دوسرا گناہ کرلیا اور کہا اے اللہ! میں نے اور گناہ کرلیا، اسے معاف فرمادے، تب ربِ جلیل نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا خدا گناہوں کو بخش دیتا ہے اور گناہوں کے سبب پکڑ لیتا ہے لہٰذا اللہ نے اس کا گناہ معاف فرمادیا پھر جتنے دن اللہ تعالےٰ نے چاہا وہ رکا رہا تا آنکہ اس نے اور گناہ کرلیا اور عرض کیا کہ یا اللہ! میں نے پھر گناہ کیا ہے، میرے اس گناہ کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

معاف فرما دے، رب نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا خدا گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور ان پر مواخذہ بھی کرتا ہے، اسی سبب اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے اور رب فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، وہ جو چاہے عمل کرے۔

منذری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے "جو چاہے عمل کرے" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ علیم و خبیر ہے، اسے علم ہے کہ جب بھی میرا یہ بندہ گناہ کرے گا فوراً ہی گناہ سے توبہ کرے گا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ جونہی گناہ کرتا ہے توبہ کر لیتا ہے اور جب اس کا یہ طریقہ ہو کہ گناہ کرتے ہی دل کی گہرائیوں سے توبہ کر لے تو ایسی صورت میں اسے گناہ نقصان نہیں دیں گے، اس کا یہ معنیٰ نہیں ہے کہ وہ زبان سے توبہ کرے مگر دل سے گناہوں سے اظہارِ نفرت نہ کرے اور بار بار گناہ کرنے لگ جائے کیونکہ یہ جھوٹوں کی توبہ ہے۔

محدثین کی ایک جماعت نے بہ صحیح روایت نقل کی ہے کہ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کر لے، گناہ سے رک جائے اور استغفار کرے تو وہ نقطہ صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ گناہ کرتا رہتا ہے تو اس کا دل سیاہ نقطوں میں چھپ جاتا ہے، اس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے کتابِ مقدس میں فرمایا ہے، ارشاد ہوتا ہے:-

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝
ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال نے زنگ چڑھا دیا ہے۔

ترمذی کی روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک کہ اس کی روح گلے تک نہ پہنچ جائے۔

رسولِ اکرم کی حضرتِ معاذ کو نصیحتیں

طبرانی اور بیہقی نے حضرتِ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور کچھ دور چلنے کے بعد فرمایا اے معاذ! میں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تجھا اللہ سے ڈرنے، سچی بات کرنے، وعدہ پورا کرنے، امانت کی ادائیگی، خیانت سے پرہیز، یتیم پر رحم، ہمسائے کی حفاظت، غصہ ضبط کرنے، نرمیٔ گفتار، بہت سلام کرنے، حاکم کی اطاعت، قرآن میں غور و فکر، آخرت کو محبوب رکھنے، حساب سے ڈرنے، تھوڑی امیدوں اور بہترین عمل کی وصیت کرتا ہوں اور مسلمان کو گالی دینے، جھوٹے کی تصدیق کرنے، سچے کو جھٹلانے، حاکمِ عادل کی نافرمانی کرنے اور زمین میں فتنہ و فساد پھیلانے سے تجھے روکتا ہوں، اے معاذ! اللہ تعالیٰ کا ہر درخت اور پتھر کے پاس ذکر کر اور ہر پوشیدہ گناہ کی چھپ کر توبہ کر اور ہر ظاہری گناہ کی ظاہر میں توبہ کر۔

تائب کا گناہ ہر جگہ سے مٹا دیا جاتا ہے

اصبہانی کی روایت ہے کہ جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو، اس کے اعضائے بدن کو اور زمین کے اس ٹکڑے کو جس پر اس نے گناہ کیا ہے اس بندے کا گناہ مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت میں اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا اور اس کے گناہوں کی کوئی گواہی دینے والا نہیں ہوگا۔ اصبہانی کی ایک روایت ہے کہ گناہوں پر شرمسار اللہ تعالیٰ کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور متکبر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا منتظر ہوتا ہے، اے اللہ کے بندو! جان لو کہ ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کو پائے گا اور دنیا سے نہیں نکلے گا یہاں تک کہ وہ اپنے اچھے اور برے اعمال کو دیکھ لیگا اور اعمال کا دارومدار ان کے خاتمہ پر ہے، اور رات، دن تمہاری سواریاں ہیں ان پر سوار ہو کر آخرت کی طرف اچھا سفر کرو، توبہ میں تاخیر سے بچو کیونکہ موت اچانک آتی ہے، تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے حلم کی وجہ سے سست نہ ہو جائے کیونکہ آگ تم سے تمہارے جوتے سے بھی قریب ہے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :-

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ	پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے دیکھے گا اور جو کوئی ذرہ برابر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ برائی کرے گا اسے دیکھے گا۔

طبرانی یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو۔

بیہقی نے یہ حدیث ایک دوسرے طریق سے یہ حدیث نقل کی ہے، اس میں یہ لفظ زیادہ ہیں، گناہوں سے استغفار کرنے والا جو برابر گناہ بھی کئے جا رہا ہے، ایسا ہے جیسے وہ رب تعالےٰ سے مذاق کر رہا ہو۔

صحیح ابنِ حبان اور حاکم کی روایت ہے کہ گناہوں پر شرمندگی توبہ ہے یعنی شرمندگی توبہ کا اہم رکن ہے جیسے حج میں وقوفِ عرفات ہے۔

توبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ صرف گناہوں کے خراب ہونے اور اللہ تعالےٰ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے کی جائے، اپنی بے عزتی کے ڈر سے یا روپے پیسے کے ضائع ہونے کی وجہ سے نہ ہو۔

حاکم نے سندِ صحیح سے یہ حدیث نقل کی ہے لیکن اس میں ایک راوی ساقط ہے، کہ اللہ تعالےٰ کسی بندے کے گناہوں پر پشیمانی اور شرمندگی دیکھتا ہے تو اسے بخشش طلب کرنے سے پہلے بخش دیتا ہے۔

مسلم وغیرہ کی حدیث ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو اور بخشش طلب نہ کرو تو اللہ تعالےٰ تمہیں نابود کر دے اور تمہارے بدلہ میں ایسی قوم کو لائے جو گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں پھر اللہ تعالےٰ انہیں معاف فرما دے۔

مسلم کی حدیث ہے، کوئی ایسا نہیں ہے جسے اللہ تعالےٰ سے زیادہ اپنی تعریف پسند ہو، اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اپنی تعریف فرمائی ہے اور کوئی بھی اللہ تعالےٰ سے زیادہ باغیرت نہیں ہے، اسی لئے اللہ تعالےٰ نے بدکاریوں کو حرام کر دیا ہے اور کوئی ایک ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالےٰ سے زیادہ عذر پسند کرنے والا ہو اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کتابیں نازل کیں اور رسولوں کو بھیجا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک زانیہ کی توبہ مسلم کی روایت ہے کہ ایک عورت جہینہ جو زنا سے حاملہ ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کی یا رسول اللہ! میں قابلِ حد ہوں، مجھ پر حد جاری فرمایئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرپرست کو بلا کر فرمایا کہ اس سے حسنِ سلوک کرنا اور جب اس کا بچہ پیدا ہو جائے تو اسے میرے پاس لے آنا، چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس عورت کے کپڑے اچھی طرح باندھ دئے جائیں، پھر آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا اور بعد میں آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے اس زانیہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی؟ آپ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ مدینہ کے ستر آدمیوں پر بانٹ دی جائے تو سب کو پوری ہو جائے، کیا تم نے اس سے کوئی افضل شخص دیکھا کہ وہ خود کو اللہ کی حدود کے اجراء کے لئے لے آئی ہے۔

ترمذی نے بسندِ حسن، صحیح ابنِ حبان اور بسندِ صحیح حاکم نے حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سنتا تھا، آپ ایک یا دو مرتبہ (اور انہوں نے سات مرتبہ تک گنا) سے زیادہ کسی بات کو نہیں دہرایا کرتے تھے مگر یہ بات میں نے آپ سے اس سے بھی زیادہ بار سنی ہے، آپ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل میں ایک کفل نامی شخص تھا، وہ گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ ایک عورت کے پاس گیا اور اسے ساٹھ دینار دے کر گناہ پر رضامند کر لیا، چنانچہ جب وہ برائی کے انتہائی قریب ہوا تو وہ عورت کانپنے اور رونے لگی۔ اس نے عورت سے کہا کیا تم مجھے اچھا نہیں سمجھتی ہو؟ وہ بولی نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے ایسی برائی کبھی نہیں کی ہے اور آج میں کسی ضرورت سے مجبور ہو کر یہ کر رہی ہوں۔ اس نے یہ بات سن کر کہا واقعی تم نے اس حالت میں بھی ایسی برائی نہیں کی ہے یہ دینار لے جاؤ، میں نے تمہیں بخش دئے ہیں اور خدا کی قسم! میں آئندہ کبھی بھی گناہ نہیں کرونگا۔ پھر وہ اسی رات مر گیا، صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کفل کو بخش دیا ہے۔

حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بستیاں تھیں، ایک نیکوں کی اور دوسری بروں کی، ایک مرتبہ بروں کی بستی سے ایک آدمی نیکوں کی بستی کی طرف جانے کے ارادے سے نکلا مگر اسے راستہ میں مشیتِ الٰہی کے مطابق موت آگئی چنانچہ اس شخص کے بارے میں شیطان اور فرشتۂ رحمت کا جھگڑا ہو گیا، شیطان بولا اس نے کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کی لہذا یہ میرا ہے، فرشتۂ رحمت نے کہا کہ یہ تو توبہ کے ارادے سے جا رہا تھا، اللہ تعالٰی نے فیصلہ فرمایا کہ تم دیکھو یہ کونسی بستی سے زیادہ قریب ہے؟ انہوں نے اسے بالشت نیکوں کی بستی سے قریب پایا لہذا اللہ تعالٰی نے اسے بخش دیا۔ معمر کی روایت ہے کہ میں نے کہنے والے سے سنا ہے، اللہ تعالٰی نے نیکوں کی بستی کو اس کے قریب کر دیا۔

قاتل، ارادۂ توبہ کی بدولت نجات پا گیا۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے، اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھ گچھ کی تو لوگوں نے اسے ایک راہب کا پتہ دیا چنانچہ وہ راہب کے پاس آیا اور اسے کہا میں نے ننانوے قتل کئے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب بولا نہیں، اور اس آدمی نے راہب کو بھی قتل کر کے سَو قتل پورے کر لئے، پھر اس نے دوبارہ دنیا کے سب سے بڑے عالم کی تلاش شروع کی تو اسے ایک عالم کا پتہ بتایا گیا، وہ عالم کے پاس گیا اور کہا کہ اس نے سَو قتل کئے ہیں، کیا اس کے لئے توبہ ممکن ہے؟ عالم نے کہا ہاں! تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے! فلاں فلاں جگہ جاؤ وہاں اللہ تعالٰی کے نیک عبادت گذار لوگ رہتے ہیں، تم بھی وہیں جا کر ان کے ساتھ عبادت کرو اور پھر اپنے وطن واپس نہ ہونا کیونکہ یہ بہت بُری جگہ ہے۔

چنانچہ وہ چل پڑا، جب وہ آدھے راستے میں پہنچا تو اسے موت آگئی،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

لہٰذا اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا، رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ تائب ہو کر اپنا دل رحمتِ خداوندی سے لگائے آرہا تھا، عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی، تب ان کے پاس آدمی کی شکل میں ایک فرشتہ آیا جسے انہوں نے اپنا حکم تسلیم کر لیا، اس فرشتہ نے کہا تم زمین ناپ لو، وہ جس بستی کے قریب تھا وہ انہی میں شمار ہو گا چنانچہ انہوں نے زمین ناپی اور وہ نیکوں کی بستی کے قریب نکلا، لہٰذا اسے رحمت کے فرشتے لے گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ ایک بالشت نیکوں کی بستی سے قریب تھا لہٰذا اسے بھی نیکوں میں سے کر دیا گیا۔ دوسری روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بروں کی بستی کی زمین کی طرف وحی فرمائی، اس سے کہا دور ہو جا اور نیکوں کی بستی کی زمین سے کہا تو قریب ہو جا اور فرمایا ان بستیوں کا فاصلہ ناپو تو فرشتوں نے اسے ایک بالشت نیکوں کی بستی سے قریب پایا اور اسے بخش دیا گیا۔

جنابِ قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بتلایا تھا کہ جب عزرائیل آیا تو اس شخص نے اپنا سینہ نیکوں کی طرف کر دیا۔

طبرانی نے سندِ جید کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے بہت زیادہ گناہ کئے اور وہ ایک شخص کے پاس آیا اور کہا میں نے ننانوے بے گناہوں کو قتل کیا ہے، کیا تم میرے لئے توبہ کا کوئی راستہ پاتے ہو؟ اس آدمی نے کہا نہیں، چنانچہ اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور دوسرے آدمی سے کہا کہ میں نے سو بے گناہوں کو قتل کیا ہے، کیا میرے لئے توبہ کا کوئی طریقہ ہے؟ اس نے کہا اگر میں یہ کہوں کہ اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول نہیں کرتا تو یہ سراسر جھوٹ ہے، دیکھو فلاں مقام پر ایک عبادت گذار جماعت رہتی ہے، تم بھی وہاں جاؤ اور ان کے ساتھ رہ کر عبادت کرو، چنانچہ وہ ان کی طرف چل پڑا اور راستے ہی میں مر گیا۔ اس پر عذاب والے رحمت کے فرشتوں نے جھگڑا کیا، اللہ تعالےٰ نے ان کے پاس فرشتہ بھیجا جس نے کہا کہ تم ان دونوں جگہوں کی زمین ناپ لو، جس زمین سے یہ قریب ہو گا اسی کا ہو گا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جب زمین ناپی گئی تو اسے چیونٹی کے برابر عبادت گذار بندوں کی بستی سے قریب پایا گیا
لہذا اسے بخش دیا گیا۔

طبرانی کی ایک اور روایت میں ہے کہ پھر وہ دوسرے راہب کے پاس آیا
اور کہا میں نے سو قتل کئے ہیں، کیا تو میرے لئے توبہ کا راستہ پاتا ہے؟ راہب نے کہا
تم اپنے آپ پر بہت ظلم کر چکے ہو میں کچھ نہیں جانتا لیکن قریب ہی دو بستیاں ہیں:
ایک کو نصرہ اور دوسری کو کفرہ کہا جاتا ہے، نصرہ والے ہمیشہ اللہ کی عبادت کرتے
رہتے ہیں، اس میں کوئی گنہگار نہیں رہ سکتا اور کفرہ والے ہمیشہ گناہوں میں مگن رہتے
ہیں، وہاں ان کے سوا اور کوئی نہیں رہتا، تم نصرہ میں جاؤ، اگر تم وہاں ثابت قدمی
سے نیک عمل کرتے رہے تو تمہاری توبہ کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہوگا چنانچہ
وہ نصرہ کا ارادہ کر کے روانہ ہو گیا۔

جب وہ دونوں بستیوں کے درمیان پہنچا تو اسے موت نے آلیا، فرشتوں
نے اللہ تعالیٰ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا تو رب جلیل نے فرمایا کہ
دیکھو یہ کونسی بستی سے قریب ہے، جس بستی سے قریب ہوا سے انہی لوگوں میں
سے لکھ دو، پس فرشتوں نے اسے چیونٹی کے برابر نصرہ سے قریب پایا لہذا
اسے نصرہ والوں میں سے لکھ دیا گیا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۵۴

ممانعتِ ظلم

فرمانِ الٰہی ہے:

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۔ اور عنقریب ظالم جان لیں گے کونسی پھرنے کی جگہ پھرے جائینگے

فرمانِ نبوی ہے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا جو شخص ایک بالشت زمین ظلم سے حاصل کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالے گا۔

بعض کتب میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اس آدمی پر ظلم میرے غضب کو بڑھا دیتا ہے جس کا میرے سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

لَا تَظْلِمَنَّ إِذَا مَا كُنْتَ مُقْتَدِرًا فَالظُّلْمُ يَرْجِعُ عُقْبَاهُ إِلَى النَّدَمِ
تَنَامُ عَيْنَاكَ وَالْمَظْلُومُ مُنْتَبِهٌ يَدْعُو عَلَيْكَ وَعَيْنُ اللّٰهِ لَمْ تَنَمِ

جب تو صاحبِ اقتدار ہو تو کسی پر ہرگز ظلم نہ کر کیونکہ ظلم کا انجام شرمندگی ہے۔ تیری آنکھیں سوئیں گی مگر مظلوم کی آنکھیں جاگ کر تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے بددعا کریں گی اور اللہ تعالیٰ کبھی سوتا نہیں ہے۔

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

إِذَا مَا الظَّلُومُ اسْتَوْطَأَ الْأَرْضَ مَرْكَبًا وَلَجَّ عُلُوًّا فِي قَبِيحِ اكْتِسَابِهِ
فَكِلْهُ إِلَى صَرْفِ الزَّمَانِ فَإِنَّهُ سَيُبْدِي لَهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِي حِسَابِهِ

۱۔ جب مظلوم زمین پر چلے اور ظالم برے اعمال میں حد سے زیادہ بڑھ جائے،

۲۔ تو تو اس کو مصائبِ زمانہ کے سپرد کر دے کیونکہ زمانہ اسے وہ سبق دے گا جو اس کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔

اسلافِ کرام میں سے بعض کا قول ہے کہ کمزوروں پر ظلم نہ کرو ورنہ تو بدترین طاقتوروں میں سے ہوجائے گا۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ظالم کے ظلم کی وجہ سے جز ر[1] اپنے آشیانے میں مرجاتا ہے۔

کہتے ہیں توریت میں مرقوم تھا کہ پلصراط کے اس طرف منادی ندا کریگا، اے سرکش ظالمو! اے بدبخت ظالمو! بے شک اللہ تعالٰی نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ آج ظالم کا ظلم پلصراط سے نہیں گزرے گا (ظالم پلصراط سے نہیں گزر سکیں گے)

حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مہاجرین حبشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس لوٹ کر آگئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم نے حبشہ میں کوئی عجیب بات دیکھی ہو تو مجھے بتلاؤ، حضرتِ قتیبہ رضی اللہ عنہ انہی مہاجرین میں سے تھے، انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میری طرف توجہ فرمایئے میں بتلاتا ہوں۔ ہم ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ حبشہ کی ایک بوڑھی عورت سر پر پانی کا برتن رکھے جارہی تھی، جب وہ ایک حبشی جوان کے قریب سے گذری تو اس نے کھڑے ہوکر بڑھیا کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیا جس سے بڑھیا گھٹنوں کے بل جاگری اور اس کا مٹکا ٹوٹ گیا، وہ اٹھی اور جوان کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگی اے غدار! تو عنقریب جان لے گا جبکہ اللہ تعالٰی عدالت فرمائے گا اور پہلے پچھلے سب لوگوں کو جمع کرے گا اور ہاتھ پاؤں آدمی کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اللہ کے ہاں تو بھی اپنا اور میرا فیصلہ کل سن لے گا۔ راوی کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ اللہ تعالٰی ایسی قوم کو کیسے فلاح دیگا جو طاقتوروں سے کمزوروں کو بدلہ نہیں دلاسکتی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا پانچ آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالٰی غضبناک ہوتا ہے، اگر وہ چاہے گا تو دنیا میں انہیں اپنے غضب کا نشانہ بنائے گا ورنہ (آخرت میں) انہیں جہنم میں ڈالے گا۔ حاکمِ قوم جو خود تو لوگوں سے اپنے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حقوق لے لیتا ہے مگر انہیں ان کے حقوق نہیں دیتا اور ان سے ظلم کو دفع نہیں کرتا۔

قوم کا قائد، لوگ جس کی پیروی کرتے ہیں اور وہ طاقتور اور کمزور کے درمیان فیصلہ نہیں کر سکتا اور خواہشاتِ نفسانی کے مطابق گفتگو کرتا ہے۔

گھر کا سربراہ جو اپنے گھر والوں اور اولاد کو اللہ کی اطاعت کا حکم نہیں دیتا اور انہیں دینی امور کی تعلیم نہیں دیتا۔

ایسا آدمی جو اجرت پر مزدور لاتا ہے اور کام مکمل کروا کے اس کی اجرت پوری نہیں دیتا، اور وہ آدمی جو اپنی بیوی کا حقِ مہر دبا کر اس پر زیادتی کرتا ہے۔

ایک بڑھیا پر ظلم کے باعث ہلاکت

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور وہ کھڑے ہو گئے تو انہوں نے اللہ کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور کہا اے اللہ! تو کس کے ساتھ ہوگا؟ ربِ جلیل نے فرمایا مظلوم کے ساتھ یہاں تک کہ اسے اس کا حق دیا جائے۔

وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی ظالم بادشاہ نے شاندار محل بنوایا، ایک مفلس بڑھیا آئی اور اس نے محل کے پہلو میں اپنی کٹیا بنالی جس میں وہ سکون سے رہتی تھی۔ ایک دفعہ ظالم بادشاہ نے سوار ہو کر محل کے ارد گرد چکر لگایا تو اسے بڑھیا کی کٹیا نظر آئی، اس نے پوچھا یہ کس کی ہے؟ کہا گیا یہ ایک بڑھیا ہے اور وہ اس میں رہتی ہے چنانچہ اس نے حکم دیا کہ اسے گرا دو، لہٰذا اسے گرا دیا گیا، جب بڑھیا واپس آئی تو اس نے اپنی منہدم کٹیا دیکھ کر پوچھا کہ اسے کس نے گرا دیا ہے؟ لوگوں نے کہا اسے بادشاہ نے دیکھا اور گرا دیا، تب بڑھیا نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا اے اللہ! اگر میں حاضر نہیں تھی تو تو کہاں تھا؟ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا، محل کو اس کے رہنے والوں پر الٹ دو اور ایسا ہی کیا گیا،

کہتے ہیں کہ ایک برمکی امیر اور اس کے بیٹے کو جب ایک عباسی امیر المسلمین نے قید کر دیا تو بیٹے نے کہا اے ابا جان! ہم باعزت ہونے کے بعد قید کر دیئے گئے ہیں،

www.muftiakhtarrazakhan.com

باپ نے جواب دیا، بیٹے مظلوموں کی فریادیں راتوں کو سفر کرتی ہیں، ہم ان سے غافل رہے مگر اللہ تعالیٰ ان سے غافل نہیں تھا۔

یزید بن حکیم کہا کرتے تھے، میں کبھی کسی سے خوفزدہ نہیں ہوا البتہ مجھے ایک شخص نے ڈرا دیا یعنی میں نے اس پر یہ جانتے ہوئے ظلم کیا کہ اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہیں ہے، وہ مجھ سے کہتا تھا کہ مجھے اللہ کافی ہے، اللہ تعالےٰ تیرے اور میرے درمیان فیصلہ کرے گا۔

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ظالم قیامت کے دن آئے گا جب وہ پلصراط پر پہنچے گا تو اسے مظلوم مل جائے گا اور وہ اپنے ظلم کو خوب پہچان لیگا لہذا ظالم مظلوموں سے نجات نہیں پائیں گے یہاں تک کہ ظلم کے بدلے ان کی نیکیاں لے لیں گے اور ان کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو ان کے ظلم کے برابر اپنے گناہ ظالموں پر ڈال دیں گے تا آنکہ ظالم جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں بھیجے جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، قیامت کے دن لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں، غیر مختون، سیاہ صورتوں میں اٹھیں گے۔

پس منادی ندا کرے گا جس کی آواز ایسی ہوگی جو دور و نزدیک یکساں طور پر سنی جائیگی، میں بدلے دینے والا مالک ہوں۔ کسی جنتی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ جنت میں جائے باوجودیکہ اس پر کسی جہنمی کی دادخواہی رہتی ہو، چاہے وہ ایک تھپیڑ ہی کیوں نہ ہو یا اس سے زیادہ ہو اور کوئی جہنمی جہنم میں نہ جائے درانحالیکہ اس پر کسی کا حق رہتا ہو، چاہے وہ ایک تھپڑ ہو یا اس سے زیادہ ہو اور تمہارا رب کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرے گا، ہم نے عرض کی یارسول اللہ! یہ کیسے ہو سکے گا حالانکہ ہم تو اس دن ننگے بدن، ننگے پاؤں ہوں گے، آپ نے فرمایا نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ مکمل بدلہ دیا جائے گا اور تمہارا رب کسی ایک پر ظلم نہیں کریگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو ناحق ایک چابک مارتا ہے،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

قیامت کے دن اس کا بدلہ لیا جائے گا۔

حکایت کسریٰ نے اپنے بیٹے کے لئے ایک استاد مقرر کیا جو اسے تعلیم دیتا تھا اور ادب سکھاتا، جب وہ بچہ مکمل طور پر علم و فضل سے بہرہ ور ہوگیا تو استاد نے اسے بلایا اور بغیر کسی جرم اور بغیر کسی سبب کے اسے انتہائی دردناک سزا دی اس لڑکے نے اپنے استاد کی اس روبہ کو بہت ہی برا سمجھا اور دل میں اس کی طرف سے عداوت پیدا ہوگئی یہاں تک کہ وہ جوان ہوگیا، اس کا باپ مرگیا اور باپ کے بعد وہ بادشاہ بن گیا۔ بادشاہی سنبھالتے ہی اس نے استاد کو بلا کر پوچھا آپ نے فلاں دن بغیر کسی جرم اور بغیر کسی سبب مجھے اتنی دردناک سزا کیوں دی تھی؟ استاد نے کہا اے بادشاہ جب تو علم و فضل کے کمال تک پہنچ گیا تو مجھے معلوم ہوگیا کہ باپ کے بعد تو بادشاہ بنے گا، میں نے سوچا تجھے سزا کا ذائقہ اور ظلم کی تکلیف سے موافق کردوں تاکہ تو اسکے بعد کسی پر ظلم نہ کرے، بادشاہ نے کہا، اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے اور پھر ان کا وظیفہ مقرر کردیا اور ان کے اخراجات کی ادائگی کا حکم صادر کردیا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۵۵

یتیموں پر ظلم سے ممانعت

فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا -

بے شک جو لوگ ناحق یتیموں کا مال کھاتے ہیں، سوائے اس کے نہیں کہ وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور البتہ وہ جہنم میں جائیں گے -

حضرتِ قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ یہ آیت بنی غطفان کے ایک شخص کے حق میں نازل ہوئی، وہ اپنے چھوٹے یتیم بھتیجے کا سرپرست بنا اور اس کا تمام مال کھا گیا -
ناحق اور ظلم سے یہ مراد ہے کہ وہ ایسا کرتے ہوئے حقیقت میں یتیموں پر ظلم کرتے ہیں - اس وعید میں وہ لوگ داخل نہیں ہیں جو کتبِ فقہ میں مندرجہ شرائط کے مطابق ان کے مال میں تصرف کرتے ہیں اور کھاتے ہیں -

فرمانِ الٰہی ہے :-

وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ -

اور جو غنی ہو اُسے چاہیے کہ وہ بچے (یتیموں کے مال سے کچھ نہ لے) اور جو فقیر ہو اُسے چاہیے کہ انصاف کے ساتھ کھائے -

یعنی وہ اپنی لازمی ضرورت کے مطابق لے لے یا بطور قرض یا اپنے کام کی اجرت کے برابر کھائے یا وہ بہت تنگدست ہو لہذا اگر بعد میں وہ فراخ دست ہو جائے تو یتیم کا کھایا ہوا مال واپس کرے ورنہ یہ اس کے لئے حلال ہے -

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور اللہ تعالٰے نے یتیموں کے حقوق پر تاکید فرما کر اور ان سے زیادہ شفقت و الفت رکھنے کا ذکر فرما کر لوگوں کو توجہ دلائی ہے اور اس ابتدائی آیت سے پہلے والی آیت میں ارشاد فرمایا ہے کہ :۔

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا	اور بیشک ڈریں وہ لوگ اس بات
مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا	سے کہ اگر وہ اپنے پیچھے ناتواں
خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ	اولاد چھوڑ جائیں، وہ ان پر خوف
وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا۔	کھائیں اور چاہیئے کہ اللہ سے
	ڈریں اور چاہیئے کہ محکم بات کہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں ان لوگوں کے اقوال کے برعکس جو اسے ایک تہائی سے زیادہ وصیت کرنے اور اس جیسی اور باتوں پر محمول کرتے ہیں، آئندہ آنے والی آیت سے ربط دیتے ہوئے یہ مراد ہے کہ جس شخص کی سرپرستی میں یتیم ہو وہ اس سے بہتر سلوک کرے، یہاں تک کہ اسے ایسے بلائے جیسے وہ اپنی اولاد کو بلاتا ہے، یعنی اسے 'اے بیٹے' کہہ کر بلائے اور اس میں سے ایسی بھلائی، احسان اور نیک سلوک کرے اور اس کے مال کو اس طریقے سے خرچ کرے جیسا کہ وہ اپنے مرنے کے بعد اپنی اولاد اور اپنے مال سے سلوک کی آرزو رکھتا ہے کیونکہ قیامت کے دن کا مالک ربِ ذوالجلال اعمال کے مطابق جزا دیتا ہے یعنی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے جیسے تم دوسروں کے ساتھ سلوک کرو گے وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائیگا۔

بسا اوقات انسان بے خوف ہو کر دوسرے کے مال اور اولاد میں تصرف کرتا ہے کہ اسے اچانک موت آلیتی ہے اور اللہ تعالٰے اسے اس کے مال، اولاد خاندان اور تمام تعلقات کی ویسی ہی جزا دیتا ہے جیسا سلوک اس نے دوسرے کے ساتھ کیا ہوتا ہے، اگر اچھا سلوک کیا ہوتا ہے تو اچھی جزا، اور اگر برا سلوک کیا ہوتا ہے تو بری جزا ملتی ہے۔

لہٰذا ہر عقلمند کو چاہیئے کہ اگر اس کے دل میں دین کا خوف نہ ہو، تب بھی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسے اپنی اولاد اور مال کی خاطر خوف کرنا چاہیئے اور یتیموں کے مال کو جو اس کی سرپرستی میں ہیں، ایسے خرچ کرے جیسے وہ اپنی اولاد کے مال میں ان کے یتیم ہونیکی ان کے سرپرست سے خرچ کرنے کی امید رکھتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے حضرتِ داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے داؤد! یتیم کے لئے مہربان باپ کی طرح اور مفلس بیوہ کے لئے مہربان شوہر کی طرح ہو جا اور جان لے کہ جیسا بوئے گا ویسا ہی کاٹے گا یعنی تو جیسا کرے گا ویسا ہی تجھ سے کیا جائے گا کیونکہ آخر ایک دن مرنا ہے، تیری اولاد کو یتیم اور بیوی کو بیوہ ہونا ہے۔

یتیموں کے مال کھانے اور ان پر ظلم کرنے کے متعلق بہت سی احادیث میں شدید وعیدیں آئی ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا آیت میں لوگوں کو اس تباہ کن، بیہودہ اور ذلیل حرکت سے باز رکھنے کے لئے سخت تنبیہ کی گئی ہے۔

مسلم وغیرہ میں مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں. کبھی دو پر حکمران نہ بن اور مالِ یتیم کو اچھا نہ سمجھ۔

بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات مہلک باتوں سے بچو، صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کونسی ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک بنانا، جادو، ناحق کسی کو قتل کرنا، سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا وغیرہ۔

حاکم نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں کہ یہ اللہ کا عدل ہوگا کہ انہیں جنت میں نہ داخل کرے اور نہ ہی انہیں جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے دے، شرابی، سود خوار، ناحق یتیموں کا مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔

صحیح ابن حبان میں روایت ہے کہ ان باتوں میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے توسط سے یمن والوں کو جو احکام بھیجے تھے ان میں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ بھی تھا کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا گناہ اللہ کا شریک ٹھہرانا، ناحق کسی مومن کو قتل کرنا، جنگ کے دن میدان سے جہاد فی سبیل اللہ سے فرار، والدین کی نافرمانی، پاکباز عورتوں پر اتہام لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا ہے۔

یتیموں کا مال ناحق کھانا اور اس کا بدلہ

ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن قبروں سے ایک ایسی قوم اٹھائی جائیگی جن کے منہ سے آگ بھڑک رہی ہوگی، عرض کی گئی یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ فرمانِ الٰہی نہیں دیکھا:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا۔

بے شک جو لوگ ظلم کے طور پر یتیموں کا مال کھاتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ وہ اپنے پیٹ میں آگ کھاتے ہیں۔

مسلم کی روایت سے معراج شریف کی حدیث میں ہے، پس میں اچانک ایسے آدمیوں کے پاس آیا جن پر کچھ لوگ مقرر تھے جو ان کی داڑھیاں نوچ رہے تھے اور کچھ لوگ جہنم کے پتھر لا کر ان کے منہ میں ڈال رہے تھے جو ان کے پیچھے سے نکل رہے تھے، میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا جو لوگ ناحق یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ کھا رہے ہیں، پس اس کے سوا اور کچھ نہیں (یہ وہی لوگ ہیں)

شب معراج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مالِ ناحق کھانیوالوں پر گذر

قرطبی کی تفسیر میں حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا معراج کی رات میں نے ایسی قوم کو دیکھا جن کے ہونٹ اونٹ کے ہونٹوں جیسے تھے اور ان پر کچھ لوگ مقرر ہیں جو ان کے ہونٹ پکڑ کر ان کے منہ میں جہنم کے پتھر ڈال رہے ہیں جو ان کے نیچے سے نکل رہے ہیں، تب میں نے پوچھا جبرئیل! یہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کون ہیں؟ جبریل بولے یہ وہ ہیں جو ناحق یتیموں کا مال کھایا کرتے ہیں۔

باب ۵۶

مذمّتِ تکبّر

تکبر کی مذمت اور بدانجامی کے متعلق قبل ازیں جو کچھ لکھا جا چکا ہے، اب اس میں کچھ اور اضافہ کیا جاتا ہے۔

تکبر وہ پہلا گناہ ہے جو ابلیس سے سرزد ہوا، پھر اللہ تعالےٰ نے اس پر لعنت کی، اسے اس جنت سے جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، نکال کر جہنم کے عذاب میں پھینک دیا۔

حدیثِ قدسی میں ہے، رب تعالےٰ فرماتا ہے کہ تکبر میری چادر اور بڑائی میرا تہبند ہے، جو شخص ان دو میں سے کسی ایک کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرے گا میں اس کے دانت توڑ دوں گا اور مجھے کسی کی پروا نہیں ہے۔

حدیث میں وارد ہے کہ متکبر، انسانوں کی شکل میں چیونٹیوں کی طرح قبروں سے اٹھیں گے، ہر طرف سے ذلت و رسوائی انہیں ڈھانپ لے گی اور انہیں دوزخیوں کی پیپ کی مٹی پلائی جائے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کریگا، ان کی طرف نہیں دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بوڑھا زانی، ظالم بادشاہ اور سرکش متکبر۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے یہ آیت پڑھی :۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ	اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ
اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ	اللہ سے ڈر تو اس کو عزت نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بِالْاِثْمِ۔ گناہ کے ساتھ پکڑا۔

پھر فرمایا بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور بیشک ہم اس کی طرف لوٹنے والے ہیں۔
ایک متکبر نے ایک ایسے شخص کو جو نیکی اور اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا، قتل کر دیا تو دوسرا شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا تم ان لوگوں کو قتل کرتے ہو جو تمہیں اچھی باتیں اور نیک عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں، تب متکبر نے اسے بھی قتل کر دیا جس نے اس کی مخالفت کی اور اسے بھی جس نے اسے نیکی کا حکم دیا تھا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے، انسان کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ جب اسے اللہ سے ڈرنے کو کہا جائے تو وہ یہ کہے کہ تم اپنا خیال رکھو!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اس نے کہا میں دائیں ہاتھ سے کھانے کی طاقت نہیں رکھتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو طاقت نہیں رکھے گا۔ اس شخص کو دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے سے تکبر نے روک دیا تھا، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس شخص نے اس ہاتھ کو نہ اٹھایا یعنی وہ شل ہو گیا (اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں جو ارشاد فرمایا تھا وہ پورا ہو گیا)

روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ خوبصورت لباس اور صاف ستھرا رہنے کو پسند کرتا ہوں، کیا یہ تکبر ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تکبر حق سے چشم پوشی کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے، حالانکہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔

وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا ایمان لا، تیرا ملک تیرے ہی پاس رہے گا تو فرعون نے کہا میں ہامان سے مشورہ کر لوں، چنانچہ جب اس نے ہامان سے مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ اب تک تو تُو رب رہا ہے، لوگ تیری عبادت کرتے رہے ہیں اور اب تو عبادت کرنے والا بندہ بننا چاہتا ہے؟ فرعون نے یہ مشورہ سنا تو تکبر کی وجہ سے اللہ کا بندہ بننے اور موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے سے انکار کر دیا پس اللہ تعالیٰ نے اسے غرق کر دیا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ تعالیٰ نے قریش کے بارے میں فرمایا ہے کہ جب انہیں اسلام کی دعوت دی گئی تو وہ کہنے لگے :-

لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۔

یہ قرآن مجید ان دو بستیوں (مکہ اور طائف) کے بڑے لوگوں پر کیوں نہیں اتارا گیا۔

قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دو بستیوں کے بڑوں سے مراد ولید بن مغیرہ اور ابو مسعود ثقفی تھے، قریشِ مکہ نے ان کا ذکر اس لئے کیا تھا کہ وہ ظاہری مال و دولت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھے ہوئے تھے اور انہوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو یتیم انسان ہیں، اللہ تعالےٰ نے انہیں کیسے ہمارے لئے بھیجا ہے؟ اللہ تعالےٰ نے فرمایا :-

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۔

کیا وہ تیرے رب کی رحمت تقسیم کرتے ہیں؟

پھر اللہ تعالےٰ نے ان کے جہنم میں داخل ہونے کے وقت ان کے اس تعجب کی خبر دی ہے جبکہ انہوں نے اہلِ صفہ کو جنہیں وہ حقیر سمجھتے تھے، جہنم میں نہ دیکھا تو پھر وہ کہیں گے کہ :-

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۔

اور ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم شریروں سے گنا کرتے تھے۔

روایت ہے کہ اشرار سے ان کی مراد حضرتِ عمار، بلال، صہیب اور مقداد رضی اللہ عنہم ہوں گے۔

حضرتِ وہب رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ علم آسمان سے نازل ہونیوالی صاف، شفاف میٹھی بارش کی طرح ہے جسے پودے اپنی جڑوں کے ذریعے پی کر اپنے ذائقے بدلا کرتے ہیں، چنانچہ کڑوے کی کڑواہٹ اور میٹھے کی مٹھاس بڑھتی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہے، اسی طرح لوگ علم کو اپنی ہمتوں اور خواہشات کے مطابق حاصل کرتے ہیں اور اس سے متکبر کا تکبر اور متواضع کا انکسار بڑھتا ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ جس جاہل کا نصب العین اور مطمحِ نظر تکبر ہوتا ہے جب وہ علم حاصل کر لیتا ہے تو اسے ایک ایسی چیز مل جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ اور زیادہ تکبر کر سکتا ہے اور وہ تکبر ہی میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور جب کوئی شخص بے علمی کے باوجود اللہ سے خائف رہتا ہے تو جب وہ علم حاصل کرتا ہے تو اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کے لئے خوفِ خدا کے مکمل دلائل لائے گئے ہیں، چنانچہ اس کا خوف، شفقت اور انکساری بڑھتی ہے،

چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائیگا، کہیں گے کہ ہم نے قرآن پڑھا ہے، ہم سے زیادہ اچھا قاری اور عالم کون ہے؟ پھر آپ نے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے امت! وہ تم میں سے ہوں گے وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ متکبر علماء نہ بنو کہ تمہارا علم تمہاری جہالت سے آگے نہ بڑھے۔

حکایت بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کے کثرتِ گناہ اور فتنہ و فساد کی وجہ سے اسے بنی اسرائیل کا خلیع کہا جاتا تھا جس کے معنی ہیں اپنے گناہوں سے بنی اسرائیل کو عاجز کرنے والا، ایک مرتبہ اس کا ایسے انسان سے گذر ہوا جسے بنی اسرائیل کا عابد کہا جاتا تھا، عابد کے سر پر بادل کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے تھا جب اس گنہگار نے عابد کو دیکھا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ میں بنی اسرائیل کا بدبخت ترین آدمی ہوں اور یہ بنی اسرائیل کا عابد ہے، اگر میں اس کے پاس بیٹھ جاؤں تو شاید اللہ تعالٰی مجھ پر بھی رحم کر دے، چنانچہ وہ عابد کے پاس جا کر بیٹھ گیا، عابد کے دل میں خیال آیا کہ میں بنی اسرائیل کا عابد ہوں اور یہ بنی اسرائیل کا بدبخت آدمی ہے،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ میرے ساتھ کیسے بیٹھے گا! اسے بہت شرم محسوس ہوئی اور اس بدبخت سے کہا یہاں سے اٹھ جاؤ! اس وقت اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے اس زمانے کے نبی پر وحی فرمائی کر ان دونوں کو نئے سرے سے عبادت شروع کرنے کا حکم دیجئے کیونکہ میں نے بدبخت کو بخش دیا ہے اور عابد کے اعمال کو برباد کر دیا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ بادل کا ٹکڑا عابد کے سر سے ہٹ کر بدبخت کے سر پر سایہ فگن ہو گیا۔ یہ بات تم پر اس حقیقت کو اچھی طرح واضح کر دے گی کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے دلوں کو دیکھتا ہے۔

مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کا تذکرہ بڑے اچھے الفاظ میں کیا گیا، ایک مرتبہ وہی شخص نظر آیا تو صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ وہی شخص ہے جس کا ہم نے آپ کے سامنے تذکرہ کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کے چہرے پر شیطان کا اثر نظر آتا ہے۔ اس شخص نے آ کر سلام کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا، آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں، تیرے نفس نے کبھی تجھ سے یہ کہا ہے کہ قوم میں مجھ سے افضل کوئی نہیں ہے؟ اس نے کہا بخدا ایسا ہوا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نورِ نبوت سے اس کے دل میں موجود تکبر کا اثر اس کے چہرے پر دیکھ لیا۔

ارشاداتِ صحابہ

حضرتِ حارث بن الجزار الزبیدی صحابی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجھے ہر وہ مضحکہ خیز قاری تعجب میں ڈالتا ہے جس سے تُو تو خندہ پیشانی سے ملتا ہے اور وہ تجھے ناک بھوں چڑھا کر ملتا ہے اور تجھ پر اپنے علم کا احسان جتاتا ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے ایسے قاریوں کو ختم کرے۔

حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص سے تلخ کلامی کی اور اسے کہا اے حبشی کے بیٹے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اے ابوذر! صاع کو ملکا کر! صاع کو ملکا کر! کسی سفید کو سیاہ پر فضیلت نہیں ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سنتے ہی میں لیٹ گیا اور اس شخص سے کہا اٹھو اور میرا چہرہ روند ڈالو۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جو شخص کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ ایسے آدمی کو دیکھے جو خود بیٹھا ہوا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہ تھا، جب وہ حضور کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں علم تھا کہ آپ اس چیز کو اچھا نہیں سمجھتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے صحابہ کے ساتھ چلتے تو انہیں آگے چلنے کا حکم فرماتے اور خود ان کے درمیان چلتے، یہ اس لئے کرتے تاکہ دوسروں کو تعلیم ہو یا پھر قلبِ انور سے تکبر اور بڑائی کے شیطانی وساوس کے نکالنے کے لئے ایسا کرتے تھے جیسا کہ نماز میں نیا کپڑا پہن کر پھر پرانا پہن لیتے، اس میں بھی یہی حکمت ہوتی تھی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۵۷

فضیلتِ تواضع وقناعت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ عفو و درگزر کے ذریعہ بندے کی عزت بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر تواضع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلند فرماتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، کوئی آدمی ایسا نہیں مگر اس کے ساتھ دو فرشتے ہیں اور انسان پر فہم و فراست کا نور ہوتا ہے جس سے وہ فرشتے اس کے ساتھ رہتے ہیں، پس اگر وہ انسان تکبر کرتا ہے تو وہ اس سے حکمت چھین لیتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ! اسے سرنگوں کر، اور اگر وہ تواضع اور انکساری کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! اسے سربلندی عطا کر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے تونگری میں تواضع کی، جمع کردہ مال کو اچھے طریقے پر خرچ کیا، تنگدست اور مفلسوں پر مہربانی اور علماء و دانشمندوں سے میل جول رکھا۔

مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ گھر میں کھا رہے تھے کہ دروازہ پر سائل آیا جسے ایک ایسی بیماری تھی کہ جس کی وجہ سے لوگ اس سے نفرت کرتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اندر آنے کی اجازت دی، جب وہ اندر آیا تو آپ نے اسے اپنے زانو مبارک پر بٹھایا اور فرمایا کھانا کھاؤ، قریش کے ایک آدمی نے اسے بہت ناپسند کیا اور پھر وہ قریشی جوان اس جیسی بیماری میں مبتلا ہو کر مرا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ رب تعالیٰ نے مجھے دو باتوں کا اختیار دیا، ایک یہ کہ میں رسول عبد بنوں یا نبی فرشتہ بنوں! میں نہیں سمجھ رہا تھا کہ میں کونسی بات پسند کروں، فرشتوں میں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جبریل امین (علیہ السلام) میرا دوست تھا، میں نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو اس نے کہا رب کے ہاں تواضع اختیار کیجئے، تو میں نے عرض کیا کہ میں رسول عبد بننا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں اس شخص کی نماز قبول فرماتا ہوں جو میری عظمت کے سامنے انکساری کرتا ہے، میری مخلوق پر تکبر نہیں کرتا اور اس کا دل مجھ سے خوفزدہ رہتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ کرم تقویٰ کا، عزت تواضع کا اور یقین بے نیازی کا نام ہے۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ دنیا میں تواضع کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے، وہ قیامت کے دن منبروں پر ہوں گے، لوگوں میں اصلاح کرنے والوں کو خوشخبری ہو، یہ وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن جنت الفردوس کے وارث ہوں گے اور دنیا میں اپنے دلوں کو پاک کرنے والوں کو بشارت ہو، یہی لوگ قیامت کے دن دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوں گے۔

بعض محدثین کرام سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اسلام کی ہدایت دی، اسے بہترین صورت دی اور اسے اس کے غیر پسندیدہ مقام سے دور رکھا اور ان سب نوازشات کے بعد اسے متواضع بنایا، اس سے ثابت ہوا کہ تواضع اللہ کی پسندیدگی کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو چار چیزیں عطا فرماتا ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جو اللہ اپنے محبوب بندوں کے سوا کسی کو عطا نہیں فرماتا، خاموشی اور یہ پہلی عبادت ہے، (علاوہ ازیں) توکل، تواضع اور دنیا سے کنارہ کشی۔

مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھلا رہے تھے کہ ایک حبشی آیا جو چیچک میں مبتلا تھا اور جگہ جگہ سے اس کی کھال اُدھڑ چکی تھی، وہ جس کے ساتھ بیٹھتا وہ اس کے پہلو سے اٹھ جاتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پہلو میں بٹھایا اور ارشاد فرمایا مجھے وہ آدمی تعجب میں ڈالتا ہے جو اپنے ہاتھ میں ایسا زخم لئے پھرتا ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جو لوگوں کے لئے باعثِ تکلیف ہے اور اس سے اس کا تکبر مٹ گیا ہے۔

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا بات ہے میں تم میں عبادت کی شیرینی نہیں پاتا؟ صحابہ کرام نے عرض کی، حضور! عبادت کی شیرینی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تواضع!

فرمانِ نبوی ہے کہ جب تم میری امت کے تواضع کرنے والوں کو دیکھو تو ان سے تواضع سے پیش آؤ اور متکبرین کو دیکھو تو ان سے تکبر کرو کیونکہ یہ ان کے لئے تحقیر اور ذلت ہے۔

اسی موضوع پر یہ چند اشعار ہیں ؎

تَوَاضَعْ تَكُنْ كَالنَّجْمِ لَاحَ لِنَاظِرٍ عَلٰى صَفَحَاتِ الْمَاءِ وَهُوَ رَفِيْعٌ

وَلَا تَكُ كَالدُّخَانِ يَعْلُوْ بِنَفْسِهٖ عَلٰى طَبَقَاتِ الْجَوِّ وَهُوَ وَضِيْعٌ

۱۔ تواضع کر جو اس ستارے کی طرح ہو جو دیکھنے والے کو پانی کی سطح پر نظر آتا ہے، حالانکہ وہ بہت بلندی پر ہوتا ہے۔

۲۔ دھوئیں کی طرح نہ ہو جو فضا میں خود کو بلند کرتا ہے حالانکہ اس کی کوئی عزت نہیں ہوتی اور وہ ایک بیکار چیز ہے۔

فضائلِ قناعت

قناعت کے متعلق جو کچھ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اس سے بھی زیادہ احادیث و اقوال قناعت کی فضیلت میں وارد ہوئے ہیں، چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ مومن کی عزت لوگوں سے بے پروائی میں ہے، قناعت میں آزادی اور عزت ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ اس سے بے نیاز ہو جا جسے تو چاہتا ہے، اس جیسا ہو جائیگا جس کی طرف حاجت لے کر جائیگا تو اس کا قیدی ہو گا اور جس پر چاہے احسان کر تو اس کا سردار ہو گا، تھوڑا مال جو تجھے کفایت کرے، اس زیادہ مال سے بہتر ہے جو تجھے گمراہ کر دے۔

ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے قناعت سے افضل کوئی مالداری نہیں دیکھی اور لالچ سے بڑھ کر تنگدستی نہیں دیکھی، اور یہ اشعار پڑھے ؎

www.muftiakhtarrazakhan.com

اَفَادَتْنِی الْقَنَاعَۃُ ثَوْبَ عِزٍّ وَاَیُّ غِنًی اَعَزُّ مِنَ الْقَنَاعَہ
فَصَیِّرْھَا لِنَفْسِکَ رَاْسَ مَالٍ وَصَیِّرْ بَعْدَھَا التَّقْوٰی بِضَاعَہ
تَحُزْ رِبْحًا وَتُغْنِیْ عَنْ بَخِیْلٍ وَتَنْعَمُ فِی الْجِنَانِ بِصَبْرِ سَاعَہ

۱۔ قناعت نے جب مجھے عزت کا لباس دیا اور کونسا وہ تمول ہے جو قناعت سے زیادہ باعزت ہو۔

۲۔ پس اسے اپنے نفس کے لئے اصل پونجی بنالے اور اس کے بعد پرہیزگاری کو ذخیرہ کرلے۔

۳۔ تو دوگنا نفع پائے گا، دوست سے کچھ طلب کرنے سے بے نیاز ہو جائیگا اور ایک گھڑی صبر کے بدلے جنت میں انعام و اکرام پائے گا۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

قَنِّعِ النَّفْسَ بِالْکِفَافِ وَاِلَّا طَلَبَتْ مِنْکَ فَوْقَ مَا یَکْفِیْہَا

۱۔ اپنے جسم کو معمولی گزر بسر پر صبر کرنے والا بنا ورنہ یہ تجھ سے تیری ضرورت سے بڑھ کر مال و دولت مانگے گا۔

۲۔ تیری زندگی کی مدت اتنی ہی ہے جتنی اس لمحہ کی مدت ہے جس میں تو سانس لے رہا ہے۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

اِذِ الرِّزْقُ عَنْکَ نَاءٍ فَاصْطَبِرْ وَمِنْہُ اقْتَنِعْ بِالَّذِیْ تَحْصُلُ
وَلَا تُتْعِبِ النَّفْسَ فِیْ تَحْصِیْلِہٖ فَاِنْ کَانَ ثَمَّ نَصِیْبٌ وَصَلْ

۱۔ اگر رزق تجھ سے دور ہے تو صبر کر اور جو کچھ مل گیا ہے اسی پر قناعت کر۔

۲۔ اپنے نفس کو اس (رزق) کے حاصل کرنے میں زحمت نہ دے، اگر وہ تیرا مقدر ہے تو کیا وہ مجھے مل جائے گا؟

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

اِذَا اعْطَشَتْکَ اَکُفُّ اللِّئَامِ کَفَتْکَ الْقَنَاعَۃُ شِبَعًا وَرِیًّا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فَكُنْ رَجُلًا رِجْلُهُ فِي الثَّرٰى وَهَامَةُ هِمَّتِهِ فِي الثُّرَيَّا

۱۔ جب تجھے بخیلوں کا تمول حریص بنائے تو اس وقت قناعت تجھے سیراب کرنے کے لئے کافی ہو گی۔

۲۔ ایسا جوان بن جس کا پاؤں تحت الثرٰی میں ہو اور اس کے ارادوں کی چوٹی ثریا کو چھو رہی ہو۔

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

يَا طَالِبَ الرِّزْقِ الْهَنِيِّ بِقُوَّةٍ هَيْهَاتَ اَنْتَ بِبَاطِلٍ مَشْغُوْفٌ

رَعَتِ الْاُسُوْدُ بِقُوَّةٍ وَرَعَى الذُّبَابُ الشَّهْدَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ

۱۔ اے آسانی سے حاصل ہونے والے رزق کو قوت سے تلاش کرنے والے! افسوس! تو جھوٹی محبت میں مبتلا ہے، غلط چیز میں دل لگا رہا ہے۔

۲۔ شیر اپنی تمام تر قوت کے باوجود جنگل کے مردار کھاتے ہیں اور مکھیاں اپنی کمزوری کے باوجود شہد کھاتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب آپ بھوک محسوس فرماتے تو اہل بیت کرام سے فرماتے کہ نماز کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور فرماتے مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور یہ آیت پڑھتے "اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور اس پر صبر کر۔"

دَعِ التَّهَافُتَ فِي الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا وَلَا يَغُرَّنَّكَ الْاِكْثَارُ وَالْجَشَعُ

وَاقْنَعْ بِمَا قَسَمَ الرَّحْمٰنُ وَارْضَ بِهٖ اِنَّ الْقَنَاعَةَ مَالٌ لَيْسَ يَنْقَطِعُ

وَخَلِّ دَيْكَ فُضُوْلَ الْعَيْشِ اَجْمَعَهَا فَلَيْسَ فِيْهَا اِذَا حَقَّقْتَ مُنْتَفَعُ

۱۔ دنیا کی زینت اور اس کی گرفتاری کو ترک کر دے اور تجھے بہت مالدار ہونے کی حرص و آز فریب میں مبتلا نہ کرے۔

۲۔ اللہ کی تقسیم پر قناعت کر اور اس پر راضی ہو جا کیونکہ قناعت ایسی دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

۳۔ تو اس تمام تر بیہودہ عیش کو ترک کر دے کیونکہ جب تو اسے بغور دیکھے گا تو اس میں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کوئی نفع نہیں پائے گا۔

بعض شعراء کا قول ہے ؎

اِقْنَعْ بِمَا تَلْقٰی بِلَا بُلْغَۃٍ   فَلَیْسَ یَنْسٰی رَبُّنَا النَّمْلَۃَ
اِنْ اَقْبَلَ الدَّھْرُ فَقُمْ قَائِمًا   وَاِنْ تَوَلّٰی مُدْبِرًا نَمْ لَہٗ

۱۔ جو کچھ تجھے بغیر کوشش کے مل جاتا ہے اسی پر قناعت کرلے کہ ربِ ذوالجلال تو حشرات الارض میں سے کسی کو بھی نہیں بھولتا (رزق پہنچاتا ہے)

۲۔ اگر زمانہ تجھے انعامات سے نوازے تو کھڑا ہو جا اور اگر وقت تجھ سے پیٹھ پھیر لے تو سو جا۔

داناؤں کا قول ہے کہ عزت خوبصورت کپڑوں کی مرہونِ منت نہیں ہے کیونکہ فراخ دستی میں بہترین لباس پہننا اور خوبصورت کپڑوں سے آراستہ ہونا آدمی کو مصروف کر دیتا ہے یہاں تک کہ دنیوی محبت کی وجہ سے وہ دینی امور کی پرواہ نہیں کرتا اور ایسا آدمی بہت ہی کم تکبر و خود بینی سے خالی ہوتا ہے۔

بعض شعراء کا کہنا ہے ؎

رَضِیْتُ مِنَ الدُّنْیَا بِلُقْمَۃٍ یَابِسٍ   وَلُبْسِ عَبَاءٍ لَا اُرِیْدُ سِوَاھُمَا
لِاَنِّیْ رَاَیْتُ الدَّھْرَ لَیْسَ بِدَائِمٍ   فَدَھْرِیْ وَعُمْرِیْ فَانِیَانِ کِلَاھُمَا

۱۔ میں دنیا سے سوکھی روٹی اور موٹے جھوٹے کپڑے پر راضی ہوں اور مجھے ان کے سوا کچھ نہیں چاہیئے۔

۲۔ کیونکہ میں نے زمانہ کو فانی دیکھا ہے لہذا میری عمر اور زمانہ دونوں فنا ہونیوالے ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۵۸

فریب ہائے دنیا

دنیا کے تمام حالات خوشی اور غم کے ارد گرد گردش کرتے رہتے ہیں، دنیا اپنے چاہنے والوں کی خواہشات کے مطابق نہیں رہتی بلکہ وہ حکیمِ مطلق اللہ تعالےٰ کی حکمت کے مطابق رنگ بدلتی رہتی ہے، فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ۔ وہ ہمیشہ مختلف رہیں گے مگر وہ
اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ ۔ جس پر تیرے رب نے رحم کیا
(وہ اس سے محفوظ رہیں گے)

بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ یہاں "مختلف" سے مراد رزق کا اختلاف ہے یعنی بعض غنی ہیں اور بعض فقیر ہیں لہٰذا ہر شخص کے ضروری ہے جسے دنیا کا مال مل جائے اور ربِ ذوالجلال دنیا کو اس کا خادم بنا دے تو وہ شکر ادا کرتا رہے اور نیکی کاموں میں اسے صرف کرے کیونکہ اچھے اعمال برائیوں کو زیر کر لیتے ہیں اور اپنی دنیا پر غرور نہ کرے اور یہ فرمانِ الٰہی اس بات کو سمجھنے کے لئے کافی ہے:۔

وَلَا یَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ ۔ تمہیں دنیا کی زندگی فریب نہ دے
الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ ۔ اور نہ تمہیں کوئی فریب دینے والا
الْغَرُوْرُ ۔ اللہ سے فریب دے۔

اور فرمانِ الٰہی ہے "لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا اور تم منتظر رہے اور تم نے شک کیا اور تمہیں آرزوؤں نے فریب میں ڈالا":

دنیا کے فریب سے گریز کے لئے یہ آیات عقلمند انسان کو بہت کچھ بصیرت سکھاتی ہیں۔ ان عقلمندوں کی نیند اور بیداری کیسی عجیب ہے جو بے وقوفوں کی شب بیداری اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کوششوں پر رشک کرتے ہیں حالانکہ خود کچھ بھی نہیں کر پاتے۔

دانشمند کون ہے؟

فرمانِ نبوی ہے کہ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کے لئے عمل کئے اور احمق وہ ہے جس نے نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ سے ڈھیروں دنیاوی تمنائیں رکھیں۔

شاعر کہتا ہے ؎

وَمَنْ یَحْمَدُ الدُّنْیَا لِشَیْءٍ یَسُرُّہٗ فَسَوْفَ لَعَمْرِیْ عَنْ قَلِیْلٍ یَلُوْمُھَا
اِذَا اَدْبَرَتْ کَانَتْ عَلَی الْمَرْءِ حَسْرَۃً وَاِنْ اَقْبَلَتْ کَانَتْ کَثِیْرًا ھُمُوْمُھَا

۱۔ اور جو شخص کسی پسندیدہ چیز کی وجہ سے دنیا کی تعریف کرتا ہے مجھے زندگی کی قسم عنقریب وہ اسے برا بھلا کہے گا۔

۲۔ جب دنیا چلی جاتی ہے تو انسان کے دل میں حسرت چھوڑ جاتی ہے اور جب آتی ہے تو بے شمار دکھ لے کر آتی ہے۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

تَاللّٰہِ لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا بِاَجْمَعِھَا تَبْقٰی عَلَیْنَا وَیَاْتِیْ رِزْقُھَا رَغَدًا
مَا کَانَ فِیْ حَقِّ حُرٍّ اَنْ یَّذِلَّ لَھَا فَکَیْفَ وَھُوَ مَتَاعٌ یَّضْمَحِلُّ غَدًا

۱۔ بخدا اگر دنیا اپنی، تمام تر مال و متاع کے باوجود ہمارے لئے پرہیز گاری کا نشان ہوتی اور لگاتار اس کا رزق آتا رہتا۔

۲۔ تب بھی کسی مردِ آزاد کے لئے اس کی طرف رجوع مناسب نہ ہوتا چہ جائیکہ یہ مال ہی ایسا بنایا گیا ہو جو کل ختم ہو جائے۔

ابنِ بسام کہتا ہے ؎

اُفٍّ لِلدُّنْیَا وَ اَیَّامِھَا فَاِنَّھَا لِلْحُزْنِ مَخْلُوْقَۃٌ
ھُمُوْمُھَا لَا تَنْقَضِیْ سَاعَۃً عَنْ مَلِکٍ فِیْھَا اَوْ سُوْقَۃٍ
یَا عَجَبًا مِنْھَا وَمِنْ شَانِھَا عَدُوَّۃٌ لِلنَّاسِ مَعْشُوْقَۃٌ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۱۔ دنیا اور اس کے ایام پر حیف ہے، بے شک یہ دکھوں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔
۲۔ اس کے دکھ ایک لمحہ بھی ختم نہیں ہوتے۔
۳۔ اس پر اور اس کے عجیب حالات پر تعجب ہے، یہ لوگوں کی جان لیوا معشوقہ ہے۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

وَقَائِلَةٍ اَرٰى الْاَيَّامَ تَعْطِىْ ۔۔۔ لِئَامُ النَّاسِ مِنْ رِزْقٍ حَثِيْثٍ
وَتَمْنَعُ مَنْ لَهٗ شَرَفٌ وَّفَضْلٌ ۔۔۔ فَقُلْتُ لَهَا خُذِىْ اَصْلَ الْحَدِيْثِ
رَاَتْ عَمَلَ الْمَكَاسِبِ مِنْ حَرَامٍ ۔۔۔ فَجَادَتْ بِالْخَبِيْثِ عَلَى الْخَبِيْثِ

۱۔ میں دیکھتا ہوں کہ زمانہ بخیل ترین لوگوں کو بے انتہا مال دینے پر آمادہ رہتا ہے۔
۲۔ اور صاحب عزت و فضیلت سے زمانہ دنیا کو روک دیتا ہے، میں نے اسے کہا تم اصل بات میں غور کرو۔
۳۔ خبیث حرام کمائی سے مال اکٹھا کرتے ہیں لہذا خبیث مال اور خبیث لوگوں میں جمع ہوتے ہیں۔

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

سَلِ الْاَيَّامَ مَا فَعَلَتْ بِكِسْرٰى ۔۔۔ وَقَيْصَرَ وَالْقُصُوْرِ وَسَاكِنِيْهَا
اَمَا اسْتَدْعَتْهُمُ لِلْبَيْنِ طُرًّا ۔۔۔ فَلَمْ تَدَعِ الْحَلِيْمَ وَلَا السَّفِيْهَا

۱۔ زمانہ سے پوچھ تو نے کسریٰ، قیصر، ان کے محلات اور ان میں رہنے والوں سے کیا کیا؟
۲۔ کیا ان سب نے تجھ سے جدائی کی استدعا کی تھی کہ تو نے کسی عقلمند اور کسی بے وقوف کو نہیں چھوڑا۔

کہتے ہیں کہ ایک بدوی کسی قبیلہ میں آیا، لوگوں نے اسے کھانا کھلایا اور وہ کھانا کھا کر ان کے خیمہ کے سائے میں لیٹ گیا، پھر انہوں نے خیمہ اکھیڑ لیا اور بدوی کو جب دھوپ لگی تو اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ یہ کہتا ہوا وہاں سے چل دیا ؎

اَلَا اِنَّمَا الدُّنْيَا كَظِلِّ بُيُوْتٍ ۔۔۔ [illegible] ظِلَالٌ زَائِلَةٌ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اَلَا اِنَّمَا الدُّنْیَا مَقِیْلٌ لِرَاکِبٍ قَضٰی وَطَرًا مِنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ هَجَرَا

۱۔ باخبر ہو جاؤ یہ دنیا عمارت کے سایہ کی طرح ہے اور لامحالہ ایک دن اس کا سایہ زائل ہو جائے گا۔

۲۔ بلاشبہ دنیا سوار کے لئے قیلولہ کرنے کی جگہ ہے، اس نے اپنی حاجت پوری اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

کسی دانا نے اپنے دوست سے کہا مجھے داعی نے سب کچھ سنا دیا اور بلانے والے نے سب کچھ واضح کر دیا، اس شخص سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت میں مبتلا نہیں جس نے یقین کامل کو گنوا دیا اور غلط کاریوں میں مشغول ہوا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ خوفِ الٰہی کے لئے علم اور تکبر و غرور کے لئے جہالت کافی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جس نے دنیا سے محبت رکھی اور اس کی زیب و زینت سے مسرور ہوا، اس کے دل سے آخرت کا خوف نکل گیا۔

بعض علماء کا قول ہے کہ بندہ سے مال و دولت کے چلے جانے پر رنج و غم کرنے اور مال و دولت کی فراوانی میں خوشی پر محاسبہ کیا جائے گا۔

بعض سلف صالحین جنہیں اللہ تعالٰے نے دنیا دی تھی، وہ حرام کردہ باتوں سے تم سے زیادہ بچنے والے تھے اور جو کام کرنا تمہیں نامناسب نظر نہیں آتا وہ ان کے نزدیک مہلک ترین سمجھے جاتے تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بسا اوقات مسعر بن کدام رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

نَهَارُكَ يَا مَغْرُوْرُ سَهْوٌ وَغَفْلَةٌ وَلَيْلُكَ نَوْمٌ وَالرَّدٰى لَكَ لَازِمٌ
يَغُرُّكَ مَا يَفْنٰى وَتَفْرَحُ بِالْمُنٰى كَمَا غَرَّ بِاللَّذَّاتِ فِي النَّوْمِ حَالِمٌ
وَشُغْلُكَ فِيْمَا سَوْفَ تَكْرَهُ غِبَّهٗ كَذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا تَعِيْشُ الْبَهَائِمُ

۱۔ اے فریب خوردہ تیرا دن نیند اور غفلت میں اور تیری رات سونے میں پوری

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہوتی ہے اور موت تیرے لئے لازمی ہے۔

۲۔ زائل شدہ مال تجھے فریب میں ڈالتا ہے اور امیدیں پاکر تو بہت خوش ہوتا ہے جیسے خواب دیکھنے والا خواب میں لطف اندوز ہوتا ہے۔

۳۔ عنقریب تو اپنی اس دنیاوی مشغولیت کو برا سمجھے گا، ایسی زندگی تو دنیا میں جانوروں کی ہوتی ہے۔

باب ۵۹

مذمّت و تخویفِ دنیا

حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میرے لئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ مجھے مال دے۔ آپ نے فرمایا اے ثعلبہ! تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرتا ہے اس مالِ کثیر سے بہتر ہے جس کا تو شکر ادا نہیں کر سکتا۔ ثعلبہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے مال کی دعا کیجئے، آپ نے فرمایا اے ثعلبہ! کیا تیرے پیشِ نظر میری زندگی نہیں ہے، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیری زندگی نبی کی زندگی جیسی ہو، بخدا اگر میں چاہوں کہ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلیں تو چلیں گے۔ ثعلبہ نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبیِ برحق بنا کر بھیجا ہے، اگر آپ میرے لئے اللہ سے مال کی دعا کریں تو میں اس مال سے ہر حقدار کا حق پورا کروں گا اور میں ضرور کروں گا، ضرور حقوق ادا کروں گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! ثعلبہ کو مال عطا کر!

چنانچہ اس نے بکریاں لیں اور وہ ایسے بڑھیں کہ جیسے حشرات الارض بڑھتے ہیں اور ان کے لئے مدینہ میں رہنا مشکل ہو گیا، چنانچہ ثعلبہ رضی اللہ عنہ مدینہ سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نکل کر مدینہ کے قریب ایک وادی میں آ گئے اور تین نمازیں چھوڑ کر صرف دو نمازیں ظہر اور عصر جماعت کے ساتھ پڑھنے لگا، بکریاں اور بڑھیں اور وہ کچھ اور دور ہو گیا یہاں تک کہ وہ صرف نمازِ جمعہ میں شریک ہوتا اور بکریاں برابر بڑھتی گئیں تا آنکہ ان کی مصروفیت کی وجہ سے اس کی جمعہ کی جماعت بھی چھوٹ گئی اور وہ جمعہ کے دن مدینہ سے آنے والے سواروں سے مدینہ کے حالات پوچھ لیتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق پوچھا کہ ثعلبہ بن حاطب کا کیا بنا؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! اس نے بکریاں لیں اور وہ اتنی بڑھیں کہ ان کا مدینہ میں رہنا دشوار ہو گیا اور اس کے تمام حالات بتائے گئے، آپ نے سن کر فرمایا اے ثعلبہ! افسوس، اے ثعلبہ! افسوس، افسوس! اے ثعلبہ!

راوی کہتے ہیں کہ تب قرآنِ مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:-

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ	ان کے مال سے صدقہ لیجئے
صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ	ان کو ظاہر اور باطن کو پاک کیجئے
تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ	ان کے صدقات اور ان کے
عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ	لئے دعا کیجئے، بیشک آپ کی
لَّهُمْ -	دعا ان کے لئے تسکین ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے صدقات کے فرائض نازل کئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ اور بنو سلیم کے دو آدمیوں کو صدقات کی وصولیابی پر مقرر فرمایا اور انہیں صدقات کے احکامات اور صدقات وصول کرنے کی اجازت لکھ کر روانہ فرمایا کہ جاؤ اور مسلمانوں سے صدقات وصول کر کے لاؤ اور فرمایا کہ ثعلبہ بن حاطب اور فلاں آدمی کے پاس جانا جو بنی سلیم سے تعلق رکھتا ہے اور ان سے بھی صدقات وصول کرنا۔

چنانچہ یہ دونوں حضرات ثعلبہ کے پاس آئے اور اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پڑھوا کر صدقات (بکریوں کی زکوٰۃ) کا سوال کیا۔ ثعلبہ نے کہا یہ تو ٹیکس ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ تو ٹیکس ہے، یہ تو ٹیکس ہی کی ایک شکل ہے تم جاؤ، جب تم فارغ ہو چکو تو میرے پاس پھر آنا۔

پھر یہ حضرات بنو سلیم کے اس آدمی کے پاس آئے جس کے متعلق حضور صلی اللہ نے فرمایا تھا، جب اس نے سنا تو اس نے اپنے اعلیٰ مرتبہ اونٹوں کے پاس جا کر ان میں سے صدقہ کے لئے علیحدہ کر دیئے اور انہیں لے کر ان حضرات کی خدمت میں آیا، ان حضرات نے جب وہ اونٹ دیکھے تو بولے، تمہارے لئے یہ اونٹ دینا ضروری نہیں ہیں اور نہ ہی ہم تم سے عمدہ اور اعلیٰ اونٹ لینے آئے ہیں، اس شخص نے کہا انہیں لے لیجئے، میرا دل انہیں سے خوش ہوتا ہے اور میں یہ آپ ہی کو دینے کے لئے لایا ہوں۔

جب یہ حضرات صدقات کی وصولی سے فارغ ہو چکے تو ثعلبہ کے پاس آئے اور اس سے پھر صدقات کا سوال کیا، ثعلبہ نے کہا مجھے خط دکھاؤ اور اس نے خط دیکھ کر کہا یہ ٹیکس ہی کی ایک شکل ہے، تم جاؤ تاکہ میں اس بارے میں کچھ غور کر سکوں، لہذا یہ حضرات واپس روانہ ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بات چیت کرنے سے پہلے محض انہیں دیکھتے ہی فرمایا: اے افسوس ثعلبہ! اور بنو سلیم کے اس شخص کے لئے دعا فرمائی، پھر ان حضرات نے آپ کو ثعلبہ اور سلیمی کے مکمل حالات سنائے، اللہ تعالیٰ نے ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ آیات نازل فرمائیں:-

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ	اور بعض ان میں سے وہ ہے
لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ	کہ جس نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر
لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ	اللہ ہمیں اپنے فضل سے عطا فرمائیگا
الصّٰلِحِيْنَ ہ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ	تو البتہ ہم صدقہ دیں گے اور صالحین
مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا	میں سے ہوں گے، پس جب
وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ہ فَاَعْقَبَهُمْ	ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ○

عطا کیا تو انہوں نے بخل کیا مال کے ساتھ اور پھر گئے اور منہ پھیرنے والے ہیں، پس نفاق ان کے دلوں میں قیامت کے دن تک اثر دے گیا بسبب اس کے کہ انہوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف کیا اور بسبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت ثعلبہ کا ایک رشتہ دار بیٹھا ہوا تھا، اس نے ثعلبہ کے متعلق نازل ہونے والی آیات کو سنا تو اٹھ کر ثعلبہ کے پاس گیا اور اسے کہا تیری والدہ ماری جائے! اللہ تعالےٰ نے تیرے بارے میں فلاں فلاں آیات نازل کی ہیں ثعلبہ نے یہ سنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور صدقہ قبول کرنے کی درخواست کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالےٰ نے تیرا صدقہ لینے سے منع کر دیا ہے۔

ثعلبہ یہ سنتے ہی اپنے سر میں خاک ڈالنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے یہ کرتوت ہیں؟ میں نے تجھ سے پہلے کہہ دیا تھا مگر تو نے میری بات نہیں مانی تھی۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ لینے سے بالکل انکار کر دیا تو وہ اپنے ٹھکانے پر لوٹ آئے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے تو وہ اپنے صدقات لیکر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا، پھر حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حاضر ہوا مگر انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا، یہاں تک کہ حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کے بعد ثعلبہ کا انتقال ہو گیا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک عبرت انگیز واقعہ

جریر نے لیث سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت میں آیا اور کہنے لگا میں آپ کی صحبت میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہونگا لہذا حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام اور وہ آدمی اکھٹے روانہ ہو گئے ۔ جب ایک دریا کے کنارے پہنچے تو کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے، ان کے پاس تین روٹیاں تھیں، جب دو روٹیاں کھا چکے اور ایک روٹی باقی رہ گئی تو حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام دریا پر پانی پینے تشریف لے گئے ۔ جب آپ پانی پی کر واپس تشریف لائے تو روٹی موجود نہیں تھی، آپ نے پوچھا روٹی کس نے لی ہے؟ وہ آدمی بولا کہ مجھے معلوم نہیں ۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام اسے لے کر آگے چل پڑے اور آپ نے ہرنی کو دیکھا جو دو بچے ساتھ لئے جا رہی تھی۔ آپ نے اس کے ایک بچے کو بلایا، جب وہ آیا تو آپ نے اسے ذبح کیا اور گوشت بھون کر خود بھی کھایا اور اس شخص کو بھی کھلایا، پھر بچے سے فرمایا اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا ۔ چنانچہ ہرنی کا بچہ کھڑا ہو گیا اور جنگل کی طرف چل دیا، تب آپ نے اس آدمی سے کہا میں تجھ سے اس ذات کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تجھے یہ معجزہ دکھلایا، روٹی کس نے لی تھی؟ وہ آدمی بولا مجھے معلوم نہیں ہے،

پھر آپ ایک جھیل پر پہنچے اور اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور دونوں سطحِ آب پر چل پڑے، جب پانی عبور کر لیا تو آپ نے اس شخص سے پوچھا تجھے اس ذات کی قسم جس نے تجھے یہ معجزہ دکھایا تب وہ روٹی کس نے لی تھی؟ اس آدمی نے پھر جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں ہے ۔

پھر آپ روانہ ہو گئے اور ایک جنگل میں پہنچے، جب دونوں بیٹھ گئے تو حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی اور ریت کی ڈھیری بنا کر فرمایا کہ اللہ کے حکم سے سونا ہو جا، چنانچہ وہ سونا بن گئی اور آپ نے اس کی ایک جیسی تین ڈھیریاں بنائیں، اور فرمایا تہائی میری، تہائی تیری اور تہائی اس شخص کی ہے جس نے وہ روٹی لی تھی، تب وہ آدمی بولا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ روٹی میں نے لی تھی، آپ نے اس سے فرمایا یہ سونا تمام کا تمام تیرا ہے اُکو اسے وہیں چھوڑ کر آپ آگے روانہ ہو گئے۔

اس شخص کے پاس دو آدمی آ گئے، انہوں نے جب جنگل میں ایک آدمی کو اتنے مال و متاع کے ساتھ دیکھا تو ان کی نیت بدل گئی اور انہوں نے ارادہ کیا کہ اسے قتل کر کے مال سمیٹ لیں۔ اس آدمی نے جب ان کی نیت بھانپ لی تو خود ہی بول اٹھا کہ یہ مال ہم تینوں ہی آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں، پھر انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو شہر کی طرف روانہ کیا تا کہ وہ کھانا خرید لائے۔

جس شخص کو انہوں نے شہر کی طرف کھانا لانے کے لئے بھیجا تھا، اس کے دل میں خیال آیا کہ میں اس مال میں ان کو حصہ دار کیوں بننے دوں؟ میں کھانے میں زہر ملائے دیتا ہوں تا کہ وہ دونوں ہی ہلاک ہو جائیں اور مال اکیلا میں ہی لے لوں، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

راوی کہتے ہیں کہ ادھر جو دو آدمی جنگل میں بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے ارادہ کر لیا کہ ہم اسے ایک تہائی کیوں دیں؟ جونہی وہ آئے ہم اسے قتل کر دیں اور دولت ہم دونوں آپس میں تقسیم کر لیں، چنانچہ جب وہ آدمی کھانا لے کر آیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا اور بعد میں وہ کھانا کھایا جسے کھاتے ہی وہ دونوں بھی مر گئے اور سونے کی ڈھیریاں اسی طرح پڑی رہیں اور جنگل میں تین لاشیں رہ گئیں۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا پھر وہاں سے گزر ہوا اور ان کی یہ حالت دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے فرمایا دیکھو یہ دنیا ہے، اس سے بچتے رہنا۔

حکایت

ذوالقرنین ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جن کے پاس دنیاوی مال و متاع بالکل نہیں تھا، انہوں نے اپنی قبریں تیار کر رکھی تھیں، جب صبح ہوتی تو وہ قبروں کی طرف آتے، ان کی یاد تازہ کرتے، انہیں صاف کرتے اور ان کے قریب نمازیں پڑھتے اور جانوروں کی طرح کچھ گھاس پات کھا لیتے اور انہوں نے گزر بسر صرف زمین سے اُگنے والی سبزیوں وغیرہ پر محدود کر رکھی تھی۔ ذوالقرنین نے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان کے سردار کو ایک آدمی بھیج کر بلایا لیکن سردار نے کہا ذوالقرنین کو جواب دینا کہ مجھے تم سے کوئی کام نہیں ہے، اگر تمہیں کوئی کام ہے تو میرے پاس آجاؤ، ذوالقرنین نے یہ جواب سن کر کہا کہ واقعی اس نے سچ کہا ہے چنانچہ ذوالقرنین اس کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے تمہاری طرف آدمی بھیج کر تمہیں بلایا مگر تم نے انکار کر دیا لہذا میں خود آیا ہوں۔ سردار نے کہا اگر مجھے تم سے کوئی کام ہوتا تو ضرور آتا، ذوالقرنین نے کہا میں نے تمہیں ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ کسی اور قوم کو اس حالت میں نہیں دیکھا، سردار نے کہا آپ کس حالت کی بات کر رہے ہیں؟ ذوالقرنین نے کہا یہی کہ تمہارے پاس دنیاوی مال و متاع اور مال و منال کچھ بھی نہیں ہے جس سے تم بہرہ اندوز ہو سکو، سردار نے کہا ہم سونا چاندی کا جمع کرنا بہت برا سمجھتے ہیں کیونکہ جس شخص کو یہ چیزیں ملتی ہیں وہ ان میں مگن ہو جاتا ہے اور اس چیز کو جو ان سے کہیں بہتر ہے بھول جاتا ہے۔ ذوالقرنین نے کہا تم نے قبریں کیوں تیار کر رکھی ہیں؟ ہر صبح ان کی زیارت کرتے ہو انہیں صاف کرتے ہو اور ان کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہو۔ سردار نے کہا یہ اس لئے کہ جب ہم قبروں کو دیکھیں گے اور دنیا کی آرزو کریں گے تو یہ قبریں ہمیں دنیا سے بے نیاز کر دیں گی اور ہمیں حرص دنیا سے روک دیں گی، ذوالقرنین نے پوچھا میں نے دیکھا ہے کہ زمین کے سبزے کے علاوہ تمہاری کوئی غذا نہیں ہے، تم جانور کیوں نہیں رکھتے تاکہ تم ان کا دودھ دوہو، ان پر سواری کرو اور ان سے بہرہ اندوز ہو سکو، سردار نے کہا ہم اس چیز کو اچھا نہیں سمجھتے کہ ہم ان کے پیٹوں کو ان کی قبریں بنائیں اور ہم زمین کے سبزہ سے کافی غذا حاصل کر لیتے ہیں اور یہ انسان کی گذر اوقات کے لئے کافی ہے، جب کھانا حلق سے اتر جاتا ہے (چاہے وہ کیسا ہی ہو) پھر اس کا کوئی مزہ باقی نہیں رہتا۔

پھر اس قائد (سردار) نے ذوالقرنین کے پیچھے ہاتھ بڑھا کر کے ایک ایک کھوپڑی اٹھائی اور کہا ذوالقرنین! جانتے ہو یہ کون ہے؟ ذوالقرنین نے کہا نہیں! یہ کون ہے؟ قائد نے کہا یہ دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بادشاہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا والوں پر شاہی عطا فرمائی تھی لیکن اس نے ظلم و ستم کیا اور سرکش بن گیا جب اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ حالت دیکھی تو اسے موت دے دی اور یہ ایک گرے پڑے پتھر کی مانند بے وقعت ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اعمال شمار کر لئے ہیں تاکہ اسے آخرت میں سزا دے۔

پھر اس نے ایک اور کھوپڑی اٹھائی جو بوسیدہ تھی اور کہا ذوالقرنین جانتے ہو یہ کون ہے؟ ذوالقرنین نے کہا نہیں! بتاؤ یہ کون ہے؟ قائد نے کہا یہ ایک بادشاہ ہے جسے پہلے بادشاہ کے بعد حکومت ملی، یہ اپنے پیشرو بادشاہ کا مخلوق پر ظلم و ستم اور زیادتیاں دیکھ چکا تھا لہٰذا اس نے تواضع کی، اللہ کا خوف کیا اور ملک میں عدل و انصاف کرنے کا حکم دیا، پھر یہ بھی مر کر ایسا ہو گیا جیسا تم دیکھ رہے ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کا شمار فرما لیا ہے یہاں تک کہ اسے آخرت میں ان کا بدلہ دے گا۔ پھر وہ ذوالقرنین کی کھوپڑی کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا یہ بھی انہی کی طرح ہے، ذوالقرنین خیال رکھنا کہ تم کیسے اعمال کر رہے ہو؟ ذوالقرنین نے اس کی باتیں سن کر کہا کیا تم میری دوستی میں رہنا چاہتے ہو؟ میں تمہیں اپنا بھائی اور وزیر بنا کر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مال و منال دیا ہے اس میں اپنا شریک بنا لوں گا۔ سردار نے کہا میں اور آپ صلح نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہم اکٹھے رہ سکتے ہیں، ذوالقرنین نے کہا وہ کیوں؟ سردار نے کہا اس لئے کہ لوگ تمہارے دشمن اور میرے دوست ہیں، ذوالقرنین نے پوچھا وہ کیسے؟ سردار نے کہا وہ تم سے تمہارا ملک مال اور دنیا کی وجہ سے دشمنی رکھتے ہیں اور چونکہ میں نے ان چیزوں کو چھوڑ دیا ہے لہٰذا کوئی ایک بھی میرا دشمن نہیں ہے اور اسی لئے مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں ہے اور نہ میرے پاس کسی چیز کی کمی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ ذوالقرنین یہ باتیں سن کر انتہائی متاثر ہوا اور حیران واپس لوٹ آیا، کسی شاعر نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

یَا مَنْ تَمَتَّعَ بِالدُّنْیَا وَزِیْنَتِہَا	وَلَا تَنَامُ عَنِ اللَّذَّاتِ عَیْنَاہُ
شُغِلْتَ نَفْسَکَ فِیْمَا لَیْسَ تُدْرِکُہٗ	تَقُوْلُ لِلّٰہِ مَاذَا؟ حِیْنَ تَلْقَاہُ

۱- اے وہ شخص جو دنیا اور اس کی زینت سے نفع اندوز ہوتا ہے اور دنیاوی لذتوں سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کی آنکھیں نہیں سوتیں۔

۲۔ تجھے ناممکن چیزوں کے حصول میں مشغول کر دیا ہے، جب تو اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو کیا جواب دے گا؟

دوسرے شاعر کا قول ہے ؎

عَتَبْتُ عَلَی الدُّنْیَا لِرِفْعَۃِ جَاھِلٍ ۔۔۔ وَتَاخِیْرِ ذِیْ فَضْلٍ فَقَالَتْ خُذِ الْعُذْرَا

ھُوَ الْجَھْلُ اَبْنَائِیْ لِھٰذَا رَفَعْتُھُمْ ۔۔۔ وَاَھْلُ التُّقٰی اَبْنَاءُ ضَرَّتِیَ الْاُخْرٰی

۱۔ میں نے دنیا کے جاہلوں کو بہت مرتبہ عطا کرنے اور اہلِ فضل سے کنارہ کشی کرنے پر ملامت کی تو اس نے مجھ سے کہا کہ میری مجبوری سنیئے۔

۲۔ جاہل میرے بیٹے ہیں لہٰذا میں انہیں سربلندی دیتی ہوں اور متقی اہلِ فضل میری سوکن اور آخرت کے فرزند ہیں (لہٰذا میں ان سے گریز کرتی ہوں)

جناب محمود الباہلی کا قول ہے ؎

اَلَا اِنَّمَا الدُّنْیَا عَلَی الْمَرْءِ فِتْنَۃٌ ۔۔۔ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَقْبَلَتْ اَوْ تَوَلَّتِ

فَاِنْ اَقْبَلَتْ فَاسْتَقْبِلِ الشُّکْرَ دَائِمًا ۔۔۔ وَمَھْمَا تَوَلَّتْ فَاصْطَبِرْ وَتَثَبَّتِ

۱۔ بیشک دنیا آئے یا جائے انسان کے لئے ہر حال میں فتنہ و آزمائش ہے۔

۲۔ جب دنیا آتی ہے تو دائمی شکر ساتھ لاتی ہے (تو شکر ادا کر) اور جب جائے تو صبر اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کر۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۶۰

فضیلتِ صدقہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص حلال کی کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے (اور اللہ تعالیٰ حلال کی کمائی ہی کا صدقہ قبول فرماتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی برکت سے قبول فرما لیتا ہے پھر اس کی صاحبِ صدقہ کے لئے پرورش کرتا ہے جیسے تم اپنے بچھیروں کی پرورش کرتے ہو یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے (جیسے تم میں سے کوئی اپنے ایک بچھیرے کی پرورش کرتا ہے) یہاں تک کہ ایک لقمہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

اس حدیثِ پاک کی تصدیق اس فرمانِ الٰہی سے ہوتی ہے :-

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ	کیا انہوں نے نہیں جانا کہ اللہ ہی
یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ	ہے جو اپنے بندوں سے توبہ
وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ۔	قبول فرماتا ہے اور صدقات لیتا ہے۔

اور ارشاد فرمایا :-

یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا	اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات
وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ۔	کو بڑھاتا ہے۔

فضائلِ صدقات صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ اس بخشش کے بدلے انسان کی عزت و وقار کو بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے تواضع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔

طبرانی کی روایت ہے کہ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور نہ ہی بندہ صدقہ دینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اسے سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے قبول کر لیتا ہے اور کوئی بندہ بے پروائی کے باوجود سوال کا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ تعالیٰ اس پر فقر کو مسلط کر دیتا ہے، بندہ کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے مگر اس کے مال کے تین حصے ہیں، جو کھایا وہ فنا ہوگیا، جو پہنا وہ پرانا ہوگیا جو راہِ خدا میں دیا وہ حاصل کر لیا اور جو اس کے سوا ہے وہ اسے لوگوں کیلئے چھوڑ جانیوالا ہے۔

حدیث شریف میں ہے تم میں سے کوئی ایک ایسا نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ بغیر کسی ترجمان کے اس سے گفتگو فرمائیگا، آدمی اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے وہی کچھ نظر آئیگا جو اس نے آگے بھیجا ہے اور بائیں طرف وہی کچھ دکھائی دیگا جو اس نے آگے بھیجا ہے اور اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے مقابل میں آگ نظر آئیگی پس تم اس آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی راہِ خدا میں دیکر بچ سکو۔

حدیث شریف میں ہے کہ اپنے چہروں کو آگ سے بچاؤ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹادیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اے کعب بن عجرہ! جنت میں وہ خون اور گوشت نہیں جائے گا جو حرام ذریعہ سے حاصل کردہ مال سے پھلا پھولا ہو، اے کعب بن عجرہ! لوگ جانیوالے ہیں، بعض جانیوالے اپنے نفس کو رہائی دینے والے ہیں اور بعض اسے ہلاک کرنیوالے ہیں۔ اے کعب بن عجرہ نماز نزدیکی ہے، روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے چکنے پتھر سے کائی اتر جاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

فرمایا صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور موت کی زحمتوں کو دور کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقہ کے بدلے ناگوار موت کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں کے فیصلے ہونے تک لوگ اپنے صدقات کے سایہ میں رہیں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ کوئی آدمی صدقہ کی چیز نہیں نکالتا مگر اسے ستر شیطانوں کے جبڑوں سے جدا کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کم حیثیت شخص کا کوشش سے خرچ کرنا اور اپنے اہل وعیال سے اس کی ابتداء کرنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سو درہم سے سبقت لے گیا، ایک شخص نے عرض کیا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا ایک شخص کا بہت مال و دولت تھا اور اس نے اپنے پہلو سے ایک لاکھ درہم نکال کر صدقہ کر دیا اور دوسرے شخص کے پاس صرف دو درہم تھے، اس نے ان میں سے ایک راہِ خدا میں دے دیا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ اگرچہ اسے گائے بکری کا جلا ہوا سُم ہی کیوں نہ دے دو۔ حدیث شریف میں ہے کہ سات شخص ایسے ہیں جو رحمتِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن رحمتِ الٰہی کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں سے ایک وہ ہے جس نے انتہائی رازداری سے راہِ خدا میں خرچ کیا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے،

نیکی کے راستے یہ ہیں، بری جگہوں سے بچو، پوشیدہ صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور صلہ رحمی زندگی بڑھاتی ہے۔

طبرانی کی روایت میں ہے کہ نیک کام، بری جگہوں سے بچنا اور خفیہ صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور صلہ رحمی زندگی بڑھاتی ہے اور ہر اچھا کام صدقہ ہے، دنیا میں اچھے کام کرنے والے آخرت میں اچھے کام کرنیوالوں میں ہوں گے دنیا میں برائیاں کرنے والے آخرت میں برائیاں کرنے والوں کے ساتھ ہوں گے اور جنت میں سب سے پہلے بھلائی کرنیوالے داخل ہوں گے۔

طبرانی اور احمد کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ صدقہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا دونا دوگنا اور اللہ کے ہاں اس سے بھی زیادہ ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :-

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً۔

کون شخص ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے پس وہ دوگنا کر دے اس کو اس کے واسطے بہت دوگنا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نیز پوچھا گیا یارسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا فقیر کو پوشیدہ دینا اور کم مال والے کا کوشش سے خرچ کرنا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔

اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو اچھا ہے اور اگر تم انہیں چھپاؤ اور فقیر کو دو تو تمہارے لئے بہت اچھا ہے۔

جس نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا تو جب تک اس کے جسم پر اس کپڑے کا ایک دھاگہ بھی موجود رہے گا اللہ تعالےٰ صدقہ دینے والے انسان کے عیوب کو ڈھانپتا رہیگا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جس مسلمان نے کسی برہنہ مسلمان کو کپڑا پہنایا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کا لباس پہنائے گا، جس مسلمان نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جس مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو سیراب کیا اللہ تعالےٰ اسے جنت میں مہر شدہ شراب طہور پلائے گا۔ مسکین کو صدقہ، خیرات ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دوہرا ثواب ہے، صدقہ کا اور صلہ رحمی کا ثواب۔

پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ہر اس رشتہ دار کو دینا جو تیرے لئے اپنے دل میں بغض و عداوت رکھتا ہے۔

آپ نے فرمایا جس نے کسی شخص کو دودھ پینے کے لئے بکری وغیرہ دی تاکہ وہ اس کا دودھ پی کر اسے واپس کردے، یا قرض دیا یا سفر کا ساتھی دیا، اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، مزید فرمایا کہ ہر قرض صدقہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا میں نے معراج کی رات جنت کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا اور قرض کا اٹھارہ گنا ثواب ہے۔

فرمایا جو کسی تنگدست کی مشکل آسان کردیتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کردیتا ہے۔

پوچھا گیا یارسول اللہ! کونسا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر واقف اور اجنبی پر تمہارا اسلام کہنا! سائل نے عرض کی کہ مجھے ہر چیز کی حقیقت بتلائیے! آپ نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے، پھر میں نے کہا مجھے ایسے عمل کے متعلق بتائیے جس کے سبب میں جنت میں جاؤں؟ آپ نے فرمایا کھانا کھلا، سلام کیا کر، صلہ رحمی کر اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھ تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوگا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ کی عبادت کرو، مسکینوں کو کھلاؤ اور سلام کرو، بسلامت جنت میں جاؤ گے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ رحمت کے نزول کے اسباب میں سے مسلمان مسکین کو کھانا کھلانا ہے جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانے اور پینے سے سیراب کیا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے جن میں سے ہر ایک خندق پانچسو سال کے سفر کی مسافت پر ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ اے انسان! میں بیمار ہوا تھا مگر تو نے عیادت نہیں کی تھی، انسان کہیگا میں تیری کیسے عیادت کرتا تو تو رب العالمین ہے، رب فرمائیگا تجھے معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہے مگر تو اس کی عیادت کو نہ آیا، کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے قریب پاتا۔ اے انسان میں نے تجھ سے کھانا کھلانے کے لئے کہا تھا مگر تو نے مجھے کھانا نہیں دیا تھا، انسان کہے گا اے اللہ! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ تو تو رب العالمین ہے، رب فرمائے گا، تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اسے میرے یہاں حاصل کرتا، اے انسان! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا مگر تو نے مجھے سیراب نہیں کیا تھا، انسان کہے گا کہ میں تجھے کیسے سیراب کرتا، تو تو رب العالمین ہے۔ رب تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا، کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر اسے پانی پلاتا تو میرے یہاں اس کا اجر پاتا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۶۱

مسلمان کی حاجت برآری

فرمانِ الٰہی ہے:-

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۔ نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی معاونت کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی بھائی کی امداد اور فائدے کے لئے قدم اٹھاتا ہے اسے راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں جیسا ثواب ملتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی مخلوق پیدا فرمایا ہے جن کا کام لوگوں کی ضرورں کو پورا کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ انہیں عذاب نہیں کریگا، جب قیامت کا دن ہوگا ان کے لئے نور کے منبر رکھے جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کر رہے ہوں گے حالانکہ لوگ ابھی حساب میں ہوں گے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جو کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشش کرتا ہے چاہے اس کی حاجت پوری ہو یا نہ ہو، اللہ تعالےٰ کوشش کرنیوالے کے اگلے پچھلے سب گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس کے لئے دو براتیں لکھ دی جاتی ہیں جہنم سے رہائی اور منافقت سے برات۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے، میں اس کے میزان کے قریب کھڑا ہونگا، اگر اس کی نیکیاں زیادہ ہوئیں تو صحیح ورنہ میں اس کی شفاعت کرونگا، یہ روایت حلیہ میں ابو نعیم نے نقل کی ہے۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے اللہ تعالےٰ ہر قدم کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں ستر نیکیاں لکھ دیتا ہے اور ستر گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پس اگر وہ حاجت اس کے ہاتھوں پوری ہو جائے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے آیا تھا اور اگر وہ اسی درمیان مر جائے تو بلا حساب جنت میں جائے گا۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے اس کے ساتھ جاتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں بنا دیتا ہے اور دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہوتا ہے۔

حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے انعامات ہیں جو ان لوگوں کے لئے مخصوص ہیں جو لوگوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں اور جب وہ یہ طریقہ چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وہ انعامات دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو کہ شیر اپنی دھاڑ میں کیا کہتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا وہ کہتا ہے کہ اے اللہ! مجھے کسی بھلائی کرنیوالے پر مسلط نہ کرنا۔

حضرتِ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یہ حدیثِ مرفوع بیان کرتے تھے کہ جب تم کسی ضرورت یا کام کا ارادہ کرو تو اسے جمعرات کے دن شروع کرو اور جب اپنے گھر سے نکلو تو سورۂ آل عمران کا آخری حصہ، آیۃ الکرسی، سورۃ القدر اور سورۂ فاتحہ پڑھو کیونکہ ان میں دنیا اور آخرت کی بہت سی حاجتیں ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن حسن بن حسین رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ میں کسی ضرورت کے لئے حضرتِ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہوں نے مجھے کہا جب بھی آپ کو کوئی ضرورت پیش آئے تو میری طرف کوئی قاصد بھیج دیں یا خط لکھ دیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ آپ میرے دروازہ پر تشریف لائیں۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے، ربِ ذوالجلال کی قسم! جو ہر آواز کو سنتا ہے، کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اپنے دل میں مسرت کو جگہ دیتا ہے مگر اللہ تعالےٰ اس سرور سے لطف عطا فرماتا ہے، پھر جب کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو وہ اس سرور کو اس طرح بہا لیجاتی ہے جیسے پانی نشیب میں بہتا ہے یہاں تک کہ اسے اجنبی اونٹ کی طرح ہنکا دیا جاتا ہے، نیز آپ نے فرمایا کہ ناہنجار لوگوں سے حاجت طلب کرنے سے حاجت کا پورا نہ ہونا بہتر ہے، آپ نے مزید فرمایا اپنے بھائی کے پاس بہت زیادہ ضرورتیں لے کر نہ جاؤ کیونکہ بچھڑا جب تھنوں کو بہت زیادہ چوسنے لگتا ہے تو اس کی ماں اسے سینگ مارتی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

لَا تَقْطَعَنَّ عَادَةَ الْاِحْسَانِ عَنْ اَحَدٍ مَا دُمْتَ تَقْدِرُ وَالْاَيَّامُ تَارَاتٌ

وَاذْكُرْ فَضِيْلَةَ صُنْعِ اللّٰهِ اِذْ جُعِلَتْ اِلَيْكَ لَا لَكَ عِنْدَ النَّاسِ حَاجَاتٌ

۱۔ جب تک تیرے مقدور میں ہو کسی احسان کرنے میں پس و پیش نہ کر اور یہ زندگی گزرنے والی ہے۔

۲۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس نوازش کو یاد رکھ کہ اس نے تجھے لوگوں کا حاجت روا بنا دیا ہے مگر تو کسی کے پاس اپنی حاجت لے کر نہیں جاتا۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

اِقْضِ الْحَوَائِجَ مَا اسْتَطَعْتَ وَكُنْ لَهُمْ اَخًا

فَلَخَيْرُ اَيَّامِ الْفَتٰى يَوْمٌ قَضٰى فِيْهِ الْحَوَائِجَ

۱۔ جہاں تک تجھ سے ممکن ہو لوگوں کی ضرورتیں پوری کر اور ان کا حاجت روا بھائی بن۔

۲۔ بیشک کسی جوان کا عمدہ دن وہی ہے جس میں وہ لوگوں کی حاجت روائی کرتا ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، اس شخص کیلئے خوشخبری ہے جس کے ہاتھوں بھلائیوں کا صدور ہوتا ہے اور اس شخص کیلئے ہلاکت ہے جس کے ہاتھوں برائیاں فروغ پاتی ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۶۲

فضائلِ وضو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے وضو کیا اور بہترین طریقہ سے کیا پھر دو رکعتیں ادا کیں اور اس کے دل میں دنیاوی خیالات نہیں آئے وہ گناہوں سے اس دن کی طرح نکل گیا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا، دوسری روایت کے الفاظ ہیں اور اس نے ان دو رکعتوں میں کوئی نامناسب حرکت نہیں کی تو اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے، کیا میں تمہیں ایسے کاموں کی خبر نہ دوں جن سے درجات بلند ہوتے ہیں اور جو گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں تکلیف دہ اوقات میں مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، پس یہ پناہ گاہیں ہیں، یہ لفظ آپ نے تین مرتبہ فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضاءِ وضو کو دھو کر فرمایا، یہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز کو قبول نہیں کرتا اور آپ نے دو دو مرتبہ اعضائے وضو کو دھو کر فرمایا کہ جس نے دو دو مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا اسے دُہرا ثواب ملیگا اور آپ نے تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا اور فرمایا یہ میرا، مجھ سے پہلے آنیوالے تمام انبیاء کا اور ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے جو خلیل اللہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو وضو کے وقت اللہ کو یاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو شخص وضو کرتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا اس کا وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی لگتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جو حالتِ وضو میں وضو کرتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ وضو پر وضو نورٌ علیٰ نور ہے۔ ان تمام

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

روایات میں آپ نے نئے وضو کی فضیلت کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اس کی ترغیب دی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جب بندۂ مسلم وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب وہ منہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پتلیوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں، جب وہ بازو دھوتا ہے تو اس کے ناخنوں کے نیچے تک کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں، جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں کے نیچے تک کے گناہ گر جاتے ہیں، جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے تک کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں، پھر اس کا مسجد کی طرف چلنا اور نماز پڑھنا اس کی عبادت میں داخل ہو جاتا ہے اور مروی ہے کہ باوضو آدمی روزہ دار کی طرح ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس شخص نے بہترین وضو کیا پھر فراغت کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں، وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بہترین وضو شیطان کو تجھ سے دور دھکا دیتا ہے، مجاہد رضی اللہ عنہ کا قول ہے، جو شخص اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ باوضو، ذکر اور استغفار کرتے ہوئے رات گذارے تو اسے ایسا کرنا چاہئے کیونکہ روحیں جس حالت میں قبض کی جاتی ہیں اسی حالت میں اٹھائی جائیں گی۔

مروی ہے کہ حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک صحابیِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کعبہ کا غلاف لانے کے لئے مصر بھیجا، وہ صحابی شام کے ایک علاقہ میں ایسی جگہ قیام پذیر ہوئے جس کے قریب اہلِ کتاب کے ایک ایسے بڑے عالم کا صومعہ تھا کہ کوئی اور عالم اس سے زیادہ باعلم نہیں تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاصد کے دل میں اس عالم سے

www.muftiakhtarrazakhan.com

ملنے اور اس کی علمی باتیں سننے کی خواہش پیدا ہوئی چنانچہ وہ اس کی عبادت گاہ کے دروازہ پر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا مگر بہت دیر کے بعد دروازہ کھولا گیا، پھر وہ عالم کے پاس گئے اور اس سے علمی گفتگو کرنے کی فرمائش کی اور اس سے اس عالم کے تبحر سے بہت تعجب ہوا، آخر میں انہوں نے دروازہ دیر سے کھولنے کی شکایت کی تو وہ عالم بولا کہ جب آپ آئے تو ہم نے آپ پر بادشاہوں جیسی ہیبت دیکھی لہٰذا ہم خوف زدہ ہو گئے اور ہم نے آپ کو دروازہ پر اس لئے روک دیا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ! جب تجھے کوئی بادشاہ خوفزدہ کردے تو تو وضو کر اور اپنے گھر والوں کو بھی وضو کا حکم دے، تو جس سے ڈر رہا ہے اس سے میری امان میں آجائے گا چنانچہ ہم نے دروازہ بند کر دیا یہاں تک کہ میں نے اور اس میں رہنے والے تمام آدمیوں نے وضو کر لیا، پھر ہم نے نماز پڑھی لہٰذا ہم تجھ سے بے خوف ہو گئے اور پھر ہم نے دروازہ کھول دیا۔

باب ۶۳

فضیلتِ نماز

چونکہ نماز افضل ترین عبادت ہے لہٰذا ہم نے کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہوئے اس کی ترغیب دینے کے لئے دوسری مرتبہ اس کا ذکر کیا ہے کیونکہ جو کچھ ہم تحریر کر چکے ہیں نماز کے فضائل میں اس سے کہیں زیادہ آیات و احادیث وارد ہوئی ہیں چنانچہ ارشادِ نبوی ہے کہ بندے کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی انعام نہیں ہے کہ اسے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اگر مجھے جنت اور دو رکعت نماز میں سے کسی ایک کو پسند کرنے کا کہا جائے تو میں جنت پر دو رکعت نماز کو ترجیح دونگا کیونکہ دو رکعتوں میں رضائے الٰہی اور جنت میں میری رضا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب سات آسمانوں کو پیدا فرمایا تو انہیں فرشتوں سے ڈھانپ دیا، وہ اس کی عبادت سے ایک لحہ کو بھی غافل نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان کے فرشتوں کے لئے عبادت کی ایک قسم مقرر فرمادی ہے چنانچہ ایک آسمان والے قیامت تک کے لئے قیام میں ہیں، کسی آسمان والے رکوع میں، کسی آسمان والے فرشتے سجود میں اور کسی آسمان والے اللہ تعالیٰ کی ہیبت اور جلال سے اپنے بازو جھکائے ہوئے ہیں، علیین اور عرشِ الٰہی کے فرشتے صف بستہ عرشِ الٰہی کا طواف کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور زمین والوں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے یہ تمام عبادتیں ایک نماز میں جمع کر دی ہیں تاکہ مومنوں کو آسمانی فرشتوں کی ہر عبادت کا حصہ عنایت فرما کر انہیں عزت و توقیر بخشے اور اس میں تلاوتِ قرآنِ مجید کی عزت بخشی اور مومنوں سے عبادت کا شکر ادا کرنے کی فرمائش کی، نماز کا شکر اس کی مکمل شرائط و حدود سے ادائیگی ہے، فرمانِ الٰہی ہے :۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥ — جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔

اور ارشاد فرمایا :۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ — اور تم نماز قائم کرو

اور ارشادِ خداوندی ہوا :۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ — اور نماز قائم کیجئے

ایک مقام پر ارشاد ہے :۔

وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ — اور جو نمازوں کو قائم کرنے والے ہیں۔

قرآنِ مجید میں جہاں کہیں بھی نماز کا ذکر ہے وہاں اسے قائم کرنے کا بھی حکم ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور اللہ تعالیٰ نے جب منافقوں کا ذکر کیا تو فرمایا :۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ — پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے سستی کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں منافقوں کو مصلّین کہا ہے اور مومنوں کا ذکر کرتے وقت فرمایا :۔

وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ — جو نمازوں کو قائم کرنے والے ہیں

اور یہ اس لئے فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ نمازی تو بہت ہیں مگر صحیح معنی میں نماز قائم کرنے والے کم ہیں، غافل لوگ تو بس رواج کے طور پر عمل کرتے ہیں اور انہیں اس دن کی یاد نہیں آتی جس دن اعمال پیش کئے جائیں گے، کیا معلوم ان کی نمازیں مقبول ہونگی یا مردود؟

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ نے فرمایا بے شک تم میں سے بعض وہ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی نماز میں سے تہائی یا چوتھائی یا پانچواں یا چھٹا حصہ یہاں تک کہ آپ نے دسویں حصہ تک گنا اور فرمایا ثواب لکھا جاتا ہے یعنی نماز میں سے اسی حصہ کا ثواب ملتا ہے جس کو وہ مکمل یکسوئی اور توجہ سے پڑھتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر مکمل یکسوئی سے دو رکعت نماز ادا کی وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو گیا جس دن کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ بندے کی نماز با عظمت تب ہوتی ہے جب اس کی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور جب اس کی توجہ الی اللہ نہ ہو اور وہ نفسانی خیالات میں مشغول ہو تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی غلطیوں اور لغزشوں پر معذرت کرنے کے لئے بادشاہ کے دربار میں جا رہا ہو اور جب وہ بادشاہ کے حضور پہنچ گیا اور بادشاہ اسے سامنے کھڑا دیکھ کر اس کی متوجہ ہوا تو وہ دائیں بائیں دیکھنے لگے لہذا بادشاہ اس کی ضرورت پوری نہیں کریگا اور بادشاہ اس کی توجہ کے مطابق اس پر عنایت کریگا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور اس کی بات سنے گا، اسی طرح جب بندہ نماز میں داخل ہو جاتا ہے اور دوسری باتوں کے خیالات میں کھو جاتا ہے تو اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔

جان لیجیے کہ نماز کی مثال اس دعوتِ ولیمہ کی سی ہے جسے بادشاہ نے منعقد کیا ہو اور اس میں قسم قسم کے کھانے تیار کیے گئے ہوں، کھانے اور پینے کی ہر چیز کی جداگانہ لذت اور ذائقہ ہو پھر وہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے، ایسے ہی نماز ہے، اللہ تعالےٰ نے لوگوں کو اس کی جانب بلایا ہے اور اس میں مختلف افعال اور رنگارنگ ذکر ودیعت رکھے ہیں تاکہ بندے اس کی عبادت کریں اور عبودیت کے رنگارنگ مزے لیں، اس میں افعال کھانے کی طرح اور اذکار پینے کی اشیاء جیسے ہیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ نماز میں بارہ ہزار افعال تھے، پھر یہ بارہ ہزار صرف بارہ افعال میں مخصوص کر دیئے گئے لہٰذا جو شخص بھی نماز پڑھنا چاہے اسے ان بارہ چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ اس کی نماز کامل ہو جائے، جن میں سے چھ خارجِ نماز اور چھ داخلِ نماز ہیں، پہلا علم ہے کیونکہ فرمانِ نبوی ہے کہ وہ تھوڑا عمل جسے انسان مکمل علم سے ادا کرے اس زیادہ عمل سے بہتر ہے جسے بے خبری اور جہالت میں ادا کیا جائے، دوسرا وضو ہے کیونکہ فرمانِ نبوی ہے کہ طہارت کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں، تیسرا لباس ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:-

خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ — تم ہر نماز کے وقت زینت حاصل کرو

یعنی ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔ چوتھا وقت کی پابندی ہے، فرمانِ الٰہی ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ — بے شک نماز مومنوں پر وقتِ مقررہ پر فرض ہے۔

پانچواں قبلہ کی جانب منہ کرنا ہے، فرمانِ الٰہی ہے:-

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ — پس اپنے چہرے کو مسجدِ حرام کی طرف پھیر دو اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہروں کو مسجدِ حرام (کعبہ)

www.muftiakhtarrazakhan.com

شَطْرَہٗ — کی طرف پھیر دو۔

چھٹی نیت ہے چنانچہ فرمانِ نبوی ہے :-

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ — اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى۔ — اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔

ساتویں تکبیر تحریمہ ہے، فرمانِ نبوی ہے :-

تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ۔ — اس میں دنیاوی افعال کو حرام کرنیوالی تکبیر تحریمہ اور حلال کرنے والا سلام پھیرنا ہے۔

آٹھواں قیام ہے کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے :-

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ — اور کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے اطاعت کرنے والے۔

یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، نواں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہے کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے :-

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ — پس پڑھو تم جو تمہیں قرآن سے میسر ہو۔

دسواں رکوع ہے، ارشادِ الٰہی ہے :-

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ — اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

گیارہواں سجدہ ہیں، ارشادِ الٰہی ہے :-

وَاسْجُدُوْا — اور سجدہ کرو۔

بارہواں قعدہ ہے، ارشادِ نبوی ہے کہ جب کسی آدمی نے آخری سجدہ سے سر اٹھایا اور تشہد پڑھنے کے بقدر بیٹھ گیا تو اس کی نماز مکمل ہو گئی۔

جب یہ بارہ چیزیں پائی جائیں تو ان کے تکملہ کے لئے ایک اور چیز کی ضرورت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہوتی ہے اور وہ ہے خلوصِ قلب، تاکہ تیری نماز صحیح معنوں میں ادا ہو جائے، اور فرمانِ الٰہی ہے :۔

فَاعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ پس اللہ کی عبادت کرو اس کے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

ہم نے سب سے پہلے علم کا تذکرہ کیا تھا، علم کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ وہ فرائض اور سنن کو علیحدہ علیحدہ سمجھتا ہو، وضو میں جو فرائض اور سنن ہیں انہیں جانتا ہو کیونکہ یہ نماز کے مکمل کرنے کا ایک واسطہ ہیں اور شیطان کے مکر دل کو جانتا ہو اور ان کے دفعیہ کے لئے اپنی کوشش صرف کرے۔

وضو تین چیزوں سے مکمل ہوتا ہے، پہلا یہ کہ تو اپنے دل کو کینہ، حسد اور عداوت سے پاک کرے، دوسرا یہ کہ اپنے بدن کو گناہوں سے پاک کرے، تیسرا یہ کہ پانی کو ضائع نہ کرتے ہوئے اپنے اعضاء وضو کو خوب اچھی طرح دھوئے۔

لباس تین چیزوں سے مکمل ہوتا ہے، پہلا یہ کہ وہ حلال کی کمائی سے حاصل کیا گیا ہو دوسرا یہ کہ نجاست سے پاک ہو، تیسرا یہ کہ اس کی وضع قطع سنت کے مطابق ہو، اور تکبر و خود بینی کے لئے ان کپڑوں کو نہ پہنا گیا ہو۔

پابندیٔ وقت تین چیزوں پر منحصر ہے اوّل یہ کہ تو اتنا علم رکھتا ہو کہ سورج، چاند اور ستاروں سے تو وقت کے تعین میں مدد لے سکے، دوم یہ کہ تیرے کان اذان کی آواز پر لگے رہیں، سوم یہ کہ تیرا دل نماز کے وقت کی پابندی کے متعلق متفکر ہو۔

استقبالِ قبلہ تین چیزوں سے مکمل ہوتا ہے پہلا یہ کہ تیرا منہ کعبہ کی سمت ہو، دوسرا یہ کہ تیرا دل اللہ کی طرف متوجہ ہو اور تیسرا یہ کہ تو انتہائی انکساری سے حاضر ہو۔

نیت تین چیزوں سے مکمل ہوتی ہے پہلا یہ کہ تجھے علم ہو کہ تو کونسی نماز پڑھ رہا ہے دوسرے یہ کہ تجھے اس بات کا علم ہو کہ تو اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہو رہا ہے اور وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور تو خوفزدہ ہو کر حاضر ہو، تیسرے یہ کہ تجھے معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ تیرے دل کے بھیدوں کو جانتا ہے لہذا تو اپنے دل سے دنیاوی خیالات یکسر ختم کر دے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تکبیر تحریمہ بھی تین چیزوں سے پایہ تکمیل تک پہنچتی ہے، پہلا یہ کہ تم صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور صحیح طور پر اللہ اکبر کہو، دوسرا یہ کہ اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک اٹھاؤ، تیسرا یہ کہ تکبیر کہتے ہوئے تمہارا دل بھی حاضر ہو اور انتہائی تعظیم سے تکبیر کہو۔

قیام بھی تین چیزوں سے کامل ہوتا ہے، پہلی یہ کہ تیری نگاہ سجدہ گاہ پر ہو، دوسرا یہ کہ تیرا دل اللہ کی طرف متوجہ ہو، تیسرا یہ کہ تو دائیں بائیں توجہ نہ کرے۔

قرأت بھی تین چیزوں سے مکمل ہوتی ہے، پہلا یہ کہ تو سورۂ فاتحہ کو صحیح تلفظ سے ٹھہر ٹھہر کر گانے کی طرز سے احتراز کرتے ہوئے پڑھے، دوسرا یہ کہ اسے غور و فکر سے پڑھے اور اس کے معانی میں سوچ بچار کرے، تیسرا یہ کہ جو کچھ پڑھے اس پر عمل بھی کرے۔

رکوع بھی تین اشیاء سے کامل ہوتا ہے، پہلا یہ کہ پیٹھ کو برابر رکھو، اونچا یا نیچا نہ رکھو، دوسرا یہ کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور انگلیاں کھلی ہوئی ہوں، تیسرا یہ کہ کامل اطمینان سے رکوع کرو اور تعظیم و وقار سے رکوع کی تسبیحات مکمل کرو۔

سجدہ بھی تین باتوں سے مکمل ہوتا ہے پہلا یہ کہ تو اپنے ہاتھ کانوں کے برابر رکھ، دوسرا یہ کہ کہنیاں کھلی رکھ، تیسرا یہ کہ مکمل سکون سے سجدہ کی تسبیحات مکمل کر۔

قعدہ بھی تین چیزوں سے پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے، پہلا یہ کہ تو دایاں پاؤں کھڑا رکھ اور بائیں پر بیٹھ، دوسرے یہ کہ تشہد پوری تعظیم سے پڑھ اور اپنے اور مسلمانوں کے لئے دعا مانگ، تیسرے یہ کہ اس کے اختتام پر سلام پھیر۔

سلام اس طریقے سے پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے کہ دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے تیری یہ بھی نیت ہو کہ میں دائیں طرف کے فرشتے، مردوں اور عورتوں کو سلام کر رہا ہوں اور اسی طرح بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے نیت کر اور اپنی نگاہ اپنے دو کندھوں سے متجاوز نہ کر۔

اسی طرح اخلاص بھی تین چیزوں سے پورا ہوتا ہے، ایک یہ کہ نماز سے تیرا مدعا رضائے الٰہی کا حصول ہو لوگوں کی رضامندی کا حصول نہ ہو، دوسرے یہ کہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نماز کی توفیق اللہ کی طرف سے جان، تیسرے یہ کہ تو اس کی حفاظت کرنا کہ اسے قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں پیش کر سکے کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ "جو شخص نیکیاں لے کر آیا" یہ نہیں فرمایا مَنْ عَمِلَ بِالْحَسَنَۃِ "جس نے نیکیاں کیں" لہٰذا اپنی نیکیوں کو برے اعمال سے برباد کر کے اس کے حضور میں نہ جا۔

باب ۴۷

آفاتِ قیامت

مروی ہے کہ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن دوست دوست کو یاد کرے گا؟ آپ نے فرمایا تین جگہوں پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، میزانِ عمل کے وقت تاآنکہ وہ اپنا ہلکا یا بھاری پلڑا دیکھ نہ لے، نامۂ اعمال کے اڑنے کے وقت یا تو اسے دائیں ہاتھ یا بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دے دیا جائے اور اس وقت جبکہ جہنم سے آگ کی گردن باہر نکلے گی اور لوگوں کی طرف بڑھتی چلی آئے گی اور کہے گی میں ہر مشرک، سرکش، متکبر اور اس شخص پر مقرر کی گئی ہوں جو قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا تھا پس وہ انہیں اپنے شعلوں میں لپیٹ کر جہنم کی گھاٹیوں میں ڈال دے گی اور جہنم پر بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز پل ہے اور اس پر کانٹے ہوں گے، لوگ اس پر بجلی کی چمک اور تیز ہوا کی طرح گذریں گے۔

صورِ اسرافیل کی حقیقت

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا تو پھر صُور کو پیدا فرمایا اور اسرافیل کو دیا وہ اسے منہ میں رکھے عرش کی طرف نگاہ جمائے کھڑا ہے کہ کب اسے صور پھونکنے کا حکم ملتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صور کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ بیل کا ایک سینگ ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں نے کہا وہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا بہت بڑے دائرے والا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اس کے دائرے کا قطر زمین اور آسمان کی چوڑائی کے برابر ہے، اسے تین مرتبہ پھونکا جائے گا، پہلے گھبراہٹ کے لئے، دوسرے موت کے لئے اور تیسری مرتبہ قبروں سے اٹھنے کے لئے، پھر روحیں ایسے نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں، وہ زمین و آسمان کے خلا کو پر کر دیں گی اور ناک کے راستے جسموں میں داخل ہو جائیں گی، پھر فرمایا سب سے پہلے میری قبر شق ہو گی۔

دوسری روایت میں ہے، تب اللہ تعالٰی جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کو زندہ کریگا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کی طرف آئیں گے، ان کے ساتھ براق اور جنتی لباس ہوں گے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور شق ہو گی اور آپ جبرئیلِ امین کو دیکھ کر فرمائینگے کہ یہ کونسا دن ہے؟ جبرائیل عرض کریں گے، یہ روزِ قیامت ہے، یہ مصیبت کا دن ہے، یہ سختی کا دن ہے۔ آپ فرمائیں گے اے جبرئیل! اللہ تعالٰی نے میری امت کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ جبرئیل عرض کریں گے آپ کو بشارت ہو کہ سب سے پہلے شخص آپ ہیں جن کی قبر شق ہوئی ہے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی فرمائے گا اے جن وانس! میں نے تمہیں نصیحت کی تھی، لو تمہارے نامۂ اعمال میں تمہارے اعمال درج ہیں، جو اپنا صحیفہ اچھا پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو اسے بہتر نہ پائے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

جناب یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی مجلس میں یہ آیات سنیں :-

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا۔	اس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف جمع کریں گے، وفد کی صورت میں۔

یعنی وہ سوار ہو کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے" اور ہم مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسا ہانکیں گے۔"

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

یعنی وہ پیدل اور پیلے سے اللہ کی بارگاہ میں جائیں گے، تو آپ نے فرمایا اے لوگو!
نیکی اور بھلائی میں پیش پیش رہو۔ کل تم حشر کے دن قبروں سے اٹھائے جاؤ گے اور
مختلف سمتوں سے فوج در فوج آؤ گے، اللہ کے سامنے اکیلے اکیلے کھڑے ہو گے
اور تم سے ایک ایک حرف کا سوال کیا جائے گا، نیک لوگ اللہ کی بارگاہ میں سوار ہو کر
گروہ در گروہ آئیں گے، بدکاروں کو پیدل اور پیاسا لایا جائے گا اور لوگ جماعت در
جماعت جہنم میں داخل ہوں گے۔ اے بھائیو! تمہارے آگے ایک ایسا دن ہے جو
تمہارے سال و ماہ کے اندازوں کے مطابق پچاس ہزار برس کا ہے جو طبل بجانے والا
اور بھاگ دوڑ کا دن ہے جس دن لوگ خالقِ کائنات کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے
جو حسرت، افسوس، نکتہ چینی، محاسبہ، چیخ و پکار، مصیبت، سختی اور دوبارہ زندہ
ہونے کا دن ہے، جس دن انسان اپنے کئے ہوئے اعمال دیکھے گا، افسوس اور
پچھتاوے کا دن، جس دن بعض چہرے سفید اور بعض سیاہ ہوں گے، جس دن کسی کو
مال اور اولاد فائدہ نہیں دے گی مگر جو قلبِ سلیم لیکر آئے گا وہی فائدہ پائے گا، جس دن
ظالموں کو معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی اور ان کے لئے لعنت اور برا ٹھکانا ہو گا۔

جناب مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قیامت کے دن مخلوق سو برس
تک خاموش رہے گی اور لوگ سو برس تک تاریکیوں میں حیران و پریشان رہیں گے اور
سو برس وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں گے، رب کے ہاں جھگڑے کریں گے،
قیامت کے دن کی طوالت پچاس ہزار برس کی ہو گی مگر مومن مخلص پر ایسے گذر یگا،
جیسا ہلکی فرض نماز پڑھنے میں وقت صرف ہوتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ بندے کے قدم اس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک کہ
اس سے چار چیزوں کا سوال نہیں کر لیا جائیگا، اس نے اپنی عمر کیسے صرف کی، اپنے آپ کو
کس چیز میں مصروف رکھا، اپنے علم پر کتنا عمل کیا اور دولت کیسے کمائی اور کیسے
خرچ کی ہے؟

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی کو قبول ہونیوالی ایک ایک دعا عطا فرمائی تھی، ان سب نے اپنی اپنی وہ دعا دنیا میں مانگ لی مگر میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھ لیا ہے۔

اے رب ذوالجلال! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت و توقیر کے طفیل ہمیں بھی ان کی شفاعت سے محروم نہ فرما، وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

باب ۶۵

جہنم و میزان

اگرچہ جہنم اور میزان کا ذکر ہم پہلے بھی کر چکے ہیں، اب دوبارہ اس کا ذکر اس لئے کر رہے ہیں کہ شاید غافل و بیکار دل اس دوبارہ ذکر سے کچھ مزید استفادہ کر سکیں اور بار بار ذکر کرنے کی ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی اتباع ہو جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر فرمایا ہے اور جہنم اور میزان کے احوال کی ہولناکیوں کو بہت عظیم قرار دیا ہے تاکہ عقلمندوں کے دل اس کے ذکر سے تنبیہ حاصل کریں اور جان لیں کہ دنیا کا کوئی دکھ درد، جہنم کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور آخرت ہی عمدہ اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔

اب ہم جہنم کے حالات کا بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے لطف و عطا کے طفیل اس سے امان بخشے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جہنم سخت تاریک ہے جس میں کوئی روشنی اور شعلہ نہیں ہے، اس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازہ پر ستر ہزار پہاڑ ہیں، ہر پہاڑ پر ستر ہزار آگ کی گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار درازیں ہیں، ہر دراز میں آگ کی ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں آگ کے ستر ہزار مکانات ہیں، ہر مکان میں ستر ہزار

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

آگ کے گھر ہیں، ہر گھر میں ستر ہزار سانپ اور ستر ہزار بچھو ہیں، ہر بچھو کی ستر ہزار دُمیں ہیں ہر دُم میں ستر ہزار مہرے ہیں، ہر مہرے میں زہر کے ستر ہزار مٹکے ہیں، جب قیامت کا دن ہو گا ان پر سے پردہ اٹھا لیا جائے گا، تب جن و انس کے دائیں بائیں غبار کا خیمہ تن جائے گا، آگے بھی غبار، پیچھے بھی غبار اور ان کے اوپر بھی جہنم کا دھواں اور غبار ہو گا، جب وہ اسے دیکھیں گے تو گھٹنوں کے بل گر کر پکاریں گے کہ اے ربِ ذوالجلال! ہمیں اس سے بچا!

مسلم شریف کی روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جہنم کو ستر ہزار لگام ڈال کر لایا جائے گا اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر کھینچ رہے ہوں گے۔

حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کے فرشتوں کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے، جن کے متعلق ارشادِ الٰہی ہے:

غِلَاظٌ شِدَادٌ　　وہ سخت اور انتہائی مضبوط ہوں گے

فرمایا، ہر فرشتے کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ ایک سال کا سفر ہو گا اور ان میں اتنی طاقت ہو گی کہ اگر وہ اس ہتھوڑے سے جو ان کے ہاتھوں میں دیا گیا کسی پہاڑ پر ایک ضرب لگائیں تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے اور وہ ہر ضرب سے ستر ہزار جہنمیوں کو جہنم کی گہرائیوں میں گرائیں گے۔ فرمانِ الٰہی ہے:-

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ　　اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں۔

اس ارشاد سے مراد جہنمیوں پر متعین فرشتوں کے سردار ہیں ورنہ جہنم کے فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، فرمانِ الٰہی ہے کہ "تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جہنم کی وسعت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا بخدا میں نہیں جانتا کہ جہنم کتنا وسیع و عریض ہے لیکن ہم اتنا جانتے ہیں کہ جہنم پر متعین فرشتوں میں سے ہر ایک اتنا عظیم ہے کہ ان کے کان کی لو اور کندھے کا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

درمیانی فاصلہ ستر سال کے سفر کے برابر ہے اور جہنم میں پیپ اور خون کی وادیاں بہتی ہیں۔

ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ جہنم کی دیواروں کی چوڑائی چالیس سال کے سفر کے برابر ہے۔ مسلم شریف کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کے سترویں حصہ کی گرمی کے برابر گرم ہے، صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بھی کافی گرم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کی آگ اس کی گرمی سے انہتر حصے زیادہ گرم ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اگر جہنمیوں میں سے کوئی جہنمی اپنی ہتھیلی دنیا میں نکال دے تو اس کی گرمی سے دنیا جل جائے اور اگر جہنم کے فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ دنیا میں ظاہر ہو اور لوگ اسے دیکھ لیں تو اس کے جسم پر غضبِ الٰہی کے بے انتہا آثار دیکھ کر دنیا کے سب لوگ ہلاک ہو جائیں۔

مسلم وغیرہ کی حدیث ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے دھماکہ سنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ اس پتھر کے جہنم کی گہرائی میں گرنے کی آواز ہے جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں گرایا گیا تھا اور وہ اب اس کی گہرائی تک پہنچا ہے۔

حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جہنم کو بہت یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی شدید، اس کی گہرائی بہت بعید اور اس کے ہتھوڑے لوہے کے ہیں۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جہنم اپنے رہنے والوں کو اس طرح اچک لے گی جیسے پرندے دانوں کو اچک لیتے ہیں، اور آپ سے اس فرمانِ الٰہی :-

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا	اور جب وہ انہیں دور سے دیکھے گی تو وہ اس سے غصہ سے بھری ہوئی آواز سنیں گے۔

کے معنے دریافت کیے گئے کہ کیا جہنم کی بھی آنکھیں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ہاں! تم نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کی دو آنکھوں کے درمیان سمجھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کیا جہنم کی بھی آنکھیں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ فرمانِ الٰہی نہیں سنا؟

اس روایت کی وہ حدیث بھی تائید کرتی ہے جس میں ہے کہ جہنم سے گردن نکلے گی، جس کی دو آنکھیں دیکھنے کے لئے اور بولنے کے لئے زبان ہوگی، وہ کہے گی کہ آج میں ہر اس شخص پر مقرر کی گئی ہوں جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا تھا اور وہ انہیں اس پرندے سے بھی زیادہ تیزی سے دیکھ لے گی جو تِل پسند کرتا ہے اور زمین پر اسے ڈھونڈھ لیتا ہے۔

میزان جس میں لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے، اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا نیکیوں کا پلّہ نور کا اور برائیوں والا پلّہ ظلمت کا ہے۔

ترمذی کی روایت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت عرشِ الٰہی کے دائیں اور جہنم بائیں جانب رکھی جائے گی، نیکیوں کا پلڑا دائیں اور برائیوں کا پلڑا اس کے بائیں طرف ہوگا لہٰذا نیکیوں کا پلڑا جنت کی مقابل سمت میں اور برائیوں کا پلڑا جہنم کے مقابل ہوگا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ نیکیاں اور برائیاں ایسے ترازو میں تولی جائیں گی جس کے دو پلڑے اور زبان ہوگی۔ آپ فرمایا کرتے، جب اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال تولنے کا ارادہ فرمائے گا تو انہیں جسموں میں تبدیل فرما دے گا اور پھر قیامت کے دن انہیں تولا جائے گا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۶۶

مذمتِ تکبر و خود بینی

اللہ تعالیٰ تم کو اور مجھ کو دنیا اور آخرت میں بھلائی کی توفیق دے، خوب غور کر لو کہ تکبر اور خود بینی فضائل سے دور کر دیتے ہیں اور رذائل کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں اور تیری رذالت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تکبر تجھے نصیحت نہیں سننے نہیں دیتا اور نہ اچھی عادتوں کے قبول کرنے سے پس و پیش کرتا ہے، اسی لئے دانشمندوں نے کہا ہے کہ حیا اور تکبر سے علم ضائع ہو جاتا ہے، علم تکبر کے لئے مصیبت ہے جیسے کہ بلند و بالا عمارتوں کے لئے سیلاب مصیبت ہوتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا۔ فرمانِ نبوی ہے جو تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

داناؤں کا قول ہے کہ تکبر اور خود بینی کی وجہ سے ملک ہمیشہ نہیں رہتا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تکبر کا فساد کے ساتھ بیان فرمایا ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا۔

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کو عطا کرتے ہیں جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے۔

اور فرمانِ الٰہی ہے:۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ۔

البتہ میں ان لوگوں سے جو زمین میں تکبر اور فساد کرتے ہیں اپنی نشانیوں کو پھیرونگا۔

ایک دانا کا قول ہے کہ جب میں کسی متکبر کو دیکھتا ہوں تو اس کے تکبر کا جواب تکبر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے دیتا ہوں۔

کہتے ہیں کہ ابنِ عوانہ انتہائی متکبر آدمی تھا، اس نے ایک مرتبہ اپنے غلام سے کہا مجھے پانی پلاؤ، غلام بولا ہاں، ابنِ عوانہ یہ سن کر چلّایا کہ ہاں تو وہ کہے جسے نہ کہنے کا اختیار ہو، یہ کہہ کر اسے طمانچے مارے اور اس نے مزارع کو بلا کر اس سے بات چیت کی، جب گفتگو سے فارغ ہوا تو پانی منگوا کر کلّی کی تاکہ اس سے گفتگو کرنے کی نجاست دور ہو جائے۔ اور کہا گیا ہے کہ فلاں نے خود کو تکبر کی اس سیڑھی پر پہنچا دیا ہے کہ اگر وہ گر گیا تو پھر ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔

حافظ کا قول ہے کہ قریش میں بنو مخزوم اور بنو امیہ کا تکبر مشہور تھا جبکہ عرب میں بنو جعفر بن کلاب اور بنو زرارہ بن عدی کا تکبر مشہور تھا اور اکاسرہ[1] لوگوں کو اپنا غلام تصور کرتے تھے اور خود کو ان کا مالک تصور کرتے تھے۔

بنو عبدالدار قبیلہ کے ایک آدمی سے کہا گیا کہ تم خلیفہ کے پاس کیوں نہیں آتے؟ وہ بولا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ پل میرے عزت و احترام کو نہیں اٹھا سکے گا۔

حجاج بن ارطاۃ سے کہا گیا کیا وجہ ہے کہ تم جماعت میں شامل نہیں ہوتے، اس نے جواب دیا کہ میں دکانداروں کے قرب سے گھبراتا ہوں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وائل بن حجر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا اور آپ نے اسے زمین کا ایک ٹکڑا دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسے وہ زمین دکھا دو اور لکھ بھی دو، چنانچہ حضرت معاویہ شدید گرمی کے عالم میں اس کے ساتھ روانہ ہوئے، وہ اونٹنی پر سوار ہو گیا اور آپ پیدل چلنے لگے، جب انہیں گرمی نے نہایت تنگ کیا تو انہوں نے اسے کہا کہ مجھے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لو۔ اس نے کہا میں تمہیں اپنی اونٹنی پر نہیں بٹھاؤں گا کیونکہ میں ان بادشاہوں میں سے نہیں جو لوگوں کو اپنے پیچھے اونٹنیوں پر سوار کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

---

[1] ایران کے سلاطین جو کسریٰ سے موسوم تھے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں ننگے پاؤں ہوں مجھے اپنے جوتے ہی دے دو، وائل بولا اے ابوسفیان کے بیٹے! میں بخل کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے تمہیں اپنے جوتے نہیں دیتا کہ میں اس بات کو اچھا نہیں سمجھتا کہ یمن کے بادشاہوں کو یہ خبر ملے کہ تم نے میرے جوتے پہنے ہیں البتہ تمہاری عزت افزائی کے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ تم میری اونٹنی کے سایہ میں چلتے رہو۔ کہتے ہیں کہ اس نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا اور وہ آپ کے دورِ حکومت میں ایک دفعہ آپ کے ہاں آیا تو آپ نے اسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور گفتگو کی۔

مسرور بن ہند نے ایک آدمی سے کہا کہ تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ بولا کہ نہیں، مسرور نے کہا میں مسرور بن ہند ہوں، اس آدمی نے کہا میں تجھے نہیں پہچانتا، مسرور چلا کر بولا خدا اسے غارت کرے جو چاند کو نہیں پہچانتا۔

ایسے ہی متکبروں کے بارے میں ایک شاعر نے کہا ہے ؎

یَا مُظْهِرَ الْكِبْرِ اِعْجَابًا بِصُوْرَتِهٖ ... لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي الْبَيْتِ لَمْ
اَلْبَيْتُ مُفْسِدَةٌ لِلدِّيْنِ مُنْقِصَةٌ ... لِلْعَقْلِ مُهْلِكَةٌ لِلْعِرْضِ فَانْتَبِهْ

۱۔ اس بے وقوف سے کہہ دو کہ جو تکبر سے اپنے سرین مٹکا کر چل رہا ہے اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا ہے تو تو حیران نہ ہو۔

۲۔ اس کا یہ فعل دین کا فساد، عقل کی کمی کا باعث اور عزت کی ہلاکت ہے، اس سے خبردار رہ۔

اور کہا گیا ہے کہ ہر کمینہ آدمی تکبر کرتا ہے اور ہر بلند مرتبہ آدمی انکساری کو اپناتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، دائمی بخل، خواہشاتِ نفسانی کی پیروی اور انسان کا خود کو بہت بڑا سمجھنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت نوح علیہ السلام کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر فرمایا میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے روکتا ہوں، میں تمہیں شرک اور تکبر سے روکتا ہوں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ زمین و

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

آسمان اور ان میں موجود سب اشیاء ایک پلڑے میں اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تب بھی یہ کلمہ بھاری رہے گا اور اگر آسمان و زمین ایک دائرے میں رکھ دئے جائیں اور یہ کلمہ ان کے اوپر رکھ دیا جائے تو وہ انہیں دو ٹکڑے کر دیگا اور تمہیں سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ کلمہ ہر چیز کی نماز ہے اور اسی کی وجہ سے ہر چیز کو رزق دیا جاتا ہے۔

حضرتِ عیسٰی علیہ السلام کا فرمان ہے، اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کو اللہ تعالٰی نے کتاب کا علم دیا اور وہ متکبر ہو کر نہیں مرا۔

حضرتِ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے بازار سے گذرے، آپ سے کسی نے کہا کہ آپ کو لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے کی کیا ضرورت پیش آگئی ہے حالانکہ آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے چاہا لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھا کر بازار سے گذروں تاکہ میرے دل میں سے تکبر نکل جائے۔

تفسیر قرطبی میں فرمانِ الٰہی :

وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ ۔ اور وہ عورتیں اپنے پیر زمین پر نہ ماریں،
تَبَرُّجًا۔

کے یہ معنی ہیں کہ وہ اظہارِ زینت اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اگر ایسا کریں تو یہ ان کے لئے حرام ہے اور اسی طرح جو شخص تکبر کے طور پر اپنا جوتا زمین پر زور زور سے مار کر چلتا ہے تو یہ بھی حرام ہے کیونکہ اس میں سراسر تکبر ہی تکبر ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۶۷

یتیم سے بھلائی اور اس پر ظلم سے احتراز

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہونگے اور پھر آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو تھوڑا سا کھول کر انکی طرف اشارہ فرمایا۔

مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا، چاہے وہ یتیم اس کا عزیز ہو یا کوئی غیر، جنت میں ایسے ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں، اور مالک نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

بزاز کی حدیث ہے کہ جس نے کسی یتیم کی پرورش کی، چاہے وہ یتیم اس کا عزیز ہی کیوں نہ ہو، پس وہ اور میں جنت میں ایسے ہوں گے جیسے یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں اور جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنت میں ہوگا اور اسے راہِ خدا میں روزہ دار اور نمازی مجاہد کے برابر ثواب ملے گا۔

ابنِ ماجہ شریف کی حدیث ہے کہ جس شخص نے تین یتیموں کی پرورش کی ذمہ داری اٹھالی وہ اس شخص کی طرح ثواب پائے گا، جو رات کو عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے اور راہِ خدا میں جہاد کرنے کے لئے تلوار لیکر نکل کھڑا ہوتا ہے۔ میں اور وہ جنت میں ایسے دو بھائی ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں، پھر آپ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔

ترمذی نے بسندِ صحیح روایت کی ہے کہ جس شخص نے کسی مسلمان یتیم کی کھانے پینے کے معاملے میں کفالت کی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بھیجے گا مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا گناہ کرے جو ناقابلِ بخشش نہ ہو۔

ترمذی کی بسندِ حسن روایت ہے کہ جس کسی نے یتیم کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے لائق ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ابن ماجہ کی حدیث ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کا سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم سے اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور ایک مسلمان کا برا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کو دکھ اور تکلیف پہنچائی جاتی ہے۔

ابویعلیٰ نے بسند حسن روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے جنت کا دروازہ کھلے گا مگر میں ایک عورت کو اپنے آگے دیکھ کر پوچھوں گا کہ تم کون ہو اور مجھ سے پہلے کیوں جارہی ہو؟ وہ کہے گی میں ایسی عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لئے گھر بیٹھی رہی۔

طبرانی کی روایت ہے جس میں ایک کے سوا سب راوی ثقہ ہیں اور اس کے باوجود یہ روایت متروک نہیں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس شخص پر عذاب نہیں کرے گا جس نے یتیم پر رحم کیا اور اس سے نرم گفتگو کی اور اس کی یتیمی اور کمزوری پر رحم کرتے ہوئے اور اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے مال کی وجہ سے اسے اپنی پناہ میں لے لیا اور اس پر زیادتی وظلم نہیں کیا۔

امام احمد رضی اللہ عنہ وغیرہ کی حدیث ہے کہ جس شخص نے اللہ کی خوشنودی کے لئے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اسے ہر اس بال کے بدلہ میں جو اس کے ہاتھ کے نیچے آیا، نیکیاں ملیں گی اور جس شخص نے کسی یتیم سے نیکی کی یا اس کی پرورش کی تو میں اور وہ جنت میں دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔

محدثین کی ایک جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے اور حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے فرمایا کہ تیری آنکھوں کی بینائی چلے جانے کر جھک جانے اور یوسف علیہ السلام کے ساتھ بھائیوں کے ناروا سلوک کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ہاں ایک مرتبہ بھوکا روزہ دار یتیم آیا۔ انہوں نے گھر والوں کے تعاون سے بکری ذبح کر کے کھائی مگر یتیم کو کھانا نہ کھلایا پس اللہ تعالےٰ نے انہیں خبر دی کہ میں اپنی مخلوق میں سے اسے سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں جو یتیموں اور مسکینوں سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

محبت رکھتا ہے اور انہیں حکم دیا کہ کھانا تیار کرو اور مسکینوں، یتیموں کو بلا کر کھلاؤ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

صحیحین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ، یتیم اور مسکین کی پرورش کرنے والا ایسا ہے جیسے راہِ خدا جہاد کرنے والا ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے' غالباً آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ اس شخص کی طرح اجر پاتا ہے جو راتوں کو عبادت کرتا ہے اور دن میں روزہ سے رہتا ہے۔

ابنِ ماجہ کی حدیث ہے کہ بیوہ اور مسکین کی نگہداشت کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ ہے اور اس شخص کی طرح ہے جو راتوں کو عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔

بزرگانِ سلف میں سے ایک سے منقول ہے کہ میں ابتدائی زندگی میں عادی شرابی اور بدکار تھا، میں نے ایک دن کسی یتیم کو دیکھا تو اس سے نہایت اچھا برتاؤ کیا جیسے باپ اپنے بیٹے سے کرتا ہے بلکہ اس سے بھی عمدہ سلوک کیا۔ جب میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ جہنم کے فرشتے انتہائی بے دردی سے مجھے گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لیجا رہے ہیں اور اچانک وہ یتیم درمیان میں آگیا اور کہنے لگا اسے چھوڑ دو تاکہ میں رب سے اس کے بارے میں گفتگو کر لوں مگر انہوں نے انکار کر دیا، تب ندا آئی اسے چھوڑ دو' ہم نے اس یتیم پر رحم کرنے کی وجہ سے اسے بخش دیا ہے، پھر میں جاگ پڑا اور اسی دن سے میں یتیموں کے ساتھ انتہائی با وقار سلوک کرتا ہوں۔

سادات کے کھاتے پیتے گھرانوں میں سے ایک گھر میں سیدزادیاں رہتی تھیں' کرنا خدا کا ایسا ہوا کہ ان کا باپ فوت ہوگیا اور وہ کم سن جانیں یتیم اور فقر و فاقہ کا شکار ہوگئیں یہاں تک کہ انہوں نے شرم کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ دیا، وطن سے نکل کر کسی شہر کی ویران مسجد میں ٹھہر گئیں، ان کی ماں نے انہیں وہیں بٹھایا اور خود کھانا لینے کے لئے باہر نکل گئی۔

چنانچہ وہ شہر کے ایک امیر شخص کے پاس پہنچی جو مسلمان تھا، اور اسے اپنی ساری سرگذشت سنائی مگر وہ نہ مانا اور کہنے لگا تم ایسے گواہ لاؤ جو تمہارے بیان کی تصدیق کریں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تب میں تمہاری امداد کروں گا اور وہ عورت یہ کہہ کر وہاں سے چلدی کہ میں غریب الوطن گواہ کہاں سے لاؤں؟ پھر وہ ایک مجوسی کے پاس آئی اور اسے اپنی کہانی سنائی، چنانچہ اس مجوسی نے اس کی باتوں کو صحیح سمجھ کر اپنے یہاں کی ایک عورت کو بھیجا کہ اسے اور اس کی بیٹیوں کو میرے گھر پہنچا دو۔ اس شخص نے ان کی عزت اور احترام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا، جب آدھی رات گذر گئی تو اس مسلمان امیر نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر لوا الحمد باندھا ہے اور ایک عظیم الشان محل کے قریب کھڑے ہیں اس امیر نے آگے بڑھ کر پوچھا یا رسول اللہ! یہ محل کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک مسلمان مرد کے لئے ہے، امیر نے کہا میں خدا کو ایک ماننے والا مسلمان ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ تم اس بات کے گواہ لاؤ کہ واقعی تم مسلمان ہو۔ وہ بہت پریشان ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس سیدہ عورت کی بات یاد دلائی جس سے اس نے گواہ مانگے تھے۔

امیر یہ سنتے ہی اچانک جاگ کھڑا ہوا اور اسے انتہائی غم واندوہ نے آگھیرا، وہ اس سیدہ عورت اور ان کی بچیوں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور تلاش کرتے کرتے اس مجوسی کے گھر جا پہنچا اور اس سے کہا کہ یہ سیدزادی اور اس کی بچیوں مجھے دے دو مگر مجوسی نے انکار کر دیا اور بولا میں نے ان کے سبب عظیم برکتیں پائی ہیں، امیر نے کہا مجھ سے ہزار دینار لے لو اور انہیں میرے سپرد کر دو لیکن اس نے پھر بھی انکار کر دیا۔ تب اس امیر کے دل میں اسے تنگ کرنے کا خیال آیا اور مجوسی اس کی بری نیت دیکھ کر بولا جنہیں تم لینے آئے ہو، میں ان کا تم سے زیادہ حقدار ہوں اور تو نے خواب میں جو محل دیکھا ہے وہ میرے لئے بنایا گیا ہے، کیا تجھے اپنے مسلمان ہونے کا فخر ہے، بخدا میں اور میرے گھر والے اس وقت تک نہیں سوئے، جب تک کہ ہم سب اس سیدہ کے ہاتھ پر اسلام نہیں لائے اور میں نے بھی تیری طرح خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی ہے اور آپ نے مجھ سے فرمایا کیا سیدزادی اور اس کی بیٹیاں تیرے پاس ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ محل تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے ہے۔ مسلمان امیر یہ بات سنتے ہی واپس لوٹ گیا اور اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے کہ وہ کس حرمان ویاس کے ساتھ واپس ہوا ہوگا۔

باب ۶۸

مذمّتِ اکلِ حرام

فرمانِ الٰہی ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ — اور تم ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

اس آیت کے معنیٰ میں اختلاف ہے لہٰذا اسے سود، جوا، غصب، چوری، خیانت، جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم کھا کر مال ہتھیانے کے معنوں میں لیا گیا ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو انسان ناحق حاصل کر لیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے ایک دوسرے کے ہاں کچھ کھانا پینا بھی ممنوع سمجھ لیا، تب سورۂ نور کی یہ آیت نازل ہوئی "تم پر کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں سے، اور اپنے والدین کے گھروں سے کھاؤ"، اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد غلط بیع ہے اور حضرتِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے کہ "یہ آیت محکمات میں سے ہے جس کا حکم قیامت تک باقی رہے گا" اس سے یہ مراد ہے کہ ناحق طریقہ سے کھانا ہر اس چیز کو شامل ہے جو غلط طریقے سے حاصل کی جائے، چاہے وہ ظلم کر کے لی جائے جیسے غصب، خیانت اور چوری وغیرہ، یا لہو ولعب سے حاصل کی جائے جیسے جوا یا کھیل کود کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ذریعہ حاصل کریں، یا مکر اور دھوکہ سے حاصل کی جائے جیسے ناجائز طور پر خرید و فروخت کی جائے اور میرے اس قول کی تائید میں بعض علماء کا قول بھی ہے کہ یہ آیت انسان کے اپنے مال کو بھی ناجائز طریقوں سے خرچ کرنے کی ممانعت پر دلالت کرتی ہے اور دوسروں کے مال کو مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی صورت میں حاصل کرنے کی بھی ممانعت کرتی ہے۔

اور فرمانِ الٰہی "مگر یہ کہ تجارت ہو" اس میں استثنائے منقطع ہے یعنی تجارت کے ذریعہ تم مال لے سکتے ہو کیونکہ تجارت اس جنس میں سے نہیں ہے جس کی ممانعت کر دی گئی ہے، خواہ اس کو کسی معنی پر محمول کیا جائے اور اس کی تاویل سبب سے کرنا تاکہ استثناء متصل بن جائے، درست نہیں ہے اگرچہ تجارت تبادلہ کے عقد کے ساتھ خاص ہے مگر دوسرے دلائل کی روشنی میں اس کا اطلاق قرض و ہبہ پر بھی ہوتا ہے اور فرمانِ الٰہی عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ سے مراد یہ ہے کہ خوش دلی اور جائز طریق پر ہو، کھانے کا خصوصی ذکر کرنا قید لگانے کے لئے نہیں ہے بلکہ صرف اس لئے ہے کہ عام طور پر کھانا ہی مقصود ہوتا ہے، یہ بالکل اس طرح ہے جیسے اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى الآیۃ اس سلسلہ کے دلائل کثیر اور احادیثِ مقدسہ میں اس کے متعلق وارد شدہ تنبیہات بیشمار ہیں جن میں سے ہم بعض کا ذکر کئے دیتے ہیں۔

مسلم وغیرہ میں حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پاک ہے، وہ پاک چیزوں کو قبول فرماتا ہے اور اس نے مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا ہے، چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔ — اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔

اور دوسری آیت میں فرمایا:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ۔ — اے مومنو! ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پھر آپ نے ایسے آدمی کا تذکرہ فرمایا جو طویل سفر کے بعد بکھرے بالوں اور میلا آلود چہرے کے ساتھ آتا ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اے اللہ! اے اللہ! کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا پینا، لباس اور غذا سب حرام ہوتا ہے، اس صورت میں اس کی دعا رب جلیل کیسے قبول فرمائے گا۔

طبرانی نے اسنادِ حسن سے یہ روایت کی ہے کہ رزقِ حلال تلاش کرنا ہر مسلمان پہ واجب ہے، طبرانی اور بیہقی کی روایت ہے کہ فرائض نماز کے بعد رزقِ حلال طلب کرنا بھی فرض ہے، ترمذی اور حاکم کی حدیث ہے کہ جس نے حلال کھایا یا سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہے، وہ جنت میں جائے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ چیز تو آج آپ کی امت میں بہت ہے، آپ نے فرمایا میرے بعد کچھ وقت ایسا ہی ہوگا۔

احمد وغیرہ نے اسنادِ حسن کے ساتھ روایت کی ہے، جب تیرے اندر چار چیزیں ہوں تو دنیا کی کوتاہیاں تجھے نقصان نہیں دیں گی، امانت کی نگہبانی، راست گوئی، حسنِ خلق اور رزقِ حلال۔

طبرانی کی حدیث ہے، اس کے لئے خوشخبری ہے جس کا کسب عمدہ، باطن صحیح، ظاہر باعزت اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں، اسے خوشخبری ہو جس نے علم کے ساتھ عمل کیا، زائد مال راہِ خدا میں خرچ کیا اور غیر ضروری باتیں کرنے سے اجتناب کیا۔

طبرانی میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد! حلال کا کھانا کھا تیری دعائیں قبول ہونگی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ جو بندہ حرام سے اپنا گوشت بڑھاتا ہے (جہنم کی) آگ اس کے بہت قریب ہوتی ہے۔

مسند بزاز میں بسندِ منکر روایت ہے کہ اس کا دین نہیں جس میں امانت نہیں اور نہ اس شخص کی نماز اور زکوٰۃ ہے جس نے حرام کا مال پایا اور اس میں سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

قمیص پہن لیا، اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، جب تک کہ وہ اسے اتار نہیں دیتا کیونکہ شانِ الٰہی اس چیز سے بلند و بالا ہے کہ وہ ایسے شخص کی نماز قبول کرے یا کوئی اور عمل قبول کرے کہ جس کے جسم پر حرام کا لباس ہو۔

احمد نے حضرتِ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، انہوں نے فرمایا جس شخص نے دس درہم کا کپڑا خریدا اور اس میں ایک درہم حرام کا تھا، جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتا، پھر انہوں نے اپنے دونوں کانوں میں دو انگلیاں داخل کر کے فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو تو یہ دونوں بہرے ہو جائیں۔

بیہقی کی روایت ہے کہ جس نے چوری کا مال خریدا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ چوری کا مال ہے تو وہ بھی اس کی رسوائی اور گناہ میں شریک ہوگا۔

حافظ المنذری نے قابلِ حسن اسناد یا موقوف سند کے ساتھ اور احمد نے بہ سندِ جید یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کی دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی رسی لے کر پہاڑ کی طرف نکل جائے اور لکڑیاں اکٹھی کر کے بیٹھ پر لاد کر لے آئے اور انہیں بیچ کر کھائے وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے منہ میں حرام کا لقمہ ڈالے۔

ابنِ خزیمہ اور ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جس نے حرام کا مال جمع کیا، پھر اسے صدقہ کر دیا تو اسے کوئی اجر نہیں ملے گا اور اس کا گناہ اسی پر رہے گا۔

طبرانی کی حدیث ہے کہ جس نے مالِ حرام حاصل کر کے اس سے کسی کو آزاد کیا اور صلہ رحمی کی، یہ اس کے لئے ثواب کی بجائے عذاب اور گناہ کا موجب ہوگا۔

احمد وغیرہ نے یہ حدیث نقل کی ہے، جس کی سند کو بعض محدثین نے حسن کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے تمہارے درمیان رزق تقسیم کر دیا ہے ایسے ہی عادات تقسیم کر دی ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اللہ تعالٰی ہر انسان کو، خواہ وہ دنیا کو اچھا سمجھتا ہو یا بُرا، دنیا دیتا ہے اور دین اسے دیتا ہے جو دین کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالٰی جسے دین دیتا ہے اسے محبوب رکھتا ہے، بخدا بندہ اس وقت تک کامل مسلمان نہیں بنتا جب تک کہ اس کی زبان اور دل اسلام نہ لائے اور اس کی زبان اور دل سے لوگ سلامت نہ رہیں اور اس وقت تک بندہ مومن نہیں بنتا جب تک اس کے ہمسائے اس کے کینے اور ظلم سے محفوظ نہ ہوں اور بندہ حرام کی کمائی سے جو کچھ حاصل کرتا ہے اس میں سے اس کا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہ ہی راہِ خدا میں اس کو دینے سے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جو مال وہ اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ اس کے لئے جہنم کا سامان ہوتا ہے، بے شک اللہ تعالٰی برائی سے برائیوں کو نہیں مٹاتا بلکہ نیکیوں سے برائیوں کو مٹاتا ہے، بے شک خبیث چیز سے خبیث چیز نہیں مٹتی۔

ترمذی نے حسن، صحیح اور غریب قرار دے کر یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جن کی وجہ سے اکثر لوگ جہنم میں جائیں گے، آپ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ، اور ان چیزوں کے متعلق سوال کیا گیا جن کے سبب اکثر لوگ جنت میں جائیں گے، آپ نے فرمایا خوفِ خدا اور حسنِ خلق۔

ترمذی نے بسندِ صحیح یہ حدیث روایت کی ہے کہ بندہ اس وقت تک قیامت کے دن نہیں ہلے گا جب تک کہ اس سے چار چیزوں کا سوال نہیں ہو جائے گا، اس نے اپنی عمر کیسے پوری کی، اپنی جوانی کن کاموں میں صرف کی، مال کیسے حاصل کیا کہاں خرچ کیا اور اپنے علم پر کتنا عمل کیا۔

بیہقی کی حدیث ہے کہ دنیا سرسبز اور شیریں ہے، جس شخص نے اس میں حلال طریقے سے مال کمایا اور اسے صحیح طور پر خرچ کیا، اللہ تعالٰی اسے اس کا ثواب دیگا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے اس میں ناجائز طریقوں سے مال کمایا اور ناجائز طریقوں سے اسے خرچ کیا، اللہ تعالٰی اسے جہنم میں بھیجے گا اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ان بہت سے لوگوں کے لیے جو مال کی محبت میں اللہ اور اس کے رسول کو بھول جاتے ہیں، قیامت کے دن جہنم ہو گا، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا - جب وہ بجھنے لگے گی ہم اس کی سوزش اور زیادہ کر دیں گے۔

ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو گوشت اور خون حرام کے مال سے پیدا ہوا اس پر جنت حرام ہے اور جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے۔

ترمذی کی روایت ہے کہ جو گوشت مالِ حرام سے پرورش پاتا ہے، آگ اس کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو گوشت ناجائز طریقوں سے حاصل کردہ مال سے پرورش پائے، اس کے لئے آگ زیادہ مناسب ہے۔ ایک اور روایت میں لبسندِ حسن نقل کیا گیا ہے کہ وہ جسم جنت میں نہیں جائے گا جس نے حرام مال سے غذا حاصل کی ہو۔

باب ۶۹

ممانعتِ سُود خواری

سود خواری کی ممانعت میں کافی آیات نازل ہوئی ہیں اور بہت سی احادیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہوتی ہیں چنانچہ بخاری اور ابو داؤد کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم پر نقش گودنے والے اور نقش گدوانے والے، سود دینے والے اور سود لینے والے پر لعنت کی ہے اور کتے کی قیمت لینے اور بدکاریوں سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

احمد، ابو یعلیٰ، صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابنِ حبان نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے فرمایا سود لینے والا، سود دینے والا، اس پر گواہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بننے والے، اس کی تحریر کرنے والے پر جبکہ اسے معلوم ہو کہ یہ تحریر سود کے لئے ہو رہی ہے، جسم پر پھول گودنے والے، پھول گدوانے والے پر، جو اپنی خوبصورتی کے لئے ایسا کرتا ہے، صدقہ سے انکار کرنے والا اور بدوی جو ہجرت کے بعد پھر مرتد ہوا، سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ملعون قرار پائے ہیں۔

حاکم نے بسندِ صحیح روایت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار شخص ایسے ہیں جن کے لئے اللہ تعالےٰ نے لازم کر دیا ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے، شرابی، سود خوار، ناحق یتیم کا مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔

حاکم کی ایک روایت ہے جسے صحیح قرار دیا گیا ہے کہ سود کے تہتّر دروازے ہیں جن میں سے سب سے کمتر یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔

بزاز نے بسندِ صحیح روایت کی ہے کہ سود کے کچھ اوپر ستّر اقسام ہیں، اسی طرح شرک بھی ہے۔ بیہقی کی روایت ہے کہ سود کے ستّر دروازے ہیں اور سب سے ادنیٰ یہ ہے انسان اپنی ماں سے بدکاری کرے۔

طبرانی نے کبیر میں حضرتِ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ درہم جو انسان سود میں لیتا ہے، اللہ کے نزدیک حالتِ اسلام میں تینتیس ۳۳ زنا کرنے سے بھی بدتر ہے۔ اس روایت کی سند میں انقطاع ہے۔ اور ابنِ ابی الدنیا اور بغوی نے اسے موقوفاً حضرتِ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور یہ حدیثِ موقوف بھی حدیثِ مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ ایک سودی درہم کا مذکورہ بالا تعداد میں زنا کرنے سے بھی اللہ تعالےٰ کے ہاں بہت بڑا گناہ ہونا، وحی کے بغیر معلوم ہونا ناممکن ہے، گویا کہ انہوں نے یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو گی۔

حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے، سود کے بہتّر گناہ ہیں، اس کا سب سے ادنیٰ گناہ حالتِ اسلام میں کسی کا اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اور ایک درہم سودی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کچھاوپر تیس مرتبہ زنا کرنے سے بدتر ہے، اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر نیک اور بد کو کھڑے ہونے کی اجازت دے گا مگر سود خوار کھڑا نہیں ہوگا لیکن جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے آسیب سے باؤلا کر دیا ہو۔

۳۳ احمد نے بسندِ جید حضرتِ کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں تینتیس مرتبہ زنا کرنے کو ایک درہم سود کھانے سے اچھا سمجھتا ہوں، جب میں سود کماؤں تو اللہ ہی جانتا ہے کہ میں کیا کھا رہا ہوں۔

احمد نے بسندِ صحیح اور طبرانی نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کا جان بوجھ کر ایک درہم سود کھانا تینتیس مرتبہ زنا کرنے سے بدتر ہے۔

ابنِ ابی الدنیا اور بیہقی کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خطبہ دیا اور سود اور اس کی برائیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا ایک درہم جسے آدمی بطورِ سود لیتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کے تینتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور سب سے بڑا سود مسلمان کے مال میں سے کچھ لینا ہے۔

طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ناجائز طور پر کسی ظالم کی اعانت کی تاکہ وہ کسی کا مال دبا لے تو ایسا شخص اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری سے بری ہے اور جس نے ایک درہم سود کھایا وہ تینتیس مرتبہ زنا کرنے کے برابر ہے اور جس کا گوشت مالِ حرام کھا کر بڑھا، جہنم ایسے شخص کا زیادہ مستحق ہے۔

بیہقی کی روایت ہے کہ سود کے کچھ اوپر ستّر دروازے ہیں، اس کا سب سے ۵۳ کمتر گناہ حالتِ اسلام میں ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اور سود کا ایک درہم تریپن مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ برا ہے۔

طبرانی نے اوسط میں عمرو بن راشد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سود کے بہتر دروازے ہیں، ان میں سے ادنیٰ دروازہ (گناہ) آدمی کا اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اور سب سے بُرا سود یہ ہے کہ انسان اپنے بھائی کے مال کی طرف

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہاتھ لمبا کرے (سود میں مسلمان بھائی کا مال لے)

ابن ماجہ اور بیہقی نے ابی معشر سے، انہوں نے ابو سعید المقبری سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سود میں ستر گناہ ہیں، سب سے ادنیٰ گناہ یہ ہے کہ جیسے آدمی اپنی ماں سے نکاح کر لے۔

زنا اور سود کا عام ہو جانا عذاب الٰہی کو دعوت دیتا ہے

حاکم نے سندِ صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو بڑا ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا جب کسی شہر میں زنا اور سود عام ہو جائے تو انہوں نے گویا خود ہی اللہ کے عذاب کو دعوت دیدی ہے۔

ابو یعلیٰ نے سندِ جید کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی قوم کا زنا اور سود خواری ظاہر نہیں ہوتے مگر وہ لوگ عذابِ الٰہی کو اپنے لئے حلال کر لیتے ہیں (یعنی جو قوم زنا اور سود خواری میں مبتلا ہے اس نے گویا عذابِ الٰہی کو دعوت دی ہے۔)

احمد نے یہ حدیث نقل کی ہے، ایسی کوئی قوم نہیں جس میں سود چل نکلے مگر وہ قحط سالی میں مبتلا کی جاتی ہے اور جس قوم میں زنا کی کثرت ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے خوف اور قحط عام میں مبتلا کر دیتا ہے چاہے بارش ہی کیوں نہ ہو جائے۔

احمد نے ایک طویل حدیث میں، ابن ماجہ نے مختصراً اور اصبہانی نے اس حدیث کو بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے معراج میں سیر کرائی گئی اور ہم ساتویں آسمان پر پہنچے تو میں نے اوپر دیکھا تو مجھے بجلی کی کڑک اور گرج چمک نظر آئی، پھر میں نے ایسی قوم کو دیکھا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے اور باہر سے ان کے پیٹوں میں چلتے پھرتے سانپ نظر آ رہے تھے، میں نے پوچھا جبریل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ سود خوار ہیں!

اصبہانی نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے آسمانوں کی طرف معراج کرائی گئی تو میں نے آسمانِ دنیا میں ایسے آدمیوں کو دیکھا جن کے پیٹ بڑے بڑے گھڑوں جیسے تھے، ان کے پیٹ جھکے ہوئے تھے اور وہ فرعون کے پیروکاروں کے راستوں میں پڑے ہوئے تھے اور وہ ہر صبح و شام جہنم کے کنارے کھڑے ہو کر کہتے، اے اللہ! قیامت کبھی قائم نہ کرنا، میں نے پوچھا جبریل! یہ کون ہیں؟ جبریل نے عرض کی کہ یہ آپ کی امت کے سود خوار ہیں۔ وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان آسیب سے باؤلا کر دیتا ہے۔ اصبہانی کا قول ہے کہ آلِ فرعون جو صبح و شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں، انہیں روندتے ہوئے گزریں گے۔

طبرانی نے سندِ صحیح سے روایت نقل کی ہے، آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے زنا، سود اور شراب عام ہو جائے گا۔

طبرانی نے قاسم بن عبداللہ الوراق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرتِ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو صیارفہ (جہاں سود وغیرہ کا کاروبار ہوتا ہے) کے بازار میں دیکھا، وہ اہلِ بازار سے کہہ رہے تھے اے اہلِ صیارفہ! انہیں خوشخبری ہو، انہوں نے کہا اللہ آپ کو جنت کی خوشخبری دے، اے ابو محمد! آپ ہمیں کس چیز کی خوشخبری دے رہے ہیں؟ آپ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صیارفہ کے لئے فرماتے سنا ہے کہ انہیں آگ کی بشارت دے دو۔

طبرانی کی حدیث ہے کہ اپنے آپ کو ان گناہوں سے بچا جن کی مغفرت نہیں ہوتی خیانت ایسا ہی ایک گناہ ہے، جو جس چیز میں خیانت کرتا ہے قیامت کے دن اسے اسی کے ساتھ لایا جائے گا، سود خوری، جو سود کھاتا ہے وہ قیامت کے دن پاگل آسیب زدہ اٹھایا جائے گا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "جو سود کھاتے ہیں وہ اس شخص کی طرح کھڑے ہوں گے، جسے شیطان آسیب سے باؤلا کر دیتا ہے"۔

اصبہانی کی حدیث ہے کہ قیامت کے دن سود خوار پاگل کی طرح اپنے دونوں پہلو کھینچتا ہوا آئیگا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وہ اس شخص کی طرح کھڑے ہونگے جسے شیطان آسیب سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پاک کر دیتا ہے۔" ابنِ ماجہ اور حاکم کی حدیث ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی سود سے اپنا مال بڑھا لیتا ہے آخر کار وہ تنگدستی کا شکار بنتا ہے۔

حاکم نے بسندِ صحیح یہ حدیث نقل کی ہے کہ سود خواہ کتنا ہی بڑھ جائے آخر کار قلت پر منتج ہوتا ہے۔ ابو داؤد اور ابنِ ماجہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (محدثین نے حضرتِ ابو ہریرہ سے حسن کے سماعِ حدیث میں اختلاف کیا ہے، جمہور کا قول ہے کہ سماع ثابت نہیں ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو سود نہ کھاتا ہو اور جو سود نہیں کھائے گا سود کا غبار اس تک ضرور پہنچ جائے گا۔

عبداللہ بن احمد نے زوائد المسند میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، البتہ میری امت کے لوگ برائیوں میں رات گذاریں گے، عیش و عشرت کریں گے اور لہو و لعب میں مشغول ہوں گے، جب صبح ہوگی تو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے، عورتوں سے گانا بجانا سننے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم پہننے کے سبب سور اور بندر بن جائیں گے۔

احمد اور بیہقی کی حدیث ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت کا ایک گروہ کھانے پینے اور لہو و لعب میں رات گذارے گا، جب صبح کریں گے تو ان کی صورتیں مسخ ہو چکی ہونگی، وہ بندر اور خنزیر ہونگے اور البتہ وہ زمین میں دھنس گئے اور ان پر پتھر برسائے جائینگے یہاں تک کہ لوگ کہیں گے، فلاں گھر اور فلاں لوگ زمین میں دھنس گئے ہیں اور بلا شبہ ان پر پتھروں کی بارش کی جائیگی جیسے قومِ لوط پر کیگئی تھی، ان کے قبائل پر اور ان کے گھروں پر یہ ابتلاء، ان کے شراب پینے، ریشمی لباس پہننے، گانے بجانے کی محفلیں منعقد کرنے، سود کھانے اور قطعِ رحمی کے سبب ہوگا، اور ایک خصلت کو بیان کرنا راوی بھول گئے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۷

حقوق العباد

ہر انسان پر یہ لازم ہے کہ جب وہ دوسرے سے ملے تو اسے سلام کہے جب وہ اسے مدعو کرے تو اس کی دعوت قبول کرے، جب اسے چھینک آئے تو اسکا جواب دے، جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کو جائے، جب وہ مرجائے تو اس کے جنازہ میں حاضر ہو، جب وہ قسم دلائے تو اس کی قسم کو پورا کرے، جب وہ نصیحت کا خواستگار ہو تو اسے نصیحت کرے، اس کی عدم موجودگی میں اس کی پیٹھ کی حفاظت کرے یعنی اس کی غیبت نہ کرے اور اس کے لئے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور ہر وہ چیز جسے وہ اپنے لئے ناپسند سمجھتا ہے اس کے لئے بھی مکروہ سمجھے۔

یہ تمام احکام احادیث میں وارد ہوتے ہیں چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا تجھ پر مسلمانوں کے چار حق ہیں، ان کے نیک کی امداد کر، بُرے کے لئے طلبِ مغفرت کر، ان میں سے جانے والے (مرنیوالے) کے لئے دعا مانگ اور ان میں سے توبہ کرنیوالے کے ساتھ محبت رکھ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اس فرمانِ الٰہی "وہ آپس میں رحم کرنیوالے ہیں" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے نیک بُروں کے لئے اور بُرے نیکوں کے لئے دعا کرتے ہیں، جب کوئی بدکار امتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نیک مرد کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے اے اللہ! تو نے اسے جو بھلائی مرحمت فرمائی ہے اس میں برکت دے، اسے ثابت قدم رکھ اور ہمیں اس کی برکتوں سے نواز، اور جب کوئی نیک کسی بدکار کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے اے اللہ اسے ہدایت دے اس کی توبہ قبول فرما اور اس کی لغزشوں کو معاف فرما دے۔

مسلمان پر مسلمان کا یہ بھی حق ہے کہ وہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسرے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے اور جو چیز اپنے لئے بری سمجھتا ہے دوسرے مسلمان کے لئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بھی اسے بُرا سمجھے۔

حضرتِ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کرنے اور باہم مشفقت کرنے میں مسلمانوں کی مثال ایک جسم جیسی ہے، جب جسم کا کوئی عضو تکلیف میں ہوتا ہے تو تمام جسم اس کے احساس اور بخار میں مبتلا ہوتا ہے۔

حضرتِ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ مسلمان، مسلمان کے لئے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا ہے۔

مسلمان کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنی زبان اور کسی فعل سے دوسرے مسلمان کو دکھ نہ پہنچائے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

ایک طویل حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اچھی عادات اپنانے کے متعلق حکم فرمایا ہے، فرمایا اگر تم یہ نہیں کر سکتے ہو تو لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو، یہ تمہارے لئے صدقہ ہے جو تم نے اپنی ذات کے لئے دیا ہے اور فرمایا افضل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو مسلمان کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ صحابہ نے عرض کی مومن کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس نے اپنی طرف سے مسلمانوں کو ان کے مال اور جانوں میں بے خوف کر دیا۔ پوچھا گیا مہاجر کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس نے برائیوں کو چھوڑ دیا اور ان سے کنارہ کش رہا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو دل سے اللہ کو تسلیم کر لے اور تیرے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

مجاہد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جہنمیوں پر خارش مسلط کر دی جائیگی جو تیزی سے ان کا گوشت ختم کر کے ان کی ہڈیاں نمایاں کر دے گی، تب ندا آئے گی اے فلاں!

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کیا یہ خارش تجھے تکلیف دیتی ہے؟ وہ کہے گا ہاں! آواز آئے گی، یہ مسلمانوں کو تکلیف دینے کا تیرے لئے بدلہ ہے۔

فرمانِ نبوی ہے میں نے ایک ایسے شخص کو جنت میں چلتے پھرتے دیکھا ہے جس نے مسلمانوں کے راستہ سے ایک ایسے درخت کو کاٹ دیا تھا جو انہیں تکلیف دیا کرتا تھا۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلائیے جس سے میں نفع حاصل کروں، آپ نے فرمایا مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دینے والی چیزوں کو دور کیا کرو۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے راستہ سے ایسی کسی چیز کو دور کر دیتا ہے، جو انہیں تکلیف دیتی ہے تو اللہ تعالٰے اس کے بدلہ میں اس کے لئے نیکی لکھ دیتا ہے اور جس کے لئے اللہ تعالٰی نیکی لکھ دیتا ہے اس کیلئے جنت کو واجب کر دیتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی طرف ایسا اشارہ کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے، کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰے مومن کی تکلیف کو ناپسند فرماتا ہے۔

ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ لوگوں کی دو قسمیں ہیں، اگر تیرا مخاطب مومن ہے تو اسے ایذا نہ دے اور اگر جاہل ہے تو اس کی جہالت میں نہ پڑو اور بندے پر مسلمان کا یہ بھی حق ہے کہ وہ ہر مسلمان سے تواضع سے پیش آئے اور تکبر سے پیش نہ آئے کیونکہ اللہ تعالٰے اترانے والے متکبر کو ناپسند فرماتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، اللہ تعالٰی نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع کرو اور ایک دوسرے پر فخر و تکبر نہ کرو، اگر کوئی دوسرا تم سے تکبر سے پیش آجائے تو برداشت کرو چنانچہ اللہ تعالٰے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے:۔

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ	درگذر کو اپنائیے، نیکی کا حکم کیجئے
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ٥	اور جاہلوں سے منہ پھیر لیجئے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان سے تواضع سے پیش آتے اور بیوہ اور مسکین کے ساتھ چل کر ان کی حاجت روائی کرنے میں عار محسوس نہ فرماتے اور نہ تکبر سے کام لیتے۔

حقوق العباد میں یہ بات بھی داخل ہے کہ لوگوں کی باتیں ایک دوسرے کو نہ بتلائی جائیں اور کسی کی بات سن کر کسی دوسرے کو نہ سنائی جائے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ چغلخور جنت میں نہیں جائے گا۔

خلیل بن احمد رضی اللہ عنہ کا قول ہے جو تیرے سامنے دوسرے لوگوں کی چغلیاں کھاتا ہے وہ تیری چغلیاں دوسرے لوگوں کے سامنے کھاتا ہو گا اور جو تجھے دوسرے لوگوں کی باتیں بتاتا ہے وہ تیری باتیں دوسرے لوگوں کو بتاتا ہو گا۔ ایک حق یہ بھی ہے کہ غصہ کی حالت میں اپنے کسی جاننے والے سے تین دن سے زیادہ ترکِ تعلق نہ کرے،

حضرتِ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطعِ تعلق کرے، دونوں ایک دوسرے کے سامنے آئیں، یہ ادھر منہ پھیر کر گذر جائے اور وہ ادھر منہ پھیرے، چلا جائے، ان میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

فرمانِ نبوی ہے جس نے کسی مسلمان بھائی کو اس کی لغزش کے سبب چھوڑ دیا اللہ تعالےٰ اسے قیامت میں چھوڑ دیگا۔

عکرمہ سے مروی ہے اللہ تعالےٰ نے یوسف علیہ السلام سے فرمایا، بھائیوں سے تیرے عفو و درگذر کی وجہ سے میں نے دو عالم میں تیرا ذکر بلند کر دیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کی خاطر کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب حدود اللہ کی بات ہوتی تھی تو آپ اللہ کی رضاجوئی کی خاطر بدلہ لیا کرتے تھے۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے، کوئی شخص کسی غلطی سے درگذر نہیں کرتا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مگر اس کے بدلے میں اللہ تعالےٰ اس کی عزت بلند کرتا ہے (یعنی جو شخص کسی غلطی سے درگزر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عزت بلند کرتا ہے)

فرمانِ نبوی ہے کہ صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، عفو و درگزر سے اللہ تعالیٰ انسان کی عزت بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ کی خوشنودی کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسے بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔

باب ۷۱

مذمّت ہوائے نفس و وصفِ زہد

اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے :۔

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ ۔

کیا تو نے اس کو نہیں دیکھا کہ جس نے اپنی خواہش کو معبود بنالیا ہے اور اسے اللہ نے علم پر گمراہ بنادیا ہے۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اس سے مراد وہ کافر ہے جس نے اللہ تعالےٰ کی جانب سے عطا کردہ کسی ہدایت اور دلیل کے بغیر خواہشات کو اپنا دین بنالیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خواہشاتِ نفسانی کا پیرو ہے اور وہ ہر ایسا کام کرنے پر تیار ہوجاتا ہے جس کی طرف اس کی خواہشات اشارہ کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق عمل نہیں کرتا گویا کہ وہ اپنی خواہشات کی عبادت کرتا ہے، فرمانِ الٰہی ہے :۔

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۔ اور ان کی خواہشات کی اتباع نہ کر

اور ارشادِ ربانی ہے " اور خواہش کی پیروی نہ کر یہ تجھے اللہ کے راستے سے ہٹا دیگی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں اللہ سے دعا مانگا کرتے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَوًی مُطَاعٍ وَّشُحٍّ مُتَّبَعٍ۔	اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس خواہش سے جس کی اطاعت کی جاتی ہے اور اس بخل سے جس کا اتباع کیا جاتا ہے۔

اور آپ نے فرمایا کہ تین باتیں انسان کے لئے مہلک ہیں، اطاعت کردہ خواہش، اتباع کردہ بخل اور انسان کا اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنا، اور یہ اس لئے ہے کہ ہر گناہ کا باعث نفسانی خواہشات ہیں اور یہی انسان کو جہنم کی طرف لیجاتی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے پناہ دے آمین۔

ایک عارف کا قول ہے کہ جب دو باتیں تیرے سامنے ہوں اور تجھے پتہ نہ چلے کہ ان میں سے کونسی بات عمدہ ہوگی تو یہ دیکھ کہ ان دو میں سے کونسی بات تیری خواہش کے قریب ہے تو اسی کو چھوڑ دے اور دوسری کو پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ؎

اِذَا حَارَ اَمْرُکَ فِیْ مَعْنَیَیْنِ وَلَمْ تَدْرِ حَیْثُ الْخَطَا وَالصَّوَابُ
فَخَالِفْ ھَوَاکَ فَاِنَّ الْھَوٰی یَقُوْدُ النُّفُوْسَ اِلٰی مَا یُعَابُ

- جب تیرا کام دو باتوں کے درمیان حائل ہو اور تجھے ان میں سے اچھے اور برے کی خبر نہ لگے۔
- تو اس بات کے مطابق کام کر جو تیری خواہش کے مخالف ہو کیونکہ خواہشات انسان کو برے کاموں کی طرف لے جاتی ہیں۔

جنابِ عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب تو دو سوچوں میں گھر جائے تو جو سوچ تجھے زیادہ پسند ہو اسے چھوڑ دے اور جو ناپسند ہو اسے پسند کرلے، اس کی وجہ یہ ہے کہ معمولی کام آسانی سے ہو جائے گا، اس میں محنت مشقت نہیں کرنی پڑتی، کسی سے تعاون کی درخواست نہیں کرنی پڑتی، اس لئے نفسِ انسانی اس کے کرنے کا حکم دیتا ہے اور اسی کی طرف اسے اکساتا ہے مگر مشکل کام مشکل ہی سے سرانجام دیا جاتا ہے، تکلیف

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اٹھانی پڑتی ہے، کوئی تعاون نہیں کرتا، خود بڑی مشکل سے انسان اسے پورا کرتا ہے اس لئے نفسِ انسانی اسے کرنے میں پس و پیش کرتا ہے اور محنت و مشقت کو بُرا سمجھتا ہے (پس تجھے یہی کام اختیار کرنا چاہیئے)

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے نفسوں کو روکو کیونکہ یہ ایسا ہر اول دستہ ہیں جو نہیں برائی کی آخری سرحد تک لیجاتا ہے، حق کڑوا اور گراں ہے، باطل سبک اور تباہ کن ہے، توبہ کے علاج سے بہتر یہی ہے کہ انسان گناہوں ہی کو چھوڑ دے بہت سی نگاہوں نے شہوت کی کاشت کی اور ایک لمحہ کی لذت ان کو طویل غم کی میراث دے گئی۔

حضرتِ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے! میں سب سے پہلے تجھے تیرے نفس سے ڈراتا ہوں کیونکہ ہر نفس کی خواہشات اور آرزوئیں ہیں، اگر تو ان کو پورا کر دے گا تو وہ اپنی خواہشات کو طویل کر دے گا اور تجھ سے تمام خواہشات کو پورا کرنے کی طلب کریگا، بلاشبہ شہوت دل میں اسطرح پوشیدہ ہوتی ہے جیسے پتھر میں آگ! اگر تو پتھر پر چقماق مارے گا تو آگ نکلے گی ورنہ نہیں۔

کسی شاعر کا قول ہے ؎

اِذَا مَا اَجَبْتَ النَّفْسَ فِیْ کُلِّ دَعْوَۃٍ دَعَتْکَ اِلَی الْاَمْرِ الْقَبِیْحِ الْمُحَرَّمِ

- جب تو نے نفس کی ہر پکار پر لبیک کہا تو وہ تجھے منہیات کی طرف بلائے گا۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَعْصِ فَادَکَ الْھَوٰی اِلٰی کُلِّ مَا فِیْہِ عَلَیْکَ مَقَالُ

- جب تو خواہشاتِ نفسانی کی مخالفت نہیں کریگا تو یہ تجھے ہر اس کام کے لئے کہیں گی جو تیرے لئے باعثِ عار ہو۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

وَاعْلَمْ بِاَنَّکَ اِنْ تُسَوِّدْ اَنْ تَرٰی طُرُقَ الرَّشَادِ اِذَا اتَّبَعْتَ ھَوَاکَ

- اگر تو نے اپنی خواہشات کی پیروی کی، تو نہ تجھے سیدھا راستہ ملے گا اور نہ تو سرداری حاصل کر سکے گا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

إِذَا شِئْتَ إِتْيَانَ الْمَحَامِدِ كُلِّهَا ... وَنَيْلَ الَّذِي تَرْجُوهُ مِنْ رَحْمَةِ الرَّبِّ
فَخَالِفْ هَوَى النَّفْسِ الْمُسِيئَةِ إِنَّهُ ... لَأَعْدَى وَأَرْدَى مِنْ هَوَى الْحُبِّ
هُمَا سَبَبَا لِحَتْفٍ لِلْهَوَى غَيْرَ أَنَّ فِي ... هَوَى الْحُبِّ مَهْمَا عَفَّ بُعْدًا عَنِ الذَّنْبِ
وَجُلُّ الْمَعَاصِي هَوَى النَّفْسِ فَاغْتَنِمْ ... خِلَافَ الَّذِي تَهْوَاهُ إِنْ كُنْتَ ذَا لُبِّ

۱۔ جب تو تمام اوصافِ حمیدہ کا حصول اور اللہ کی رحمت سے اپنی مرادوں کا برآنا چاہتا ہے۔

۲۔ تو اس برے نفس کی خواہشات کی مخالفت کر کیونکہ یہ عشق سے بھی زیادہ دشمن اور مہلک ہے۔

۳۔ وہ دونوں خواہشات کو ہلاک کرنے کا سبب ہیں البتہ عاشق جب پاکدامن ہو تو گناہ سے بچ جاتا ہے۔

۴۔ اور نفسانی خواہشات برآنے کی آرزوں کو ترک کر دے، اگر تو عقلمند ہے تو وہ کام کر جو تیرے نفس کی خواہشات کے خلاف ہو۔

ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

إِنَارَةُ الْعَقْلِ مَكْسُوفٌ بِطَوْعِ هَوًى ... وَعَقْلُ عَاصِي الْهَوَى يَزْدَادُ تَنْوِيرًا

خواہشات کی پیروی میں عقل کا نور چھپ جاتا ہے اور خواہشات کی مخالفت کرنیوالے کی عقل کی نورانیت برابر بڑھتی رہتی ہے۔

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے ؎

لَقَدْ تَرْفَعُ الْأَيَّامُ مَنْ كَانَ جَاهِلًا ... وَيُرْدِي الْهَوَى ذَا الرَّأْيِ وَهُوَ لَبِيبٌ
وَقَدْ يَحْمَدُ النَّاسُ الْفَتَى وَهُوَ مُخْطِئٌ ... وَيُعْذَلُ فِي الْإِحْسَانِ وَهُوَ مُصِيبٌ

زمانہ جاہل کو بلند مقام دے دیتا ہے اور خواہشات کی پیروی عقلمند، ذی رائے کو اس کے مقام سے پھیر دیتی ہے۔

کبھی لوگ ایسے جوان کی تعریف کرتے ہیں جو خطا کار ہوتا ہے اور احسان کرنیوالے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

شخص کو ملامت کی جاتی ہے حالانکہ وہ بامراد ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا اور اسے فرمایا، سامنے آ، تو وہ سامنے ہوئی، پھر فرمایا پیچھے ہٹ تو وہ پیچھے ہٹ گئی، رب تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں تجھے اپنی سب سے زیادہ پسندیدہ مخلوق میں رکھونگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حماقت کو پیدا فرمایا اور آگے آنے کا حکم دیا چنانچہ وہ آگے ہوئی، پھر فرمایا پیچھے ہٹ تو وہ پیچھے ہٹ گئی، تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تجھے اپنی بدترین مخلوق میں رکھونگا۔ یہ ترمذی کی روایت ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وَقَدْ اَصَابَ رَاْیَہٗ عَیْنَ الصَّوَابِ مَنِ اسْتَشَارَ عَقْلَہٗ فِیْ کُلِّ بَابِ
وَقَدْ رَاٰی اَنَّ الْھَوٰی مَھْمَا یُجِبْ یَدْعُوْ اِلٰی سُوْءِ الْعَوَاقِبِ وَالْعِقَابِ

۱۔ اس شخص کی رائے جو ہر بات میں عقل سے مشورہ کرتا ہے صواب کو پالیتی ہے۔

۲۔ اور اس نے دیکھا کہ جب بھی خواہشات کی پیروی کی جائے وہ برے انجام اور عذاب میں مبتلا کرتی ہے۔

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

اِذَا شِئْتَ اَنْ تَحْظٰی وَاَنْ تَبْلُغَ الْمُنٰی فَلَا تُسْعِدِ النَّفْسَ الْمُطِیْعَۃَ لِلْھَوٰی
وَخَالِفْ بِھَا عَنْ مُقْتَضٰی شَھَوَاتِھَا وَاِیَّاکَ اَنْ تَحْفِلْ بِمَنْ ضَلَّ اَوْغَوٰی
وَدَعْھَا وَمَا تَدْعُوْ اِلَیْہِ فَاِنَّھَا لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ مَنْ ھَمَّ اَوْ عَدٰی
لَعَلَّکَ اَنْ تَنْجُوَ مِنَ النَّارِ اِنَّھَا نَقَطِعَۃُ الْاَمْعَاءِ نَزَّاعَۃٌ لِلشَّوٰی

۱۔ جب تو چاہے کہ امیدوں سے بہرہ ور ہو تو نفس کو خواہشات کی پیروی سے بچا۔

۲۔ اور اس کی خواہشات پوری نہ کر اور گمراہ اور باغیوں کی رونق نہ بن۔

۳۔ نفس اور اس کی خواہشات کو ترک کر دے کیونکہ یہ ہر اس شخص کو جو اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے، برائیوں کا حکم دیتا ہے۔

۴۔ شاید کہ تو اس طرح جہنم سے نجات پالے جو آنتیں کاٹنے والی اور کھال اتارنے والی ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

داناؤں کا قول ہے کہ خواہش ایک بُری سواری ہے جو تجھے مصیبتوں کی تاریکیوں میں لے جاتی ہے اور ناموافق چراگاہ ہے جو تجھے دکھوں کا وارث بناتی ہے لہذا خبردار ہو کر تجھے نفس کی خواہش برائیوں پر سوار نہ کرے اور گناہوں اندھیر نگری میں خیمہ زن نہ کرے۔ کسی دانا سے کہا گیا کہ اگر تم شادی کر لیتے تو خوب تھا، تو اس نے برجستہ جواب دیا اگر میں طلاق دے سکتا تو اپنے نفس کو طلاق دے دیتا، اور یہ شعر پڑھا سہ

تَجَرَّدْ عَنِ الدُّنْیَا فَاِنَّکَ اِنَّمَا سَقَطْتَ اِلَی الدُّنْیَا وَاَنْتَ مُجَرَّدٌ

دنیا سے تنہا ہو جا کیونکہ تو تنہا ہی دنیا میں بھیجا گیا تھا۔

دنیا نیند اور آخرت بیداری ہے اور ان کا درمیانی فاصلہ موت ہے اور ہم پراگندہ خوابوں میں ہیں، جس نے خواہش کی آنکھ سے دیکھا وہ تند و تیز ہو گیا، جس نے خواہش کی پیروی کی اس نے ظلم کیا اور جس نے طویل امیدیں رکھیں اس نے انتہا کو پایا اور نہ ہی کسی دیکھنے والے کے لئے نہایت ہے (طولِ امل کی کوئی انتہا نہیں)

کسی دانا نے ایک شخص کو وصیت کی کہ میں تجھے خواہشاتِ نفسانی سے مقابلہ کرنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ خواہشات برائیوں کی کلید اور نیکیوں کی دشمن ہیں، تیری ہر خواہش تیری دشمن ہے اور سب سے بری خواہش یہ ہے جو گناہوں کو تیرے سامنے بطور نیکی پیش کرتی ہے۔ جب یہ دشمن تجھ سے جھگڑا کریں گے تو تو ان کے پنجے سے تنی سے مبرا ہوشیاری، جھوٹ سے مبرا ہیچ، تساہل سے پاک مشغولیت، جزع فزع سے پاک صبر اور ایسی نیت جو بیکاری سے آلودہ نہ ہو، کی موجودگی ہی میں نجات پا سکے گا۔

اے ربِ ذوالجلال! ہماری عقل کو ہماری خواہشات پر غالب فرما دے، ہمیں نقصان اور سبکساری سے بچا، ہمیں آخرت کی بجائے دنیا میں مشغول نہ کر اور ہمیں اپنا ذکر کرنے والا اور اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا بنا دے۔ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے طفیل ہمیں سعادتِ دارین عطا فرما، والحمد للہ رب العالمین۔

فرمانِ نبوی ہے کہ تمہارا بہترین دین پرہیزگاری ہے اور فرمایا پرہیزگاری اعمال کی سرگرمی ہے اور فرمایا پرہیزگار بن، سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جائے گا،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور قناعت کر کے سب لوگوں سے زیادہ شکر گذار بن جائیگا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جس میں پرہیزگاری موجود نہیں (جو اسے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی سے روکے تو) اس کے کسی عمل کی اللہ تعالےٰ کو پرواہ نہیں ہے۔

حضرتِ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ زُہد کے تین مرتبے ہیں، ایک زہد فرض ہے اور وہ ہے اللہ تعالےٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رکنا، دوسرا زہد سلامتی کے لئے ہے اور وہ ہے مشتبہ چیزوں کو ترک کر دینا، تیسرا زہد فضیلت کے حصول کے لئے ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو بھی چھوڑ دینا اور یہ زہد کا بہت ہی اعلیٰ مرتبہ ہے۔

ابنِ مبارک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ زہد، زہد کو چھپا لینے کا نام ہے، جب زاہد لوگوں سے دور رہے تو اس کی جستجو رکھو اور جب زاہد لوگوں کی تلاش میں سرگرداں ہو تو اس سے کنارہ کشی اختیار کر لو۔

کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

اِنِّیْ وَجَدْتُ فَلَا تَظُنَّنَّ غَیْرَہٗ — اِنَّ التَّوَرُّعَ عِنْدَ ھٰذَا الدِّرْھَمِ

فَاِذَا قَدَرْتَ عَلَیْہِ ثُمَّ تَرَکْتَہٗ — وَاعْلَمْ بِاَنَّ تُقَاکَ تَقْوَی الْمُسْلِمِ

۱۔ میں نے اس راز کو پالیا ہے، اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ پرہیزگاری دنیا اور دولتِ دنیا کو چھوڑ دینے کا نام ہے۔

۲۔ جب تو دولت پا کر اسے ترک کر دے تو سمجھ لے کہ تیرا التقویٰ ایسے ہے جیسے ایک مسلمان کا تقویٰ ہے۔

زاہد وہ نہیں ہے جو دنیا کے نہ ہوتے ہوئے اس سے کنارہ کش ہوا بلکہ زاہد وہ ہے کہ جس کے پاس دنیا اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ آئی مگر اس نے اس سے منہ پھیر لیا اور بھاگ گیا، جیسا کہ ابو تمام کہتا ہے ؎

جب آدمی نے زہد اختیار نہ کیا اور دنیا اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوئی تو وہ زاہد نہیں کہلائے گا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بعض حکماء کا قول ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ہم دنیا سے کنارہ کشی نہیں کرتے حالانکہ اس کی عمر گنی چنی، اس کی بھلائی معمولی، اس کی صفا میں تلچھٹ، اس کی امیدیں دھوکہ اور فریب ہیں، آتی ہے تو دکھ لیکر آتی ہے اور جب جاتی ہے تو غموں کا بوجھ چھوڑ جاتی ہے، شاعر کہتا ہے

تَبًّا لِطَالِبِ الدُّنْيَا لَا بَقَاءَ لَهَا　　كَأَنَّمَا هِيَ فِي تَصْرِيفِهَا حُلُمٌ

صَفَاؤُهَا كَدَرٌ سُرُوْرُهَا ضَرَرٌ　　آمَالُهَا غَرَرٌ أَنْوَارُهَا ظُلَمٌ

شَبَابُهَا هَرَمٌ رَاحَتُهَا سَقَمٌ　　لَذَّاتُهَا نَدَمٌ وِجْدَانُهَا عَدَمٌ

لَا يَسْتَفِيْقُ مِنَ الْأَنْكَادِ صَاحِبُهَا　　لَوْ كَانَ يَمْلِكُ مَا قَدْ ضَمَّنَتْ إِرَمُ

فَخَلِّ عَنْهَا وَلَا تَرْكَنْ لِزَهْرَتِهَا　　فَإِنَّهَا نِعَمٌ فِي طَيِّهَا نِقَمٌ

وَاعْمَلْ لِدَارِ نَعِيْمٍ لَا نَفَادَ لَهَا　　وَلَا يُخَافُ لَهَا مَوْتٌ وَلَا هَرَمٌ

۱۔ دنیا کے طالب کے لئے ہلاکت ہے، اس کو بقا نہیں اور اس کی گردش خواب و خیال ہے۔

۲۔ اس کا صاف گدلا، اس کی خوشی نقصان، اس کی امیدیں پُر فریب اور اس کی روشنیاں تاریکی ہیں۔

۳۔ اس کی جوانی بڑھاپا، اس کی راحت بیماری، اس کی لذتیں شرمندگی اور اس کو پانا نہ پانے کے برابر ہے۔

۴۔ دنیا دار اگرچہ شداد کی بہشت (آرام دہ مقام) جتنی نعمتیں پالیں، تب بھی اس کے مصائب سے نہیں چھوٹے گا۔

۵۔ اس سے روگردانی کر، اس کی رونق کو باوقار نہ سمجھ کیونکہ اس کی نعمتیں ایسی ہیں جن میں عتاب مضمر ہے۔

۶۔ اس دائمی انعامات کے گھر کے لئے عمل کر جس کی نعمتیں کبھی نہ مٹیں گی اور جس میں موت اور بڑھاپے کا کوئی اندیشہ نہ ہوگا۔

یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ایک دانشمندانہ قول ہے کہ دنیا کو عبرت کی نگاہ سے دیکھ، اسے اپنی پسند سے چھوڑ، اس کے حصول میں مجبوری سے کوشش کر اور آخرت کو توجہ سے طلب کر۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۲۷

جنّت اور مراتب اہلِ جنّت

قبل ازیں آپ جس گھر کے غم واندوہ اور محنت وآلام کا حال پڑھ چکے ہیں، اس گھر کے مقابلہ میں ایک اور گھر ہے، پہلے گھر کو جہنم کا نام دیا گیا تھا اور اس دوسرے گھر کا نام جنت ہے، اب ذرا اس گھر کی نعمتوں اور مسرتوں پر نظر ڈالیے کیونکہ یہ بات تو طے شدہ ہے کہ جو ایک گھر سے محروم ہوگا اسے دوسرے گھر میں جانا ہوگا خواہ وہ جنت ہو یا جہنم، لہٰذا ضروری ہے کہ جہنم کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کے لئے اپنے دل میں طویل غور وفکر کیجئے تاکہ کسی طرح اس سے نجات حاصل ہوجائے اور دل کو خوفِ خدا کا گہوارہ بنائیے اور جنت کی دوامی نعمتوں کے متعلق طویل سوچ بچار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھئے کہ وہ ہمیں بھی اس کا مکین بنائے گا جس کا اس نے اپنے صالح بندوں سے وعدہ فرمایا ہے۔

اپنے نفس کو خوفِ الٰہی کا چابک مارئیے اور امید کی مہار ڈال کر سیدھے راستہ پر گامزن رکھئے، اسی صورت میں ہی تو آپ ملکِ عظیم (جنت) کو پائیں گے اور دردناک عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

اب ذرا اہلِ جنت کے بارے میں غور کیجئے، ان کے چہروں پہ عطائے ربانی کی تازگی اور شگفتگی ہوگی، مہر کردہ شرابِ طہور کے جام ان کے ہاتھوں میں ہوں گے اور وہ سرخ یاقوت کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے جن کے اوپر سفید براق موتیوں کے سائبان تنے ہوں گے، نیچے بے مثال سبز ریشم کے فرش ہوں گے، وہ شہد وشراب کی نہروں کے کنارے نصب شدہ تختوں پر ٹیک لگائے ہوں گے جنہیں غلمان و نونہالانِ بہشت اور انتہائی حسین وجمیل حورانِ بہشتی نے، جو موتی اور مونگوں کی طرح ہونگی (جنہیں اس سے پہلے کسی انسان اور جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا، یہ سب انہیں گھیرے ہونگے،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جو حوریں جنت کے درجات میں سبک خرامی کر رہی ہوں گی، جب ان میں سے کوئی ایک چلنے پر مائل ہوگی تو ستر ہزار بہشتی بچے اس کے لباس اٹھائے ہوں گے، ان پر سفید ریشمی لباس ہوگا جس کو دیکھ کر لوگ ششدرہ جائیں گے، لؤلؤ اور مرجان سے مرصع تاج ان کے زیبِ سر ہوں گے، وہ انتہائی ناز و انداز والی شیریں ادا عطر بیز اور بڑھاپے اور دکھ سے بے نیاز ہوں گی، وہ یاقوت سے تیار کردہ محلات میں فروکش ہونگی اور جنت کے باغوں کے درمیان آنکھیں نیچی کئے آرام فرما ہوں گی، پھر ان جنتیوں اور حوروں پر آبخورے آفتابے اور شرابِ طہور کے پیالے لئے غلمان پھریں گے جن میں انتہائی سفید لذت بخش مشروب ہوگا اور ان کے ارد گرد جنتی خادم اور امرد، موتیوں کی طرح پھر رہے ہونگے یہ ان کے اعمال کی جزا ہوگی کہ وہ امن والے مقام میں چشموں، باغوں اور نہروں کے درمیان ربِ قدیر کے نزدیک سچے مقام میں ہوں گے، وہ ان میں بیٹھ کر ربِ کریم کا دیدار کریں گے، ان کے چہروں پر اللہ کی نعمتوں کی تازگی کے آثار نمایاں ہوں گے، ان کے چہرے ذلت و رسوائی سے آلودہ نہیں ہوں گے بلکہ وہ اللہ کے معزز بندے ہوں گے، ربِ کریم کی جانب سے انہیں تحفے عطا ہوں گے، وہ اپنی اس پسندیدہ جگہ میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے، نہ اس میں انہیں کوئی خوف ہوگا نہ غم، وہ موت کی تکلیف سے بے خوف ہوں گے، وہ جنت میں نعمتیں پائیں گے، جنت کے لذیذ کھانے کھائیں گے، دودھ، شراب، شہد اور صاف پانی کی ایسی نہروں سے اپنی پیاس بجھائیں گے جن نہروں کی زمین چاندی کی، کنکریاں موتیوں کی اور مٹی مشک کی ہوگی، جس سے تیز خوشبو آئے گی، وہاں کا سبزہ زعفران کا ہوگا، وہ کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور ان پر پھولوں کے عطر کی بارش ہوگی اور ان کی خدمت میں چاندی کے پیالے جن پر موتی جڑے ہونگے اور جو یاقوت و مرجان سے مرصع ہوں گے، لائے جائیں گے، کسی پیالے میں سلسبیل کے ٹھنڈے اور میٹھے پانی میں سربند شراب ملی ہوئی ہوگی اور ایسا پیالہ جس کی صفائی کی وجہ سے اس میں موجود شراب کا رنگ و روپ باہر سے نظر آرہا ہوگا، آدمی اس جیسا مرصع مصفا برتن بنانے کا تصور بھی نہیں کرسکتا، وہ پیالہ ایسے خادم کے ہاتھ میں ہوگا کہ آدمی اس کا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

چہرہ کی چمک دمک کو یاد کرے گا لیکن سورج میں اس کی دلکش صورت، حسین چہرہ اور بے نظیر آنکھیں کہاں؟

تعجب ہے ایسے شخص پر جو اس گھر پر ایمان رکھتا ہے، اس کی تعریفوں کو سچا جانتا ہے اور اس بات کا یقین کامل رکھتا ہے کہ اس میں رہنے والے کبھی بھی موت سے ہمکنار نہیں ہوں گے، جو اس میں آجائے گا اسے دکھ درد نہیں ستائیں گے، اس میں رہنے والوں پر کبھی بھی تغیر نہیں آئے گا اور وہ ہمیشہ امن و سکون سے رہیں گے، یہ سب کچھ جاننے کے باوجود وہ ایسے گھر میں دل لگاتا ہے جو آخر کار اجڑنے والا ہے، جس کا عیش زوال پذیر ہے، بخدا اگر جنت میں صرف موت سے بے خوفی ہوتی، انسان بھوک، پیاس اور تمام حوادثات سے بے خوف ہی رہ سکتا اور دیگر انعامات نہ ہوتے تب بھی وہ جنت اس لائق تھی کہ اس کے لئے دنیا کو چھوڑ دیا جائے اور اس پر ایسی چیز کو ترجیح نہ دیجائے جو لٹ جانیوالی اور مٹ جانیوالی ہے چہ جائیکہ جنت میں رہنے والے بے خوف بادشاہوں کی طرح ہوں، رنگا رنگ مسرتوں، راحتوں سے ہمکنار ہوں، ہر خواہش کو پانیوالے ہوں، ہر روز عرش اعظم کے قرب میں جانے والے ہوں، رب ذوالمنن کا دیدار کرنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کو ایسی مثالی نگاہوں سے دیکھنے والے ہوں کہ جس نگاہ سے وہ جنت کی نعمتوں کو نہیں دیکھا کرتے تھے وہ ان نعمتوں سے پھرنے والے نہ ہوں، ہمیشہ انہیں نعمتوں میں رہیں اور ان کے زوال سے امن میں ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا منادی پکارے گا، اے جنت کے رہنے والو! تم ہمیشہ تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے لیکن موت نہیں آئے گی، ہمیشہ جوان رہو گے، کبھی بڑھاپا نہیں آئیگا اور تم ہمیشہ انعام و اکرام میں رہو گے، کبھی نا امید نہیں ہو گے اور یہی فرمان الٰہی ہے:۔

وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور پکارے جائیں گے کہ یہ بہشت ہے جس کے تم اپنے اعمال کے سبب وارث ہوئے ہو۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور تم جب جنت کی صفات جاننا چاہو تو قرآنِ مجید پڑھو کیونکہ اللہ تعالےٰ کے بیان سے عمدہ کسی کا بیان نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کہ :

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔ جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

سورۂ رحمٰن کے آخر تک پڑھو، سورۂ واقعہ اور دوسری سورتوں کا مطالعہ کرو (ان میں جنت کی نعمتوں کا تذکرہ ہے)

اور اگر تم احادیثِ مقدسہ سے جنت کی تفصیلات جاننا چاہتے ہو تو مذکورہ بالا اجمال کے بعد اب اس کی تفصیل پر غور و فکر کرو، سب سے پہلے جنتوں کی تعداد ذہن نشین کرلو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانِ الٰہی " اور اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا، دو جنتیں ہیں" کی تفسیر میں فرمایا دو جنتیں چاندی کی ہیں' ان کی تمام اشیاء اور ظروف وغیرہ چاندی کے ہیں اور دو جنتیں سونے کی ہیں' ان کی تمام چیزیں اور ظروف وغیرہ سونے کے ہیں اور جنت عدن میں لوگوں اور تجلیٔ الٰہی کے درمیان صرف رب کی کبریائی کا پردہ ہوگا۔

رہے جنت کے دروازے تو وہ بہت بے شمار ہوں گے جسطرح گناہوں کی اقسام کے مطابق جہنم کے علیحدہ علیحدہ دروازے ہیں' اسی طرح عبادت کی اقسام کے مطابق جنت کے علیحدہ علیحدہ دروازے ہوں گے چنانچہ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے مال سے راہِ خدا میں خرچ کیا، وہ جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا، روزہ دار روزہ والے دروازہ سے، صدقہ کرنے والا صدقہ کے دروازے سے اور مجاہد جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! بخدا اللہ پر دشوار نہیں کہ بندے کو کس دروازہ پر بلایا جائے، کیا مخلوق میں سے کوئی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

شخص ایسا بھی ہوگا جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اور مجھے امید ہے کہ تم انہی میں سے ہوگے۔

حضرت عاصم بن ضمرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے جہنم کا بہت زیادہ تذکرہ کیا جسے میں بھول گیا ہوں، پھر انہوں نے کہا:

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا۔ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرے وہ جنت کی طرف جوق در جوق لیجائے جائیں گے۔

جب وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچیں گے تو وہ ایسا درخت پائیں گے جس کے نیچے پانی کے دو چشمے جاری ہوں گے وہ حکم کے مطابق ایک چشمہ پر جائیں گے اور پانی پئیں گے جس کے پیتے ہی ان کے جسم سے تمام دکھ درد اور تکلیفیں زائل ہو جائیں گے، پھر وہ دوسرے چشمہ پر جا کر اس سے طہارت حاصل کریں گے، تب ان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تازگی آجائے گی، اس کے بعد کبھی بھی ان کے بال منتشر نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کے سر کبھی دردمند ہوں گے، جیسے انہوں نے تیل لگا لیا ہو، پھر وہ جنت کے دروازہ پر پہنچیں گے تو جنت کے دربان انہیں کہیں گے "تم پر سلامتی ہو تم خوشحال ہوئے، لہذا اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔"

جنت میں داخل ہوتے ہی انہیں ولدان گھیر لیں گے جیسے دنیا میں اپنے کسی دور سے آنے والے کسی عزیز بچے کو گھیر لیتے ہیں اور وہ اس سے کہیں گے تجھے خوشخبری ہو، اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے فلاں فلاں عزت و کرامت رکھی ہے، پھر ان ولدان میں سے ایک امرد اس جنتی کی بیویوں میں سے کسی بیوی کی طرف جو کہ جنت کی حور ہوگی، جائے گا اور اسے کہے گا کہ فلاں آدمی جو دنیا میں فلاں نام سے بلایا جاتا تھا، آیا ہے۔ حور کہے گی تو نے اسے دیکھا ہے، وہ امرد کہے گا ہاں میں اسے دیکھ کے آرہا ہوں اور وہ بھی میرے عقب میں آرہا ہے، تب وہ خوشی سے از خود رفتہ ہو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دروازے کی دہلیز پر فرطِ اشتیاق سے کھڑی ہو جائے گی۔

جب وہ جنتی وہاں پہنچے گا اور اس گھر کی بنیادیں دیکھے گا جو موتیوں کی ہونگی اور دیواریں سرخ، سبز اور پیلے ہر رنگ کے موتیوں سے بنی ہوئی ہونگی، تب وہ چھت کو دیکھے گا، وہ بجلی کی طرح ایسی خیرہ کن ہو گی کہ اگر اللہ تعالےٰ اسے قدرت نہ دیتا تو اس کی آنکھیں زائل ہو جاتیں، پھر سر جھکا کر نیچے نظر کرے گا تو اسے حوریں قطار در قطار آبخورے لئے، صف باندھے تکیے اور بچھی ہوئی مسندیں نظر آئیں گی اور وہ ان سے تکیہ لگا کر کہے گا۔ "سب تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لیئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت کی، اگر اللہ ہمیں یہ راہ نہ دکھاتا تو ہم ہدایت نہ پاتے" پھر پکارنے والا پکارے گا کہ تم زندہ رہو کبھی نہیں مرو گے، اس میں ہمیشہ رہو کبھی کوچ نہیں کرائے جاؤ گے اور سلامت و تندرست رہو کبھی بیمار نہیں ہو گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن جنت کے دروازہ پر آکر اسے کھلوانا چاہوں گا، جنت کا دربان (رضوان) پوچھے گا کون ہو؟ میں کہوں گا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دربان کہیگا مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔

پھر جنت کے بالاخانوں اور بلند و بالا مختلف طبقات کے متعلق غور کرو، بیشک آخرت بہت بڑے درجات اور بہت بڑی عظمت دینے والی ہے جیسا کہ لوگوں کی ظاہری عبادت اور ان کے باطنی صفات بظاہر مختلف ہیں اسی طرح دار الجزار میں جنت کے بھی مختلف درجات ہیں، اگر تم جنت کا اعلیٰ درجہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو کوشش کرو کہ کوئی دوسرا عبادت کرنے میں تم سے سبقت نہ لے جائے، اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی اطاعت میں مقابلے اور ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے :-

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ — اپنے رب کی بخشش کی طرف سبقت حاصل کرو۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا :-

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وَ فِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ اور اسی میں چاہیے کہ رغبت کرنیوالے رغبت کریں۔

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ اگر تمہارے دوست یا ہمسائے تم سے روپے پیسے یا مکانات کی تعمیر میں تم سے سبقت لے جائیں تو تم کو بہت افسوس ہوتا ہے تمہارا دل تنگ ہوتا ہے اور حسد کی وجہ سے زندگی میں بے کیفی پیدا ہو جاتی ہے مگر تم نے کبھی جنت کے حصول کے متعلق نہیں سوچا، بس اپنے حالات کو جنت کے حصول کے لئے بہتر بناؤ اور تم جنت میں ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو تم سے سبقت لے گئے ہوں گے، ایسے مقامات پر رونق افروز ہوں گے کہ تمام دنیا بھی جس کے برابر نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جنتی اپنے اوپر بلند و بالا بالا خانوں میں رہنے والوں کو ایسے دیکھیں گے، جیسے تم دور مشرق یا مغرب کے افق میں بہت نیچے کسی چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو، یہ ان کے درمیان بلندیوں کی وجہ سے ہوگا۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ انبیائے کرام کے مقامات ہوں گے جہاں اور لوگ نہیں پہنچ پائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، وہاں وہ لوگ ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی اور آپ نے ارشاد فرمایا جنت کے بلند درجات والے نیچے سے ایسے دکھائی دیں گے جیسے تم دور مشرق یا مغرب آسمان کے افق پر طلوع ہونیوالا ستارہ دیکھتے ہو اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما انہی جنتیوں میں سے ہیں اور دونوں خوب ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنت کے بالاخانوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ! ضرور بیان فرمائیے! آپ نے فرمایا جنت میں موتیوں جیسے بالاخانے ہیں جن کے اندر والا حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے دیکھا جا سکتا ہے اور ان میں ایسی نعمتیں، لذتیں اور مسرتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور گذرا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بالاخانے کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس شخص کے لئے جو سلام کو پھیلاتا ہے، کھانا کھلاتا ہے، ہمیشہ روزے سے رہتا ہے اور رات میں جب کہ لوگ سوتے ہیں وہ نماز پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ان اعمال کو پورا کرنے کی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا میرے امتی اس کی طاقت رکھتے ہیں اور میں تم کو اس کی تفصیل بتلاتا ہوں، جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملا اور اسے سلام کیا تو گویا اس نے سلام کو پھیلایا، جس نے اپنے اہل و عیال کو خوب سیر کرا کر کھانا کھلایا تو اس نے کھانا کھلایا، جس نے ماہِ رمضان کے مکمل اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اس نے دائمی روزے رکھے، جو نمازِ عشاء پڑھ کر سویا اور اس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی تو گویا اس نے ساری رات عبادت کی اور لوگ یعنی یہود، نصاریٰ اور مجوس سوتے رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فرمانِ الٰہی:

وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ۔ عدن کے باغ میں پاکیزہ رہنے کی جگہیں ہیں۔

کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ وہ موتیوں کے محلات ہوں گے، ہر محل میں سرخ یاقوت کے ستر گھر ہوں گے، ہر گھر میں سبز زمرد کے ستر مکان ہوں گے، ہر مکان میں ایک تخت ہوگا، ہر تخت پر قسم قسم کے ستر بچھونے ہوں گے، ہر بچھونے پر اس کی بیوی حورِ عین ہوگی، ہر مکان میں ستر دستر خوان ہوں گے، ہر دستر خوان پر ستر قسم کے کھانے ہوں گے، ہر مکان میں ستر خادم ہوں گے اور مومن کی ہر صبح ان تمام دستر خوانوں پر بیٹھ کر کھائیں گے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۳۷

صبر، رضا اور قناعت

رضا کی فضیلت آیاتِ قرآنی سے ثابت ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے :-

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ ۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

نیز ارشاد ہوتا ہے :-

هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ نہیں ہے بدلہ احسان کا مگر احسان

احسان کا منتہیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہو اور یہ مقام بندے کو راضی برضائے الٰہی ہونے سے ملتا ہے۔

نیز ارشادِ الٰہی ہوتا ہے :-

وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ وَ رِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ۔ عدن کے باغوں میں پاکیزہ رہنے کی جگہیں ہیں اور اللہ کی طرف سے بہت بڑی رضامندی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رضا کو جنتِ عدن سے بالا ذکر کیا ہے جیسے کہ ذکر کو نماز پر فوقیت دی ہے، چنانچہ فرمایا :-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ۔ بے شک نماز بے حیائی اور نامعقول باتوں سے منع کرتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔

پس جیسا کہ نماز سے معبودِ حقیقی (اللہ تعالیٰ) کی شان بہت بلند ہے اسی طرح جنت سے ربِ جنت کی رضا اعلیٰ و ارفع ہے بلکہ یہی چیز ہر جنتی کا مقصود و مطمحِ نظر ہوگی چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں پر تجلی فرمائے گا اور کہے گا کہ مجھ سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مانگو تو مومن کہیں گے اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا چاہتے ہیں، تو گویا کمالِ فضیلت کو پاکر بھی وہ رب کی رضا چاہیں گے۔

بندے کی رضا طلبی کی حقیقت کا ہم ذکر ضرور کرتے، بندے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا مطلب ہے وہ اس معنٰی سے زیادہ قریب ہے جس کا ذکر ہم بندے کے لئے خدا کی محبت کے ضمن میں کر چکے ہیں، چونکہ لوگوں کے فہم اس معنٰی کی حقیقت کو نہیں پا سکتے اس لئے اس حقیقت کے ذکر کا کوئی جواز نہیں ہے اور کون ہے جو اپنے نفس کے ادراک سے اس حقیقت کو پالے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں ہے مگر مومنوں کا دیدار کے وقت رضائے الٰہی کی خواہش اس وجہ سے ہوگی کہ یہی چیز دائمی دیدار کا سبب ہے، پس گویا جب انہوں نے انتہائی بلند مراتب اور امیدوں کی آخری حدوں کو چھو لیا اور دیدار کی لذت سے لطف اندوز ہو گئے تو انہوں نے مزید کچھ سوال کرنے کے جواب میں دائمی دیدار کو ہی مانگ لیا اور یہ جان گئے کہ رضاء الٰہی ہی دائمی طور پر حجابات کے اٹھ جانے کا سبب ہے اور فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ۔ ہمارے نزدیک اس سے بھی زیادہ ہے۔

بعض مفسرین کا کہنا ہے، اس سے زیادہ کے یہ معنٰی ہیں کہ جنتیوں کو رب العالمین کی جانب سے تین تحفے ملیں گے، پہلے یہ کہ انہیں جنت میں ایسا تحفہ دیا جائے گا جو پہلے سے ان کے پاس موجود نہیں ہوگا، چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ پس کوئی نفس نہیں جانتا کہ اس کے لئے کونسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپائی گئی ہے۔

دوسرے یہ کہ انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام ہوگا جو اس تحفے سے افضل ہوگا، جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ رب رحیم کی طرف سے انہیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تَحِیَّتُھُمْ سلام کہا جائے گا۔

تیسرا یہ کہ اللہ تعالےٰ فرمائے گا میں تم سے راضی ہوں۔ اور یہ بات سلام اور تحفہ سے بھی بہتر اور اعلیٰ ہے، چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ اور اللہ کی طرف سے بہت بڑی خوشنودی ہے۔

یعنی ان نعمتوں سے بھی افضل ہے جن کو انہوں نے حاصل کر لیا ہے، پس یہی اللہ تعالےٰ کی مقدس رضا ہے جو بندے کی رضاجوئی کا پھل ہے۔

اب رہی احادیثِ مقدسہ سے رضا کی فضیلت تو اس سلسلہ میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے صحابہ کی ایک جماعت سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا مومن، آپ نے فرمایا تمہارے ایمان کی کیا علامت ہے؟ انہوں نے کہا ہم مصائب پر صبر کرتے ہیں، فراخی میں شکر ادا کرتے ہیں اور اللہ کی قضا پر راضی رہتے ہیں، آپ نے فرمایا ربِ کعبہ کی قسم تم مومن ہو۔

فرمانِ نبوی ہے کہ حکماء اور علماء اپنی فقہ کی وجہ سے اس امر کے قریب ہوئے کہ نبی ہو جائیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اسلام کی ہدایت ملی اور وہ اپنی معمولی گذر اوقات پر راضی رہا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے معمولی رزق پر راضی ہو گیا اللہ تعالےٰ اس کے اعمال پر راضی ہو جاتا ہے، اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے راضی ہو جاتا ہے تو اس کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے اگر وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کر لیتا ہے اور اگر وہ آزمائش پر راضی ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنے خاص بندوں میں) چن لیتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، جب قیامت کا دن ہو گا اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک گروہ کے پر پیدا فرمائے گا اور وہ ان پروں سے اُڑ کر قبروں سے نکلتے ہی سیدھے جنت میں جا پہنچیں گے، وہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور جہاں چاہیں گے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

آرام کریں گے، فرشتے ان سے کہیں گے کیا تم حساب دیکھ آئے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم نے حساب نہیں دیکھا، فرشتے پوچھیں گے کیا تم پلصراط عبور کر آئے ہو؟ وہ کہیں گے ہم نے صراط کو نہیں دیکھا۔ فرشتے کہیں گے کیا تم نے جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ کہیں گے ہم نے کسی چیز کو نہیں دیکھا، تب فرشتے کہیں گے تم کس کی امت میں سے ہو؟ وہ کہیں گے ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت ہیں، فرشتے کہیں گے ہم تمہیں اللہ کی قسم دیتے ہیں یہ بتاؤ تم دنیا میں کیا عمل کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم میں دو عادتیں تھیں جنہوں نے ہمیں اس منزل تک پہنچایا ہے اور اللہ کا فضل و رحمت ہمارے شاملِ حال ہے، فرشتے کہیں گے وہ دو عادتیں کونسی تھیں اور وہ کہیں گے ہم جب تنہا ہوتے تو گناہ کرتے، ہمیں شرم آتی تھی چہ جائیکہ ہم علی الاعلان گناہ کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معمولی رزق پر راضی ہو گئے تھے، فرشتے یہ سن کر کہیں گے، تب تو تمہارا ایسی بدلہ ہونا چاہیئے تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہِ فقراء! تم دل کی گہرائیوں سے اللہ کی عطا پر راضی ہو جاؤ تو اپنے فقر کا ثواب پالوگے ورنہ نہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کے واقعات میں ہے کہ بنی اسرائیل نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے کوئی ایسا عمل دریافت کیجئے جس کے باعث وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی اے اللہ تو نے ان کی گذارش سن لی، انہوں نے کیا کہا ہے؟ رب تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! ان سے کہدو کہ یہ مجھ سے راضی ہو جائیں یعنی میرے دئے ہوئے کم و بیش پر راضی ہو جائیں، میں ان سے راضی ہو جاؤں گا۔

رہے صبر کے فضائل تو رب تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نوّے سے زیادہ مقامات پر صبر کا ذکر فرمایا ہے اور اکثر درجات اور بھلائیوں کو صبر سے منسوب کیا ہے اور انہیں صبر کا پھل قرار دیا ہے اور صابروں کے لئے ایسے انعامات رکھے ہیں جو کسی اور کے لئے نہیں رکھے، چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝	ان لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت پانیوالے ہیں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ ہدایت، رحمت اور صلوات تین چیزیں صابرین کے لئے مخصوص ہیں۔

چونکہ اس میں تمام آیاتِ ربانی کا لانا ناممکن ہے لہٰذا اس سے صرفِ نظر کرتے ہوئے صرف چند احادیث درج کیجاتی ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے کہ صبر آدھا ایمان ہے، مزید فرمایا کہ تھوڑی سی وہ چیز جو تمہیں یقین اور پختہ صبر سے مل جائے اور جس شخص کو ان میں سے کچھ حصہ مرحمت کر دیا جائے اس سے اگر رات کی عبادت اور دن کے روزے فوت ہو جائیں تو کوئی پروا نہیں (واضح رہے کہ یہاں عبادت اور روزوں سے مرادِ نفل عبادت اور روزے ہیں اور تمہارا معمولی رزق پر صبر کرنا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ تم میں سے ہر ایک تمام کے اعمال پر کار بند ہو کر آئے لیکن میں تم پر خوف کرتا ہوں کہ میرے بعد تم پر دنیا کھول دی جائے گی، پس تم ایک دوسرے کو اچھا نہ سمجھنے لگو اور اس سبب سے فرشتے تمہیں اچھا نہ سمجھنے لگیں، جس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی اس نے ثواب کے کمال کو پا لیا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ الآية	جو کچھ تمہارے پاس ہے تمام ہو جاتا ہے اور جو کچھ اللہ کے یہاں ہے باقی رہنے والا ہے اور البتہ ہم صبر کرنیوالوں کو جزا دینگے۔

حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے متعلق پوچھا گیا، آپ نے فرمایا ایمان، صبر اور سخاوت کا نام ہے، اور فرمایا صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

ایک مرتبہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا صبر!

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مثل ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تھا کہ حج کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا وقوفِ عرفہ، یعنی اہم رکن وقوفِ عرفات ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ سب سے عمدہ عمل وہ ہے جسے نفس برا سمجھتا ہے۔

مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرتِ داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میرے اخلاق جیسے اپنے اخلاق بناؤ اور میرے اخلاق میں سے یہ ہے کہ میں صبور ہوں۔

عطار رضی اللہ عنہ نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب انصار میں تشریف لائے تو فرمایا کیا تم مومن ہو؟ وہ چپ رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی، ہم فراخ دستی میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، مصائب میں صبر کرتے ہیں اور قضاءِ الٰہی پر راضی رہتے ہیں، آپ نے یہ سنکر فرمایا ربِ کعبہ کی قسم تم مومن ہو۔

فرمانِ نبوی ہے اپنی ناپسندیدہ چیزوں پر تمہارا صبر بہت عمدہ چیز ہے۔ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم اپنی پسندیدہ چیزوں کو نہیں پا سکتے جب تک کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر کرو۔ نیز ارشاد فرمایا کہ اگر صبر آدمی ہوتا تو مہربان آدمی ہوتا اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

صبر کے موضوع پر بیشمار احادیث ہیں جنھیں ہم بخوفِ طوالت چھوڑ رہے ہیں اب قناعت کے متعلق دو حدیثیں بیان کی جاتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قناعت کی وہ معزز ہوا اور جس نے لالچ کیا وہ ذلیل ہوا، نیز فرمایا کہ قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔

اس موضوع پر پہلے بھی کچھ لکھا جا چکا ہے، واللہ اعلم۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب۴۷

فضیلتِ توکّل

فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔ بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اور اس سے بلند مقام جس کا فاعل اللہ تعالےٰ کی محبت سے موسوم ہے اور جس کا لباس وغیرہ اللہ تعالیٰ کی کفایت سے آراستہ ہے، کونسا ہے؟ بس وہ شخص جسے اللہ کافی ہو، نگہبانی کرنیوالا ہو، البتہ وہ عظیم کامیابی پر فائز المرام ہوا کیونکہ محبوب کو نہ تو عذاب دیا جاتا ہے اور نہ اسے دھتکارا جاتا ہے اور نہ اسے دور کیا جاتا ہے۔

احادیث میں بھی توکل اور متوکلین کی فضیلت مروی ہے چنانچہ حضرتِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمام امتوں کو مکہ میں حج کے موقع پر جمع ہونے کی جگہ دیکھا اور میں نے اپنی امت کو دیکھا، اس نے ہر بلندی و پستی کو گھیر رکھا تھا، مجھے ان کی کثرتِ تعداد اور صورتوں نے بہت متعجب کیا تب مجھ سے کہا گیا، کیا اب تم راضی ہو؟ میں نے کہا ہاں! پھر کہا گیا ان کے ساتھ ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ جو جسموں کو نہیں داغتے، فالیں نہیں لیتے، چوری چھپے لوگوں کی باتیں نہیں سنتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ حضرتِ عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالےٰ مجھے ان میں سے کر دے، آپ نے فرمایا اے اللہ! عکاشہ کو ان میں سے کر دے! پھر ایک اور صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کی اے اللہ کے نبی! میرے لئے بھی دعا کیجئے کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے! آپ نے فرمایا عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر تم صحیح معنوں میں اللہ پر توکل کرتے تو اللہ تعالٰی تمہیں پرندوں کی طرح رزق دیتا جو صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں۔ فرمانِ نبوی ہے جو سب سے قطع تعلق کر کے اللہ تعالٰی سے تعلق جوڑ لیتا ہے، اللہ تعالٰی ہر مشکل میں اسے کافی ہوتا ہے اور اسے ایسے طریقے سے رزق دیتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کا ہو جاتا ہے اللہ تعالٰی اسے دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے، جو شخص اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ مالدار ہو، اسے چاہیے کہ موجود رزق سے زیادہ اعتماد اس رزق پر کرے جو اللہ کے ہاں موجود ہے۔ مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ خانہ جب فاقے سے ہوتے تو آپ فرماتے کہ نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور میرے رب نے مجھے یہی حکم دیا ہے:۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ — اور اپنے گھر والوں کو نماز کا

وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔ — حکم کرو اور اس پر صبر کرو۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جس شخص نے جنتر منتر کیا اور جسم کو داغا، اس نے توکل نہیں کیا۔ مروی ہے کہ جب حضرتِ جبریل علیہ السلام نے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق سے آگ میں پھینکے جانے کے وقت کہا کیا تمہاری کوئی حاجت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم سے میری کوئی حاجت وابستہ نہیں ہے۔ آپ اپنے اس عہد کو پورا کر رہے تھے جو انہوں نے آگ میں پھینکے جانے کے لئے گرفتاری کے وقت کیا تھا کہ "مجھے میرا رب کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے" اور اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَإِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى۔ — اور ابراہیم (علیہ السلام) جس نے اپنا قول پورا کیا۔

اللہ تعالٰی نے حضرتِ داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی، اے داؤد! میرا ایسا کوئی بندہ نہیں جو مخلوق کو چھوڑ کر میرا دامنِ رحمت تھام لیتا ہے، اور زمین و آسمان

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس پر سختیاں لاتے ہیں مگر میں اس کی سب دشواریاں دور کر دیتا ہوں اور اس کے لئے راستہ نکال دیتا ہوں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بچھو نے ڈنک مارا تو میری والدہ نے مجھے قسم دی کہ میں کسی جھاڑ پھونک کرنے والے کے پاس جا کر دم کراؤں چنانچہ منتر پڑھنے والے نے میرا وہ ہاتھ پکڑا جو نہیں ڈسا گیا تھا اور یہ آیت پڑھی:۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ۔ اور اس زندہ پر توکل کر جسے موت نہیں آئے گی۔

اور کہا کہ اس آیت کو سننے کے بعد کسی آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی پناہ تلاش کرے۔

ایک عالم سے خواب میں کہا گیا کہ جس نے اللہ پر اعتماد کیا اس نے اپنا رزق جمع کر لیا۔ بعض علماء کا قول ہے کہ مقرر کردہ رزق کا حصول تجھے فرض کردہ اعمال سے غافل نہ کر دے کیونکہ اس طرح تیری عاقبت خراب ہو جائے گی اور تجھے وہی رزق ملے گا جو تیرا مقدر ہو چکا ہے۔

یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بندے کا بغیر طلب کئے رزق پا لینا اس بات کی دلیل ہے کہ رزق کو بندے کی تلاش کا حکم دیا گیا ہے۔

ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک راہب سے پوچھا تم کہاں سے کھاتے ہو؟ اس نے کہا مجھے اس کی خبر نہیں ہے، رب جلیل سے پوچھ کہ وہ مجھے کہاں سے کھلاتا ہے۔

جناب ہرم بن حیان نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے کہاں جانے کا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے شام کی طرف اشارہ کیا، ہرم بولے وہاں گذر اوقات کیسے ہو گی؟ حضرت اویس نے فرمایا ہلاک ہو جائیں وہ دل جن میں خدا پہ اعتماد نہیں ہے اور وہ شک میں پڑ گئے ہیں، ایسے دلوں کو نصیحت کوئی فائدہ نہیں دیتی ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک بزرگ کا قول ہے کہ جب سے میں اللہ تعالیٰ کو اپنا کارساز بنانے پر راضی ہوا ہوں، مجھے ہر بھلائی کا راستہ مل گیا ہے، اے اللہ! ہمیں بھی حسنِ ادب عطا فرما دے۔

باب ۵۷

فضیلتِ مسجد

فرمانِ الٰہی ہے:۔

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ۔	اللہ کی مساجد کو صرف وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جس شخص نے اللہ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بنائی اگرچہ وہ مسجد کبسط تیتر کے بِل کے برابر ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں محل بنا دیتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے جب تم میں سے کوئی مسجد سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ مسجد کے ہمسایہ کی نماز مسجد کے سوا جائز نہیں ہے۔ ایک اور ارشادِ نبوی ہے کہ تم میں سے کوئی فرد جب تک جائے نماز پر رہتا ہے فرشتے اس کے لئے مغفرت و بخشش کی دعائیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ! اس پر سلامتی نازل فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما اور اے اللہ! اسے بخش دے یہ دعائیں اس وقت تک جاری رہتی ہیں جب تک کہ وہ کسی سے بات نہ کرے یا مسجد سے نکل نہ جائے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمانِ نبوی ہے کہ آخر زمانہ میں میری امت کے کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں آئیں گے اور گروہ بنا کر دنیاوی باتیں کرتے رہیں گے اور دنیا کی محبت کے قصے بیان کریں گے، ان کے ساتھ نہ بیٹھنا، اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بعض الہامی کتابوں میں موجود ہے کہ زمین پر مسجدیں میرا گھر ہیں اور ان کی تعمیر و آبادی میں حصہ لینے والے میرے زائر ہیں، پس خوشخبری ہے میرے اس بندے کے لئے جو اپنے گھر میں طہارت حاصل کر کے میرے گھر میں میری زیارت کو آتا ہے لہذا مجھ پر حق ہے کہ میں آنیوالے زائر کو عزت و وقار عطا کروں۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تک تم کسی ایسے آدمی کو دیکھو جو مسجد میں آنے کا عادی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔

جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول ہے جو شخص مسجد میں بیٹھتا ہے، گویا وہ اللہ کی مجلس میں بیٹھتا ہے لہذا اسے بھلائی کے سوا کوئی اور بات نہیں کرنا چاہیے۔

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہیں جیسے جانور چارہ کھا جاتے ہیں۔

امام نخعی رضی اللہ عنہ کا قول ہے، سلف صالحین نے فرمایا کہ رات کی تاریکی میں مسجد میں آنے والے کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جو شخص مسجد میں چراغ جلاتا ہے، جب تک اس چراغ کی روشنی سے مسجد منور رہتی ہے، حاملینِ عرش اور تمام فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کی نماز پڑھنے کی جگہ اور آسمان کی جگہ، جہاں سے اس کے عمل چڑھا کرتے ہیں، اس پر روتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "پس ان پر نہ زمین و آسمان روئے اور نہ ہی انہیں ڈھیل دی گئی" (یعنی جب ایسا شخص مرتا ہے جس کی نماز پڑھنے کی جگہ نہیں ہوتی تو اسیر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

زمین و آسمان نہیں روتے)

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نمازی پر چالیس صبحیں زمین روتی ہے،

حضرتِ عطاء الخراسانی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بندہ جب زمین کے کسی ٹکڑے پر سجدہ کرتا ہے تو وہ ٹکڑا قیامت کے دن اس کے عمل کی گواہی دے گا اور اس بندے کی موت کے دن وہ ٹکڑا روتا ہے۔

حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ زمین کا ہر وہ ٹکڑا جس پر نماز ادا کی جاتی ہے یا ذکرِ خدا کیا جاتا ہے وہ اردگرد کے تمام قطعات پر فخر کرتا ہے اور اوپر سے نیچے ساتویں زمین تک وہ مسرت و شادمانی محسوس کرتا ہے اور جب بندہ کسی زمین پر نماز پڑھتا ہے وہ زمین اس پر فخر کرتی ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو کہیں جا کر ٹھہرے مگر زمین کا وہ ٹکڑا جو ان کی قیام گاہ ہے، یا تو ان پر سلامتی بھیجتا ہے یا ان پر لعنت کرتا ہے۔

باب ۷۶

ریاضت و فضیلتِ اصحابِ کرامت

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ جب کسی بندہ کی بھلائی چاہتا ہے تو وہ بندہ اپنے عیوب پر نگاہ ڈالتا ہے، جس کی بصیرت کامل ہو جاتی ہے، اس سے کوئی گناہ پوشیدہ نہیں رہتا لہذا وہ جونہی اپنے عیوب پر مطلع ہوتا ہے، اس کے لئے انکا علاج ممکن ہو جاتا ہے لیکن اکثر جاہل اپنے عیوب سے ناواقف ہوتے ہیں وہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو دیکھ لیتے ہیں مگر انہیں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا، جو شخص اپنے عیوب پر مطلع ہونا چاہے اس کے لئے چار طریقے ہیں:

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پہلا طریقہ : ایسے شیخِ کامل کی صحبت اختیار کرے جو اپنے عیوب کا آشنا ہو اور پوشیدہ نفسانی خواہشات خباثتوں سے کما حقہ واقف ہو، وہ اسے اپنے نفس کا حاکم بنائے عبادات میں اس کے اشاروں پر چلے، یہی کچھ مرید کو شیخ کے حکم پر اور شاگرد کو استاد کے حکم پر کرنا چاہیئے تاکہ اس کا شیخ اور استاد اس کے باطنی عیوب اور ان کے علاج کی تشخیص کر سکیں، ہمارے زمانہ میں اس طریقے کی بہت عزت ہے۔

دوسرا طریقہ : ایسے دوست کا ہم مجلس بنے جو صادق، صاحبِ بصیرت اور دیندار ہو، آدمی اسے اپنے نفس کا نگہبان بنائے تاکہ وہ دوست اس کے احوال و افعال پر نظر رکھے اور ان میں سے جو عادت اور ظاہری و باطنی عیب نظر آئے وہ اسے اس پر تنبیہ کرے۔ عقلمند اور اکابر علمائِ دین کا یہی طریق تھا، حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ اس جوان پر رحم فرمائے جو مجھے میرے عیوب پر مطلع کرے اور آپ حضرتِ سلمان رضی اللہ عنہ سے اپنے عیوب پوچھا کرتے تھے، وہ جب بھی آتے آپ ان سے فرماتے کیا آپ نے میرے اندر کوئی ایسی چیز پائی ہے جسے آپ برا سمجھتے ہوں ؟ حضرتِ سلمان رضی اللہ عنہ نے معذرت چاہی مگر حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے جب بہت اصرار کیا تو انہوں نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ایک دستر خوان پہ دو سالن جمع کرتے ہو اور تمہارا رات کا علیحدہ علیحدہ لباس ہے، حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے اس کے سوا کوئی اور بات بھی سنی ہے ؟ انہوں نے کہا نہیں، تب آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کو ترک کیا،

اور حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے (آپ منافقوں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدان تھے) فرمائیے کہیں میرے اندر آپ کو منافقت کی علامتیں تو نظر نہیں آئیں ؟ آپ اپنے جلیل القدر اور عظیم الشان مرتبے کے باوجود اپنے نفس کی دیکھ بھال اور سرزنش سے غافل نہ ہوتے۔

جس کسی میں عقل وافر اور بلند شان ہوتی ہے وہ تکبر سے کنارہ کشی کر لیتا ہے اور اپنے نفس کی سرزنش سے غافل نہ ہوتا اور اسی وجہ سے بلند مراتب پر سرفراز ہوا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایسے شخص کو دوست نہ رکھو جو چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے تمہیں تمہارے عیوب نہ بتلائے اور ایک مقررہ حد سے بڑھنے کی کوشش نہ کرتے ہوئے تمہیں اپنے متعلق اندھیرے میں رکھے، نیز ایسے لوگوں کو دوست بناؤ جو حاسد اور مطلب پرست ہوں تاکہ وہ تمہاری نیکیاں بھی عیبوں کی صورت میں دکھائیں اور تم ان سے سبق حاصل کرو اور ایسے چشم پوشی کرنیوالے دوست سے بچو جو تمہاری برائیوں کو خوبیاں کہے۔

اسی لئے کہتے ہیں کہ جب حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ عنہ نے لوگوں سے عزلت نشینی اختیار فرمائی تو کسی نے پوچھا آپ لوگوں سے میل جول کیوں نہیں رکھتے؟ آپ نے فرمایا میں ایسی قوم سے کیسے تعلقات رکھوں جو مجھ سے عیب چھپاتے ہیں۔

دیندار لوگ ابتداءً حال ہی سے اس بات کے متمنی ہونے لگے کہ لوگ انہیں ان کے عیوب پر مطلع کریں اور وہ اپنی اصلاح کرلیں لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ جو ہمیں نصیحت کرتا ہے اور ہمیں ہمارے عیوب بتلاتا ہے ہم اسے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں اور یہی بات انسان کے ایمان کو کمزور کردیتی ہے کیونکہ بری عادتیں سانپ بچھو کی طرح ڈسنے والی ہیں، اگر ہم سے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ تمہارے کپڑوں میں بچھو ہے تو ہم اس کے احسان مند ہوتے ہیں، اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں، بچھو سے بچاؤ کی صورت اور اسے مارنے کی تدبیر کرنے لگتے ہیں حالانکہ اس کی تکلیف صرف بدن محسوس کرتا ہے اور ایک دو دن سے زیادہ اس کا دکھ بھی باقی نہیں رہتا مگر برے خصائل کی تکلیف دل کی گہرائیوں میں محسوس کی جاتی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ یہ دکھ موت کے بعد بھی باقی رہے گا، اگر ہمیشہ باقی نہ رہا تب بھی ہزاروں برس اس کی پاداش میں دکھ درد جھیلنے پڑیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم بجائے اس کے کہ ناصح کی نصیحت سن کر اپنے ان عیوب کے ازالہ کی فکر کریں، اپنے محسن کا شکریہ ادا کریں، الٹا اس کے مقابلہ میں اتر آتے ہیں اور اس کی باتوں کے جواب میں یوں کہتے ہیں کہ تم بھی ایسا ایسا کام کرچکے ہو، پھر اس کی دشمنی سچی باتوں پر عمل کرنے سے روک دیتی ہے اور یہ سب کچھ دل کی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سختی کا نتیجہ ہوتا ہے جو کثرتِ گناہ سے پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتا ہے، ان کا منبع و مرکز ایمان کی کمزوری ہے لہذا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے ربِّ ذوالجلال! ہمیں راہِ راست پر چلنے کی توفیق دے، ہمیں اپنے عیب دیکھنے، ان کا علاج کرنے کی ہمت دے اور ہمیں اپنی رحمت کے طفیل ہر شخص کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق دے، جو ہمیں ہمارے عیبوں پر مطلع کرے۔

تیسرا طریقہ : اپنے دشمنوں سے اپنے عیوب سنے کیونکہ دشمن کی آنکھ ہر عیب کو ظاہر کر دیتی ہے، عقلمند انسان کینہ پرور دشمن سے اپنے عیوب سن کر ایسے چشم پوشی کرنے والے دوست سے زیادہ نفع حاصل کر سکتا ہے جو اس کی تعریف و توصیف کرتا رہتا ہے اور اس کے عیب چھپاتا رہتا ہے مگر مصیبت یہ ہے کہ انسانی طبائع دشمن کی بات کو جھوٹ اور حسد پر مبنی خیال کرتی ہیں لیکن عقلمند دشمنوں کی باتوں سے بھی سبق سیکھتے ہیں اور اپنے عیوب کی تلافی کرتے ہیں کہ آخر کوئی عیب تو ضرور ہے جو اس کے دشمنوں کی نگاہ میں ہے۔

چوتھا طریقہ : لوگوں سے گھل مل جائے، ان کا جو فعل اسے اچھا لگے اسے اپنائے اور جو فعل اسے بُرا لگے اس میں غور و فکر کرے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اسے اپنے عیوب دوسرے کے آئینے میں نظر آ رہے ہیں کیونکہ مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے لہذا دوسروں کے عیوب کے آئینے میں اپنے عیب تلاش کرے اور وہ جانتا ہے کہ نفسانی خواہش میں طبائع ایک دوسرے کے قریب ہیں، جو چیز ایک زمانہ کے لوگوں میں ہوگی وہ دوسرے زمانے کے لوگوں میں بھی ہوگی لہذا اسے اپنے نفس میں تلاش کرنا چاہئے اور اپنے نفس کو بُری چیزوں سے پاک کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ادب سکھانے کے لئے یہ گر کافی ہے، اگر لوگ ان تمام چیزوں کو ترک کر دیں جن کو وہ دوسروں سے معیوب سمجھتے ہیں تو انہیں کسی دوسرے ادب سکھانے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کو ادب کس نے سکھایا؟ آپ نے فرمایا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجھے کسی نے ادب نہیں سکھایا بلکہ میں نے جاہل کی جہالت کو بُرا سمجھتے ہوئے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

مذکورہ بالا تمام طریقے ان لوگوں کے لئے ہیں جسے شیخِ کامل، عقلمند، صاحبِ بصیرت، عیوبِ نفس پر انتہائی مشفقانہ طریقہ سے نصیحت کرنے والا، دین کے معاملات کو سمجھانے والا، اپنے نفس کی تکمیلِ اصلاح کرنے والا اور بندگانِ خدا کی اصلاح کا بیڑا اٹھانے والا رہبر نہ ملے، جس نے ایسے شیخِ کامل کو پا لیا اس نے طبیبِ حاذق کو پا لیا لہذا اسے اس کی صحبت لازم کرنی چاہیئے کیونکہ یہی وہ شخصیت ہے جو اسے اس کی بیماری سے نجات دلائے گی اور اس مہلک مرض سے نجات دے گی جو اسے بتدریج ہلاکت کی طرف لے جا رہی ہے۔

سمجھ لو کہ ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اگر تم اسے عبرت کی نگاہ سے دیکھو تو تمہاری بصیرت کمال پر پہنچے گی اور علم و یقین کی وجہ سے تم پر دل کی تمام بیماریاں، تکلیفیں اور ان کے علاج ظاہر ہو جائیں گے، اگر تم اس درجۂ کمال کو نہ پا سکے تب بھی ضروری ہے کہ تمہارا ایمان اور تصدیقِ قلبی فوت نہ ہونے پائے اور ہر اس شخص کی تقلید کرو جو قابلِ تقلید ہو کیونکہ علم کی طرح ایمان کے بھی درجات ہیں اور علم ایمان کے بعد حاصل ہوتا ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى۔	اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو تم میں سے ایمان لائے بلند مرتبہ دیگا اور جنہیں علم دیا گیا ہے انہیں درجات دئے جائیں گے۔

لہذا جس شخص نے یہ جان لیا کہ نفس و شہواتِ نفسانی کی مخالفت ہی اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ ہے اور وہ ان کے اسباب و علل تک کماحقہ رسائی حاصل نہ کر سکا، وہ ایمانداروں میں سے ہے اور جب کوئی شخص شہوات کے ان معاونین پر مطلع ہو گیا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ "ان لوگوں میں سے ہے جنہیں اللہ تعالےٰ نے علم دیا ہے اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جن سے اللہ تعالٰے نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔"

اور جو شخص ان امور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قرآن و سنت اور علمائے کرام کے اقوال سے دین کی حقیقت کو سمجھتا ہے اور ایمان کی پختگی چاہتا ہے اس کا مرتبہ بلند و بالا ہے، فرمانِ الٰہی ہے :-

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔

اور جس نے نفس کو خواہش سے روک و یا پس بے شک جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔

اور مزید ارشاد فرمایا :-

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى۔

یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالٰی نے جن کے دلوں کو تقوٰی کے لئے خالص کر لیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰے نے ان کے دلوں سے خواہشات کی محبت سلب کر لی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ مومن پانچ مصائب میں گھرا ہوتا ہے۔ مومن اس سے حسد کرتا ہے، منافق اس سے عداوت رکھتا ہے، کافر اسے قتل کرنے کی کوششوں میں ہوتا ہے، شیطان اسے گمراہ کرتا ہے اور نفس اس سے جھگڑا کرتا ہے لہذا ثابت ہوا کہ نفس جھگڑالو دشمن ہے جس سے مقابلہ کرنا انتہائی ضروری ہے۔

مروی ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اے داؤد! خود بچو اور دوستوں کو بھی خواہشات کی پیروی کرنے سے ڈراؤ کیونکہ دل دنیاوی خواہشات میں مگن ہوتے ہیں، ان کی عقل مجھ سے دور ہو جاتی ہے۔

حضرتِ عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا اس شخص کے لئے بشارت ہے جس نے ان وعدہ کردہ انعامات کی خاطر جو ابھی نظروں سے غائب ہیں، ظاہری چیزوں کی خواہشات ترک کر دی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی ایسی جماعت سے جو جہاد سے آرہے تھے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

خوش آمدید! تم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف واپس آئے ہو، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جہادِ اکبر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نفس سے جہاد۔

فرمانِ نبوی ہے کہ مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں نفس سے مقابلہ کرتا ہے، فرمانِ نبوی ہے کہ اپنے نفس کے مصائب کو روک، اس کی خواہشات کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کر، جب قیامت کے دن تیرا نفس تجھ سے جھگڑا کریگا تو تیرے وجود کا ایک حصہ دوسرے پر لعنت کرے گا، اللہ تعالیٰ اگر تجھے بخش دے اور تیرے عیبوں کو ڈھانپ لے تو یہ اور بات ہے۔

جناب سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے نفس سے بڑھ کر کسی چیز کا مشکل علاج نہیں کیا جس میں کبھی مجھے فائدہ اور کبھی نقصان ہوا۔

جناب ابو عباس الموصلی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اے نفس! نہ تو تو دنیاداروں کے ساتھ رہ کر عیش و عشرت کے مزے لیتا ہے اور نہ ہی تو آخرت کی طلب میں نیکیوں کے ساتھ رہ کر عبادت و ریاضت کرتا ہے، گویا تو مجھے جنت اور دوزخ کے درمیان روک رہا ہے، تجھے شرم نہیں آتی۔

جناب حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نفس سرکش جانور سے بھی زیادہ لگام کا محتاج ہے، جناب یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نفس کا ریاضت کی تلوار سے مقابلہ کرو، ریاضت کی چار قسمیں ہیں، معمولی کھانا، معمولی سونا، حاجت کے وقت بولنا اور تمام لوگوں سے دکھ اٹھانا، کم کھانے سے شہوات مرجاتی ہیں، کم سونے سے ارادے پاکیزہ ہوتے ہیں، کم بولنے سے سلامتی عطا ہوتی ہے اور لوگوں سے دکھ اٹھانے کی وجہ سے انسان اعلیٰ مراتب تک پہنچ جاتا ہے۔ کسی انسان کے لئے ظلم کے وقت حوصلے سے بڑھ کر عمدہ چیز اور کوئی نہیں ہے، تکالیف میں صبر کرنا بھی اسی طرح ہے، جب بھی نفس گناہوں اور خواہشات کی طرف میلان کرے، فضول گفتگو کرنے کو خوشگوار تصور کرنے لگے اس پر کم کھانے، کم سونے اور بیداری کی تلواریں کھینچ کر اسے کم بولنے کی سزا دے، پوشیدگی میں اس پر وار کر! یہاں تک کہ تو ظلم اور انتقام سے محفوظ ہوجائے تمام لوگوں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کو اس کے آفات سے امن حاصل ہو، اس کی شہوات کی تاریکیوں کو زائل کر، تاکہ اس کی گمراہی کی مصیبت سے نجات پائے، تب تو پاکیزہ اور روحانی و نورانی اسرار کا مالک بن جائیگا پھر تو اس تیز رفتار گھوڑے کی طرح جو میدان میں اپنی تیز رفتاری کے جوہر دکھاتا ہے، نیکیوں اور عبادت کی راہوں میں اپنی سبک روی اور تیز گامی کے جوہر دکھانا اور باغ کے مالک کی طرح باغ کی روشوں پر چہل قدمی کرنا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ انسان کے تین دشمن ہیں، دنیا، شیطان اور نفس، دنیا کو چھوڑ کر اس سے محفوظ رہ، شیطان کی مخالفت کر اور خواہشات چھوڑ کر نفس کے شر سے محفوظ ہو جا۔

کسی حکیم کا قول ہے کہ جس شخص پر اس کا نفس غالب آجاتا ہے وہ شہوات کی محبت کا اسیر ہو جاتا ہے اور خواہشات کی جیل کا قیدی بن جاتا ہے، نفس کے ہاتھ میں اس کی باگیں ہوتی ہیں، وہ اس پر ظلم و تشدد کرتا ہے اور جہاں چاہتا ہے اُسے گھسیٹ کر لے جاتا ہے لہذا اس کا دل تمام دینی فوائد سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

حضرت جعفر بن حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے علماء و حکماء کو اس امر پر متفق پایا ہے کہ دنیاوی نعمتیں چھوڑے بغیر اخروی نعمتیں حاصل نہیں ہو سکتیں۔

حضرت ابو یحییٰ الوراق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس شخص نے اپنے اعضاء کی خواہشات کو پورا کیا اس نے گویا دل میں پشیمانیوں کے بیج بو دیئے۔ حضرت وہیب بن الورد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو کچھ قوت لایموت سے زائد ہے وہ شہوت ہے۔

مزید فرمایا کہ جس نے دنیاوی خواہشات کو محبوب رکھا وہ رسوائی کے لئے تیار ہوا۔

حکایت عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جب سلطنت مصر پر فائز پایا اور خود یوسف علیہ السلام کی گذرگاہ پر ایک بلند ٹیلے کے اوپر بیٹھی ہوئی تھی، حضرت یوسف علیہ السلام تقریباً بارہ ہزار امراء مملکت کے ساتھ وہاں سے گزر رہے تھے تو اس نے کہا پاک ہے وہ ذات جو گناہوں کے سبب بادشاہوں کو غلام بنا دیتی ہے۔ بیشک حرص اور خواہشات نفسانی نے بادشاہوں کو غلام بنا دیا ہے اور یہی مفسدین کی جزا ہے اور صبر و تقویٰ نے غلاموں کو بادشاہ کر دیا ہے،

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب عزیز مصر کی بیوی کی چالیس باتیں بتلائیں تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے: "بے شک جو تقویٰ اور صبر اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نیکیاں کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے۔"

حضرت جنید رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ میں رات کو بیدار ہو کر عبادت میں مشغول ہوا مگر مجھے عبادت میں مزہ نہ آیا، تب میرا ارادہ ہوا کہ جا کر سو جاؤں لیکن نیند مجھ سے کوسوں دور، میں اٹھ کر بیٹھ گیا پھر بھی مجھے چین نہ آیا چنانچہ میں باہر نکل گیا، راستہ میں میں نے ایک آدمی کو کمبل میں لپٹا پڑا دیکھا۔ جب اس نے میری آہٹ محسوس کی تو کہا اے ابوالقاسم! ذرا میری طرف تشریف لائیے، میں نے کہا آقا! بغیر کسی کے بلائے کیسے آجاؤں؟ وہ کہنے لگا ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ آپ کے دل میں میرے لئے تحریک پیدا کرے میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی کیا ہے، بتلائیے آپ کی حاجت کیا ہے؟ وہ شخص کہنے لگا، نفس کی بیماری اس کے لئے علاج کب بنتی ہے؟ میں نے کہا جب آپ اپنے نفس کی خواہشات کی مخالفت کریں، تب وہ اپنے آپ سے کہنے لگا سن لیا، میں نے سات مرتبہ تجھے یہی بات بتلائی تھی مگر تو نے جنید کے سوا کسی کی بات سننے سے انکار کر دیا تھا، اب سن لیا کہ جنید کیا کہتا ہے، پھر وہ چل دیا اور جانے کہاں غائب ہو گیا؟

جناب یزید الرقاشی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم مجھے دنیا میں ٹھنڈے پانی سے بچاؤ، کہیں میں آخرت میں اس سے محروم نہ ہو جاؤں۔

کسی نے حضرتِ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے پوچھا میں کب بولوں؟ انہوں نے کہا، جب تجھے چپ رہنے کی خواہش ہو، اس نے کہا اور چپ کب رہوں؟ آپ نے فرمایا جب تجھے گفتگو کرنے کی خواہش ہو۔

حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جو جنت کا مشتاق ہو وہ دنیاوی خواہشات سے کنارہ کش ہو جائے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایمان کے کچھ اوپر ستر درجے ہیں اور کمترین درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے۔

یہی حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ کامل ایمان عمل سے مشروط و مربوط ہے اور ایمان کا نفاق سے برأت اور شرک خفی سے علیحدگی پر مربوط ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ثابت ہے، ارشاد ہوتا ہے چار چیزیں جس میں ہوں وہ نمازی و روزہ دار ہونے کے باوجود خالص منافق ہے اگرچہ وہ خود کو مومن ہی سمجھتا رہے، جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرے، اس کے ہاں امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب جھگڑا کرے تو بیہودہ پن پر اتر آئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ ڈالے۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے، دل چار ہیں، دنیاوی خواہشات سے منزہ دل جس میں معرفت کا چراغ روشن ہے اور یہی مومن کا دل ہے، ایسا دل جس میں ایمان اور نفاق دونوں ہوں ایسے دل میں ایمان سبزے کی طرح ہے جو میٹھے پانی سے نشو ونما پاتا ہے اور نفاق ایسے زخم کی طرح ہے جو پیپ اور گندے خون سے پھیلتا جاتا ہے، ان میں سے جو چیز غالب آجاتی ہے دل پر اسی کا حکم چلتا ہے۔ دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ جو ان میں سے غالب ہو جاتا ہے وہ دوسرے کو لے جاتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ میری امت کے اکثر منافق قاری ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ میری امت میں شرک، صفا پہاڑ پر چلنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آدمی ایک بات ایسی کرتا ہے جس کے سبب مرتے وقت تک وہ منافق ہو جاتا ہے اور میں تم سے ویسی دس باتیں روزانہ سنتا ہوں۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ وہ شخص نفاق سے بہت قریب ہے جو خود کو نفاق سے بری سمجھتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے زیادہ منافق ہیں تب منافق اپنا نفاق پوشیدہ رکھتے تھے اور اب ظاہر کرتے ہیں، یہی نفاق کمال ایمانی اور صدق ایمان کی ضد ہے کیونکہ یہ پوشیدہ ہے، جو اس سے خوفزدہ ہوتا ہے وہ اس سے دور ہوتا ہے اور اس سے قریب وہی ہوتا ہے جو خود کو اس سے بری سمجھتا ہے چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ کہتے ہیں آج نفاق باقی نہیں رہا ہے، آپ نے فرمایا اے بھائی اگر منافق ہلاک ہو جائیں تو تم راستوں پر وحشت زدہ ہو جاؤ اور آپ نے یا کسی اور نے کہا کہ اگر منافقوں کے سم پیدا ہو جائیں تو ہم زمین پر قدموں سے نہ چل پائیں (ان کی کثرت کے باعث راہ چلنا دشوار ہو جائے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حجاج کو برا بھلا کہتے سن کر فرمایا کہ اگر حجاج موجود ہوتا تو تم یہ باتیں کرتے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے یہ سنکر فرمایا کہ ہم اس چیز کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نفاق میں شمار کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں دو زبانوں والا ہوتا ہے آخرت میں اللہ تعالےٰ اسے دو زبانوں والا بنائے گا، مزید فرمایا بدترین آدمی دو چہروں والا ہے جو اس کے پاس ایک چہرے سے اور دوسرے کے پاس دوسرے چہرے سے جاتا ہے (یعنی منافقت کرتا ہے)

جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کو نفاق کا خوف نہیں ہے، آپ نے فرمایا بخدا مجھے زمین کی ہر بلندی کے برابر سونے کے مالک ہونے سے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے میں نفاق سے بری ہوں۔

جناب حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے، نفاق کی وجہ سے زبان اور دل مختلف ہوتے ہیں، پوشیدہ اور ظاہر کا اختلاف ہوتا ہے اور آنے جانے میں فرق ہوتا ہے، داخل ہونے کا راستہ اور، اور نکلنے کا اور ہوتا ہے۔ کسی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نفاق سے ڈرتا ہوں، آپ نے فرمایا اگر تم منافق ہوتے تو تمہیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نفاق کا خوف نہ ہونا کیونکہ منافق نفاق سے بے پروا ہوتا ہے۔

جناب ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک سو تیس اور ایک روایت میں ایک سو پچاس صحابہ کرام کو پایا ہے جو سب کے سب نفاق سے ڈرتے تھے۔

مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے، صحابہ کرام نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا اور اس کی بہت زیادہ تعریف کی، سب حضرات اسی طرح تشریف فرما تھے، اس کے چہرے سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا، جوتا اس کے ہاتھ میں تھا اور اس کی آنکھوں کے درمیان سجدوں کا نشان تھا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ! یہ وہی شخص ہے جس کی ہم نے آپ کے سامنے تعریف کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کے چہرے پر شیطان کا اثر نظر آتا ہے۔ وہ آدمی آکر صحابہ کے ساتھ بیٹھ گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتا کہ جب تو نے ان لوگوں کو دیکھا تو تیرے دل میں یہ خیال آیا تھا کہ تو ان سے اچھا ہے؟ وہ بولا اے اللہ کے رسول! ہاں، تب آپ نے اپنی دعا میں فرمایا اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بات سے جسے جانتا ہوں یا نہیں جانتا بخشش طلب کرتا ہوں۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! آپ بھی خوفزدہ ہیں؟ آپ نے فرمایا میں کیسے بے خوف ہو جاؤں حالانکہ مخلوق کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے انہیں پھیرتا رہتا ہے، فرمانِ خدائے بزرگ و برتر ہے:۔

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝	اور ظاہر ہو جائے گا ان کے واسطے اللہ کی طرف سے جس کو وہ گمان نہیں کرتے تھے۔

اس کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے ایسے اعمال کئے جنہیں وہ اپنے گمان کے بموجب نیکیاں سمجھتے تھے مگر وہ گناہوں کے پلڑے میں جا پڑے۔

حضرتِ سری سقطی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اگر کوئی انسان ایسے باغ میں جائے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جس میں ہر قسم کے درخت ہوں اور ان درختوں پر ہر قسم کے پرندے ہوں جو اسے دیکھ کر یک زبان ہو کر کہیں، اے اللہ کے ولی تجھ پر سلام ہو اور اس کا دل یہ بات سن کر مطمئن ہو جائے تو گویا وہ ان پرندوں کا امیر ہے۔

یہ تمام اقوال و احادیث تجھے ان خطرات سے روشناس کرائیں گے جو پوشیدہ نفاق اور شرک خفی پر منتہی ہوتے ہیں اور کوئی بھی عقلمند اس سے غافل نہیں رہتا یہاں تک کہ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اپنے متعلق پوچھا کرتے (یہ روایت پہلے بھی گذر چکی ہے)

جناب سلیمان الدارانی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے ایک امیر سے ایسی بات سنی جو مجھے ناگوار گذری اور میں نے اسے ٹوکنے کا ارادہ کیا مگر مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھے قتل کرنے کا حکم نہ دیدے، میں موت سے نہیں بلکہ اس بات سے ڈرا کہ قتل کے وقت لوگوں کے سامنے میرے دل میں یہ بات آجائے کہ میں نے کیسا عمدہ کام کیا ہے لہٰذا میں اسے ٹوکنے سے رک گیا۔

یہ نفاق کی وہ قسم ہے جو ایمان کی اصل کو نہیں بلکہ اس کی صفائی، کمال، حقیقت اور صدق کے خلاف ہے۔ نفاق کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم وہ ہے جو دین سے نکال کر کافروں میں شامل کر دیتی ہے اور ان لوگوں کے ساتھ منسلک کر دیتی ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے، دوسری قسم وہ ہے جو اپنے رکھنے والوں کو کچھ مدت جہنم میں پہنچائے گی یا اس کے بلند مراتب کو کم کر دے گی اور اسے صدیقوں کے بلند ترین مقام سے نیچے گرا دے گی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۸۷

مذمّتِ غیبت و چغلخوری

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے غیبت کی مذمت فرمائی ہے اور غیبت کرنیوالے کو مردار کا گوشت کھانے والے کی مثل قرار دیا ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ۔

اور تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں سے کوئی ایک یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اسے برا سمجھو گے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ ہر مسلمان پر مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے، غیبت عزت کو کھا جاتی ہے اور اللہ تعالےٰ نے اسے مال اور خون کے ساتھ یکجا ذکر کیا ہے۔

حضرتِ ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، دھوکہ نہ دو، پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، اللہ تعالےٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

حضرتِ جابر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت سے بچو کیونکہ غیبت زنا سے بھی بُری ہے اس لئے کہ آدمی زنا کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے مگر غیبت کرنیوالے کی توبہ اسوقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میرا ایسی قوم پر سے گذر ہوا جن کے چہرے ان کے ناخنوں کے ساتھ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باندھے جاتے تھے، میں نے کہا جبریل! یہ کون ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں اور ان کی عزت کو پامال کرتے ہیں۔

حضرتِ سلیمان بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے ایسا بھلا کام بتلائیے جس سے میں نفع اندوز ہو سکوں، آپ نے فرمایا کہ بھلائی کے کسی کام کو حقیر نہ سمجھ اور اگرچہ تجھے اپنے ڈول کا پانی پیاسے کے ڈول میں ہی ڈالنا پڑے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا جسے پردہ نشین عورتوں نے اپنے گھروں میں سنا، آپ نے فرمایا اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہو مگر دلوں میں ایمان نہیں رکھتے ہو! مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی رسوائی کی جستجو میں نہ رہو کیونکہ جو کسی بھائی کی رسوائی کے درپے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی رسوائی کے درپے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کی رسوائی کے درپے ہوتا ہے اسے اس کے گھر میں بے عزت اور رسوا کر دیتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ جو غیبت سے تائب ہو کر مرا وہ آخری شخص ہو گا جو جنت میں جائے گا اور جو غیبت کرتے کرتے مر گیا وہ پہلا شخص ہو گا جو جہنم میں جائے گا۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک دن کے روزے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میری اجازت کے بغیر کوئی بھی روزہ افطار نہ کرے، یہاں تک کہ جب شام ہو گئی تو لوگ آنا شروع ہوئے اور ہر شخص حاضر ہو کر عرض کرتا یا رسول اللہ! میں نے دن میں روزہ رکھا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے افطار کروں، آپ اسے اجازت مرحمت فرما دیتے۔ اسی طرح لوگ آتے گئے اور اجازت لیتے گئے تا آنکہ ایک آدمی نے آکر عرض کی یا رسول اللہ! میرے گھر کی دو جوان عورتوں نے روزہ رکھا ہے اور وہ آپ کی خدمت میں آتے ہوئے شرماتی ہیں، اجازت دیجئے تاکہ وہ روزہ افطار کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا، اس نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پھر عرض کیا، آپ نے پھر منہ پھیر لیا، اس نے پھر عرض کی تو آپ نے فرمایا انہوں نے روزہ نہیں رکھا وہ شخص کیسے روزہ دار ہو سکتا ہے جس کا دن لوگوں کا گوشت کھاتے گزر جائے تم جاؤ اور انہیں جا کر کہو کہ اگر تم روزہ دار ہو تو کسی طرح قے کرو چنانچہ وہ ان کے پاس گیا اور انہیں ساری بات بتا کر قے کرنے کو کہا چنانچہ انہوں نے قے کی اور ہر ایک نے خون کے لوتھڑے کی قے کی، وہ شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری روئیداد سنائی، آپ نے اس کی بات سن کر فرمایا بخدا اگر یہ چیز ان کے پیٹ میں موجود رہتی تو انہیں آگ جلاتی۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا تو وہ کچھ دیر بعد دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! وہ دونوں مر چکی ہیں یا مرنے کے قریب ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ، جب وہ آگئیں تو آپ نے پیالہ منگوا کر ان میں سے ہر ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرو چنانچہ ایک نے پیپ، خون اور بدبو دار مواد سے پیالہ بھر دیا، پھر آپ نے دوسری سے بھی قے کرنے کو کہا تو اس نے بھی ویسی ہی قے کی۔ آپ نے فرمایا ان دونوں نے اللہ کے حلال کردہ رزق سے روزہ رکھا اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے افطار کیا، ان میں سے ایک دوسری کے پاس جا بیٹھی اور یہ دونوں مل کر لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں (یعنی غیبت کرتی رہیں)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا اور اس میں سود کی برائیوں اور قباحتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک سودی درہم انسان کے لئے تینتیس ۳۳ مرتبہ زنا کرنے سے بدتر ہے اور سب سے بڑا سود کسی مسلمان کی عزت پر ڈاکہ ڈالنا ہے۔

چغلخوری یہ ایک انتہائی بری صفت ہے، فرمانِ الٰہی ہے "غیبت کرنے والا لوگوں کے ساتھ چغلی کرنیوالا ہے"، پھر فرمایا "متکبر اور اس کے بعد بدنصیب"، جناب عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "زنیم" ایسے ولد الزنا کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہتے ہیں جو باتیں پوشیدہ نہیں رکھتا اور انہوں نے اس جانب اشارہ کیا ہے کہ جو شخص بات مخفی نہیں رکھتا اور چغلخوری کرتا ہے اس کا یہ فعل اس امر پہ دلالت کرتا ہے کہ وہ ولدالزنا ہے کیونکہ فرمانِ الٰہی میں اسی جانب اشارہ ملتا ہے "گردن اکڑا کر چلنے والا اور اس کے بعد ولدالزنا" یہاں زنیم سے مراد جھوٹے نسب کا مدعی ہے۔

اور فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ ۔ ویل (ہلاکت) ہے ہر غیبت کرنیوالے ہُمَزَہ کے لئے۔

ایک تشریح کے مطابق ہُمَزَہ کا معنیٰ چغلخور بتایا گیا ہے۔ اور ارشادِ الٰہی ہے "جو لکڑیوں کو اٹھانے والی ہے۔" کہتے ہیں کہ یہاں لکڑیوں سے مراد چغلیاں ہیں کیونکہ وہ باتیں اٹھائے چغلیاں کرتی رہتی تھی۔

ایک اور مقام پہ ارشادِ الٰہی ہے "پس ان دو عورتوں نے ان کی خیانت کی اور انہوں نے اللہ کی طرف ان دونوں کی کفایت نہ کی۔"

کہتے ہیں کہ اس آیت میں دو عورتوں کا تذکرہ ہے ایک حضرتِ لوط علیہ السلام کی بیوی جو قوم کو حضرتِ لوط علیہ السلام کے مہمانوں سے خبردار کیا کرتی تھی اور نوح علیہ السلام کی بیوی جو آپ کو مخبوط الحواس کہا کرتی تھی۔

فرمانِ نبوی ہے کہ چغلخور جنت میں نہیں جائے گا، دوسری حدیث میں ہے کہ قتات جنت میں نہیں جائیگا، قتات چغلخور کو کہتے ہیں۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو دنیا میں رہتے ہیں، وہ لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور لوگ انہیں محبوب سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بدترین وہ لوگ ہیں جو چغلخوریاں کرتے ہیں، بھائیوں کو باہم لڑاتے ہیں اور نیکوں کی لغزشوں کے خواہاں ہوتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بدترین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

صحابہ نے عرض کی بتلائیے یارسول اللہ! آپ نے فرمایا وہ چغلخوری کرنے والے، دوستوں میں فساد برپا کرنے والے اور صالح لوگوں پر جھوٹی تہمتیں لگانے والے ہیں (یعنی بدترین لوگ یہ ہیں)

حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ناحق کسی مسلمان کے متعلق جھوٹی بات پھیلاتا ہے کہ اسے ذلیل و رسوا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جہنم میں ذلیل و رسوا کریگا۔

حضرتِ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے لئے کسی ایسی بات کو پھیلاتا ہے جو بالکل غلط ہو اور وہ اس سے اس مسلمان کو دنیا میں رسوا کرنا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن جہنم میں رسوا کرے گا۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان پر جھوٹی گواہی دیتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قبر میں ایک تہائی عذاب صرف چغلخوروں کی بدولت ہوتا ہے۔

حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اسے حکم دیا کہ مجھ سے بات کر، وہ بولی کہ جو میرے اندر آگیا وہ سعادت مند ہوا، تب ربِ جبار جل جلالہ، نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں تیرے اندر آٹھ قسم کے لوگ داخل نہیں کرونگا، عادی شرابی، زانی، چغلخور، بے غیرت، رذیل، ہیجڑا، قطع رحمی کرنے والا اور وہ شخص جو یہ کہتا ہے، میرا خدا سے عہد ہے کہ فلاں فلاں برا عمل نہیں کروں گا مگر یہ وعدہ پورا نہیں کرتا۔

حکایت

حضرتِ کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل قحط میں مبتلا ہو گئے، موسیٰ علیہ السلام نے متعدد بار بارش کی دعا کی مگر بارش نہ ہوئی، تب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں تیری اور تیرے ساتھیوں کی دعا کیسے قبول کروں حالانکہ تم میں عادی چغلخور موجود ہے؟ حضرتِ موسیٰ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

علیہ السلام نے عرض کی بار الٰہی! مجھے وہ چغلخور بتا تاکہ میں اسے (اپنی جماعت سے) باہر نکال دوں! رب تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! میں تمہیں چغلخوری سے منع کر رہا ہوں اور پھر خود چغلخوری کروں؟ لہٰذا ان سب نے توبہ کی اور بارش برسنے لگی،

اور کہا گیا ہے کہ کسی آدمی نے سات سو فرسخ کا طویل سفر کر کے ایک دانا کی مجلس میں حاضری دی اور اسے کہا کہ میں اتنی طویل مسافت طے کر کے آپ سے سات باتیں پوچھنے آیا ہوں، اللہ تعالےٰ نے آپ کو علم دیا ہے، مجھے یہ بتلائیے کہ آسمان اور آسمان سے بھاری چیز کیا ہے؟ زمین اور زمین سے فراخ چیز کیا ہے؟ چٹان اور چٹان سے سخت چیز، آگ اور آگ سے زیادہ گرم چیز، زمہریر اور اس سے بھی ٹھنڈی چیز، سمندر اور اس سے بھی زیادہ بے نیاز، یتیم اور اس سے بھی زیادہ خوار چیز کیا ہے؟ اس دانا نے جواب دیا کہ پاکدامن پر بہتان آسمان سے بھی بھاری ہے، حق زمین سے زیادہ فراخ ہے، قناعت پسند دل سمندر سے زیادہ بے نیاز ہے، حرص اور حسد آگ سے زیادہ گرم ہیں، کسی عزیز سے کام، جبکہ وہ پورا نہ کرے زمہریر سے زیادہ سرد ہے، کافر کا دل چٹان سے زیادہ سخت اور چغلخور، جب اس کا کردار ظاہر ہو جائے یتیم سے بھی زیادہ ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

مَنْ نَمَّ فِي النَّاسِ لَمْ تُؤْمَنْ عَقَارِبُهُ عَلَى الصَّدِيْقِ وَلَمْ تُؤْمَنْ اَفَاعِيْهِ
كَالسَّيْلِ بِاللَّيْلِ لَا يَدْرِيْ بِهِ اَحَدٌ مِنْ اَيْنَ جَاءَ وَلٰكِنْ اَيْنَ يَاْتِيْهِ
اَلْوَيْلُ لِلْعَهْدِ كَيْفَ يَنْقُضُهُ وَالْوَيْلُ لِلْوُدِّ مِنْهُ كَيْفَ يَنْفِيْهِ

۱۔ جو چغلخور لوگوں میں چغلخوریاں کرتا ہے تو اس کے دوست کو بھی اس کے سانپوں اور بچھوؤں سے بے خوف نہ سمجھ (یعنی وہ دوستوں کی بھی چغلیاں کریگا)

۲۔ رات کو آنے والے سیلاب کی طرح جس کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ کہاں سے آیا ہے اور کس کس تک پہنچا ہے۔

۳۔ اس کے عہد کے لئے ہلاکت ہے وہ اسے کیسے پورا کرے گا اور اس کی دوستی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے لئے ہلاکت ہے، وہ کیسے اس کی نفی کریگا۔

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

یَسْعٰی اِلَیْکَ کَمَا یَسْعٰی اِلَیْکَ ھَلَا　　تَاْمَنْ غَوَائِلَ ذِیْ وَجْھَیْنِ کَیَّادٖ

وہ چغلخور جس طرح تیری حمایت کرتا ہے اسی طرح تیری برائیاں بھی بیان کرے گا دوچہرول والے کے مکر و فریب سے غافل نہ ہو۔

باب ۷۹

عداوتِ شیطان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دل میں اترنے کی دو جگہیں ہیں، ایک جگہ فرشتے کے اترنے کی وہ ہے جو نیکی پر تنبیہ کرتی ہے اور حق کی تصدیق کی جانب رغبت دلاتی ہے، لہذا جو آدمی اپنے اندر یہ بات محسوس کرے وہ اسے اللہ تعالٰی کی رحمت سمجھے اور خداوند جل وعلا کی تعریف و توصیف کرے، دوسری جگہ دشمن کی ہے جو فتنہ و فساد کی جانب میلان پیدا کرتا، حق کی تکذیب اور نیکیوں سے منع کرتا ہے، جو شخص اپنے دل میں یہ بات محسوس کرے وہ اللہ تعالٰی سے شیطانِ رجیم کی شرارتوں سے پناہ مانگے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی :-

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ الآیۃ	شیطان تمہیں فقر کا وعدہ دیتا ہے اور برے کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔

جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دو فکریں ہیں جو انسان کے دل گردش کرتی رہتی ہیں، ایک حق کی فکر اور دوسری دشمنی کی فکر ہوتی ہے، اللہ تعالٰی اس بندہ پر رحم کرے جو اپنے عزائم کا قصد کرتا ہے، جو کام اسے اللہ تعالٰی کی طرف سے نظر آتا ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسے پورا کرتا ہے اور جو اسے دشمن کی طرف سے نظر آتا ہے اسے چھوڑ دیتا ہے۔
جناب جابر بن عبیدہ العدوی کہتے ہیں، میں نے جناب علاء بن زیاد سے اپنے دل میں پیدا ہونے والے وسوسوں کی شکایت کی تو انہوں نے اسے فرمایا، دل کی مثال اس گھر جیسی ہے جس میں چوروں کا گذر ہوتا ہے، اگر اس میں کچھ موجود ہوتا ہے تو وہ اسے نکال لے جانے کے بارے میں سوچتے ہیں ورنہ اسے چھوڑ دیتے ہیں یعنی جو دل خواہشات سے خالی ہوتا ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا، اسی لئے فرمانِ الٰہی ہے :-

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطٰنٌ۔ — بے شک میرے بندوں پر تیرے لئے کوئی غلبہ نہیں۔

لہٰذا ہر وہ انسان جو خواہشات کی پیروی کرتا ہے وہ اللہ کا نہیں بلکہ شہوت کا بندہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ اس پر شیطان کو مسلط کر دیتا ہے، ارشادِ الٰہی ہے :-

اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ھَوٰىہُ۔ — کیا تو نے اس کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا۔

اس آیت میں اس امر کی جانب اشارہ ہے کہ جس کا معبود اور خدا اس کی خواہش ہو وہ اللہ کا بندہ نہیں ہوتا۔

اسی لئے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز و قرارت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے، تم جب بھی اس کے وسواس محسوس کرو، اللہ تعالیٰ سے اس سے پناہ مانگو اور تین مرتبہ بائیں جانب تھوک دو، راوی کہتے ہیں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے دور کر دیا۔

حدیث شریف میں ہے وضو (میں نقص پیدا کرنے) کے لئے ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس سے بچنے کا سوال کرو۔

دل سے شیطانی وساوس اس صورت میں دور ہو سکتے ہیں کہ انسان ان وسوسوں کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

خلاف باتیں سوچے یعنی ذکرِ الٰہی کرے کیونکہ دل میں کسی چیز کا خیال آتا ہے تو پہلے والی چیز کا خیال مٹ جاتا ہے لیکن ہر اس چیز کا خیال جو ذاتِ ربانی اور اس کے فرامین کے علاوہ ہو، شیطان کی جولانگاہ بن سکتی ہے مگر ذکرِ خدا ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے مومن کا دل مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ جان لیتا ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ شیطان کی طاقت نہیں جو اس میں زور آزمائی کرے، چونکہ ہر چیز کا علاج اس کی ضد سے کیا جاتا ہے، لہذا جان لیجئے کہ تمام شیطانی وساوس کی ضد ذکرِ الٰہی ہے، شیطان سے پناہ چاہنا ہے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے رہائی پانا ہے اور تمہارے اس قول کا کہ میں اللہ سے شیطانِ رجیم سے پناہ مانگتا ہوں اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کا یہی منشا ہے، اس مقام پر وہی لوگ سرفراز ہوتے ہیں جو متقی ہوں اور ذکرِ خدا جن کی رگ رگ میں رچ بس گیا ہو اور شیطان ایسے لوگوں پر بے خبری کے عالم میں اچانک حملے کیا کرتا ہے، فرمانِ الٰہی ہے :-

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ.

تحقیق وہ لوگ جو پرہیزگار ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے وسوسہ لگتا ہے تو وہ ذکر کرتے ہیں پھر اچانک وہ دیکھنے لگتے ہیں۔

مجاہد رضی اللہ عنہ اس فرمانِ الٰہی :

مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ.　　خناس کے وسوسوں کے شر سے،

کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ وہ دل پر پھیلا ہوا ہوتا ہے، جب انسان ذکرِ خدا کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور سکڑ جاتا ہے اور جب انسان ذکر سے غافل ہوتا ہے تو وہ حسبِ سابق دل پر تسلط جمالیتا ہے۔

ذکرِ الٰہی اور شیطان کے وساوس کا مقابلہ ایسے ہے جیسے نور اور ظلمت، رات اور دن، اور جس طرح یہ ایک دوسرے کی ضد ہیں، چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے :-

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ　　ان پر شیطان غالب آیا اور انہیں

www.muftiakhtarrazakhan.com

فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۔ یادِ الٰہی سے غافل کر دیا ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے دل پر اپنی ناک لگائے ہوئے، جب انسان اللہ تعالےٰ کو یاد کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ یادِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے تو شیطان اس کے دل کو نگل لیتا ہے ۔

ابنِ وضاح رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جب آدمی چالیس سال کو پہنچ جاتا ہے اور توبہ نہیں کرپاتا تو شیطان اس کے منہ پر ہاتھ پھیرتا اور کہتا ہے کہ مجھے اپنے باپ کی قسم یہ اس کا چہرہ ہے جو فلاح نہیں پائے گا ۔

اور جیسے انسانی خواہشات وشہوات انسان کے خون اور گوشت پوست سے جدا نہیں ہوتیں، اسی طرح شیطان کی سلطنت بھی انسانی دل پر محیط ہے اور انسان کے خون اور گوشت و پوست پر جاری وساری ہے چنانچہ فرمانِ نبوی ہے شیطان انسان کے وجود میں خون کی طرح گردش کرتا ہے لہٰذا اس کی گذرگاہوں کو بھوک سے بند کرو، آپ نے بھوک کا ذکر اس لئے فرمایا ہے کہ شہوت کو ختم کر دیتی ہے اور شیطان کے راستے بھی شہوات ہیں ۔

شہواتِ نفسانی کے دل کا گھیراؤ کرنے کے متعلق ارشادِ الٰہی ہے جس میں شیطان کے قول کی خبر دی گئی ہے کہ اس نے کہا " پھر البتہ میں ان کے پاس ان کے آگے سے ان کے پیچھے سے ، ان کے دائیں سے اور ان کی بائیں طرف سے آؤں گا" اس سے پہلے والی آیت میں ہے کہ شیطان نے کہا " کہ میں البتہ تیری سیدھی راہ پر ان کے لئے بیٹھوں گا ۔

فرمانِ نبوی ہے کہ شیطان انسان کے راستوں پر بیٹھ گیا، اس کے اسلام کے راستہ میں بیٹھ کر اسے کہا کیا تو اسلام قبول کرتا ہے اور اپنے اور اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑتا ہے مگر اس انسان نے اس کا کہا ماننے سے انکار کر دیا اور اسلام لے آیا پھر وہ ہجرت کے راستہ میں بیٹھ گیا اور بولا کیا تو ہجرت کرتا ہے اور اپنے وطن کو اور اسکی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

زمین و آسمان کو چھوڑتا ہے، مگر اس انسان نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور ہجرت کر گیا پھر اس کے جہاد کے راستہ میں بیٹھ کر بولا کیا تو جہاد کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اس میں جان و مال کا ضیاع ہے، جب تو جنگ میں جائے گا تو قتل ہو جائیگا اور تیری عورتوں سے لوگ نکاح کر لیں گے، تیرا مال آپس میں بانٹ لیں گے مگر اس بندۂ خدا نے شیطان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور جہاد میں شریک ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے ایسے کردار کا مظاہرہ کیا، پھر اسے موت آگئی تو اللہ تعالیٰ پر واجب ہوگا کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔

باب ۸۰

محبت و محاسبۂ نفس

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کا قول ہے، محبت اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ایک اور بزرگ کا قول ہے کہ محبت دائمی ذکر کا نام ہے، ایک اور قول ہے کہ محبت محبوب کو خود پر ترجیح دینا ہے اور بعض کا قول ہے کہ محبت کا نام ہے دنیا کے قیام کو برا سمجھنے کا، مذکورہ بالا سب اقوال محبت کے ثمرات کی طرف اشارہ کرتے ہیں، نفسِ محبت کو کسی نے نہیں چھیڑا، بعض نے یہ کہا ہے کہ محبت نام محبوب کے ان کمالات کا ہے جس کے ادراک سے دل مجبور اور جس کی ادائیگی سے زبانیں مسدود ہیں۔

حضرت جنید رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے تعلق رکھنے والوں پر محبت کو حرام کر دیا ہے اور فرمایا ہر محبت کسی عوض کے جواب میں ہوتی ہے، جب عوض ختم ہو جاتا ہے محبت زائل ہو جاتی ہے۔ حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اس شخص سے جو شخص اللہ کی محبت کا اظہار کرے، کہہ دو کہ کسی غیر کے سامنے ذلیل ہونے سے بچتے رہنا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ ہمیں عارف اور محب کی تعریف بتلایئے، انہوں نے کہا عارف اگر بات کرتا ہے تو ہلاک ہو جاتا ہے اور محب اگر چپ رہتا ہے تو ہلاک ہو جاتا ہے اور آپ نے یہ اشعار پڑھے ؎

يَا اَيُّهَا السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ حُبُّكَ بَيْنَ الْحَشَاءِ مُقِيْمُ
يَا رَافِعَ النَّوْمِ عَنْ مُجْفُوْنِيْ اَنْتَ بِمَا مَرَّ بِيْ عَلِيْمُ

۱- اے مہربان سردار تیری محبت میرے دل کی گہرائیوں میں مقیم ہے۔

۲- اے میری پلکوں سے نیند اڑانے والے جو کچھ مجھ پر بیتی، تو اسے جانتا ہے۔

کسی دوسرے شاعر کا قول ہے ؎

عَجِبْتُ لِمَنْ يَقُوْلُ ذَكَرْتُ اِلٰفِيْ وَهَلْ اَنْسٰى فَاَذْكُرُ مَا نَسِيْتُ
اَمُوْتُ اِذَا ذَكَرْتُكَ ثُمَّ اَحْيٰى وَلَوْلَا حُسْنُ ظَنِّيْ مَا حَيِيْتُ
فَاَحْيٰى بِالْمُنٰى وَاَمُوْتُ شَوْقًا فَكَمْ اَحْيٰى عَلَيْكَ وَكَمْ اَمُوْتُ
شَرِبْتُ الْحُبَّ كَاْسًا بَعْدَ كَاْسٍ فَمَا نَفِدَ الشَّرَابُ وَمَا رَوِيْتُ
فَلَيْتَ خِيَالَهٗ نُصْبَ لِعَيْنِيْ فَاِنْ قَصَّرْتُ فِيْ نَظْرِيْ عَمِيْتُ

۱- مجھے اس پر انتہائی تعجب ہوتا ہے جو مجھ سے کہتا ہے تو نے میری محبت کو یاد کیا ہے، کیا میں اس کی محبت بھول گیا ہوں جو اسے یاد کروں؟

۲- جب میں تجھے یاد کرتا ہوں تو مر جاتا ہوں پھر زندہ ہو جاتا ہوں، اگر میرا حسنِ ظن نہ ہوتا، تو میں کبھی زندہ نہ ہوتا۔

۳- پس میں موت میں زندگی پاتا ہوں اور تیرے شوق میں موت پاتا ہوں، کتنی مرتبہ میں تیرے لئے زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں۔

۴- میں نے محبت کا جام کے بعد جام پیا، نہ شراب محبت کم ہوئی اور نہ ہی میں سیر ہوا۔

۵- اے کاش! اس کا خیال میرا نصب العین ہو، جب بھی وہ میری نظروں سے دور ہو، میں اندھا ہو جاتا ہوں۔

حضرت رابعہ العدویہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن کہا کون ہے جو ہمیں اپنے محبوب کا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پتہ بتلا دیجئے، ان کی خادمہ بولی کہ ہمارا محبوب ہمارے ساتھ ہے لیکن دنیا نے ہمیں اس سے جدا کر رکھا ہے۔

ابن الجلار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ جب میں بندے کے دل کو دنیا اور آخرت کی محبت سے خالی پاتا ہوں تو اس کے دل کو اپنی محبت سے بھر دیتا ہوں اور اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہوں۔

کہتے ہیں کہ جناب سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن محبت کے متعلق گفتگو فرمائی تو ان کے سامنے ایک پرندہ اترا اور وہ اپنی چونچ زمین پر مارنے لگا یہاں تک کہ اس سے خون بہنے لگا اور وہ مر گیا۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ جنت تیرے ان انعامات کے مقابلہ میں جو مجھے ودیعت ہوئے ہیں میرے نزدیک مچھر کے پر کے برابر وزن نہیں رکھتی، تو نے مجھے اپنی محبت سے سرفراز کیا ہے، اپنے ذکر کی الفت بخشی ہے اور اپنی عظمت میں غور و فکر کرنے کے لئے فراغت مرحمت فرمائی ہے۔

حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس نے اللہ سے محبت کی وہ زندہ جاوید ہوا، جس نے دنیا سے محبت کی وہ بے آبرو ہوا، احمق صبح و شام ذلت و رسوائی سے بسر کرتا ہے اور عقلمند اپنے عیوب تلاش کرتا رہتا ہے۔

محاسبۂ نفس

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نفس کے محاسبہ کا حکم دیا ہے، فرمانِ الٰہی ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو
اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا	اور ہر نفس یہ دیکھے کہ اس نے
قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔	کل کے لئے کیا بھیجا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان اپنے گذشتہ اعمال کا محاسبہ کرے اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ ہو، تم خود اپنا محاسبہ کرو اور اس سے پہلے کہ تمہارے اعمال تولے جائیں تم خود

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اپنے اعمال تول لو۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے نصیحت کیجئے، آپ نے فرمایا کیا تم نصیحت کی طلب میں آئے ہو؟ عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا جب کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کا انجام سوچ لو، اگر اس کا انجام اچھا ہو تو کر لو اور اگر اس کا برا انجام ہوا تو اس سے رک جاؤ۔ حدیث شریف میں ہے، عقلمند کے لئے مناسب ہے کہ وہ چار گھڑیوں میں ایک گھڑی اپنے نفس کے محاسبہ میں خرچ کرے۔

فرمانِ الٰہی ہے:-

وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اور توبہ کرو اللہ کی طرف مکمل توبہ اے مومنو! تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اور توبہ ایسا فعل ہے جو کام کر چکنے کے بعد شرمندگی اور پشیمانی سے متصف ہوتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں اور اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ فرمانِ الٰہی ہے "بے شک وہ لوگ جو پرہیزگار ہیں جب انہیں شیطان کی طرف سے وسوسہ آتا ہے تو وہ ذکر کرتے ہیں پس اچانک وہ دیکھنے والے ہوتے ہیں"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات تاریک ہوتی تو اپنے قدموں پر چابک مارتے اور اپنے نفس سے کہتے کہ تو نے آج کیا عمل کیا؟ جناب میمون بن مہران رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آدمی اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک وہ کام کے بعد اپنے شریک یا شریکوں کے محاسبہ سے بھی اپنے نفس کا سخت محاسبہ نہ کرے۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرتِ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وقتِ وصال فرمایا کہ مجھے لوگوں میں سے کوئی بھی عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبوب نہیں ہے، پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے کیا کہا ہے؟ میں نے آپ کا فرمان دہرایا تو آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک عمر سے زیادہ باعزت کوئی شخص نہیں ہے، تو گویا آپ نے ایک بات کہہ کر اس پر غور فرمایا اور اسے دوسرے جملہ میں تبدیل کر دیا۔

حضرتِ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب انہیں ان کے باغ کے پرندے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے نماز سے ان کی توجہ ہٹا دی توانہوں نے اس کوتاہی کے بدلے میں انتہائی پشیمانی کے عالم میں وہ سارا باغ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے لکڑیوں کا گٹھا اٹھایا تو لوگوں نے کہا اے ابو یوسف! تیرے گھر میں لکڑیاں موجود تھیں اور تیرے غلام بھی اس کام کے لئے موجود تھے، تو نے یہ کام کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے نفس کا امتحان لے رہا تھا کہ کہیں یہ ان کاموں کو بُرا تو نہیں سمجھتا۔

جناب حسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مومن اپنے نفس کا حاکم ہوتا ہے اور اس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے، ان لوگوں کا قیامت میں حساب آسان اور ہلکا ہوگا جو دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہے ہیں اور قیامت میں ان لوگوں کا سخت محاسبہ ہوگا جو دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ نہیں کرتے، پھر محاسبہ کی تفسیر میں فرمایا کہ اچانک مومن کو کوئی چیز پسند آجاتی ہے اور وہ اسے دیکھ کر کہتا ہے بخدا تو مجھے پسند ہے تو میری ضرورت ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ تیرے اور میرے درمیان حساب حائل ہے، یہ حساب قبل از عمل کی مثال ہے اور جب مومن سے کوئی لغزش سرزد ہو جاتی ہے تو وہ خود سے کہتا ہے تیرا اس فعل سے کیا مطلب تھا، بخدا میں اس پر عذر پیش نہیں کرونگا اور بخدا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں کبھی بھی ایسا کام پھر نہیں کرونگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں مدینہ منورہ سے باہر نکلے یہاں تک کہ وہ ایک دیوار کے قریب پہنچے، میں نے سنا وہ کہہ رہے تھے اور میرے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل تھی، واہ وا! عمر بن الخطاب امیر المؤمنین ہے! بخدا اے نفس! اللہ سے ڈر، ورنہ وہ تجھے عذاب کرے گا۔

جناب حسن رحمۃ اللہ علیہ اس فرمانِ الٰہی :-

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ، اور میں ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مومن سے جب کوئی غلطی ہوتی ہے تو وہ اپنے نفس کا تعاقب کرتا ہے کہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تیرا اس بات سے کیا ارادہ تھا؟ تیرا میرے کھانے اور پینے سے منشا کیا تھا؟ اور بدکار قدم بقدم آگے بڑھتا رہتا ہے مگر گناہوں پر محاسبۂ نفس نہیں کرتا۔

جناب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اپنے نفس سے یہ کہا کہ تو نے ایسا ایسا کام انجام نہیں دیا پھر اس کی خدمت کی، اس کی ناک میں نکیل ڈال کر کتاب اللہ کی پیروی کو اس کے لئے لازمی قرار دے دیا، ایسا شخص اپنے نفس کا قائد ہوگا اور حقیقت میں یہی نفس کا محاسبہ ہے۔ جناب میمون بن مہران رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ متقی شخص اپنے نفس کا ظالم بادشاہ اور بخیل حصہ دار سے بھی زیادہ محاسبہ کرتا ہے۔

جناب ابراہیم التیمی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے اپنے نفس کے سامنے جنت کی مثال پیش کی، اس کے پھل کھانا، اس کی نہروں سے پانی پینا اور اس کی پاکیزہ عورتوں سے میل ملاپ رکھنے کی تفصیل بیان کی، پھر میں نے اپنے نفس کو جہنم کی تفصیل سنائی یعنی اس کا تھوہر کھانا، اس کی پیپ پینا اور اس کے بھاری زنجیر اور طوق گلے میں پہننے کا بتا کر کہا تجھے ان دو میں سے کونسی چیز پسند ہے؟ نفس بولا میرا ارادہ ہے کہ دنیا میں جا کر نیک عمل کر کے آؤں، تب میں نے اسے کہا کہ فی الحال تجھے مہلت ملی ہوئی ہے، لہٰذا خوب نیک اعمال کرے۔ جناب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کو خطاب کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہا تھا، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اپنا حساب دوسرے کے پاس جانے سے پہلے خود ہی اپنے نفس کا محاسبہ کر لیا، اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اپنے عمل کی لگام پکڑ کر سوچا کہ میں ایسا کام کیوں کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اپنی بھرتی کو دیکھا، اللہ اس بندہ پر رحم فرمائے جس نے اپنے اعمال کے میزان کو دیکھا وہ اسی طرح کہتا رہا یہاں تک کہ میں رو پڑا، (لیکن حجاج کے مظالم اور صلحاء و ابرار اس کی جبرہ دستیوں نے خود اس کو کبھی اپنے نفس کے محاسبہ کا موقع نہیں دیا۔)

جناب احمد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ساتھی کی روایت ہے کہ میں ان کے ساتھ رہتا تھا، ان کی رات کی عبادت عمومی طور پر دعاؤں پر مشتمل ہوتی تھی اور وہ چراغ کی طرف آتے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کی لو میں اپنی انگلی رکھ دیتے یہاں تک کہ اس پر آگ کا اثر محسوس کیا جاتا، پھر اپنے نفس سے مخاطب ہو کر کہتے اے حنیف! تجھے فلاں فلاں دن کسی چیز نے ایسے ایسے کام کرنے پر اکسایا تھا، تجھے فلاں روز کونسی چیز نے ایسے بُرے عمل پر آمادہ کیا تھا۔

باب ۸۱

آمیزشِ حق و باطل

فرمانِ نبوی ہے جسے حضرتِ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کے دلوں میں قرآنِ مجید بدن کے کپڑوں کی طرح پرانا ہو جائیگا۔ ان کے تمام احکامات طمع پر مبنی ہوں گے، کسی کے دل میں خوفِ خدا نہیں ہوگا، اگر ان میں سے کوئی ایک نیکی کرے گا تو کہے گا یہ مجھ سے قبول کر لی جائے گی اور اگر برائی کرے گا تو کہے گا یہ بخش دی جائے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ وہ خوفِ خدا کی بجائے طمع رکھیں گے کیونکہ قرآنِ مجید کی ان تنبیہات سے جن میں انسانوں کو عذاب سے خوف دلایا گیا ہے، ان کو بالکل علم نہیں ہوگا، اسی عادت اور اس جیسی دوسری عادتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ کے متعلق ان الفاظ میں خبر دی ہے کہ:-

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ	پس ان کی جگہ ان کے برے جانشین
وَرِثُوا الْكِتٰبَ يَأْخُذُوْنَ عَرَضَ	بیٹھے جو کتاب کے وارث ہوئے
هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ	وہ ناقص یعنی حرام اسباب کو لیتے ہیں
سَيُغْفَرُ لَنَا۔	اور کہتے ہیں البتہ ہم کو بخش دیا جائیگا۔

اس کی تفسیر یہ ہے کہ ان کے علما کتابِ الٰہی کے وارث ہوئے مگر انہوں نے دنیا کی خواہشات سے مرصع مال کمانا شروع کر دیا خواہ وہ حلال ہو یا حرام اور یہ کہا کہ ہمیں اللہ بخش دے گا حالانکہ فرمانِ الٰہی ہے: اور اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے ڈرا دو جنتیں ہیں" مزید فرمایا "یہ (جنت) اس شخص کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور میری تہدید سے خوف زدہ ہوا ہے"

قرآنِ مجید میں اول سے آخر تک لوگوں کو خوف دلایا گیا ہے، انہیں ڈرایا گیا ہے اس میں جب کوئی سوچنے والا غور و فکر کرتا ہے تو اس کا حزن و ملال بڑھتا ہے، اگر وہ مومن ہے تو اس کا اس میں غور و فکر کرنے سے خوف فزوں تر ہوتا ہے مگر تم لوگوں کو دیکھتے ہو، اسے جلدی جلدی پڑھتے ہیں، اس کے حروف کے مخارج نکالتے ہیں، اس کے زبر زیر اور پیش میں جھگڑتے ہیں جیسے کہ وہ عرب کے اشعار پڑھ رہے ہوں، وہ اس کے معانی میں غور و فکر نہیں کرتے اور نہ ہی اس کے احکامات پر عمل کی سعی کرتے ہیں اور دنیا میں اس جیسا یا اس سے بڑھ کر کوئی دھوکہ ہے کہ لوگ نیکیاں اور گناہ کرتے ہیں، ان کی برائیاں گناہوں سے زیادہ ہوتی ہیں مگر وہ اس کے باوجود بخشش کی تمنا رکھتے ہیں اور گناہوں کے پلڑے کو بھاری سمجھتے ہوئے بھی وہ نیکیوں کے پلڑے کو بھاری ہونیکی امیدیں لگائے بیٹھے ہیں، یہ ان کی جہالت کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے؟

تم دیکھتے ہو آدمی چند حلال و حرام کے ملے جلے روپے راہِ خدا میں دیتا ہے اور مسلمانوں کے مال اور مشتبہ مال سے ان کے دوگنے چوگنے روپے کھرے کر لیتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال بھی مسلمانوں کے مال سے چھینا ہوا ہو، کھائے ہوئے ہزار روپے کا یہ حرام یا حلال سے کمائے دس روپے جن کو میں نے راہِ خدا میں دیا ہے، بدلہ بن جائیں گے، ایسے شخص کی مثال کچھ یوں ہے کہ ایک آدمی ترازو کے ایک پلڑے میں دس روپے اور دوسرے میں ایک ہزار روپے رکھ کر یہ توقع رکھے کہ دس روپوں والا پلڑا بھاری اور ہزار والا ہلکا ہو جائے گا اور یہ اس کی جہالت کی انتہا ہو گی، تم کو بعض ایسے شخص بھی نظر آئیں گے جن میں سے ہر ایک یہ سمجھے گا کہ اس کی نیکیاں گناہوں سے زیادہ ہیں، ایسا شخص نفس کا محاسبہ نہیں کرتا اور اپنے گناہوں کو تلاش نہیں کرتا لیکن جب وہ کوئی نیکی کرتا ہے، اس پر اعتماد کرتا ہے اسے گن لیتا ہے، ایسے شخص کی مثال ایسی ہے جو زبان سے استغفار کرتا ہے یا دن میں سو مرتبہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بیچ مسلمانوں کی غیبت کرتا ہے، ان کی عزتیں پامال کرتا ہے اور سارا دن اَن گنت ایسی باتیں کرتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجاتا ہے لیکن اس کی نگاہ میں وہ سو تسبیحات گردش کرتی رہتی ہیں اور سو بار استغفار کرتا گھومتا رہتا ہے اور سارے دن کی لغویات سے غافل ہوجاتا ہے جن کو اگر وہ لکھتا تو وہ ہر تسبیح سے سوگنا یا ہزار گنا زیادہ ہوتیں، جنہیں محافظ فرشتوں نے لکھ لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہر ایسے کلمہ پر عذاب کا وعدہ کیا ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے " وہ شخص تسبیح وتہلیل کے فضائل میں تو غور کرتا ہے مگر ان وعیدوں سے اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے جو غیبت کرنے والوں، جھوٹوں، چغلخوروں اور ایسے لوگوں کے متعلق وارد ہوئی ہیں جو زبان سے کچھ اور کہتے ہیں اور دل میں کچھ اور رکھتے ہیں" اس کے علاوہ بھی طرح طرح کی ایسی بہت سی باتیں ہیں جن پر گرفت ہوگی اور یہ دنیا تو محض دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔

مجھے زندگی کی قسم اگر محافظ لکھنے والے فرشتے اس سے ان لغو باتوں کے تحریر کرنے کی اجرت طلب کرتے جو اس کی تسبیحات سے زیادہ ہیں تو وہ اپنی زبان کو بند کرلیتا اور ایسی اہم باتیں بھی نہ کرتا جو اس کی ضروریات میں شامل ہوتیں اور نہ ہی وہ ناتوانی میں کوئی بات کرتا وہ ہر بات کو گنتا، اس کا محاسبہ کرتا اور اپنی تسبیحات سے ان کا موازنہ کرتا کہ کہیں میری باتوں کی اجرت میری تسبیحات سے زیادہ نہ ہوجائے، افسوس تو اس امر کا ہے کہ انسان کتابت کی اجرت کے سبب تو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور بولنے میں انتہائی احتیاط کو پیشِ نظر رکھے مگر فردوسِ اعلیٰ کے نہ پانے اور اس کی نعمتوں کے زوال کو کوئی اہمیت نہ دے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ یہ چیز ہر اس انسان کے لئے عظیم مصیبت ہے جو غور و فکر کرنیکا عادی ہو، ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے کام سونپے گئے ہیں کہ اگر ہم ان کا انکار کردیں تو نافرمانوں میں سے ہوجائیں اور اگر ان کی تصدیق کریں باوجودیکہ اعمال کا نام ونشان نہ ہو تو ہم فریب خوردہ بیوقوف کہلائیں گے کیونکہ ہمارے اعمال ویسے نہیں جیسے اعمال ایک ایسے شخص کے ہونے چاہئیں جو قرآنِ مجید کے احکامات کی تصدیق کرتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

(اور ہم اللہ تعالیٰ سے کافروں میں ہونے سے برأت چاہتے ہیں)۔

باب ۸۲

نماز باجماعت کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تنہا نماز پڑھنے سے نماز باجماعت کو ستائیس درجے فضیلت حاصل ہے۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو چند نمازوں میں جماعت میں نہ دیکھ کر فرمایا، میرا یہ ارادہ ہوا کہ میں کسی آدمی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور میں ان لوگوں کے یہاں جاؤں جو جماعت سے رہ گئے ہیں اور ان کو اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو لکڑیوں کے گٹھوں کے ساتھ ان پر جلانے کا حکم دوں جو جماعت میں شریک نہیں ہوئے، اگر ان میں سے کسی کو علم ہوتا کہ موٹی ہڈی یا جانور کے دو ہاتھ (جماعت میں شریک ہونے سے) ملیں گے تو وہ ضرور جماعت میں شامل ہوتے۔

حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو عشاء کی جماعت میں حاضر ہوا پس گویا اس نے آدھی رات عبادت میں گزاری اور جو صبح کی جماعت میں بھی شامل ہوا گویا اس نے ساری عمر عبادت میں گزاری۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے نماز باجماعت ادا کی پس گویا اس نے اپنے سینے کو عبادت سے بھر لیا۔ حضرتِ سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بیس برس سے متواتر میں اس وقت مسجد میں ہوتا ہوں جب مؤذن اذان دیتا ہے۔ جناب محمد بن واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دنیا سے تین چیزوں کی خواہش رکھتا ہوں، ایسا بھائی کہ اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو وہ مجھے سیدھا کر دے، بغیر کاوش کے مختصر رزق جس کی باز پرس نہ ہو، اور نماز باجماعت جس کی غلطیاں میرے لئے معاف کر دی جائیں اور جس کی فضیلت مجھے بخش دی جائے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کی امامت کی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو شیطان کے متعلق فرمایا کہ وہ مجھے بہکاتا رہا یہاں تک کہ میں نے بھی خود کو دوسرے سے افضل سمجھ لیا، میں آج کے بعد امامت نہیں کرونگا۔

جناب حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو جو علماء کی مجلس میں نہ جاتا ہو۔ جناب نخعی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو بغیر کسی علم کے لوگوں کی امامت کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو سمندر میں رہ کر اس کا پانی ناپتا ہے اور اس کی کمی بیاتی کو نہیں سمجھتا۔

جناب حاتم اصم رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میری ایک نماز باجماعت فوت ہوگئی تو صرف ابواسحٰق البخاری میری تعزیت کو آئے، اگر میرا بچہ فوت ہوجاتا تو دس ہزار سے بھی زیادہ لوگ تعزیت کے لئے آتے کیونکہ لوگ دین کے نقصان کو دنیا کے نقصان سے بہت ہلکا جانتے ہیں۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس شخص نے اذان سن کر اس کا جواب نہ دیا اس نے بھلائی کا ارادہ نہیں کیا اور نہ ہی اسے بھلائی نصیب ہوگی۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ پگھلے ہوئے سیسے سے انسان کے کانوں کا بھر دیا جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ اذان سن کر اس کا جواب نہ دے۔

منقول ہے کہ حضرتِ میمون بن مہران مسجد میں آئے تو آپ سے کہا گیا کہ لوگ تو واپس لوٹ گئے ہیں (یعنی نماز ہوچکی ہے) آپ نے یہ سن کر فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، اور کہا کہ اس نماز کے پالینے کی فضیلت مجھے عراق کی حکومت سے زیادہ پسند تھی۔

چالیس نمازیں باجماعت ادا کرنے پر انعامِ الٰہی

فرمانِ نبوی ہے کہ جس نے چالیس دن تمام نمازیں باجماعت ادا کیں اور اس کی تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کی خاطر دو براتیں لکھ دیتا ہے، ایک نفاق سے برات اور دوسری برات جہنم سے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو قبروں سے ایک ایسی قوم اٹھے گی جن کے چہرے چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے، فرشتے ان سے کہیں گے کہ تمہارے اعمال کیا تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ جب ہم اذان سنتے تھے تو وضو کے لئے کھڑے ہوجایا کرتے تھے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور کسی اور کام میں قطعی مشغول نہیں ہوتے تھے۔ پھر ایک ایسی جماعت آئے گی جن کے چہرے چاند کی طرح ہوں گے، وہ فرشتوں کے سوال کے بعد کہیں گے کہ ہم وقت سے پہلے وضو کیا کرتے تھے، پھر ایک ایسی جماعت آئے گی جن کے چہرے آفتاب کی طرح درخشندہ ہوں گے اور وہ کہیں گے کہ ہم اذان مسجد میں سنا کرتے تھے (یعنی اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتے تھے)۔

مروی ہے کہ سلف صالحین تکبیرِ اولیٰ کے فوت ہونے پر تین دن تک اپنی تعزیت کیا کرتے تھے۔

باب ۸۳

فضیلتِ نمازِ تہجد

قرآنِ مجید کی متعدد آیات سے اس نماز کی فضیلت ثابت ہے، ارشادِ الٰہی ہے:۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ۔ — بے شک تیرا رب جانتا ہے کہ تو دو تہائی رات کے قریب کھڑا ہوتا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا۔ — تحقیق رات کا اٹھنا نفس کو کچلنے کے لئے بہت سخت ہے اور کام کا بہت درست کرنے والا ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:۔

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔ — ان کی کروٹیں (پہلو) بچھونوں سے دور ہوتی ہیں۔

مزید فرمان ہوتا ہے:۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ۔ — کیا جو شخص کہ وہ رات کے وقت بندگی کرتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

...ـتُوْنَ ... ـہِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔ — اور وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے رات کو سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گذارتے ہیں۔

مزید ارشاد ہوتا ہے :-

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ — اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

کہا گیا ہے کہ اس نماز سے مراد رات کی نماز ہے جس پر مداومت کر کے نفس سے جہاد کیا جا سکتا ہے۔

احادیث میں بھی اس نماز کی فضیلت وارد ہے چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ جب تم میں سے کوئی ایک سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی میں تین گانٹھیں دیتا ہے اور ہر گانٹھ میں وہ کہتا ہے کہ بہت طویل رات باقی ہے ابھی کچھ دیر اور سو لے، پس اگر انسان بیدار ہو کر ذکرِ خدا کرتا ہے تو ایک گانٹھ کھل جاتی ہے، جب وضو کرتا ہے تو دوسری گانٹھ کھل جاتی ہے اور جب انسان نماز میں مصروف ہو جاتا ہے تو تیسری گانٹھ بھی کھل جاتی ہے اور انسان اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ خوشی و مسرت کا پانے والا اور ہلکا پھلکا ہوتا ہے ورنہ وہ سست اور بدمزاج ہو کر اٹھتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو ساری رات سوتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا یہ ایسا شخص ہے کہ جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ شیطان کے پاس ناک کی دوا، چاٹنے کی چیز اور چھڑکنے کی چیزیں ہیں، جب وہ کسی انسان کے ناک میں دوائی ڈالتا ہے تو وہ بدخلق بن جاتا ہے، جب کسی انسان کو چاٹنے کی دوا دیتا ہے تو وہ انسان بدزبان ہو جاتا ہے اور جب کسی انسان پر دوائی چھڑکتا ہے تو وہ صبح تک سوتا رہتا ہے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com
Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدھی رات میں بندے کا دو رکعتیں نماز پڑھنا، دنیا اور اس کی تمام اشیاء سے بہتر ہے، اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں یہ دو رکعتیں ان پر فرض کر دیتا۔ صحیح بخاری میں حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جب اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ دنیا اور آخرت کی جو بھلائی مانگتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔

حضرتِ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (شب میں نماز کے لئے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ کے پائے مبارک رات میں کھڑے ہو کر عبادت کرنے کے سبب سوج گئے، آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خلافِ اولیٰ باتوں کو معاف نہیں فرما دیا؟ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا، کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟

اس حدیث شریف سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ اس سے آپ کی مراد مزید انعاماتِ الٰہیہ کی طلب اور جستجو تھی کیونکہ شکر زیادتیٔ نعمت کا سبب ہے، فرمانِ الٰہی ہے:-

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اگر تم شکر کرو تو میں البتہ تمہیں زیادہ دونگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم پر زندگی، موت، قبر اور حشر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہو، رات کا کچھ حصہ باقی ہو اور تم رب کی رضا کے حصول کے لئے اٹھ کر عبادت کرو؟ اے ابو ہریرہ! گھر کے کونوں میں نماز پڑھا کرو، تمہارا گھر آسمان سے ایسا چمکتا ہوا نظر آئے گا جیسے کہ زمین والوں کو چمکدار ستارے نظر آیا کرتے ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے تمہارے لئے لازم ہے کہ رات کو عبادت کیا کرو کیونکہ یہ گذشتہ نیک لوگوں کا طریقہ ہے، بیشک رات کا قیام اللہ تعالیٰ کے قرب کا سبب، گناہوں کا کفارہ، جسمانی بیماریوں کو دور کرنے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہر وہ شخص جو رات کو عبادت کا عادی ہو اور اسے نیند آجائے تو اس کے نامۂ اعمال میں رات کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور نیند کو اس پر بخشش دیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابو ذر! جب تم سفر کا ارادہ کرتے ہو تو زادِ راہ تیار کرتے ہو؟ عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا قیامت کے طویل راستہ کا سفر کیسے کرو گے؟ اے ابو ذر! میں تمہیں ایسی چیز بتلاؤں جو تم کو قیامت کے دن نفع دے؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان، ضرور بتلائیے! آپ نے فرمایا قیامت کے دن کے لئے سخت گرمی کے دن روزہ رکھ، قبر کی وحشت کو دور کرنے کے لئے اندھیری رات میں نفل دو رکعت پڑھ، اہم امورِ قیامت کی حجت کے لئے حج کر، مسکین پر صدقہ کر یا حق بات کہہ اور بری بات کہنے سے خاموش رہ۔

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ایک آدمی تھا، جب لوگ اپنے بستروں پر سو جاتے اور آنکھیں سکون حاصل کرنے کے لئے بند ہو جاتیں تو وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا قرآنِ مجید کی تلاوت کرتا اور کہتا اے خالقِ جہنم! مجھے جہنم سے بچا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس شخص کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب وہ ایسی حالت میں ہو تو مجھے خبر کر دینا چنانچہ آپ وہاں تشریف لائے اور اس کی تلاوت و دعائیں سنیں، صبح ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا اے فلاں! تو نے اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کیوں نہیں کیا؟ وہ آدمی بولا یا رسول اللہ! میں جنت کا سوال کیسے کروں، ابھی تو میرے اعمال اس کی طلب کے لائق نہیں ہوئے۔ اس گفتگو کو تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ جبریلِ امین نازل ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ فلاں آدمی کو بتلا دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جہنم سے محفوظ فرما لیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔

روایت ہے کہ جناب جبریلِ امین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابنِ عمر عمدہ آدمی ہے۔ کاش وہ رات کو عبادت کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کو اس بات کی خبر دی، اس کے بعد حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ رات کو عبادت کیا کرتے، حضرتِ نافع رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ رات کو عبادت کرتے ہوئے مجھ سے کہا کرتے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

دیکھو کہیں صبح تو نہیں ہوگئی؟ میں کہتا نہیں، آپ پھر عبادت میں مشغول ہو جاتے، پھر فرماتے اے نافع! دیکھو صبح ہوئی؟ میں کہتا ہاں تو آپ بیٹھ جاتے اور استغفار فرماتے یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہو جاتی۔

حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضرتِ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے ایک رات جَو کی روٹی پیٹ بھر کر کھالی، رات کو ان کی آنکھ لگ گئی اور وہ صبح تک سوتے رہے اپنے وظائف و عبادات میں مشغول نہ ہو سکے، تب اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی اے یحییٰ! کیا تو نے میرے تیار کردہ گھر سے عمدہ گھر یا میرے پڑوس سے عمدہ پڑوس پالیا ہے؟ مجھے میری عزت و جلال کی قسم! اے یحییٰ! اگر تو نے جنت الفردوس کو دیکھ لیا ہوتا تو اس کے شوق میں تیری چربی پگھل جاتی اور روح نکل جاتی اور اگر تو جہنم کو دیکھ لیتا تو تیری چربی پگھل جاتی اور آنکھوں سے پیپ بہتی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ! فلاں آدمی رات کو نماز پڑھتا ہے صبح ہوئی تو اس نے چوری کر لی، آپ نے فرمایا عنقریب اس کا نیک عمل اس کو ان برائیوں سے روک دے گا۔ مزید ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو رات کو کھڑا ہو کر عبادت کرتا رہا، پھر اس نے اپنی عورت کو جگایا اور اس نے بھی اس کے ساتھ کھڑے ہو کر عبادت کی، اگر عورت نے انکار کیا تو اس بندے نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمایا جو رات کو کھڑی ہو کر عبادت کرتی رہی پھر اس نے اپنے خاوند کو جگایا اور وہ بھی اس کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو گیا اگر اس عورت نے اپنے خاوند کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

فرمانِ نبوی ہے جو رات کو خود بیدار ہوا اور اپنی عورت کو بھی جگایا پھر دونوں نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی، اللہ تعالیٰ انہیں ذکر کرنیوالے مردوں اور عورتوں میں سے لکھ دیتا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ فرائض کے بعد سب سے افضل نماز رات کی ہے۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے وظائف یا عبادت کرنے کے لئے جس کی رات کو آنکھ نہ کھلی اور اس نے وہ وظائف اور عبادت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

صبح کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان ادا کیے تو اس کے لیے پوری رات کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ امام بخاری رضی اللہ عنہ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے ہیں:

اِغْتَنِمْ فِی الْفَرَاغِ فَضْلَ رُکُوْعٍ فَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَوْتُکَ بَغْتَۃً

کَمْ صَحِیْحٍ رَاَیْتُ مِنْ غَیْرِ سَقْمٍ خَرَجَتْ نَفْسُہُ الصَّحِیْحَۃُ فَلْتَۃً

۱۔ فراغت کے اوقات میں رکوع و سجود کو غنیمت جان، عنقریب تجھے موت آجائیگی۔

۲۔ میں نے کتنے ایسے تندرست دیکھے ہیں جنہیں کوئی بیماری نہیں تھی اور اچانک ان کی روحیں پرواز کر گئیں۔

باب ۸۴

عقوبتِ علمائے سُوء

علمائے سوء سے ہماری مراد وہ علماء ہیں جو علم کے حصول سے دنیاوی نعمتوں کے کمانے کا ارادہ رکھتے ہیں، دنیاوی قدر و منزلت چاہتے ہیں اور دنیا داروں کے ہم پلہ بننا چاہتے ہیں۔

سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سخت ترین عذاب اس عالم کو ہو گا جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے علم سے نفع اندوز نہیں ہونے دیا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ آدمی اس وقت تک عالم نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے۔ فرمانِ نبوی ہے علم کی دو قسمیں ہیں زبانی علم، جو لوگوں پر اللہ کی حجت ہے قلبی علم اور یہی علم لوگوں کو نفع دینے والا ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ آخر زمانہ میں جاہل عبادت گزار اور فاسق عالم ہوں گے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ علماء پر تفاخر جتانے، بیوقوفوں سے جنگ و جدال کرنے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے علم حاصل نہ کرو، جو بھی ایسا کرے گا، جہنم میں جائیگا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمانِ نبوی ہے کہ جو اپنا علم چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام دے گا، نیز ارشاد فرمایا کہ میں دجال سے زیادہ اور لوگوں پر تمہارے لئے ڈرتا ہوں، پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا گمراہ کن امام۔ مزید فرمان ہوتا ہے کہ جو شخص علم کو بڑھاتا مگر ہدایت میں نہیں بڑھتا، اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری بڑھتی رہتی ہے۔

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم جو حیران و پریشان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے والے ہو، اندھیری رات میں آنے والوں کے لئے علم و حکمت کے راستے کیسے صاف کرو گے۔

یہ اور ان جیسی اور بھی بہت سی احادیث ہیں جو علم کے خطرات سے آگاہی بخشتی ہیں، کیونکہ عالم یا تو دائمی ہلاکت پاتا ہے یا پھر دائمی سعادت سے سرفراز ہوتا ہے اور اگر عالم علم کی جستجو میں سلامتی سے محروم ہو جائے تو سعادت کو کبھی بھی نہیں پا سکتا۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس امت پر سب سے زیادہ منافق عالم سے خوف زدہ ہوتا ہوں، لوگوں نے کہا منافق عالم کیسا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کی زبان عالم ہوتی ہے مگر اس کا دل اور عمل جاہل ہوتا ہے۔

جناب حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جو علماء کا علم اور دانشمندوں کی حکیمانہ باتیں جمع کرتا ہے مگر عمل بیوقوفوں جیسے کرتا ہے۔

کسی شخص نے حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں علم سیکھنا چاہتا ہوں اور اس بات سے ڈرتا ہوں کہیں میں اسے ضائع نہ کر دوں، آپ نے کہا علم کا چھوڑ دینا ہی بہت بڑا ضیاع ہے۔ جناب ابراہیم بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا لوگوں میں سے طویل شرمندگی پانے والا شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا دنیا میں تو ایسے شخص سے بھلائی کرنے والا جو کفرانِ نعمت کا عادی ہے اور موت کے وقت گنہگار عالم۔

جناب خلیل بن احمد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ چار قسم کے آدمی ہیں، ایک وہ جو جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ علم رکھتا ہے وہ عالم ہے، اس کی اتباع کرو، دوسرا وہ جو علم رکھتا ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ وہ علم رکھتا ہے، وہ سویا ہوا ہے اسے جگاؤ، تیسرا وہ جو نہیں جانتا اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتا وہ راہنمائی چاہنے والا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کی رہنمائی کرو، جو نہ جانتا تھا وہ نہیں جانتا اور سمجھتا یہ ہے کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے وہ جاہل ہے اس سے دور رہو۔ جناب سفیان رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ علم عمل سے بولتا ہے، اگر انسان عمل کرے تو صحیح ورنہ علم کوچ کر جاتا ہے۔

جناب ابن مبارک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آدمی جب تک علم کی تلاش میں رہتا ہے وہ عالم ہوتا ہے اور جونہی وہ خود عالم سمجھنے لگتا ہے، جہالت کی تاریکیوں میں چلا جاتا ہے۔ جناب فضیل بن عیاض کا قول ہے کہ مجھے تین شخصوں پر بہت رحم آتا ہے، قوم کا سردار جو ذلیل ہو جائے، قوم کا غنی جو محتاج ہو جائے اور وہ عالم جسے دنیا داری سے فرصت نہیں ہوتی۔

جناب حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے علماء کا عذاب دل کی موت ہے اور دل کی موت آخرت کے بدلے دنیا کا حصول ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

عَجِبْتُ لِمُبْتَاعِ الضَّلَالَةِ بِالْهُدٰى ... وَمَنْ يَشْتَرِيْ دُنْيَاهُ بِالدِّيْنِ أَعْجَبُ

وَأَعْجَبُ مِنْ هٰذَيْنِ مَنْ بَاعَ دِيْنَهُ ... بِدُنْيَا سِوَاهُ فَهُوَ مِنْ ذَيْنِ أَعْجَبُ

۱۔ مجھے ہدایت کے بدلے ضلالت خریدنے والے پر تعجب ہوا اور جو دین کے بدلے دنیا خریدتا ہے وہ اس سے زیادہ تعجب خیز بات کرتا ہے۔

۲۔ اور ان سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ انسان غلط دین کے بدلے میں اپنا صحیح دین بیچ دیتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ عالم کو جہنم میں ایسا عذاب دیا جائے گا جس کی شدت سے وہ جہنمیوں میں گھومتا رہے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ایسے عالم سے فاجر و فاسق عالم ہے تھی۔

بے عمل عالم کا انجام

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، قیامت کے دن ایک عالم کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈالا جائے گا، اس کی انتڑیاں نکل آئیں گی اور جہنم میں آنتوں کے بل ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، جہنم والے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسے اپنے گرد گھومتا دیکھ کر اس سے اس کے عمل پوچھیں گے تب وہ عالم کہے گا کہ میں اوروں کو نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، لوگوں کو برائیوں سے روکتا تھا مگر خود نہیں رکتا تھا۔

عالم کو گناہوں کے سبب دوہرا عذاب اس لئے دیا جائے گا کیونکہ وہ علم کے باوجود گناہ کرتا رہا، اسی لئے فرمانِ الٰہی ہے کہ :۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

منافقین بے شک جہنم کے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔

اس لئے کہ انہوں نے علم کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و صداقت کا انکار کیا۔

اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ کے اللہ کا بیٹا اور اسے تین میں سے تیسرا کہنے کے باوجود یہود کو ان سے بدتر قرار دیا کیونکہ یہود نے علم کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کر دیا تھا چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے :۔

یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ۔

وہ (یہود) آپ کو پہچانتے ہیں جیسے کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

مزید ارشاد فرمایا :۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ۔

پس جب ان کے پاس وہ کچھ آیا جسے وہ پہچانتے تھے تو انہوں نے اس سے کفر کیا، پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

اللہ تعالےٰ نے بلعم بن باعورا کے قصہ میں ارشاد فرمایا :۔

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ

اور ان لوگوں پر اس شخص کا قصہ بیان کر جسے ہم نے اپنی نشانیاں دیں پس وہ ان میں سے نکل گیا اور شیطان نے اسے پیچھے لگا لیا، پس وہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

گمراہوں میں سے ہو گیا۔

اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ :-

مَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ۔

پس اس کی مثال کتے کی مثال جیسی ہے، اگر تو اس پر بوجھ ڈال دے تو وہ زبان لٹکاتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دے تو بھی زبان لٹکاتا ہے۔

اسی طرح فاسق و فاجر عالم کا انجام ہوتا ہے کیونکہ بلعام کو کتاب اللہ کا علم دیا گیا تھا مگر اس نے خواہشاتِ نفسانی کو اپنا لیا لہٰذا اس کے لئے کتے کی مثال دی گئی یعنی اسے چاہے حکمت و علم دیا گیا یا نہیں، وہ ہر حالت میں شہوات کی طرف زبان لٹکاتا رہتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بُرے علماء کی مثال ایسی چٹان کی سی ہے جو نہر کے منہ پر گر گئی ہو، نہ وہ خود سیراب ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پانی کو راستہ دیتی ہے کہ اس سے کھیتیاں سیراب ہوں۔

باب ۸۵

فضیلتِ حسنِ خلق

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتے ہوئے اور اپنی نعمتوں کا ان کے لئے اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :-

إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

بے شک آپ صاحب خلقِ عظیم ہیں۔

حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا۔ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حسنِ خلق کے متعلق سوال کیا تو آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی :-

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ

درگزر کرنا اختیار کرو، نیکی کا حکم کرو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ؕ اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والوں سے صلہ رحمی کرے جو تجھے محروم کرے تو اسے عطا کرے اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ عمدہ اخلاق کو پایۂ تکمیل تک پہنچاؤں، مزید ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میزان اعمال میں سب سے بھاری چیز خوف خدا اور حسن خلق ہو گا۔

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! دین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا حسن خلق، پھر دائیں طرف سے آیا اور عرض کی دین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا حسن خلق، پھر وہ بائیں طرف سے آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! دین کیا ہے؟ آپ نے فرمایا حسن خلق، پھر وہ شخص آپ کے عقب سے آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! دین کیا ہے؟ آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا اَمَا تَفْقَهُ هُوَ اَنْ لَا تَغْضَبَ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ نحوست کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بد خلقی۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے وصیت کیجئے، آپ نے فرمایا جہاں بھی رہو اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو، اس نے عرض کی مزید ارشاد فرمایئے، آپ نے فرمایا ہر برائی کے بعد نیکیاں کرو، وہ اسے مٹا دیں گی، اس نے پھر عرض کی کچھ اور فرمایئے، آپ نے فرمایا لوگوں سے حسن سلوک کرو اور حسن خلق سے پیش آؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا حسن خلق۔ فرمان نبوی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس بندے کی پیدائش اور خلق کو بہترین بنایا ہے اسے وہ جہنم میں نہیں ڈالے گا۔

حضرت فضیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ فلاں عورت رات کو عبادت کرتی ہے، دن کو روزہ رکھتی ہے مگر وہ بد خلق ہے، اپنی باتوں سے ہمسائیوں کو تکلیف دیتی ہے، آپ نے فرمایا اس میں بھلائی نہیں ہے وہ جہنمیوں میں سے ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ سب سے پہلے میزان عمل میں حسنِ خلق اور سخاوت رکھی جائے گی، جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کی اے اللہ! مجھے قوت عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے اسے حسنِ خلق اور سخاوت سے تقویت بخشی اور جب اللہ تعالیٰ نے کفر کو پیدا فرمایا تو اس نے عرض کی اے اللہ! مجھے قوت بخش، تو اس نے اسے بخل اور بد خلقی سے تقویت بخشی۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اپنے لئے پسند فرمالیا ہے، تمہارا یہ دین سخاوت اور حسنِ خلق کے بغیر صحیح نہیں ہوتا، ہوشیار! اپنے اعمال کو ان دو چیزوں سے زینت بخشو۔ فرمانِ نبوی ہے کہ حسنِ خلق اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین مخلوق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کونسے مومن کا ایمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا خلق سب سے بہتر ہوگا۔

حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ تم لوگوں کی مال و دولت کے ذریعے امداد نہیں کر سکتے لہذا ان کی خندہ پیشانی اور حسنِ خلق سے مدد کرو۔ فرمانِ نبوی ہے کہ بد خلقی اعمال کو اس طرح ضائع کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم ایسے جوان ہو کہ اللہ نے تمہاری خلقت کو بہترین کیا ہے لہذا تم اپنا خلق بہترین کرو۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور بہترین خلق والے تھے۔ حضرت ابو سعید البدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں عرض کرتے اے اللہ! جیسے تو نے میری تخلیق کو بہترین کیا ہے ویسے ہی میری خلق کو بہترین بنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے:۔

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَ	اے اللہ! میں تجھ سے صحت،
الْعَافِیَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ۔	سلامتی اور حسنِ خلق کا سوال کرتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی شرافت اس کا دین ہے، اس کی نیکی حسنِ خلق ہے اور اس کی مروت اس کی عقل ہے۔

حضرتِ اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اعرابیوں کی مجلس میں حاضر ہوا، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہے تھے کہ انسان کو عطا شدہ بھلائیوں میں سے کونسی بھلائی عمدہ ہے؟ آپ نے فرمایا حسنِ خلق۔

فرمانِ نبوی ہے کہ قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سے بہترین خلق رکھتے ہیں۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں ہیں، جس شخص میں وہ تینوں یا ان میں سے کوئی ایک پائی جائے، اس کے کسی عمل کو شمار میں نہ لاؤ، پرہیز گاری جو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز رکھتی ہے، حلم جس سے وہ بیوقوف کو روک دیتا ہے، حسنِ خلق جس سے متصف ہو کر وہ زندگی بسر کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی ابتدا میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے بہترین خلق کی ہدایت فرما، تیرے سوا کون ہے جو حسنِ خلق کی ہدایت دے؟ مجھے بدخلقی سے نجات دے، بدخلقی سے بچانیوالا تیرے سوا اور کون ہے؟

آپ سے دریافت کیا گیا کہ انسان کی زیب و زینت کس بات میں ہے؟ آپ نے فرمایا کلام میں نرمی، کشادہ روئی اور خندہ پیشانی کا اظہار۔ جو شخص لوگوں سے احسان کرتا ہے اور حسنِ خلق سے معاملہ رکھتا ہے، ایسا انسان لوگوں کو گوارا ہوتا ہے اور لوگ اس کی تعریفیں کرتے ہیں، جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

اِذَا حَوَیْتَ خِصَالَ الْخَیْرِ اَجْمَعَهَا　　فَضْلًا وَّعَامَلْتَ کُلَّ النَّاسِ بِالْحَسَنِ

لَمْ تَعْدَمِ الْخَیْرَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ تُحْرِزُهٗ　　وَالشُّکْرَ مِنْ خَلْقِهٖ فِی السِّرِّ وَالْعَلَنِ

۱۔ جب تو نے بھلائی کی تمام عادات کو جمع کر لیا اور سب لوگوں سے اچھا برتاؤ کیا،

۲۔ تو تُو صاحبِ عرش سے اپنی جمع کردہ نیکی کو کم نہیں پائیگا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے سامنے اور پیٹھ پیچھے اپنی تعریفوں کو کم پائیگا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۸۶

خندہ و گریہ زاری

بعض مفسرین نے اس فرمانِ الٰہی :۔

اَفَمِنْ	کیا پس اس بات (قرآن) سے
هٰذَا	تعجب کرتے ہو (جھٹلاتے ہو) اور
الْحَدِيْثِ	ہنستے ہو (مذاق کرتے ہو کہ یہ اللہ کی
تَعْجَبُوْنَ	طرف سے نازل ہوا ہے) اور روتے
وَتَضْحَكُوْنَ	نہیں ہو (خوف اور وعیدوں کی ان
وَلَا تَبْكُوْنَ ہ	تنبیہات کو سنکر جو اس میں وارد ہوئی
	ہیں) اور تم غفلت میں ہو، ان اعمال
	سے غافل ہو جن کا تم سے تقاضہ
	کیا گیا ہے۔

اس آیت کے نزول کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں ہنسے، صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے اور مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کی ایسی جماعت دیکھی جو ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے آپ ان کے پاس ٹھہر گئے، انہیں سلام کہا اور فرمایا دنیاوی لذتوں کو منقطع کرنیوالی (موت) کو اکثر یاد کیا کرو۔ پھر ایک مرتبہ آپکا گذر ایک ایسی جماعت سے ہوا جو ہنس رہے تھے، آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا بخدا اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

جب حضرتِ خضر علیہ السلام سے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے علیحدہ ہونا چاہا تو انہوں نے کہا مجھے نصیحت کیجئے، حضرتِ خضر علیہ السلام نے کہا اے موسیٰ! خود کو جھگڑوں سے بچایئے،

www.muftiakhtarrazakhan.com

ضرورت کے بغیر قدم نہ اٹھا، تعجب کے بغیر مت ہنس، گناہگاروں کو ان کی خطاؤں کے سبب شرمندہ نہ کر اور اپنی طرف سے رب کے حضور روتا رہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ ہنسنا دل کو موت سے ہمکنار کر دیتا ہے
مزید ارشاد فرمایا کہ جو شخص جوانی میں ہنستا ہے، بڑھاپے میں روتا ہے، جو مالداری میں ہنستا ہے، فقر میں روتا ہے اور جو زندگی میں ہنستا ہے، موت کے وقت روتا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے کہ قرآن پڑھو اور روؤ، اگر رونا نہ آئے تو رونے والے شخص جیسا چہرہ بناؤ۔ جنابِ حسن رضی اللہ عنہ اس فرمانِ الٰہی:

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا پس چاہئے کہ تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ دنیا میں کم ہنسو ورنہ آخرت میں بہت رونا پڑے گا اور یہ تمہارے اعمال کی جزا ہو گی۔ مزید فرمایا کہ مجھے اس ہنسنے والے پر تعجب ہوتا ہے جس کے پیچھے جہنم ہے، اور اس مسرور و شاداں پر تعجب ہوتا ہے جس کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے۔

آپ کا ایک ایسے جوان کے قریب سے گذر ہوا جو ہنس رہا تھا۔ آپ نے پوچھا اے بیٹے! کیا تو نے پل صراط کو عبور کر لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا، تو کیا تجھے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تو جنت میں جائے گا؟ آپ نے پھر پوچھا، وہ جوان نہ بولا۔ آپ نے فرمایا پھر کس لئے ہنس رہے ہو؟ اس کے بعد اس جوان کو کبھی بھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ جو ہنستے ہوئے گناہ کرتا ہے وہ روتے ہوئے جہنم میں جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے رونے والوں کی تعریف کی ہے چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:۔

وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ۔ اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں۔

جنابِ اوزاعی رضی اللہ عنہ اس آیت:۔

مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ کیا ہے اس کتاب کو نہیں چھوڑتی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ　　چھوٹی بات اور نہ بڑی بات مگر
اَحْصٰهَا ۔　　اس کو گن لیا ہے۔

کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ چھوٹی بات سے مراد تبسم اور بڑی بات سے مراد قہقہہ لگانا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہونگی مگر تین آنکھیں نہیں روئیں گی، جو خوفِ خدا سے روئی، جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بند ہو گئی اور جو راہِ خدا میں بیدار ہوئی۔ کہا گیا ہے کہ تین چیزیں دل کو سخت کرتی ہیں، بغیر کسی تعجب کے ہنسنا، بھوک کے بغیر کھانا اور بغیر کسی ضرورت کے باتیں کرنا۔

لباس

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تہ بند، چادر، قمیص یا جبہ وغیرہ سے جو کپڑا بھی میسر آجاتا، پہن لیتے تھے اور آپ کو سبز لباس پسند تھا لیکن اکثر اوقات آپ سفید لباس زیبِ تن فرمایا کرتے تھے اور فرماتے یہی لباس اپنے زندوں کو پہناؤ اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریشمی قبا تھی۔ آپ کے جسمِ اطہر پر اس کا سبز رنگ بہت بھلا لگتا تھا۔ آپ کے تمام کپڑے ٹخنوں کے اوپر ہوتے تھے اور آپ کا تہبند ان سے اوپر نصف ساق (پنڈلی) تک ہوتا تھا۔

آپ کے پاس ایک سیاہ کمبل تھا جو آپ نے کسی کو بخش دیا، حضرتِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، سیاہ کملی کا کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا وہ میں نے پہنا دی، حضرتِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بولیں یا رسول اللہ! میں نے آپ کے سفید جسم پر اس کالے کمبل سے زیادہ حسین چیز نہیں دیکھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لباس کو داہنی طرف سے پہننا شروع فرماتے اور پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ　　حمد ہے اس اللہ کو جس نے مجھے
مَآ اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ　　لباس دیا جس سے میں اپنا جسم
وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ ۔　　ڈھانپتا ہوں اور لوگوں میں زینت
　　کے ساتھ جاتا ہوں۔

آپ اپنا لباس ہمیشہ بائیں طرف سے اتارتے تھے، جب نیا کپڑا زیبِ تن فرماتے تو پرانا کپڑا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کسی مسکین کو دے دیتے اور فرماتے، جو کسی مسلمان کو اپنا پرانا کپڑا رضائے الٰہی کے حصول کے لئے پہناتا ہے وہ اپنے اس عمل کی بدولت زندگی اور موت دونوں میں اللہ تعالیٰ کی امان، پناہ اور رحمت میں ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جبہ مبارک تھا، آپ جہاں آرام فرماتے اسے پیچھے دو تہوں میں بچھا دیتے، آپ چٹائی پر آرام فرمایا کرتے تھے، چٹائی کے بغیر اور کوئی چیز آپ کے جسم طہر اقدس کے نیچے نہیں ہوتی تھی۔

باب ۸۷

قرآن، علم اور علماء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے قرآنِ مجید کی تلاوت کی، پھر یہ سمجھا کہ کسی کو اس سے بھی عمدہ چیز دی گئی ہے تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کو معمولی سمجھا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس قرآنِ مجید سے زیادہ مرتبہ والا کوئی شفیع نہیں ہے، ایک اور فرمان ہے کہ میری امت کی بہترین عبادت قرآنِ مجید کی تلاوت ہے، ایک اور ارشاد ہے کہ تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جو قرآنِ مجید پڑھے اور پڑھائے' مزید فرمایا کہ دلوں کو زنگ اس طرح لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو، عرض کیا گیا اس کی چمک دمک پھر کیسے لوٹتی ہے؟ آپ نے فرمایا تلاوتِ قرآن اور موت کو یاد کرنے سے۔

جناب فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قرآنِ کریم کا علم رکھنے والا اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہے لہٰذا اس کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ لہو و لعب میں مشغول لوگوں کے ساتھ مل کر لہو و لعب میں مشغول ہو جائے، بھولنے والے کے ساتھ بھولے نہیں اور بیہودہ لوگوں کے ساتھ مل کر بیہودگی نہ کرے کیونکہ یہ قرآنِ مجید کی تعظیم کے خلاف ہے، آپ نے مزید فرمایا جو صبح کرتے ہی سورہ حشر کی آخری آیات کی تلاوت کرتا ہے، اگر وہ اسی دن مر جائے تو اسے شہداء میں لکھا جاتا ہے اور اس پر شہیدوں کی مہر لگائی جاتی ہے اور جو شخص ان کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

رات کی ابتداء میں تلاوت کرتا ہے اور اگر وہ اسی رات میں مر جائے تو اس پر شہیدوں کی مہر لگائی جاتی ہے۔

علم اور علماء کی فضیلت

اس سلسلہ میں بہت ہی کثرت سے احادیث وارد ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ جس شخص سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے اور اسے راہِ راست کی ہدایت فرماتا ہے۔ نیز ارشادِ گرامی ہے کہ علماء، انبیاءِ کرام علیہم السلام کے وارث ہیں اور یہ بدیہی بات ہے کہ انبیاءِ کرام سے بڑھ کر کسی کا رتبہ نہیں اور انبیاءِ کرام کے وارثوں سے بڑھ کر کسی وارث کا مرتبہ نہیں ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ سب لوگوں سے افضل وہ مومن عالم ہے کہ جب اس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ نفع دے اور جب اس سے بے نیازی برتی جائے تو وہ بھی بے نیاز ہو جائے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ مرتبۂ نبوت سے سب سے زیادہ قریب عالم اور مجاہد ہیں، علماء اس لئے کہ انہوں نے رسولوں کے پیغامات لوگوں تک اور مجاہد اس لئے کہ انہوں نے انبیاءِ کرام کے احکامات کو بزورِ شمشیر پورا کیا اور ان احکامات کی پیروی کی، مزید ارشاد ہے کہ پورے قبیلہ کی موت ایک عالم کی موت سے آسان ہے۔ اور فرمایا کہ قیامت کے دن علماء کی سیاہی کی دوائیں شہداء کے خون کے برابر تولی جائیں گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ عالم علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے، مزید فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت دو چیزوں میں ہے، علم کا چھوڑ دینا اور مال کا جمع کرنا۔ ایک اور ارشاد ہے کہ عالم بن یا متعلم، یا علمی گفتگو سننے والا یا علم سے محبت کرنے والا بن اور پانچواں یعنی علم سے بغض رکھنے والا نہ بن کہ ہلاک ہو جائیگا۔ اور فرمایا کہ تکبر علم کے لئے بہت بڑی مصیبت ہے۔

حکماء کا قول ہے کہ سرداری کے حصول کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ توفیق اور رعیت داری کے اوصاف کھو دیتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمانِ الٰہی ہے :-

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ۔ | البتہ میں اپنی نشانیوں سے ایسے لوگوں کو پھیر دونگا جو دنیا میں تکبر کرتے ہیں۔

حضرتِ شافعی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن کا علم سیکھا اس کی قیمت بڑھ گئی، جس نے علمِ فقہ سیکھا اس کی قدر بڑھ گئی، جس نے حدیث سیکھی اس کی دلیل قوی ہوئی، جس نے حساب سیکھا اس کی عقل پختہ ہوئی، جس نے نادر باتیں سیکھیں اس کی طبیعت نرم ہوئی اور جس شخص نے اپنی عزت نہیں کی اسے علم نے کوئی فائدہ نہ دیا۔

حضرتِ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ جو شخص علماء کی محفل میں اکثر حاضر ہوتا ہے اس کی زبان کی رکاوٹ دور ہوتی ہے، ذہن کی الجھنیں کھل جاتی ہیں اور جو کچھ وہ حاصل کرتا ہے اس کے لئے باعثِ مسرت ہوتا ہے، اس کا علم اس کے لئے ایک ولایت ہے اور فائدہ مند ہوتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کو رد کر دیتا ہے، علم کو اس سے دور کر دیتا ہے، ایک اور ارشاد میں ہے کہ جہالت سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں ہے۔

باب ۸۸

فضیلتِ زکوٰۃ و صلوٰۃ

یہ بات سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ کو اسلام کی بنیادوں میں سے شمار کیا ہے اور اس کا ذکر نماز کے ذکر کے ساتھ ہے، نماز جو کہ اسلام کا بلند ترین شعار ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے :-

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۔ | اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمانِ نبوی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ کی وحدانیت، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا (الی آخر الحدیث) اور اللہ تعالیٰ نے ان دو میں تقصیر کرنے والوں کی وعیدِ شدید کی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ۔ — پس ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔

اس بارے میں پہلے ہی مکمل بحث گذر چکی ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا ہے :-

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ — اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے پس انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیجئے۔

اس آیتِ کریمہ میں راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مراد زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔

صدقہ کسے دیا جائے؟

صدقہ دیتے وقت ایسے نیک افراد فقراء تلاش کئے جائیں جو دنیا سے ترکِ تعلق کر چکے ہوں اور آخرت سے لو لگائے ہوئے ہوں کیونکہ ایسے فقراء کو صدقہ دینا مال کو بڑھانا ہے فرمانِ نبوی ہے کہ پرہیزگار کا کھانا کھاؤ اور پرہیزگار کو کھانا کھلاؤ، آپ نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ پرہیزگار اس طعام سے پرہیزگاری میں بڑھے گا لہٰذا تو بھی اس اعانت کی وجہ سے اس کی عبادت و ریاضت میں شریک گنا جائیگا۔

ایک عالم کا قول ہے کہ صدقہ دیتے وقت صوفی فقراء کو ترجیح دے، کسی نے اس عالم سے کہا کہ اگر آپ تمام فقراء کا کہتے تو بہتر ہوتا، عالم نے کہا نہیں، یہ صوفی فقیر ایک ایسا گروہ ہیں جن کی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف مبذول رہتی ہے، جب ان میں سے کسی کو فاقہ سے واسطہ پڑتا ہے تو ان کی ہمتیں پراگندہ ہو جاتی ہیں مجھے ان میں سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کسی ایک فقیر کی توجہ فاقہ سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف کر دینا ان ہزار فقیروں کو دینے سے زیادہ پسند ہے جن کی دلچسپیوں کا مرکز دنیا ہے۔ کسی نے حضرتِ جنید رضی اللہ عنہ کو یہ بات سنائی تو انہوں نے اسے بہت پسند فرمایا اور کہا کہ یہ شخص اللہ کے اولیاء میں سے ایک ولی ہے۔ میں نے کافی مدت سے اس جیسی بہترین بات نہیں سنی تھی۔ کچھ مدت کے بعد حضرتِ جنید سے عرض کی گئی کہ اس شخص کا حال دگرگوں ہو گیا ہے اور وہ دکان چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جنابِ جنید نے اس شخص کی طرف کچھ مال بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اسے اپنے مصرف میں لاؤ اور دکان نہ چھوڑو کیونکہ تم جیسے لوگوں کو تجارت نقصان نہیں دیتی، یہ آدمی جس کا تذکرہ ہوا ہے، دکاندار تھا اور فقراء اس سے جو کچھ خریدتے تھے وہ ان سے ان چیزوں کی قیمت نہیں لیتا تھا۔

حضرتِ ابن المبارک اپنے عطیات صرف علماء کو دیتے

حضرتِ ابن المبارک رضی اللہ عنہ اپنے عطایا کو علماء کے لئے خاص کرتے تھے، کسی نے کہا آپ اپنی خیرات و صدقات اگر عام کر دیتے تو بہتر ہوتا، انہوں نے کہا میں نبوت کے مرتبہ کے بعد علماء کے مرتبہ سے افضل کوئی مرتبہ نہیں جانتا، اگر ان میں سے کسی کا دل اپنی ضرورتوں کی طرف متوجہ ہو جائے تو ان کے علمی مشغلے میں خلل پڑ جاتا ہے، پھر وہ تعلیم و تعلم پر کما حقہ توجہ نہیں دے سکیں گے لہٰذا ان کے لئے حصولِ علم کی راہوں کو آسان کرنا افضل و اعلیٰ ہے۔

اپنے صدقات میں مصیبت زدہ لوگوں، خصوصاً عزیز و اقارب کو ترجیح دینی چاہئے کیونکہ یہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے اور صلہ رحمی کا اجر بے انتہا ہے جیسا کہ صلہ رحمی کے باب میں اس کے فضائل مذکور ہوئے ہیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ انسان خفیہ طریقے پر صدقات دے تاکہ ریا کی نحوست سے پاک رہے اور لوگوں کے سامنے لینے والا رسوائی سے بچے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ خفیہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے، اور اس حدیث شریف میں جس میں ان سات آدمیوں کا ذکر ہے جنہیں اللہ تعالیٰ روزِ حشر اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیگا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جبکہ عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ یہ بھی ارشاد ہے کہ وہ آدمی جس نے خفیہ صدقہ دیا یہاں تک کہ اس کا بایاں ہاتھ یہ نہیں جانتا کہ دائیں نے کیا دیا ہے،

ہاں اگر صدقہ کے اظہار میں یہ فائدہ ہو کہ اور لوگ بھی صدقہ دیں گے تو اس کے اظہار میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ ریا اور احسان جتانے کا اس میں دخل نہ ہو جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے:۔

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی۔ اپنے صدقات کو احسان اور ریا سے باطل نہ کرو۔

صدقہ دے کر احسان جتانا بہت بڑی مصیبت ہے، اسی لئے صدقہ کے خفیہ رکھنے کو ترجیح دی گئی ہے اور اپنی نیکی کو بھول جانے کا کہا گیا ہے جیسا کہ اس شخص کے لئے شکر اور نیک جذبات کے اظہار کو ضروری قرار دیا گیا ہے جس پر کسی نے احسان اور نیکی کی ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ۔ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

يَدُ الْمَعْرُوْفِ غُنْمٌ حَيْثُ كَانَتْ تَحَمَّلَهَا كَفُوْرٌ اَوْ شَكُوْرٌ
فَفِيْ شُكْرِ الشَّكُوْرِ لَهَا جَزَاءٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَا كَفَرَ الْكَفُوْرُ

۱۔ نیکی اور صدقات کا ہاتھ جہاں بھی ہو غنیمت ہے خواہ اسے بندۂ شاکر اٹھاتا ہے یا کفرانِ نعمت والا اٹھاتا ہے۔

۲۔ شکر گذار کے شکر میں اس کے لئے جزاء ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں کافر کے کفر کا بدلہ ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۸۹

حقوقِ اولاد و والدین

یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ جہاں عزیز و اقارب کے حقوق کی تاکید کی گئی ہے وہاں ذوی الارحام کو خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا یہاں تک کہ وہ باپ کو غلام پائے اور پھر اسے خرید کر آزاد کر دے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ والدین سے نیکی، نماز، روزہ، صدقہ، حج، عمرہ اور راہِ خدا میں جہاد کرنے سے افضل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے والدین اس سے راضی ہوں اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جو اسی حالت میں شام کرتا ہے اس کے لئے بھی اسی طرح کے دو دروازے کھول دئے جاتے ہیں، اگر والدین میں سے ایک زندہ ہو تو ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اگرچہ والدین زیادتی کریں، اگرچہ وہ زیادتی کریں، اگرچہ وہ زیادتی کریں، اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے والدین اس پر ناراض ہوں تو اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور جو شام اسی حالت میں کرتا ہے اس کے لئے بھی جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں، اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اگرچہ وہ زیادتی کریں، اگرچہ وہ زیادتی کریں، اگرچہ وہ زیادتی کریں۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جنت کی خوشبو پانچسو سال کے سفر کی دوری سے پائی جاتی ہے مگر والدین کا نافرمان اور قطعِ رحمی کرنے والا اس خوشبو کو نہیں پائے گا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اپنے ماں، باپ، بہن اور بھائی سے احسان کر پھر قریبی پس قریبی (شخص اس کا مستحق) ہے۔

مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ! جس نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

والدین کی فرمانبرداری کی اور میری نافرمانی کی، میں نے اسے نیکوں میں لکھا ہے اور جو والدین کی نافرمانی کرتا ہے مگر میرا فرمانبردار ہوتا ہے میں نے اسے نافرمانوں میں لکھ دیا ہے۔

روایت ہے کہ جب حضرتِ یعقوب علیہ السلام، حضرتِ یوسف علیہ السلام کے ہاں تشریف لائے تو وہ ان کے استقبال کے لئے کھڑے نہ ہوئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ یوسف علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ کیا تم اپنے والد کے لئے کھڑے ہونے کو بہت بڑی بات سمجھتے ہو؟ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں تمہارے صلب میں سے نبی پیدا نہیں کرونگا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جب کوئی شخص اپنے مسلمان والدین کی طرف سے صدقہ کرتا ہے تو اس کے والدین کو اس کا اجر ملتا ہے اور ان کے اجر میں کمی کئے بغیر اس آدمی کو بھی ان کے برابر اجر ملتا ہے۔

حضرتِ مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ بنو سلمہ کے ایک آدمی نے آکر عرض کی یارسول اللہ! کوئی ایسی نیکی ہے جو میں اپنے والدین کے لئے ان کی وفات کے بعد کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں ان کے لئے دعا کرو، بخشش طلب کرو، ان کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرو، ان کے دوستوں کی عزت کرو اور ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو۔

فرمانِ نبوی ہے، سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں سے حسنِ سلوک کرے۔ مزید ارشاد ہوا کہ بیٹے کا ماں سے نیکی کرنا دو چند اجر رکھتا ہے۔ ایک اور ارشاد ہے کہ ماں کی دعا جلد قبول ہوتی ہے، پوچھا گیا یارسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس لئے کہ ماں، باپ سے زیادہ مہربان ہوتی ہے اور رحم کی دعا کبھی ضائع نہیں ہوتی۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں کس سے نیکی کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے والدین سے نیکی کر، اس نے عرض کی یارسول اللہ! میرے والدین نہیں ہیں، آپ نے فرمایا اپنی اولاد سے نیکی کر کیونکہ جس طرح والدین کا تجھ پر حق ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسی طرح اولاد کا بھی تجھ پر حق ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس باپ پر رحم فرمائے جس نے اپنے بیٹے سے نیکی میں تعاون کیا (اسے نیک عمل پر ابھارا) اور عملِ بد کی صورت میں ادائیگی حقوق کا بار اس پر نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اولاد کو عطیات میں برابر کا شریک کرو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تیرے لئے تیرا بیٹا گلِ نازبو ہے، سات برس تک وہ تیرا خادم ہے، اس کی خوشبو سونگھ، پھر وہ تیرا شریک ہے یا تیرا دشمن ہے۔

بچے کا عقیقہ ساتویں روز کیا چاہیئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے، اس کا نام رکھا جائے اور اس کے بال وغیرہ دور کئے جائیں اور جب وہ چھ سال کا ہو تو باپ اسے ادب سکھائے، جب وہ نو سال کا ہو تو اس کا بچھونا علیحدہ کر دے، جب تیرہ برس کا ہو تو اسے نماز کے لئے مارے اور جب وہ سولہ سال کا ہو تو باپ اس کی شادی کر دے، پھر آپ نے حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں نے تجھے ادب سکھایا، تعلیم دی اور تیری شادی کر دی، میں دنیا کے فتنے اور آخرت کے عذاب سے تیرے لئے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ باپ پر اولاد کا یہ حق ہے کہ وہ انہیں بہترین ادب سکھائے اور ان کے عمدہ نام رکھے، ایک اور فرمان ہے کہ لڑکا اور لڑکی عقیقہ سے گروی ہے، ساتویں دن ان کے لئے کوئی جانور ذبح کیا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے،

جناب قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک آدمی نے حضرتِ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنے کسی لڑکے کی شکایت کی، آپ نے فرمایا کیا تم نے اس پر بددعا کی ہے؟ اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا تو نے اسے برباد کر دیا ہے، اولاد کے ساتھ نیک سلوک اور نرمی کرنی چاہئے۔

جناب اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نواسہ حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کو چومتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں مگر میں نے کبھی کسی کو نہیں چوما، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اسامہ کا منہ دھو ڈالو، میں نے کراہت سے اس کا منہ دھونا شروع کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور اسامہ کو پکڑ کر ان کا منہ دھویا پھر اسے چوما۔

حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ (کم سنی میں) لڑکھڑاتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے، آپ نے منبر سے اتر کر انہیں اٹھایا اور یہ آیۂ مبارکہ تلاوت فرمائی :-

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۔ سوائے اس کے نہیں کہ تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں۔

حضرتِ عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ سجدہ کی حالت میں آپ کی گردن پر سوار ہو گئے، آپ نے سجدہ طویل کر دیا، لوگوں نے سمجھا شاید کوئی بات ہو گئی ہے، جب آپ نے نماز پوری کر لی تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے بہت طویل سجدہ کیا، یہاں تک کہ ہم سمجھے کوئی بات واقع ہو گئی ہے، آپ نے فرمایا میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تو میں نے جلدی کرنا مناسب نہ سمجھا تاکہ وہ اپنی خوشی (حاجت) پوری کر لے۔

اس حدیث میں کئی فوائد ہیں، ایک یہ کہ جب تک آدمی سجدے میں رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل رہتا ہے۔ اس حدیث سے اولاد سے نرمی اور بھلائی اور امت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی تعلیم، سب باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو ہے۔

حضرتِ امیر معٰویہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے یزید نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے جناب احنف بن قیس کو بلانے کے لئے بھیجا، جب وہ آ گئے تو میرے باپ نے کہا اے ابوبحر! اولاد کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین یہ ہمارے دلوں کے پھل اور پشت کے ستون ہیں، ہم ان کے لئے خوار زمین اور سایہ دار آسمان ہیں ہم انہی کے سبب ہر بلند چیز تک پہنچتے ہیں، اگر یہ کچھ مانگیں تو انہیں دیجئے اور اگر یہ ناراض ہوں تو انہیں راضی کیجئے۔

ان پر اتنے ثقیل نہ ہوں کہ یہ آپ کی زندگی کو ناپسند کرنے لگیں اور آپ کی موت کی آرزو کرنے لگیں، آپ کے قرب کو برا سمجھنے لگیں، حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا بخدا اے احنف! جب تم آئے ہو تو میں یزید پر غم و غصہ سے بھرا بیٹھا تھا چنانچہ جب احنف چلے گئے تو حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہ یزید سے راضی ہو گئے اور یزید کو دو ہزار درہم اور دو سو کپڑے بھیجے، یزید نے ان میں سے ایک ہزار درہم اور ایک سو کپڑے جناب احنف کے ہاں بھیج دیئے، گویا اس نے انہیں آدھا آدھا تقسیم کر لیا۔

باب۹۰

حقوقِ ہمسایہ اور مساکین پر احسان

ہمسائیگی اخوتِ اسلامی سے زیادہ کچھ حقوق کی بھی متقضی ہے لہٰذا ہر مسلمان ہمسایہ کے اخوتِ اسلامی کے سلوک کے علاوہ بھی کچھ حقوق ہوں گے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہمسائے تین ہیں، ایک ہمسایہ کا ایک حق، دوسرے کے دو حق اور تیسرے کے تین حقوق ہیں، جس ہمسایہ کے تین حقوق ہیں وہ رشتہ دار مسلمان ہمسایہ ہے اس کا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہمسائیگی کا حق، اسلام کا حق اور رشتہ داری کا حق ہے، جس ہمسایہ کے دو حق ہیں وہ مسلمان ہمسایہ ہے اس کے لئے ہمسائیگی کا حق اور اسلام کا حق ہے اور جس ہمسایہ کا ایک حق ہے وہ مشرک ہمسایہ ہے، غور کیجئے کہ اسلام نے مشرک ہمسایہ کا بھی حق ہمسائیگی رکھا ہے۔

فرمانِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اپنے ہمسائیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تب تو مسلمان ہوگا، اور فرمایا کہ جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایہ کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ عنقریب ہمسایہ کو بھی وارث بنا دیا جائے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کی عزت کرے۔ مزید فرمایا کہ بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا ہمسایہ اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہو، ایک اور فرمان ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جھگڑا کرنے والے دو ہمسائے ہوں گے۔ اور ارشاد فرمایا کہ جب تو نے ہمسایہ کے کتے کو مارا تو گویا تو نے ہمسایہ کو تکلیف دی۔

مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے آکر کہا میرا ایک ہمسایہ ہے جو مجھے تکلیف دیتا ہے، گالیاں دیتا ہے اور تنگ کرتا ہے، آپ نے یہ سن کر فرمایا جاؤ اگر وہ تمہارے متعلق اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو تم اس کے بارے میں اللہ کی اطاعت کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یارسول اللہ! فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے، رات کو عبادت کرتی ہے مگر اپنے ہمسائیوں کو دکھ دیتی ہے، آپ نے یہ سن کر فرمایا وہ جہنم میں جائے گی۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہمسایہ کا شکوہ کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا صبر کر، تیسری یا چوتھی بار آپ نے فرمایا اپنا سامان راستہ میں پھینک دے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے جب اس کے سامان کو باہر راستہ پر پڑا دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا مجھے ہمسایہ ستاتا ہے، لوگ وہاں سے گزرتے رہے، پوچھتے رہے اور کہتے رہے اللہ تعالیٰ اس ہمسایہ پر لعنت کرے، جب اس ہمسایہ نے یہ بات سنی تو آیا اسے کہا اپنا سامان واپس لے آؤ، بخدا میں پھر کبھی تکلیف نہیں دونگا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

زہری نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہمسایہ کی شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اعلان کردو کہ ساتھ کے چالیس گھر ہمسائیگی میں داخل ہیں۔ زہری نے چالیس ادھر اور چالیس ادھر، اور چاروں سمتوں کی طرف اشارہ کیا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ عورت، گھر اور گھوڑے میں برکت اور نحوست ہے، عورت کی برکت تھوڑا مہر، آسان نکاح اور اس کا حسنِ خلق والا ہونا ہے، اس کی نحوست بھاری مہر مشکل نکاح اور بد خلقی ہے۔ گھر کی برکت اس کا کھلا ہونا اور اس کے ہمسائیوں کا اچھا ہونا ہے، اس کی نحوست، اس کا تنگ ہونا اور اس کے ہمسائیوں کا برا ہونا ہے گھوڑے کی برکت اس کی فرمانبرداری اور اچھی عادتیں ہیں اور اس کی نحوست اس کی بری عادتیں اور سوار نہ ہونے دینا ہے۔

ہمسائے کے حقوق

ہمسایہ کا حق صرف یہ نہیں کہ آپ اس سے اپنی تکلیفیں دور کریں بلکہ ایسی چیزیں بھی اس سے دور کرنی چاہئیں کہ جن سے اسے دکھ پہنچنے کا احتمال ہو، ہمسایہ سے دکھ دور کرنا، اسے دکھ دینے والی چیزوں سے دور رکھنے کے علاوہ کچھ اور بھی حقوق ہیں، اس سے نرمی اور حسنِ سلوک سے پیش آئے، اس سے نیکی اور بھلائی کرتا رہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ قیامت کے دن فقیر ہمسایہ مالدار ہمسائے کو پکڑ کر اللہ سے کہے گا اے اللہ! اس سے پوچھ، اس نے اپنے عطایا مجھ سے کیوں روکے تھے اور اپنا دروازہ مجھ پر کیوں بند کیا تھا؟

ابن المقفع رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ تمہارا ہمسایہ سواری کے قرض کی وجہ سے اپنا گھر بیچ رہا ہے، ابن المقفع اس شخص کی دیوار کے سایہ میں بیٹھتا تھا، اس نے یہ سنکر کہا کہ اگر اس نے تنگدستی کی وجہ سے اپنا گھر بیچ دیا تو گویا میں نے اس کی دیوار کے سایہ کی عزت نہیں کی چنانچہ اس کے پاس رقم بھیجی اور کہلا بھیجا گھر کو نہ بیچو۔

کسی شخص نے گھر میں چوہوں کی کثرت کی شکایت کی تو سننے والے نے کہا کہ تم ایک بلی رکھ لو، تو اس شخص نے جواب میں کہا مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ چوہے بلی کی آواز

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سکر ہمسائیوں کے گھروں میں بھاگ جائیں گے تو گویا میں ایسا آدمی بن جاؤں گا جو خود تو ایک تکلیف کو پسند نہیں کرتا مگر دوسروں کو وہی دکھ پہنچانا چاہتا ہے۔

ہمسایہ کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اسے دیکھتے ہی سلام کرے، اس سے طویل گفتگو نہ کرے، اس سے اکثر مانگتا نہ رہے، مرض میں اس کی عیادت کرے، مصیبت میں اسے تسلی دے، اگر آپ کے یہاں موت ہو جائے تو اس کے ساتھ رہے، خوشی میں اسے مبارکباد کہے اور اس کی خوشی میں برابر کا شریک رہے، اس کی غلطیوں سے درگزر کرے، چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، اپنے گھر کی دیوار پر شہتیر وغیرہ رکھنے سے نہ روکے، اس کے پرنالے میں پانی نہ انڈیلے، اس کے گھر کے صحن میں مٹی نہ پھینکے، اس کے گھر کے راستہ کو تنگ نہ کرے، وہ گھر کی طرف جو کچھ لے کر جا رہا ہو اسے نہ گھورے، اس کے عیوب کی پردہ پوشی کرے، جب اسے کوئی مصیبت لاحق ہو تو اس کی مدد کرے، اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر کی دیکھ بھال سے غافل نہ ہو، اس کی غیبت نہ سنے، اسکی عزت سے آنکھ بند کرے، اس کی لونڈی کو اکثر نہ دیکھتا رہے، اس کی اولاد سے نرمی سے گفتگو کرے، جن دینی اور دنیاوی امور سے وہ ناواقف ہو ان میں اس کی رہنمائی کرے۔ یہ وہ حقوق ہیں جو عام و خاص ہر مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو ہمسایہ کا کیا حق ہے؟ جب وہ تجھ سے مدد طلب کرے اس کی مدد کر، اگر وہ تیری امداد کا طالب ہو اس کی امداد کر، اگر وہ تجھ سے قرض مانگے تو اسے قرض دے، اگر وہ مفلس ہو جائے تو اس کی حاجت روائی کر، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کر، اگر مر جائے تو اس کا جنازہ اٹھا، اگر اسے خوشی حاصل ہو تو مبارکباد کہہ، اگر اسے مصیبت پیش آئے تو اسے صبر کی تلقین کر، اس کے مکان سے اپنا مکان اونچا نہ بنا تاکہ اس کی ہوا نہ رکے، اگر وہ اجازت دے دے تو کوئی حرج نہیں، اسے تکلیف نہ دے، جب میوے خرید کر لائے تو اس کے گھر بطور تحفہ بھیج ورنہ خفیہ لیکر آ۔ میوے اپنی اولاد کے ہاتھ میں دیکر باہر نہ بھیج تاکہ اس کے بچے ناراض نہ ہوں، ہانڈی کی خوشبو سے اپنے ہمسایہ کو ایذا نہ دے مگر یہ کہ ایک چلو شوربا اسے بھی بھیج دے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پھر آپ نے فرمایا جانتے ہو ہمسایہ کا حق ہے؟ بخدا ہمسایہ کے حقوق کو کوئی پورا نہیں کر سکتا مگر جس پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کی ہو، اسی طرح عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باپ اور دادا سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جناب مجاہد رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا اور آپ کا غلام بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ آپ نے کہا اے غلام! جب بکری کی کھال اتارے تو سب سے پہلے ہمارے یہودی ہمسایہ کو گوشت دینا، آپ نے یہی بات متعدد بار کہی تو غلام نے کہا اب اور کتنی مرتبہ کہیں گے؟ تب آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں برابر ہمسایوں کے متعلق وصیت فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ہمسایوں کو وارث نہ بنا دیا جائے۔

جناب ہشام رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جناب حسن رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے کہ تم اپنی قربانی کا گوشت یہودی یا نصرانی ہمسایہ کو کھلاؤ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں زیادہ پانی ڈال دو، پھر اپنے ہمسایوں کے گھروں پر نگاہ دوڑاؤ اور انہیں چلو بھر شوربا بھیج دیا کرو۔

باب ۹۱

شرابی پر عذاب

اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں جو آیات نازل فرمائیں ان میں سے پہلی یہ ہے کہ

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔	آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں، فرما دیجئے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

(بظاہر) لوگوں کے واسطے فائدے ہیں۔

یہ آیت سنکر کچھ لوگوں نے شراب پینا چھوڑ دیا اور کچھ اسی طرح پیتے رہے یہاں تک کہ ایک آدمی شراب پی کر نماز پڑھنے لگا تو اس کی زبان سے نامناسب کلمات نکلے تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا	اے مومنو! نماز کے قریب مت جاؤ
الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى۔	اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو۔

پس یہ آیت سن کر جس نے شراب پی اس نے پی اور جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار شراب پی اور اونٹ کا اوجھا اٹھا کر حضرتِ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سر پہ مارا اور ان کا سر پھوڑ دیا، پھر بیٹھ کر بدر کے مقتولوں پر رونے لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی تو آپ نے غصہ کی حالت میں چادر گھسیٹتے ہوئے باہر قدم رنجہ فرمایا اور اپنے پاس جو چیز تھی اس سے انہیں مارا تب حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ	سوائے اس کے نہیں کہ شیطان
یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ	ارادہ کرتا ہے کہ تمہارے درمیان
وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ	شراب اور جوئے کی وجہ سے
الْمَیْسِرِ۔	بغض و عداوت ڈالے۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنکر کہا ہم رک گئے، ہم رک گئے۔

شراب کی حرمت میں متفق علیہ احادیث بھی ہیں چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ عادی شرابخور جنت میں نہیں جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتوں کی عبادت کی ممانعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے سب سے پہلے شراب پینے اور لوگوں پر لعنتیں بھیجنے سے روکا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو دنیا میں کسی نشہ آور چیز پر جمع ہوتے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہیں مگر اللہ تعالٰے انہیں جہنم میں جمع کرے گا اور وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنا شروع کریں گے ایک دوسرے کو کہے گا اے فلاں! اللہ تعالیٰ تجھے میری طرف سے بری جزا دے، تو نے ہی مجھے اس مقام تک پہنچایا ہے اور دوسرا اس سے اسی طرح کہے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شراب پی، اللہ تعالٰے اسے جہنمی سانپوں کا زہر پلائے گا جسے پینے سے پہلے ہی اس کے چہرے کا گوشت گل کر برتن میں گر جائیگا اور جب وہ اسے پئے گا تو اس کا گوشت اور کھال ادھڑ جائے گی جس سے جہنمی اذیت پائیں گے۔ شراب پینے والے، کشید کرنیوالے، نچوڑنے والے، اٹھانیوالے، جس کے لئے لائی گئی ہو اور اس کی قیمت کھانے والے، سب کے سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں، اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کا نماز، روزہ اور حج قبول نہیں کرتا تاآنکہ وہ توبہ نہ کریں، پس اگر وہ توبہ کئے بغیر مر گئے تو اللہ تعالٰے پر حق ہے کہ انہیں شراب کے ہر گھونٹ کے عوض جہنم کی پیپ پلائے۔ یاد رکھئے ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر شراب حرام ہے (خواہ وہ کسی قسم کی ہو)۔

ابن ابی الدنیا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ان کی نشہ میں دھت ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جو ہاتھ پر پیشاب کر رہا تھا اور وضو کرنے والے کی طرح پیشاب سے ہاتھ دھو رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّ الْمَاءَ طَہُوْرًا
حمد ہے اللہ تعالٰے کی جس نے اسلام کو نور بخشا اور پانی کو پاک فرمایا۔

عباس بن مرداس سے زمانۂ جاہلیت میں کہا گیا کہ تم شراب کیوں نہیں پیتے، اس سے تمہارے اندر تیزی بڑھ جائیگی، اس نے جواب دیا میں اپنے ہاتھوں سے جہالت کو پکڑ کر خود اپنے پیٹ میں داخل کرنے والا نہیں ہوں اور نہ ہی میں اس بات پر راضی ہوں کہ میں صبح اپنی قوم کے سردار ہونے کی حیثیت سے کروں اور شام ان میں بیوقوف کی صفت سے متصف ہو کر کروں۔

بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے فرمایا شراب سے بچو، تم سے پہلے لوگوں میں ایک عبادت گذار شخص تھا جو لوگوں سے علیحدہ رہتا تھا، ایک عورت نے اس کا پیچھا کیا اور اپنا ایک خادم بھیج کر اسے بلایا اور کہا کہ ہم تجھے گواہی کے لئے بلانے آئے ہیں چنانچہ عابد ان کے گھر میں داخل ہو گیا، وہ جونہی کسی دروازہ سے آگے بڑھتا وہ عورت اس دروازہ کو بند کر دیتی، یہاں تک کہ وہ عورت کے پاس پہنچا، وہ بدکردار عورت بیٹھی ہوئی تھی، اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک برتن تھا جس میں شراب رکھی ہوئی تھی۔ اس عورت نے کہا میں نے تجھے کسی گواہی کے لئے نہیں بلکہ اس لڑکے کے قتل اور اپنے ساتھ جماع کے لئے بلایا ہے، یا پھر شراب کا یہ پیالہ پی لے، اگر تو نے انکار کر دیا تو میں چلاؤں گی اور تجھے رسوا کروں گی،

جب اس عابد نے کوئی چارہ کار نہ دیکھا تو کہا اچھا مجھے شراب پلا دے، چنانچہ اس نے شراب کا پیالہ پلا دیا۔ عابد پیالہ پی کر بولا، اور دیجیے، یہاں تک کہ شراب سے بدمست ہو کر اس نے عورت سے زنا کیا اور اس لڑکے کو بھی قتل کر دیا، لہٰذا شراب سے بچو، پس بخدا ایمان اور دائمی شراب نوشی کسی شخص کے سینہ میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے البتہ ان میں سے ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے۔

قصہ ہاروت و ماروت

احمد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو فرشتوں نے کہا " اے رب تو زمین پر اس شخص کو اپنا خلیفہ بنا کر بھیج رہا ہے جو فساد کرے گا اور خون بہائے گا؟ اور ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں" (لہٰذا ہم اس منصب کے زیادہ مستحق ہیں)۔ رب جلیل نے فرمایا بیشک میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، انہوں نے عرض کی اے اللہ! ہم تیری بنی آدم سے زیادہ اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم میں سے دو فرشتے آئیں تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ کیسا عمل کرتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ ہاروت و ماروت حاضر ہیں۔ رب تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ تم زمین پہ جاؤ، اور اللہ تعالیٰ نے زہرہ ستارے کو ان کے سامنے حسین و جمیل عورت کے روپ میں بھیجا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ دونوں اس کے ہاں آئے اور اس سے زنا (؟) فت کا سوال کیا مگر اس نے انکار کر دیا اور کہا بخدا اس وقت تک نہیں جب تک تم دونوں یہ کلمۂ شرک نہ کہو، انہوں نے کہا بخدا ہم کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

چنانچہ وہ عورت ان کے پاس سے اٹھ کر چلی گئی اور جب واپس آئی تو وہ ایک بچہ اٹھائے ہوئے تھی۔ انہوں نے اس سے پھر وہی سوال کیا مگر اس نے کہا بخدا اس وقت تک نہیں جب تک تم دونوں اس بچے کو قتل نہ کرو۔ انہوں نے کہا بخدا ہم کبھی بھی اسے قتل نہیں کریں گے۔ پھر وہ شراب کا پیالہ لے کر لوٹی اور ان دونوں نے اسے دیکھ کر پھر وہی سوال دہرایا، عورت نے کہا بخدا اس وقت تک نہیں جب تک تم یہ شراب نہ پی لو،

چنانچہ انہوں نے شراب پی اور نشہ کی حالت میں اس سے جماع کیا اور بچے کو قتل کر دیا۔ جب ان کا نشہ اترا تو عورت نے کہا بخدا تم نے ایسا کوئی کام نہیں چھوڑا جس کے کرنے سے تم نے انکار کر دیا تھا، نشہ کی حالت میں تم سب کام کر گزرے۔

تب انہیں دنیاوی عذاب اور آخرت کے عذاب میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا اور انہوں نے دنیاوی عذاب کو پسند کر لیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری بیٹی بیمار ہو گئی تو میں نے پیالے میں نبیذ بنائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو وہ اُبل رہی تھی۔ آپ نے فرمایا ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میری بیٹی بیمار ہے، اس کی دوائی بنا رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کردہ اشیاء میں میری امت کے لئے شفا نہیں رکھی۔

ایک روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام فرما دیا تو اس میں جتنے بھی فوائد تھے، سب چھین لئے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۹۲

معراج شریف

بخاری نے قتادہ سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے، انہوں نے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معراج کی رات کا واقعہ سنایا اور فرمایا کہ میں حطیم کعبہ میں تھا اور یہ بھی فرمایا کہ میں مقام حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ یکایک میرے پاس ایک آنیوالا آیا اور اس نے کچھ کہا، میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا پھر اس جگہ اور اس جگہ کے درمیان چاک کیا گیا (راوی کہتا ہے میں نے جارود رضی اللہ عنہ سے پوچھا، وہ میرے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ اس جگہ اور اس جگہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا حلقوم سے ناف تک) پھر انہوں نے میرا دل نکالا اور میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا، اس کے بعد میرا دل دھویا گیا پھر اسے علم و ایمان سے لبریز کر کے واپس رکھ دیا گیا، پھر میرے پاس ایک سفید جانور لایا گیا جو خچر سے پست اور گدھے سے اونچا تھا (جارود نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں، وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا) میں اس پر سوار ہوا اور جبریل مجھے لیکر چلے یہاں تک کہ آسمانِ دنیا تک پہنچے، جبریل نے اس کا دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبریل، کہا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبریل نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل نے کہا ہاں، کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا مبارک ہو، پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں آدم علیہ السلام موجود تھے۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے اَب (باپ) آدم ہیں، انہیں سلام کیجئے لہٰذا میں نے سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو۔

پھر جبریل میرے ساتھ اوپر چڑھے یہاں تک دوسرے آسمان پر پہنچے اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جبریل نے دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا، کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، پوچھا گیا کیا وہ بلوائے گئے ہیں؟ جبریل بولے ہاں، کہا گیا ان کا آنا مبارک ہو اور دروازہ کھول دیا، جب میں وہاں پہنچا تو میں نے حضرتِ عیسٰی اور حضرتِ یحییٰ علیہما السلام کو وہاں پایا اور وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں، جبریل نے کہا کہ یہ یحییٰ اور عیسٰی علیہما السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید

پھر جبریل مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا، پوچھا گیا کون؟ کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل نے کہا ہاں، کہا گیا خوش آمدید، ان کا آنا بہت اچھا اور مبارک ہے اور دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو مجھے یوسف علیہ السلام ملے، جبریل نے کہا، یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو۔ پھر جبریل مجھے چوتھے آسمان پر لے گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا، پوچھا گیا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جبریل بولے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا ہاں، دربان نے کہا خوش آمدید، ان کا آنا بہت مبارک ہے اور دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو میں نے حضرتِ ادریس علیہ السلام کو دیکھا، جبریل نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو۔

پھر مجھے جبریل ساتھ لیکر اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے، انہوں نے دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبریل نے کہا ہاں، کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا مبارک ہو، جب میں وہاں پہنچا تو حضرتِ ہارون علیہ السلام ملے،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جبریل نے کہا یہ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو۔

پھر جبریل مجھے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ہم چھٹے آسمان پر پہنچے، انہوں نے دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل نے کہا ہاں، اس فرشتے نے کہا انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا مبارک ہے۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرتِ موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جبریل نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو، پھر ہم جب آگے بڑھے تو وہ روئے، ان سے کہا گیا آپ کیوں روتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان مبعوث کیا گیا ہے جس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں جائیں گے۔

پھر جبریل مجھے ساتویں آسمان پر چڑھا لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون؟ کہا جبریل، پوچھا گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا ہاں، کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو، ان کا آنا مبارک ہے۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرتِ ابراہیم علیہ السلام ملے، جبریل نے کہا یہ آپ کے والدِ گرامی ابراہیم ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید ہو۔

سدرۃ المنتہیٰ کی کیفیت

پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لیجایا گیا، اس کے پھل مقامِ ہجر کے مٹکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے، وہاں چار نہریں تھیں، دو ظاہر اور دو پوشیدہ، میں نے جبریل سے پوچھا یہ نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا جو دو پوشیدہ ہیں وہ جنت کی نہریں ہیں اور جو دو نہریں ظاہر ہیں وہ نیل اور فرات ہیں، پھر بیت المعمور میرے سامنے ظاہر کیا جس میں ستر ہزار فرشتے ہر روز داخل ہوتے ہیں۔ پھر مجھے ایک شراب (شربت) کا برتن، ایک دودھ کا اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ایک شہد کا برتن دیا گیا، میں نے دودھ کا انتخاب کر لیا، جبریل نے کہا یہی فطرت ہے، آپ اور آپ کی امت اس پر قائم رہیں گے، اس کے بعد مجھ پر ہر روز کی پچاس پچاس نمازیں فرض قرار دے دی گئیں۔

پھر جب میں واپس ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا ہر دن میں پچاس نمازوں کا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور میں نے بنی اسرائیل سے سخت برتاؤ کیا ہے لہٰذا اپنے رب کے پاس لوٹ جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کرائیے، چنانچہ میں لوٹا اور (دو باریوں میں) دس نمازیں معاف کر دی گئیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے پہلے کی طرح کہا، میں پھر لوٹ گیا اور پھر دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے پہلے کی طرح کہا، میں پھر لوٹ گیا اور پھر دس نمازیں معاف کر دی گئیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اسی طرح کہا میں پھر واپس لوٹ گیا اور مجھے ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا۔ میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا روزانہ پانچ نمازوں کا حکم ملا ہے، انہوں نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکے گی، میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل سے سخت برتاؤ کر چکا ہوں لہٰذا آپ پھر اپنے رب کے حضور جائیں اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کریں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے رب سے کئی بار درخواست کر چکا ہوں اب مجھے شرم آتی ہے لہٰذا اب میں راضی ہوں اور رب کے حکم کو تسلیم کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں آگے بڑھا تو کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ میں نے اپنا حکم جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۹۳

فضائلِ جمعہ

جمعہ کا دن ایک عظیم دن ہے، اللہ تعالٰی نے اس کے ساتھ اسلام کو عظمت دی اور یہ دن مسلمانوں کے لئے خاص کر دیا، فرمانِ الٰہی ہے:۔

اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ	جب جمعہ کے دن نماز کے لئے
مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا	پکارا جائے پس جلدی کرو اللہ کے
اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا	ذکر کی طرف اور خرید و فروخت
الْبَیْعَ۔	چھوڑ دو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی نے جمعہ کے وقت دنیاوی شغل حرام قرار دئے ہیں اور ہر وہ چیز جو جمعہ کے لئے رکاوٹ بنے ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تحقیق اللہ تعالٰی نے تم پر میرے اس دن اور اس مقام میں جمعہ کو فرض قرار دے دیا ہے۔ ایک اور ارشاد یہ ہے کہ جو شخص بغیر کسی عذر کے تین جمعہ کی نمازیں چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالٰی اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ "اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا"

ایک شخص حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس متعدد بار آتا رہا اور ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھتا رہا جو مر گیا اور نمازِ جمعہ اور جماعتوں میں شریک نہیں ہوتا تھا حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ جہنم میں ہے، وہ شخص پورا ایک مہینہ ہی یہ پوچھتا رہا اور آپ یہی کہتے رہے کہ وہ جہنم میں ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اہلِ کتاب کو جمعہ کا دن دیا گیا مگر انہوں نے اس میں اختلاف کیا لہذا یہ دن ان سے واپس لے لیا گیا، اللہ تعالٰی نے ہمیں اس کی ہدایت کی، اسے اس امت کے لئے مؤخر کیا اور ان کے لئے اسے عید کا دن بنایا لہذا یہ لوگ سب لوگوں سے سبقت لیجانے والے ہیں اور اہلِ کتاب ان کے تابع ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے، ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ تھا، انہوں نے کہا یہ جمعہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے آپ پر فرض کرتا ہے تاکہ یہ آپ کے اور آپ کے بعد آنیوالے لوگوں کے لئے عید ہو، میں نے پوچھا اس میں کیا یمن و برکت ہے؟ جبریل نے کہا اس میں ایک عمدہ ساعت ہے، جو شخص اس میں بھلائی کی دعا مانگتا ہے اگر وہ چیز اس شخص کے مقدر میں ہو تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے ورنہ اس سے بہتر چیز اس کے لئے ذخیرہ کر دیجاتی ہے یا کوئی شخص اس ساعت میں ایسی مصیبت سے پناہ مانگتا ہے جو اس کا مقدر ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے بھی بڑی مصیبت کو ٹال دیتا ہے اور وہ ہمارے نزدیک سب دنوں کا سردار ہے اور ہم آخرت میں ایک یوم مزید مانگتے ہیں، میں نے کہا وہ کیوں؟ جبریل نے عرض کی آپ کے رب نے جنت میں ایک ایسی وادی بنائی ہے جو سفید ہے اور مشک کی خوشبو سے لبریز ہے، جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ علیین سے کرسی پر نزولِ اجلال فرماتا ہے یہاں تک کہ سب اس کے دیدار سے مشرف ہوتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے عمدہ دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے، اسی دن وہ جنت سے زمین کی طرف اتارے گئے، اسی دن انکی توبہ قبول ہوئی، اسی دن ان کا وصال ہوا، اسی دن قیامت قائم ہوگی اور وہ اللہ کے نزدیک یومِ مزید ہے، آسمانی فرشتوں میں اس دن کا یہی نام ہے اور یہی جنت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا دن ہے۔

جمعہ کے دن جہنم سے آزادی نصیب ہوتی ہے

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جمعہ کے دن چھ لاکھ انسانوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو نے جمعہ کو سالم کر لیا تو گویا تمام دنوں کو سالم کر لیا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جہنم ہر روز ضحوۂ کبریٰ (نصف النہار) میں زوال سے پہلے بھڑکایا جاتا ہے یعنی سورج جب عین آسمان کے دل میں ہوتا ہے لہٰذا اس ساعت میں نماز مت پڑھو مگر جمعہ کے دن یہ قید نہیں ہے کیونکہ جمعہ سارے کا سارا نماز ہے اور اس دن جہنم نہیں بھڑکایا جاتا [1]

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب شہروں سے مکہ معظمہ کو فضیلت بخشی ہے، سب مہینوں میں رمضان کو فضیلت عطا کی ہے، سب دنوں میں جمعہ کے دن کو فضیلت دی ہے اور سب راتوں میں لیلۃ القدر کو فضیلت عطا فرمائی ہے۔

کہا گیا ہے کہ جمعہ کے دن حشرات الارض اور پرندے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس نیک دن میں سلام ہو، سلام ہو۔

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو فوت ہوا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب لکھتا ہے اور اسے قبر کے فتنہ سے بچا لیتا ہے۔

باب ۹۴

خاوند پر بیوی کے حقوق

بیویوں کے شوہروں پر بہت سے حقوق ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ان سے حسن سلوک سے پیش آئیں، ان کی عقل کی کمزوری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان سے مہربانی کا سلوک کریں اور ان کے دکھ درد کو دور کریں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حقوق کی عظمت میں فرمایا ہے :-

---

[1] شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے راویوں ابوالفضل اور ابوقتادہ کی ملاقات ثابت نہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وَ اِذْ اَخَذْنَ مِنْکُمْ مِیْثَاقًا غَلِیْظًا۔ اور لیا ہے انہوں نے تم سے قول مستحکم۔

اور مزید فرمایا کہ " اور کروٹ کے ساتھی پر" کہا گیا ہے کہ اس ساتھی سے مراد عورت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین باتوں کی اس وقت وصیت فرمائی جبکہ آپ کی زبانِ اقدس وصال شریف کے وقت لڑکھڑا رہی تھی اور کلامِ انور میں ہلکا پن پیدا ہو چلا تھا، آپ نے فرمایا نماز، نماز، اور وہ تمہارے ماتحت جن کے مالک ہوئے انہیں وہ تکلیف نہ دو جس کے برداشت کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتے، عورتوں کے متعلق اللہ تعالےٰ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، وہ تمہارے ہاتھوں میں قید ہیں، یعنی وہ ایسی قیدی ہیں جنہیں تم نے اللہ تعالیٰ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور اللہ کے کلام سے ان کی شرمگاہیں تم پر حلال کر دی گئی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کی بد خلقی پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اسے مصائب پر حضرتِ ایوب علیہ السلام کے صبر کے اجر کے برابر اجر دے گا اور جس عورت نے خاوند کی بد خلقی پر صبر کیا اللہ تعالےٰ اسے فرعون کی بیوی آسیہ کے ثواب کے مثل ثواب عطا فرمائے گا۔

بیوی سے حسنِ سلوک یہ نہیں کہ اس کی تکالیف کو دور کیا جائے بلکہ ہر ایسی چیز کو اس سے دور کرنا بھی شامل ہے جس سے تکلیف پہنچنے کا خدشہ ہو اور اس کے غصہ اور ناراضگی کے وقت علم کا مظاہرہ کرنا اور اس معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو مدِ نظر رکھنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواجِ مطہرات آپ کی بات کو (بتقاضائے قدرت (صورۃً) نہ بھی مانتیں اور ان میں سے کوئی ایک رات تک گفتگو نہ کیا کرتی تھی مگر آپ ان سے حسنِ سلوک ہی سے پیش آیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے آپ کی بات کو نہ مانا تو آپ نے فرمایا کہ اے زنڈی! تو میرے سامنے بڑھ کر بات کرتی ہے، انہوں نے عرض کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات انہیں دے لیا کرتیں، حالانکہ وہ آپ سے بہتر تھے، حضرتِ عمر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

رضی اللہ عنہ نے فرمایا حفصہ خائب وخاسر ہوئی اگر اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات رد کر دی پھر آپ نے حضرتِ حفصہ سے فرمایا ابن ابی قحافہ (حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ) کی بیٹی پر غیرت نہ کرنا کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ ہیں اور پھر آپ نے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو رد کرنے سے ڈرایا۔

مروی ہے کہ ان ازواجِ مطہرات میں سے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ اقدس پر ہاتھ رکھ کر آپ کو پیچھے ہٹایا، تو ان کی والدہ نے انہیں تہدید کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ماں کی باتیں سنکر فرمایا کہ ان سے درگذر کرو، یہ اس سے بھی زیادہ کچھ کیا کرتی ہیں۔

ایک بار حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کچھ بات ہو گئی یہاں تک کہ حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور انہیں فیصل بنایا گیا۔ جب انہوں نے بات سننا چاہی تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ عائشہ سے فرمایا تم بات کرو گی یا میں؟ حضرتِ عائشہ بولیں کہ بات آپ کی کریں مگر درست، یہ سنکر حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے منہ پر ایسا طمانچہ مارا کہ ان کے منہ سے خون جاری ہو گیا اور آپ نے کہا اے اپنی جان کی دشمن! کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناحق بات کہیں گے؟ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ تلاش کی اور آپ کی پشت مبارک کے پیچھے بیٹھ گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا تھا اور نہ ہی ہمارا یہ ارادہ تھا کہ ہم تم سے یہ بات چاہیں۔

ایک مرتبہ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کسی بات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خفا ہو گئیں اور کہا کہ کیا آپ وہی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ میں اللہ کا نبی ہوں؟ آپ یہ بات سنکر مسکرا دیئے اور حلم وکرم کی بنا پر یہ بات برداشت کر گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے کہ میں تمہاری ناراضگی اور خوشی پہچانتا ہوں۔ حضرتِ عائشہ نے عرض کی حضور! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا جب تم راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو ربِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم! حضرتِ عائشہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا، میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت تھی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرتِ عائشہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسا ابوزرعہ، ام زرعہ کے لئے تھے مگر میں تم کو طلاق نہیں دونگا اور آپ اپنی ازواجِ مطہرات سے یہ بھی فرماتے کہ مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف دو، بخدا اس کے سوا تم میں سے کسی کے بستر پر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں اور بچوں پر سب لوگوں سے زیادہ مہربان تھے۔

ہر انسان کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ خوش طبعی، مزاح اور بذلہ سنجی سے اپنی عورتوں سے ان کی تکالیف کو رفع کرے کیونکہ ان چیزوں سے عورتوں کے دل خوش ہوا کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات سے مزاح بھی فرمالیا کرتے تھے اور ان سے ان کی عقلوں کے مطابق اقوال وافعال فرمایا کرتے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوڑ میں مقابلہ کرتے، کبھی حضرتِ عائشہ آپ سے آگے نکل جاتیں اور کبھی آپ سبقت لے جاتے اور فرماتے کہ یہ اس دن کا بدلہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات سے سب سے زیادہ خوش طبعی فرمانے والے تھے۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حبشی اور دوسرے لوگوں کی آوازیں سنیں جو عاشورہ کے دن کھیل رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! کیا تم ان کا کھیل دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے ان کی طرف آدمی بھیجا، جب وہ آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور اپنا دستِ اقدس دروازہ پر رکھ دیا اور ہاتھ لمبا کر لیا، میں نے اپنی ٹھوڑی آپ کے ہاتھ پر

www.muftiakhtarrazakhan.com

جاری، وہ لوگ کھیلتے رہے اور میں دیکھتی رہی، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پوچھتے بس کافی ہے؟ میں عرض کرتی ذرا چپ رہیئے، آپ نے دو یا تین مرتبہ پوچھا پھر فرمایا عائشہ! اب بس کرو، میں نے عرض کی ٹھیک ہے، تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا تو وہ واپس چلے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جس کا خلق عمدہ ہو اور جو اپنے گھر والوں پر نہایت مہربان ہو۔

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہتر ہے اور میں اپنی ازواج کے ساتھ تم سب سے بہتر سلوک کرنیوالا ہوں۔

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غصے کے باوجود انسان کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بچے جیسا ہو اور جب گھر والے اس سے کچھ طلب کریں جو اس کے پاس موجود ہو تو وہ اسے مرد پائیں (یعنی وہ مطلوبہ شے میں بخل نہ کرے)

جناب لقمان نے فرمایا عقلمند کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں سے بچے کی طرح ہو اور جب قوم میں ہو تو جوانوں کی طرح ہو۔

اس حدیث کی تفسیر میں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر جعظری جواظ سے بغض رکھتا ہے، کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اپنے گھر والوں سے سختی کرنیوالا اور خود بینی میں مبتلا ہے اور یہ انہیں معانی میں سے ایک معنی ہیں جو فرمانِ الٰہی عُتُلٍّ کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد بد خلق، زبان دراز، اپنے گھر والوں پر تشدد کرنیوالا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نے باکرہ سے شادی کیوں نہ کی، وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے خوش طبعی کرتے۔

ایک بدویہ نے اپنے مردہ خاوند کی ان الفاظ میں تعریف کی، بخدا جب وہ گھر میں داخل ہوتا تو سدا ہنستا رہتا، جب وہ باہر نکلتا تو چپ رہتا، جو کچھ ملتا کھا لیتا اور جو کچھ موجود نہ ہوتا اس کے متعلق سوال نہ کرتا۔

انسان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بدتمیز نہ بنیں، حسنِ خلق اور ان کی خواہشات کی موافقت میں اس حد تک نہ بڑھے کہ اس کی عادتیں بگڑ جائیں اور اس کے دل سے مرد

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کی ہیبت بالکل اٹھ جائے بلکہ ہر معاملہ میں اعتدال کو ملحوظ رکھے اور اپنی ہیبت اور دبدبہ بالکلیہ ختم نہ کرے، مرد پر لازم ہے کہ اس سے کوئی نامناسب بات نہ سنے اور اسے برُے کاموں میں دلچسپی نہ لینے دے بلکہ جب بھی اسے شریعت و مروت کے خلاف گامزن پائے اس کی سرزنش کرے اور اسے راہِ راست پر لائے۔

آدمی ایسا نہیں جو اپنی عورت کی خواہشاتِ نفسانی

اسے جہنم میں اوندھا ڈالے گا۔

عورتوں کی مخالفت کرو کیونکہ ان کی مخالفت میں

برکت ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مشورہ کرو اور ان کی مخالفت کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کا غلام ہلاک ہوا اور آپ نے یہ اس لئے فرمایا کیونکہ مرد جب عورت کی خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرتا ہے تو وہ اس کا غلام اور بندہ بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اسے عورت کا مالک بنایا مگر اس نے عورت کو اپنا مالک بنا دیا، گویا اس نے برعکس کام کیا اور خدائی فیصلہ کے خلاف شیطان کی اطاعت کی جیسا کہ اس نے کہا "اور البتہ حکم کرونگا ان کو پس بھیر ڈالیں گے خدا کی پیدائش کو" اور مرد کا حق یہ ہے کہ وہ متبوع ہو، تابع نہ بنے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مردوں کو یہ نام دیا ہے کہ:۔

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ مرد عورتوں پر حکمران ہیں۔

اور شوہر کو سردار کا نام دیا گیا ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَ اَلْفَیَا سَیِّدَھَا لَدَی الْبَابِ۔ ان دونوں نے اس کے سردار (خاوند) کو دروازے کے قریب پایا۔

اور جب سردار تابعِ فرمان ہو جائے تو گویا اس نے نعمتِ الٰہی کا کفران کیا۔

عورت کا نفس بھی تیرے نفس کی طرح ہے اگر تو اسے معمولی سی بھی ڈھیل دے دیگا تو وہ بہت زیادہ سرکش ہو جاتا ہے، اگر تو اسے بھرپور ڈھیل دے دیگا تو وہ بالکل تیرے ہاتھ سے نکل جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تین ہستیاں ایسی ہیں کہ اگر تو ان کی عزت کرے گا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تو وہ تجھے ذلیل کریں گے اور اگر تو ان کی اہانت کرے گا تو وہ تیری عزت کریں گے، عورت، خادم اور گھوڑا۔ ان کی مراد یہ ہے کہ اگر تو نے ان سے صرف نرمی کا برتاؤ کیا اور نرمی کو سختی سے نہ ملایا اور مہربانی سے سرزنش کو نہ ملایا تو یہ تجھے نقصان دیں گے۔

باب ۹۵

حقوقِ شوہر بذمۂ زن

نکاح اطاعت کی ایک قسم ہے لہذا بیوی خاوند کی مطیع ہے اور اس پر لازم ہے کہ خاوند اس سے جو کچھ طلب کرے وہ اس کی اطاعت کرے بشرطیکہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم نہ دے۔ بیوی پر خاوند کے حقوق کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں، ارشادِ نبوی ہے کہ جو عورت اس حالت میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں جائے گی۔

ایک شخص سفر پر روانہ ہوا اور اس نے اپنی بیوی سے عہد لیا کہ وہ اوپر سے نیچے نہ اترے، اس کا باپ نیچے رہتا تھا، وہ بیمار ہو گیا، اس عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آدمی بھیج کر باپ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی اطاعت کر، پھر وہ مر گیا اور عورت نے پھر اجازت طلب کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خاوند کی اطاعت کر۔ اس کے باپ کو دفن کر دیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خاوند کی اطاعت کی وجہ سے اس کے باپ کو بخش دیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب عورت نے پانچ نمازیں پڑھیں، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی عصمت کی حفاظت کی اور اپنے شوہر کی اطاعت کو اسلام کی عبادات میں شامل فرمایا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورتوں کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا حاملہ، بچہ جننے اور دودھ پلانے والی، اپنی اولادوں پر مہربانی کرنے والی عورتیں، اگر اپنے شوہر کی نافرمانی نہ کریں تو ان میں جو نماز پڑھنے والی ہیں وہ جنت میں داخل ہوں گی۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے جہنم کو دیکھا اس میں رہنے والی اکثر عورتیں تھیں تو خواتین میں سے بعض نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس کی وجہ سے؟ آپ نے فرمایا کثرت سے لعنت کرتی ہیں اور خاوند کی نافرمانی کرتی ہیں یعنی جو انہیں زندگی گذارنے میں مدد دیتا ہے، اس کے شکریے کی بجائے کفران کرتی ہیں۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ میں نے جنت کو دیکھا، اس میں سب سے کم عورتیں تھیں، میں نے کہا عورتیں کہاں ہیں؟ جبریل نے کہا انہیں دو سرخ چیزوں نے مشغول کر دیا ہے، سونے اور زعفران نے، یعنی زیورات اور رنگین کپڑوں نے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جوان عورت نے آکر عرض کی یا رسول اللہ! میں جوان عورت ہوں مجھے نکاح کے پیغام آتے ہیں مگر میں شادی کو مکروہ سمجھتی ہوں، آپ مجھے بتائیں کہ بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا اگر خاوند کی چوٹی سے ایڑی تک پیپ ہو اور وہ اسے چاٹے تو خاوند کا حق ادا نہیں کر پائے گی۔ اس نے پوچھا تو میں شادی نہ کروں؟ آپ نے فرمایا کہ تم شادی کرو کیونکہ اس میں بھلائی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنو خثعم کی ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہا میں غیر شادی شدہ عورت ہوں اور شادی کرنا چاہتی ہوں، خاوند کے کیا حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا بیوی پر خاوند کا یہ حق ہے کہ جب وہ اس کا ارادہ کرے، اگر اس کے ارادے کے وقت وہ اونٹ کی پیٹھ پر ہو تب بھی اسے نہ روکے۔

خاوند کا یہ بھی حق ہے کہ بیوی اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ دے اگر اس نے بلا اجازت کچھ دے دیا تو گنہگار ہو گی اور خاوند کو ثواب ہوگا، بیوی پر یہ بھی حق ہے کہ خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ بھوکی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

پیاسی رہی اور اس کا روزہ قبول نہیں ہوگا اور اگر گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر باہر نکلی تو جب تک وہ واپس نہ ہو جائے یا توبہ نہ کرے، فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

شوہر کا مرتبہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے کیونکہ خاوند کے بیوی پر بہت حقوق ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے عورت اس وقت رب تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوتی ہے جب وہ گھر کے اندر ہو اور عورت کا گھر کے صحن میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور گھر کے اندر والے گھر میں اس کی نماز گھر میں نماز سے افضل ہے، یہ آپ نے مزید پردہ نشینی کے لئے فرمایا، اسی لئے فرمانِ نبوی ہے کہ عورت سراسر برہنگی ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے نیز فرمایا کہ عورت کے لئے دس برہنگیاں ہیں جب وہ شادی کرتی ہے تو خاوند اس کی ایک برہنگی ڈھانپ لیتا ہے اور جب وہ مرتی ہے تو قبر اس کی تمام عریانیاں چھپا لیتی ہے۔

عورت پر خاوند کے بہت سے حقوق ہیں، ان میں سے دو باتیں اہم ہیں، ان میں سے ایک نگہبانی اور پردہ ہے، دوسرا حاجت کے علاوہ دیگر چیزوں کا مطالبہ نہ کرنا اور مرد کی حرام کی کمائی سے حاصل کردہ رزق سے پرہیز، گذشتہ زمانہ میں عورتوں کا یہی کردار تھا چنانچہ آدمی جب گھر سے باہر نکلتا تو اس کی بیوی یا بیٹی اسے کہتی کہ حرام کی کمائی سے بچنا کیونکہ ہم دکھ درد اور بھوک برداشت کر سکتے ہیں مگر جہنم کی آگ برداشت نہیں کر سکتے۔

گذشتہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے سفر کا ارادہ کیا تو اس کے ہمسائیوں نے اس کے سفر کو اچھا نہ سمجھا اور انہوں نے اس کی بیوی سے کہا تو اس کے سفر پر کیسے راضی ہوئی حالانکہ اس نے تیرے لئے خرچ وغیرہ نہیں چھوڑا، عورت نے کہا میرا خاوند جب سے میں اسے جانتی ہوں میں نے اسے بہت کھانے والا پایا ہے، رزق دینے والا نہیں پایا، میرا رب رزاق ہے، کھانے والا چلا جائیگا اور رزق دینے والا باقی رہیگا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

محترمہ رابعہ بنت اسمٰعیل نے حضرت احمد بن ابی الحواری کو نکاح کا پیغام دیا مگر انہوں نے اپنی عبادت گذاری کی وجہ سے شادی کو ناپسند کیا اور ان سے جواب میں کہا بخدا عبادت کی مشغولیت کی وجہ سے مجھے عورتوں سے محبت اور انس نہیں رہا۔ رابعہ نے کہا میں آپ کو اپنے شغل سے منحرف کرنے اور خواہشات کی تکمیل کے لئے نکاح کا پیغام نہیں دے رہی ہوں بلکہ میں نے اپنے سابق خاوند کے ورثہ میں سے مال کثیر پایا ہے، میں چاہتی ہوں کہ یہ مال آپ کے نیک بھائیوں پر خرچ کروں اور آپ کے سبب مجھے آپ کے بھائیوں کا پتہ چل جائے گا اور میں نیکوں کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کا راستہ پاؤں گی۔

جناب احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں اپنے شیخ سے اجازت لے لوں چنانچہ آپ اپنے شیخ حضرت ابو سلیمان الدارانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے، کہتے ہیں کہ جناب ابو سلیمان اپنے مریدین کو شادی سے منع کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے جس نے بھی شادی کی ہے اس کی حالت دگرگوں ہوئی ہے، جب انہوں نے رابعہ کی باتیں سنیں تو مجھ سے فرمایا اس سے نکاح کر لو کیونکہ یہ ولیہ ہے، بخدا ایسی باتیں صدیقین کی ہوتی ہیں، جناب احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے رابعہ سے نکاح کر لیا۔ ہمارے گھر میں گچ کا صرف ایک کونڈا تھا جو کھانا کھانے کے بعد جلدی سے ہاتھ دھو کر باہر جانے والوں کی وجہ سے ٹوٹ گیا، اشنان (ایک بوٹی جو صابن کا کام دیتی ہے) سے ہاتھ دھونے والے اس کے علاوہ ہوتے تھے۔ جناب احمد کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد تین اور عورتوں سے نکاح کیا، رابعہ مجھے خوب کھلاتی اور خوشبوئیں وغیرہ لگاتی اور کہا کرتی کہ اپنی خوشی اور قوت کے ساتھ اپنی بیویوں کے پاس جاؤ، اور یہ رابعہ شام میں ایسی پہچانی جاتی تھی جیسے بصرہ میں رابعہ عدویہ پہچانی جاتی تھیں۔

بیوی پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ خاوند کے مال کو ضائع نہ کرے بلکہ اس کی حفاظت کرے، فرمانِ نبوی ہے، عورت کے لئے حلال نہیں کہ خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ کھائے ہاں ایسا کھانا کھا سکتی ہے جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو، اگر بیوی خاوند کی رضامندی سے کھائے گی تو اسے خاوند کے برابر ثواب ملے گا ورنہ خاوند کی اجازت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے بغیر کچھ کھائیگی تو خاوند کو اجر ملے گا مگر بیوی پر گناہ ہوگا۔

والدین پر حق ہے کہ وہ لڑکی کی بہترین تربیت کریں، اسے ایسی تعلیم دیں جس سے وہ عمدہ رہن سہن اور خاوند سے بہتر برتاؤ کے آداب سیکھ جائے جیسا کہ مروی ہے کہ اسماء بنت خارجہ الفزاری نے اپنی بیٹی کی شادی کے وقت اسے کہا، اب تم اس نشیمن سے نکل رہی ہو جو تمہارا ملجأ و مأمن تھا، اب تم ایسے بستر پر جا رہی ہو جس سے تم نے کبھی بھی الفت نہیں کی تو اسکی زمین بن جا وہ تیرا آسمان ہوگا تو اس کا بچھونا بن جا وہ تیری عمارت بن جائے گا تو اس کی باندی بن وہ تیرا خادم ہوگا، اس سے کنارہ کش نہ رہنا ورنہ وہ تجھ سے دور ہو جائے گا، اس سے دور نہ ہونا ورنہ وہ تجھے بھول جائے گا، اگر وہ تیرا قرب چاہے تو اس کے قریب ہو اگر وہ تجھ سے دور ہونا چاہے تو تو بھی دور ہو جا، اس کی ناک، کان اور آنکھ کی حفاظت کرنا تاکہ وہ تجھ سے عمدہ خوشبو کے علاوہ اور کچھ نہ سونگھے، عمدہ بات کے سوا اور کچھ نہ سنے اور وہ تجھے ہمیشہ خوبصورت ہی دیکھے۔

ایک شخص نے کہا بخاری و مسلم میں ہے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ انہوں نے بغیر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے غلام لڑکی کو آزاد کر دیا۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باری پر ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کو علم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی، ارشاد فرمایا کہ کیا تو نے آزاد کر دی۔ عرض کیا ہاں فرمایا اگر تم اپنے بھائی بہنوں کو دے دیتی تو تجھے زیادہ ثواب ملتا۔

خُذِ الْعَفْوَ مِنِّيْ تَسْتَدِيْمِيْ مَوَدَّتِيْ ... وَلَا تَنْطِقِيْ فِيْ سَوْرَتِيْ حِيْنَ اَغْضَبُ
وَلَا تَنْقُرِيْنِيْ نَقْرَكِ الدَّفَّ مَرَّةً ... فَاِنَّكِ لَا تَدْرِيْنَ كَيْفَ الْمُغَيَّبُ
وَلَا تُكْثِرِي الشَّكْوٰى فَتَذْهَبُ بِالْهَوٰى ... وَيَاْبَاكَ قَلْبِيْ وَالْقُلُوْبُ تَقَلَّبُ
فَاِنِّيْ رَاَيْتُ الْحُبَّ فِي الْقَلْبِ وَالْاَذٰى ... اِذَا اجْتَمَعَا لَمْ يَلْبَثِ الْحُبُّ يَذْهَبُ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۹۶

فضیلتِ جہاد

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۔ حجرت	بیشک مومن وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہی لوگ سچے ہیں۔

حضرتِ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے، میں منبرِ رسول کے قریب تھا کہ ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے اسلام کے بعد اور کسی عمل کی تمنا نہیں مگر یہ کہ میں حاجیوں کو پانی پلاؤں، دوسرے نے کہا مجھے اسلام کے بعد بیت اللہ کی خدمت کے سوا کسی اور عمل کی تمنا نہیں ہے، ایک اور بولا کہ تمہارے ان کاموں سے جہاد افضل ہے۔ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جھڑک دیا اور کہا کہ منبرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آوازیں بلند نہ کرو، وہ جمعہ کا دن تھا۔ جب میں نے جمعہ کی نماز ادا کر لی تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کے متعلق پوچھا جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے، تب اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ فرمان نازل فرمایا :-

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ	کیا حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجدِ حرام کی خدمت کرنا اس شخص کے اعمال کی طرح ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے اور راس نے راہِ خدا میں جہاد کرتا ہے، یہ لوگ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔ — اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں فرماتا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم چند ساتھی اکٹھے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا اگر ہم جانتے کہ کونسا عمل افضل ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم وہی عمل کرتے، اس پر یہ آیاتِ مبارکہ نازل ہوئیں:-

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ — اللہ کی پاکی بیان کرتی ہے جو چیز بھی آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ الآیۃ — اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے، اللہ کے نزدیک یہ بات بہت ناپسندیدہ ہے کہ تم وہ کچھ کہو جو نہیں کرتے، تحقیق اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ آیات سنائیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو، آپ نے فرمایا میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا، پھر فرمایا کیا تم اس بات کی تاب رکھتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لئے روانہ ہوں تو تم مسجد میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ عبادت میں رہو، کبھی وقفہ نہ کرو، ہمیشہ روزے سے رہو کبھی افطار نہ کرو، اس نے عرض کی یا رسول اللہ! کون ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا ایسی گھاٹی سے گذر ہوا جس میں میٹھے پانی کا چشمہ تھا، انہوں نے کہا میں لوگوں سے گوشہ نشینی اختیار کر کے اس گھاٹی میں عبادت کروں گا اور یہیں قیام کروں گا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر ایسا ہرگز نہیں کرونگا چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر یہ بات عرض کی تو آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ تمہارا راہِ خدا میں جہاد کے لئے کھڑا ہونا، گھر میں ستر سال کی نماز سے افضل ہے، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور تمہیں جنت میں داخل کرے، راہِ خدا میں جہاد کرو جو شخص اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقفہ کے برابر بھی جہاد کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی کو عبادت کے لئے عزلت نشینی کی اجازت نہیں دی حالانکہ ان کا شوقِ عبادت مسلّم تھا اور نیکیوں میں ان کی موافقت شک وشبہ سے بالاتھی، بلکہ انہیں جہاد کی ترغیب دی، تو ہم جبکہ ہماری نیکیاں کم ہیں اور گناہ زیادہ، ہم حرام اور مشتبہ غذائیں کھاتے ہیں اور ہمارے عزائم اور نیتیں فاسد ہیں، ہمارے لئے جہاد کا ترک کرنا کس طرح مناسب ہو سکتا ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی مثال روزہ دار خشوع وخضوع سے عبادت کرنے والے، قیام کرنے والے، رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے جیسی ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ حضرتِ ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند آئی، عرض کی یا رسول اللہ! ایک بار یہ بات مجھ سے پھر ارشاد فرما دیجئے چنانچہ آپ نے اسے مکرر فرمایا، پھر فرمایا ایک اور عمل ہے جس کے سبب اللہ تعالیٰ بندے کے سو درجات بلند کرتا ہے اور ہر دو درجات کا درمیانی فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلہ کے برابر ہوگا، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا راہِ خدا میں جہاد کرنا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۹

فریب کاریٔ شیطان

کسی شخص نے جنابِ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ کیا شیطان سوتا بھی ہے؟ وہ مسکرائے اور کہا اگر وہ سوتا تو ہم راحت پاتے، معلوم ہوا کہ مومن کو شیطان سے رہائی پانی دشوار ہے ہاں اسے اپنے سے دور کرنے اور اس کی قوت کو کمزور کرنے کی راہیں ہیں۔

فرمانِ نبوی ہے کہ مومن شیطان کو دبلا کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی (طویل) سفر میں اونٹ کو دبلا کر دیتا ہے۔

حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مومن کا شیطان لاغر ہوتا ہے۔ حضرتِ قیس بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مجھ سے میرے شیطان نے کہا، جب میں تیرے اندر داخل ہوا تو اونٹ کی طرح تھا اور اب میں چڑیا کی طرح ہوں، میں نے کہا وہ کیوں؟ شیطان نے کہا تو نے مجھے ذکرِ خدا سے لاغر کر دیا ہے۔

لہٰذا متقی بندوں پر شیطان کے ظاہری دروازوں کا بند کرنا اور ان راستوں کی نگہبانی کرنا جو گناہوں کی طرف لیجاتے ہیں، کچھ دشوار نہیں تھا، ان کے لئے لغزش کا باعث وہ خفیہ شیطانی راستے بنتے تھے جن کی کھڑکیاں دل میں کھلتی ہیں، وہ ان راستوں کی نگہبانی سے معذور رہتے تھے کیونکہ دل میں شیطان کے بہت سے راستے ہیں اور فرشتے کا صرف ایک دروازہ ہے اور یہ ایک دروازہ بھی ان بہت سارے دروازوں میں خلط ملط ہو گیا ہے اور بندے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مسافر ایسے جنگل میں بھٹک جائے جس میں بہت سے راستے ہوں اور رات کی تاریکی نے ان سب راستوں پر سیاہ چادر تان دی ہو تو وہ بصیرت والی آنکھ اور چمکدار سورج کے سوا راستہ نہیں پا سکتا۔ یہاں بصیرت والی آنکھ اور تقویٰ سے شفاف دل اور چمکدار سورج سے وہ مقدس علم مراد ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا گیا ہو، انہی سے انسان ان اندھیرے راستوں پر چل سکتا ہے ورنہ تو اندھیری

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور راستے بے شمار ہیں۔

حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر اس لکیر کے دائیں اور بائیں بہت سی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ وہ راستے ہیں کہ جن میں سے ہر ایک پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:۔

إِنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا	تحقیق یہ میری سیدھی راہ ہے
فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ	پس اس کی پیروی کرو اور دیگر
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ	راہوں کی پیروی نہ کرو، پس وہ
سَبِيلِهِ۔	تم کو اس کی راہ سے جدا کر دیں گے۔

اور بلاشبہ ہم مختلف راستوں میں چھپے ہوئے راستہ کی مثال ذکر کر چکے ہیں، یہی وہ راستہ ہے کہ جس پر علماء اور وہ بندے جو گناہوں سے رکنے والے اور اپنی خواہشات کی نگہبانی کرنے والے ہیں، دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

اب ہم ایسے واضح راستہ کی مثال بیان کر رہے ہیں جس پر چلنے کے لئے بعض اوقات آدمی مامور ہو جاتا ہے اور وہ مثال یہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی کہ بنی اسرائیل میں ایک راہب تھا، شیطان نے ایک لڑکی کا قصد کیا اور اسے آسیب میں مبتلا کر دیا اور اس کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس کا علاج راہب کے پاس ہے چنانچہ وہ لڑکی کو لیکر راہب کے پاس آئے مگر اس نے لڑکی کو ساتھ رکھنے سے انکار کر دیا لیکن انہوں نے بہت زیادہ اصرار کیا جس کی وجہ سے راہب لڑکی کو ساتھ رکھنے پر رضامند ہو گیا، جب وہ لڑکی علاج کے لئے راہب کے پاس ٹھہری تو شیطان راہب کے پاس لڑکی کے قرب کو حسین انداز میں پیش کر رہا تھا یہاں تک کہ راہب نے لڑکی سے جماع کر لیا اور وہ حاملہ ہو گئی، تب شیطان نے راہب کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اب جب کہ اس کے گھر والے آئیں گے تو تو بہت شرمندہ اور رسوا ہو گا لہذا اس کو قتل کر دے، اگر وہ تجھ سے پوچھیں تو کہہ دینا کہ وہ مر گئی، چنانچہ اس نے لڑکی کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

قتل کر کے دفن کر دیا۔

ادھر شیطان نے لڑکی کے گھر والوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ لڑکی راہب سے حاملہ ہو گئی ہے پھر راہب نے اسے قتل کر کے دفن کر دیا ہے لہٰذا وہ لوگ راہب کے پاس آئے اور اس سے لڑکی کے متعلق پوچھ گچھ کی، راہب نے کہا وہ مر گئی ہے چنانچہ انہوں نے راہب کو پکڑ لیا تاکہ وہ اسے لڑکی کے بدلہ میں قتل کر دیں۔ اس لمحے شیطان نے راہب کے پاس آ کر کہا، میں ہی وہ ہوں جس نے لڑکی کو آسیب زدہ کیا تھا اور میں نے ہی لڑکی کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی ہے تو میری پیروی کر لے، میں تجھے ان سے رہائی اور نجات دلا دوں گا، راہب بولا کیسے کروں، شیطان نے کہا مجھے دو سجدے کر لے چنانچہ راہب نے اسے دو سجدے کر لئے، شیطان نے سجدے کراتے ہی کہا کہ اب میں تجھ سے بری ہوں یہ وہی بات ہے جس کے متعلق فرمانِ الٰہی ہے کہ "شیطان کی طرح جس وقت اس نے انسان سے کہا کفر کر، پس جب اس نے کفر کیا تو شیطان نے کہا کہ تحقیق میں تجھ سے بری ہوں۔"

مروی ہے کہ شیطان نے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تمہارا اس ذات کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے مجھے اپنی پسند پر پیدا کیا، جیسے چاہا مجھے استعمال کیا اور اس کے بعد اگر چاہے تو مجھے جنت میں داخل کرے اور چاہے تو جہنم میں داخل کرے، کیا وہ اپنے اس عمل میں عدل کرنے والا ہے یا ظلم کرنے والا ہے؟ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اس کی بات میں غور فرمایا اور کہا اے شخص اگر اس نے تجھے تیری منشا پر پیدا کیا ہے تو واقعی تجھ پر ظلم کیا ہے اور اگر اس نے تجھے اپنی منشا پر پیدا کیا ہے تو وہ اس چیز کے متعلق نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرتا ہے اور نہ اس سے سوال کئے جا سکتے ہیں، یہ سنتے ہی شیطان بکھرنے لگا یہاں تک کہ بالکل معدوم ہو گیا پھر کہا بخدا اے شافعی! میں نے اسی سوال سے ستر ہزار عابدوں کو عبودیت کے دفتر سے نکال کر بے دینی کی راہوں پر دھکیل دیا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

یہ بھی مروی ہے کہ شیطان ملعون حضرت عیسٰی علیہ السلام کے سامنے آیا اور آپ کو کلمۂ طیبہ پڑھنے کو کہا، آپ نے کہا یہ کلمہ برحق ہے مگر میں تیرے کہنے سے نہیں کہونگا کیونکہ برائیوں کی طرح نیکیوں میں بھی شیطان خلط ملط کرتا رہتا ہے اور انہی افعال سے وہ عابد، زاہد، غنی اور تمام قسم کے لوگوں کو ہلاکت میں ڈالتا رہتا ہے، اس کی برائیوں سے وہی محفوظ رہتا ہے جسے اللہ تعالٰی محفوظ فرمالے۔ اے رب ذوالجلال! ہمیں شیطان کے مکروں سے محفوظ رکھ تاکہ ہم ہدایت یافتہ لوگوں سے ملاقات کریں۔ آمین۔

باب ۹۸

سماع

قاضی ابوالطیب الطبری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام شافعی، امام ابوحنیفہ، امام مالک حضرت سفیان رضی اللہ عنہم اور علماء کرام کی ایک جماعت سے ایسے الفاظ نقل کئے ہیں جو اس امر پہ دلالت کرتے ہیں کہ یہ حضرات سماع کے عدم جواز کے قائل تھے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب آداب القضاء میں کہا ہے کہ غناء ایک نامناسب اور مکروہ چیز ہے جو ایک لچر چیز کی طرح ہے، جو بکثرت اس میں مشغول ہو وہ بے سمجھ ہے اور اس کی گواہی روک دی جائے گی۔

قاضی ابوالطیب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ شوافع حضرات نے کہا ہے کہ غیر محرم عورت سے کچھ سننا خواہ وہ پردہ میں ہو یا سامنے، وہ آزاد ہو یا باندی، ہر صورت میں ناجائز ہے۔

قاضی صاحب نے امام شافعی رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ باندی کا مالک جب لوگوں کو اس سے کچھ سننے کے لئے جمع کرے تو وہ بیوقوف ہے، اس کی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

گواہی مردود ہے۔

مزید کہا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ دو ٹہنیوں کو آپس میں مار کر بھی ساز کی سی آواز نکالنے کو مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسے بے دینوں نے ایجاد کیا ہے تاکہ اس کی وجہ سے لوگوں کی توجہ قرآنِ مجید سے ہٹ جائے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حدیث شریف میں نہی وارد ہونے کے سبب میں دیگر تمام سازہائے نغمہ وطرب سے نرد کو زیادہ مکروہ سمجھتا ہوں، میں شطرنج کھیلنے کو مکروہ سمجھتا ہوں اور میں ہر کھیل کو مکروہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ کھیل وغیرہ دیندار اور صاحبِ تقویٰ لوگوں کا شیوہ نہیں ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے غنا سے منع فرمایا ہے اور ان کا قول ہے کہ جب کسی نے لونڈی خریدی اور اسے پتہ چلا کہ وہ مغنیہ ہے تو اسے لونڈی واپس کرنے کا حق حاصل ہے اور ابراہیم بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ تمام اہلِ مدینہ کا یہی مذہب ہے۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بھی غنا کو مکروہ جانتے تھے اور غنا کا سننا گناہوں میں شمار کرتے تھے اور تمام اہلِ کوفہ حضرت سفیان ثوری، شیخ حماد، ابراہیم شعبی رضی اللہ عنہم وغیرہم کا یہی مسلک ہے۔

مذکورہ بالا تمام روایات قاضی ابوالطیب طبری نے نقل کی ہیں۔

جوازِ سماع کے دلائل

جناب ابوطالب مکی نے ایک جماعت سے سماع کا جواز نقل کیا ہے اور ان کا یہ قول بھی ہے کہ صحابہ سے حضرت عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن زبیر، مغیرہ بن شعبہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے سماع منقول ہے۔

ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ سلف صالحین میں سے صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے اسے اچھا سمجھا ہے اور ہمارے یہاں اہلِ حجاز مکہ معظمہ میں سال کے بہترین ایام میں سماع سنتے تھے، بہترین ایام [illegible]

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور ہمارے ساتھ ابوالقاسم ابن بنت منیع، ابوبکر ابن داؤد اور ابن مجاہد (رحمہم اللہ تعالیٰ) اپنے ہم مشربوں کے ساتھ موجود تھے، تب محفلِ سماع منعقد ہوئی، ابنِ مجاہد، ابن بنت منیع کو اس بات پر برانگیختہ کرنے لگے کہ وہ ابنِ داؤد کو اس کے سننے پر آمادہ کریں، ابنِ داؤد بولے مجھے میرے باپ نے حضرتِ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان بتلایا ہے کہ آپ سماع کو مکروہ جانتے تھے، میرے والد بھی اسے مکروہ سمجھتے تھے اور میں بھی اپنے باپ کے مذہب پر ہوں اور ابوالقاسم بن بنت منیع نے کہا میرے دادا احمد بن بنت منیع نے مجھے جناب صالح بن احمد کے بارے میں بتلایا کہ ان کے والد ابن الخبازہ کا قول سنا کرتے تھے۔ یہ سن کر ابنِ مجاہد نے ابنِ داؤد سے کہا مجھے چھوڑ دو، تم اپنے باپ کی باتیں کرتے ہو اور ابن بنت منیع سے کہا مجھے چھوڑ دو، تم اپنے دادا کی باتیں مان لو! اے ابوبکر! تم مجھے اتنی سی بات بتاؤ کہ اگر کسی نے شعر پڑھا یا شعر کہا تو کیا وہ ناجائز ہے؟ ابنِ داؤد بولے نہیں، ابنِ مجاہد بولے کہ اگر شعر کہنے والا حسین آواز والا ہو تو اس کے لئے شعر کہنا حرام ہے؟ وہ بولے نہیں، ابنِ مجاہد نے کہا اچھا اگر وہ اس طور پر اشعار پڑھتا ہے کہ ممدود حرف کو مقصور اور مقصور کو ممدود کر دیتا ہے تو کیا یہ حرام ہے؟ ابنِ داؤد نے کہا کہ میں تو ایک شیطان پر قابو نہیں پا سکتا، دو شیطانوں کا مقابلہ کیسے کروں گا؟

حضرتِ امام عسقلانی کو سماع کا شوق

حضرتِ ابوالحسن عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ جو اولیاء کے سردار تھے، سماع کا شوق فرمایا کرتے تھے اور بوقتِ سماع جذب و شوق سے آشنا ہوتے تھے، انہوں نے اس سلسلہ میں ایک کتاب بھی لکھی ہے جس میں انہوں نے منکرینِ سماع کی تردید کی ہے یونہی ایک جماعت نے سماع کے منکرین کے رد میں کتب لکھی ہیں۔

مشائخ میں سے کسی شیخ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوالعباس خضر علیہ السلام کو دیکھا اور ان سے پوچھا کہ آپ کا سماع کے متعلق کیا خیال ہے؟ جس کے بارے میں ہمارے ساتھیوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، حضرتِ خضر علیہ السلام نے فرمایا، یہ شیریں اور صاف د

www.muftiakhtarrazakhan.com

خوشگوار ہے، اس پر علماء کے سوا کسی کے قدم نہیں جم سکتے۔

جناب ممشاد دینوری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ سے پوچھا یارسول اللہ! کیا آپ اس سماع میں سے کسی چیز کو ناپسند فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں اس میں سے کسی چیز کو ناپسند نہیں کرتا لیکن انہیں کہہ دو کہ سماع کا افتتاح قرآنِ مجید سے کریں اور اس کا اختتام بھی قرآنِ مجید ہی پر کریں۔

جناب طاہر بن بلال ہمدانی وراق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جو اکابر علماء میں سے تھے، کہ میں سمندر کے کنارے جدہ کی جامع مسجد میں معتکف تھا کہ ایک دن میں نے ایسی جماعت کو دیکھا جو مسجد میں کچھ اشعار پڑھ رہے تھے اور دوسرے لوگ سن رہے تھے، مجھے یہ بات سخت ناپسند ہوئی اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ لوگ اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر میں اشعار پڑھ رہے ہیں۔ جنابِ طاہر فرماتے ہیں کہ میں نے اسی رات خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ اسی کونے میں تشریف فرما تھے، آپ کے پہلو میں حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، دفعتہً حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ کہنے لگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سماعت فرمانے لگے اور آپ نے وجد کرنے والے کی طرح اپنا دستِ مبارک سینۂ انور پر رکھا ہوا تھا، میں نے اپنے دل میں کہا میرے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ میں اس جماعت کو ناپسند کرتا جو محفلِ سماع منعقد کئے ہوئے تھے حالانکہ اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سماعت فرما رہے ہیں اور حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھ رہے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ حق کے ساتھ حق ہے یا یہ حق سے حق ہے، میں یہ بھول گیا ہوں کہ آپ نے ان دو باتوں میں سے کونسی بات ارشاد فرمائی تھی۔

حضرتِ جنید رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اس گروہ پر تین مواقع پر رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے، کھانے کے وقت کیونکہ یہ لوگ بغیر فاقہ کئے کچھ نہیں کھاتے، گفتگو کے وقت کیونکہ وہ صدیقوں کے مقامات کے علاوہ اور کوئی گفتگو نہیں کرتے، سماع کے وقت کیونکہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

وہ جذب و شوق سے سنتے ہیں اور حق کی گواہی دیتے ہیں۔

حضرتِ ابنِ جریج رضی اللہ عنہ سماع کی اجازت دیتے تھے، ان سے کہا گیا کہ یہ فعل قیامت کے دن نیکیوں میں شمار ہوگا یا برائیوں میں؟ انہوں نے کہا نہ نیکیوں میں اور نہ ہی گناہوں میں کیونکہ یہ لغویات کے مشابہ ہے اور فرمانِ الٰہی ہے :-

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ۔ نہیں مواخذہ کرے گا اللہ تعالیٰ تمہارا فضول قسموں پر۔

اوپر ہم نے جو کچھ نقل کیا ہے، یہ مختلف اقوال کا مجموعہ ہے، جو شخص تقلید میں رہ کر حق کو تلاش کرے گا تو وہ ان اقوال میں تعارض پائے گا جس کے سبب وہ متحیر ہوگا، یا اپنی خواہشات کے زیرِ اثر کسی قول کو پسند کرے گا حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں، بلکہ حق کو صحیح طریقہ سے تلاش کرے اور یہ حظر و اباحت کے ابواب کی تلاش کرنے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

باب ۹۹

اتباعِ خواہشات و بدعت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اپنے آپ کو نئے امور سے بچاؤ کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی موجبِ نار ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات نکالی جو دین میں سے نہیں ہے تو وہ بات مردود ہے۔

ایک اور ارشاد میں ہے کہ تم پر میرے طریقہ اور میرے بعد آنیوالے خلفاءِ راشدین کے طریقہ کی پیروی لازم ہے۔

ان احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ہر وہ بات جو کتاب و سنت اور اجماعِ ائمہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے مخالف ہو، وہ قابلِ تردید بدعت ہے (یعنی بدعتِ سیئہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے عمدہ طریقہ جاری کیا اسے اس کو اجر ملے گا اور قیامت تک جو بھی اس پر عمل کرے گا، طریقہ جاری کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا اور جس نے برا طریقہ جاری کیا، اس کو اس کا اور قیامت تک اس پر عمل کرنیوالوں کا گناہ ہوگا۔

حضرتِ قتادہ رضی اللہ عنہ اس فرمانِ الٰہی :-

اِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا — اور تحقیق یہ میرا سیدھا راستہ ہے

فَاتَّبِعُوْهُ۔ — پس اس کی اتباع کرو۔

کے بارے میں کہا جان لو راستہ صرف ایک راستہ ہے جس کی جڑ ہدایت اور جس پر پہنچنا جنت کی طرف ہے اور شیطان نے متفرق راستے بنائے ہیں جن کا اصل گمراہی اور جن پر پہنچنا جہنم کی طرف ہے۔

حضرتِ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اپنے دستِ مبارک سے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کی سیدھی راہ ہے، پھر آپ نے اس لکیر کے دائیں بائیں اور بہت سی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ راستے ہیں، ان میں کوئی راستہ نہیں ہے مگر ہر راستہ پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلا تا رہتا ہے، پھر آپ نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی۔

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ گمراہی کے راستے ہیں۔

حضرتِ ابنِ عطیہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے یہی راستے جن کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان دہی فرمائی ہے ان میں یہودیت، نصرانیت، مجوسیت اور تمام پیروانِ مذاہبِ باطلہ، بدعتی، نفسانی خواہشات کی پیروی کرنیوالے گمراہ اپنی الگ راہیں متعین کرنیوالے وغیرہ سب شامل ہیں چاہے وہ جھگڑوں اور فتنہ و فساد میں دلچسپی لینے والے ہوں یا گفتگو میں بال کی کھال اتارنے والے ہوں، یہ تمام لغزش کے میدان اور بد اعتقادی کے مناظر ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرمانِ نبوی ہے کہ جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ نیز فرمانِ نبوی ہے کہ ایسی کوئی امت نہیں ہے جو اپنے نبی کے دین میں بدعات کو فروغ دیتی ہے اور اس بدعت کے برابر اس کی سنت ضائع ہو جاتی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسمان کے نیچے ایسا کوئی معبود نہیں جس کی عبادت کی جاتی ہو اور جو اس خواہشِ نفسانی کے مشابہ اور مساوی ہو جس کی بندہ اتباع کرتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ سب سے عمدہ بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے عمدہ سیرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایت ہے اور سب سے بدترین امور بدعات ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے، میں تم پر تمہاری پیٹوں، شرمگاہوں اور گمراہ کن خواہشات کی شہوات سے ڈرتا ہوں، تم ہر بدعت سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدعتی سے توبہ کو پوشیدہ کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ بدعت کو ترک کر دے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی صاحبِ بدعت کا روزہ، حج، عمرہ، جہاد، حیلہ اور انصاف کچھ بھی قبول نہیں کرتا وہ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال نکلتا ہے، میں تمہیں سفید اور واضح دین پر چھوڑ رہا ہوں، اس کا دن اور رات برابر ہیں، اس سے وہی پھریگا جو ہلاک ہوگا، ہر زندگی کے لئے ایک ہمت ہے اور ہر ہمت کے لئے ایک سستی ہے، جس کی ہمت میری سنت کی طرف ہے وہ ہدایت پا گیا اور جس کی ہمت دوسری طرف راغب ہوئی وہ ہلاک ہوا، میں اپنی امت پر تین چیزوں سے ڈرتا ہوں، عالم کی لغزش، قابلِ تقلید خواہشات اور ظالم حاکم، (میری امت کے لئے یہ تین چیزیں بہت خطرناک ہونگی)

آلاتِ لہو و لعب کی مذمت

بخاری شریف میں مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جوا کھیلیں، اسے چاہئے کہ صدقہ کرے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مسلم، ابو داؤد اور ابن ماجہ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نرد یا نردشیر سے کھیلا، گویا اس نے خنزیر کے گوشت اور لہو میں ہاتھ کو ڈبویا۔

احمد وغیرہ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے شخص کی مثال جو نرد کھیلتا ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، ایسی ہے جیسے کوئی شخص پیپ اور خنزیر کے خون سے وضو کرتا ہے اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے یعنی اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح موجود ہے۔

بیہقی نے یحییٰ بن کثیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے لوگوں کے پاس سے گذر ہوا جو نرد کھیل رہے تھے آپ نے فرمایا دل غافل ہیں، ہاتھ کرنے والے ہیں اور زبانیں فضول بکنے والی ہیں۔

دیلمی نے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں سے گذرو جو ان فال کے تیروں، شطرنج، نرد اور ان سے مشابہ ہر اس چیز میں جو حرام کر دیا گیا ہے، لگے ہوں تو انہیں سلام نہ کرو، اگر وہ تمہیں سلام کریں تو ان کے سلام کا جواب نہ دو۔

فرمانِ نبوی ہے کہ تین چیزیں جوا ہیں، شرطیہ بازیاں، چھوٹے چھوٹے نیزوں کو پھینک کر جوا کھیلنا اور سیٹیاں بجا بجا کر کبوتر اڑانا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایسے لوگوں کے پاس سے گذر ہوا جو شطرنج کھیل رہے تھے، آپ نے فرمایا کیا یہ وہ صورتیں ہیں جن کے واسطے تم اعتکاف کرنے والے ہو؟ تم میں سے کسی ایک کے ہاتھوں میں انگارے اٹھا لینا یہاں تک کہ وہ بجھ جائیں، انہیں چھونے سے بہتر ہے، پھر فرمایا بخدا تم اس کے علاوہ کسی اور کام کے لئے پیدا کئے گئے ہو، مزید ارشادِ نبوی ہے کہ شطرنج کھیلنے والے بہت جھوٹے ہوتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے میں نے قتل کر دیا اور مارا حالانکہ اس نے نہ کسی کو قتل کیا ہوتا ہے اور نہ مارا ہوتا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شطرنج ہمیشہ خطا کار ہی کھیلتا ہے،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ آلاتِ نغمہ وطرب یا تو حرام ہیں جیسے سارنگی، طنبورہ، رباب، طبلہ، بانسری اور ہر وہ ساز جو انفرادی طور پر گانے والے کی آواز سے ہم آہنگ ہو یا پھر مکروہ ہیں اور وہ ایسے ساز ہیں جو غنا میں طربیہ کیفیت کو نمایاں کرتے ہیں مگر انفرادی طور پر ان سے نغمات کا کام نہ لیا جا سکے جیسے نرکل، چنگ وغیرہ، ان کا غنا کے ساتھ سننا مکروہ ہے، بغیر نغمات کے نہیں اور جو ساز جائز ہیں وہ ایسے ہیں جو نغمہ وطرب کے لئے نہیں بلکہ اطلاع کے لئے بجائے جاتے ہیں، جیسے بگل، طبلِ جنگ یا مجمع اکٹھا کرنے کا طبل یا نکاح کے اعلان کے لئے دف بجانا وغیرہ۔

باب ۱۱

فضائلِ ماہِ رجب

رجب، ترجیب سے مشتق ہے جس کے معنی تعظیم کے ہیں، اسے اصب بھی کہا گیا ہے کیونکہ اس میں توبہ کرنے والوں پر رحمت انڈیلی جاتی ہے اور نیک عمل کرنے والوں پر قبولیت کے انوار کا فیضان ہوتا ہے۔ اسے اصم بھی کہا گیا ہے کیونکہ اس میں جنگ اور قتال وغیرہ محسوس نہیں کیا جاتا۔ ایک قول یہ ہے کہ رجب جنت کی ایک نہر کا نام ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اس کا پانی وہی پئے گا جو رجب میں روزے رکھتا ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ رجب اللہ کا مہینہ، شعبان میرا مہینہ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ رمز شناس لوگوں کا کہنا ہے کہ رجب کے تین حروف ہیں را ر، جیم اور با ر، را ر سے رحمتِ الٰہی، جیم سے بندے کے جرم اور غلطیاں اور با ر سے اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں مراد ہیں، گویا اللہ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گناہوں کو اپنی رحمت

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور مہربانیوں میں سمو لیتا ہوں۔

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ ماہ کے روزوں کا ثواب لکھا جاتا ہے، یہ پہلا دن ہے جس میں حضرتِ جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیغامِ الٰہی لے کر نازل ہوئے اور اسی ماہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف کا شرف حاصل ہوا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ باخبر ہو جاؤ، رجب اللہ تعالیٰ کا ماہِ اصم ہے، جس نے رجب میں ایک دن ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس نے اللہ تعالیٰ کی عظیم رضامندی کو اپنے لئے واجب کر لیا۔

کہا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مہینوں میں سے چار مہینوں کو زینت بخشی ہے، ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب اسی لئے فرمانِ الٰہی ہے کہ " ان میں سے چار مہینے حرام ہیں" ان میں سے تین ملے ہوئے ہیں اور ایک تنہا ہے اور وہ ہے ماہِ رجب المرجب۔

حکایت بیت المقدس میں ایک عورت رجب کے ہر دن میں بارہ ہزار مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرتی تھی اور ماہِ رجب المرجب میں ادنیٰ لباس پہنتی تھی، ایک بار وہ بیمار ہو گئی اور اس نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ اسے بکری کے پشمیں لباس سمیت دفن کیا جائے۔ جب وہ مر گئی تو اس کے فرزند نے اسے عمدہ کپڑوں کا کفن پہنایا، رات کو اس نے خواب میں ماں کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی، میں تجھ سے راضی نہیں ہوں کیونکہ تو نے میری وصیت کے خلاف کیا ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا، اپنی ماں کا وہ لباس اٹھایا تاکہ اسے بھی قبر میں دفن کر آئے، اس نے جا کر ماں کی قبر کھودی مگر اسے قبر میں کچھ نہ ملا، وہ بہت حیران ہوا تب اس نے یہ ندا سنی کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جس نے رجب میں ہماری اطاعت کی ہم اسے تنہا اور اکیلا نہیں چھوڑتے۔

روایت ہے کہ جب رجب کے اولین جمعہ کی ایک تہائی رات گذرتی ہے تو کوئی فرشتہ باقی نہیں رہتا مگر سب رجب کے روزہ داروں کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماہِ حرام (رجب) میں تین روزے رکھے، اس کے لئے نوسال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے دونوں کان بہرے ہوں اگر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہو۔

نکتہ ماہِ حرام چار ہیں، افضل ترین فرشتے چار ہیں، نازل کردہ کتابوں سے افضل کتابیں چار ہیں، وضو کے اعضاء چار ہیں، افضل ترین کلماتِ تسبیح چار ہیں (یعنی سُبْحٰن اللہ و اَلْحَمْدُ لِلّٰہ و لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر) حساب کے اہم ارکان چار ہیں، اکائیاں، دہائیاں، سینکڑے اور ہزار۔ اوقات چار ہیں ساعت، دن، مہینہ اور سال، سال کے موسم چار ہیں سرما، گرما، بہار اور خزاں۔ طبائع چار ہیں حرارت، برودت، یبوست اور رطوبت۔ بدن کے حکمران چار ہیں صفراء، سوداء، خون اور بلغم اور خلفائے راشدین بھی چار ہیں حضرتِ ابوبکر، حضرتِ عمر، حضرتِ عثمان اور حضرتِ علی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

دیلمی نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت نقل کی ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰے چار راتوں میں خیر و برکت کی بارش کرتا ہے، عیدالاضحیٰ کی رات، عیدالفطر کی رات، پندرہ شعبان کی رات اور رجب المرجب کی پہلی رات۔

دیلمی نے حضرتِ ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں کوئی دعا رد نہیں کی جاتی، رجب کی پہلی رات، پندرہ شعبان کی رات، جمعہ کی رات اور دو راتیں عیدین کی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۰۱

فضائلِ شعبانُ المبارک

شعبان، شعب سے مشتق ہے جس کے معنیٰ ہیں گھاٹی وغیرہ کیونکہ اس ماہ میں خیر و برکت کا عمومی ورود ہوتا ہے، اس لئے اسے شعبان کہا جاتا ہے، جسطرح گھاٹی پہاڑ کا راستہ ہوتی ہے اسی طرح یہ مہینہ خیر و برکت کی راہ ہے۔

حضرتِ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب ماہِ شعبان آجائے تو اپنے جسموں کو پاکیزہ رکھو اور اس ماہ میں اپنی نیتیں اچھی رکھو، انہیں حسین بناؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنے یہاں تک کہ ہم کہتے اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بغیر روزہ کے نہیں رہیں گے اور پھر آپ روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ کبھی روزے نہیں رکھیں گے اور آپ شعبان میں اکثر بہت روزے رکھا کرتے تھے۔

نسائی کی حدیث میں حضرتِ اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے آپ کو سال کے کسی مہینہ میں (رمضان کے فرض روزوں کے سوا) شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا لوگ رجب اور رمضان کے اس درمیانی مہینے سے غافل ہوتے ہیں حالانکہ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ کے حضور اعمال لائے جاتے ہیں لہٰذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل اللہ کی بارگاہ میں لایا جائے تو میں روزہ سے ہوں۔

صحیحین میں حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ماہِ رمضان کے علاوہ اور کسی مہینے کے مکمل روزے رکھتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور آپ کو شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں بہت زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ شعبان کے پورے روزے رکھا کرتے تھے۔ مسلم کی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے چند دن چھوڑ کر سارا ماہ روزے رکھا کرتے تھے۔ یہ روایت پہلی روایت کی تفسیر ہے، پورے شعبان سے مراد اکثر شعبان ہے۔

کہا گیا ہے کہ آسمان کے فرشتوں کے لئے دو راتیں عید اور مسرت کی ہیں جیسے دنیا میں مسلمانوں کے لئے دو عید کی راتیں عید و مسرت کی ہیں، فرشتوں کی عید رات برات کی رات یعنی پندرہ شعبان کی رات اور لیلۃ القدر ہیں اور مومنوں کی عیدیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتیں ہیں، اسی لئے پندرہ شعبان کی رات کو فرشتوں کی عید رات کا نام دیا گیا ہے۔ علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول کی تفسیر میں کہا ہے، کہ یہ رات سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے، جمعرات ہفتہ کے گناہوں کا کفارہ اور لیلۃ القدر عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یعنی ان راتوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور یادِ الٰہی میں ساری رات جاگ کر گذار دینا گناہوں کے کفارہ کا سبب ہوتا ہے اسی لئے اس رات کو کفارے کی رات بھی کہا جاتا ہے اور اسے زندگی کی رات بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ المنذری نے مرفوعاً یہ حدیث نقل کی ہے کہ جس نے دو عید راتیں اور پندرہ شعبان کی رات جاگ کر گذار دی تو ایسے دن میں جبکہ تمام دل مر جائیں گے، اس انسان کا دل نہیں مرے گا۔

اسے شفاعت کی رات بھی کہتے ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے تیرہویں کی رات اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کی شفاعت کی دعا مانگی۔ اللہ نے ایک تہائی امت کی شفاعت مرحمت فرمائی اور آپ نے چودہویں کی رات پھر امت کی شفاعت کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے دو تہائی امت کی شفاعت کی اجازت مرحمت فرمائی، پھر آپ نے پندرہویں کی رات اپنی امت کی شفاعت کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے تمام امت کی شفاعت منظور فرمائی مگر وہ شخص جو رحمتِ الٰہی سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اونٹ کی طرح دور بھاگ گیا اور گناہوں پر اصرار کر کے خود ہی دور سے دور تر ہوتا گیا، (اس شفاعت سے محروم رہے گا)

۵۔ اسے بخشش کی رات بھی کہتے ہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات اپنے بندوں پر ظہور فرماتا ہے اور دو شخصوں کے علاوہ دنیا میں رہنے والے تمام انسانوں کو بخش دیتا ہے، ان دو میں سے ایک مشرک اور دوسرا کینہ پرور ہے۔

۶۔ اسے آزادی کی رات بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ ابنِ اسحٰق نے حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کسی کام کے لئے بھیجا، میں نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی جلدی کیجئے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں چھوڑ آیا ہوں کہ آپ پندرہ شعبان کی رات کے سلسلے میں گفتگو فرما رہے تھے۔ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا اے انیس! بیٹھ میں تجھے شعبان کی پندرہویں رات کی بات سناؤں، ایک مرتبہ یہ رات میری باری کی رات تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے ساتھ لحاف میں لیٹ گئے، رات کو میں بیدار ہوئی تو میں نے آپ کو نہ پایا، میں نے اپنے دل میں کہا شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لونڈی قبطیہ کی طرف تشریف لے گئے ہوں، میں اپنے گھر سے باہر نکلی، جب میں مسجد سے گذری تو میرا پاؤں آپ پر پڑا، آپ فرما رہے تھے کہ میرے جسم اور خیال نے تجھے سجدہ کیا، میرا دل تجھ پر ایمان لایا اور یہ میرا ہاتھ ہے، میں نے اس ہاتھ سے کبھی اپنے جسم کو گناہ سے آلودہ نہیں کیا۔ اے ربِ عظیم! تجھ سے ہی ہر عظیم کام کی امید کی جاتی ہے، میرے بڑے گناہوں کو بخش، میرے اس چہرے نے تجھے سجدہ کیا جسے تو نے پیدا فرمایا، اسے صورت بخشی، اس میں کان اور آنکھ پیدا کی۔ پھر آپ نے سر اٹھا کر کہا اے اللہ! مجھے ڈرنے والا دل عطا فرما جو شرک سے بری اور منزہ ہو، کافر اور بدبخت نہ ہو، پھر آپ سجدہ میں گر گئے اور میں نے سنا آپ اس وقت فرما رہے تھے اے اللہ! میں تیری رضا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، تیرے عفو کے طفیل تیرے عذاب سے، اور تیرے طفیل تیری گرفت سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری مکمل تعریف نہیں کر سکتا جیسا کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے، میں وہی کچھ کہتا ہوں جو کچھ میرے بھائی داؤد علیہ السلام نے کہا، میں اپنا چہرہ اپنے آقا کے لئے خاک آلود کرتا ہوں اور میرا آقا اس لائق ہے کہ اس کے آگے چہرہ خاک آلود کیا جائے۔

پھر آپ نے سر اٹھایا تو میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ یہاں تشریف فرما ہیں اور میں وہاں تھی، آپ نے فرمایا اے حمیرا! کیا تم نہیں جانتیں کہ پندرہ شعبان کی رات ہے، اس رات میں اللہ تعالیٰ بنو کلب کے ریوڑوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہے مگر چھ آدمی اس رات بھی محروم رہتے ہیں شراب خور، والدین کا نافرمان، عادی زانی، قاطع رحم، جنگ و رباب بجانے والا اور چغلخور، ایک روایت میں رباب بجانے والے کی جگہ مصور کا لفظ ہے۔

اسے قسمت اور تقدیر کی رات کا نام بھی دیا گیا ہے کیونکہ عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ جب شعبان کی پندرہویں شب آتی ہے تو ملک الموت کو ہر اس شخص کا نام لکھوا دیا جاتا ہے جو اس شعبان سے آئندہ شعبان تک مرنے والا ہوتا ہے، آدمی پودے لگاتا ہے، عورتوں سے نکاح کرتا ہے، عمارتیں بناتا ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں ہوتا ہے اور ملک الموت اس انتظار میں ہوتا ہے کہ اسے کب حکم ملے اور وہ اس کی روح قبض کرے۔

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۰۲

فضائلِ رمضان المعظم

ارشادِ خداوندی ہے :۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔	اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے والے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ہم سے پہلے والے لوگوں پر عشاء سے لے کر دوسری رات کے آنے تک روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ابتدائے اسلام میں بھی یہی دستور تھا۔

اہلِ علم کی ایک جماعت کا قول ہے کہ نصاریٰ پر اسی طرح روزہ فرض کیا گیا تھا، کبھی تو روزوں کا مہینہ شدید گرمی اور کبھی سخت سردی میں آجاتا جس کی وجہ سے انہیں سفر اور اپنے کاروبار میں سخت دشواری پیش آتی چنانچہ ان کے بڑے اکٹھے ہوئے اور باہم مل کر یہ طے کیا گیا کہ روزے سردیوں اور گرمیوں کے علاوہ سال کے کسی اور موسم میں رکھے جائیں چنانچہ انہوں نے روزوں کے لئے بہار کا موسم مقرر کیا اور اپنے اس ہیر پھیر کے کفارہ کے طور پر دس روزوں کا اضافہ کر دیا، پھر ان کا ایک بادشاہ بیمار پڑ گیا، اس نے نذر مانی کہ اگر وہ اس بیماری سے تندرست ہو گیا تو ایک ہفتہ کے روزوں کا اضافہ کریگا چنانچہ جونہی وہ تندرست ہوا اس نے لوگوں کے لئے ایک ہفتہ کے روزے بڑھا دیئے۔ جب یہ بادشاہ مرا اور دوسرا بادشاہ ان کا حکمران بنا تو اس نے لوگوں کو حکم دیا کہ تم پورے پچاس روزے پورے کرو، پھر انہیں دو موتیں پہنچیں اور وہ جانوروں کی موت تھی تو اس بادشاہ نے کہا اپنے روزوں کو زیادہ کرو چنانچہ دس روزے [illegible]

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سے پہلے اور دس بعد میں بڑھا دئے گئے۔

نیز کہا گیا ہے کہ کوئی امت ایسی نہیں مگر اللہ تعالٰی نے ان پر ماہِ رمضان کے روزے فرض کئے گئے تھے مگر وہ اس سے برگشتہ ہو گئے۔

بغوی کا قول ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ رمضان، مہینے کا نام ہے اور یہ رمضاء سے مشتق ہے جس کے معنی گرم پتھر کے ہیں کیونکہ وہ شدید گرمی کے موسم میں روزے رکھا کرتے تھے۔ عرب قبیلوں نے جب مہینوں کے نام رکھنا چاہے تو ان ایام میں یہ مہینہ انتہائی گرمی کے موسم میں آیا چنانچہ اس کا نام رمضان رکھا گیا۔ کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ اس ماہ کو رمضان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ماہِ مقدس گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

فرضیتِ روزہ

روزے ہجرت کے دوسرے سال فرض کئے گئے، یہ دین کا ایک اہم رکن ہے، اس کے وجوب کے منکر کی تکفیر کی جائے گی، احادیثِ مقدسہ میں اس ماہ کے بہت سے فضائل منقول ہیں جن میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان المبارک کی پہلی رات آتی ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور پورا ماہِ رمضان ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور اللہ تعالٰی پکارنے والے کو حکم دیتا ہے جو ندا کرتا ہے کہ اے نیکی کے طلب کرنے والے متوجہ ہو اور اے گناہوں کے طلبگار رک جا۔ پھر وہ کہتا ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے جسے بخش دیا جائے؟ کوئی سائل ہے جسے عطا کیا جائے؟ کوئی توبہ کرنے والا ہے جس کی توبہ قبول کی جائے؟ اور صبح ہونے تک یہ ندا ہوتی رہتی ہے اور اللہ تعالٰی ہر عید الفطر کی رات دس لاکھ ایسے بندوں کو بخشتا ہے جن پر عذاب واجب ہو چکا ہوتا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری دن خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہے جس میں لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ تعالٰی نے اس کے روزوں کو فرض اور اس کی راتوں میں عبادت کو سنت قرار دیا ہے، جو شخص اس

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

ماہ میں کسی نیکی سے قرب حاصل کرتا ہے اسے دیگر مہینوں میں فرض کی ادائیگی کا ثواب ملتا ہے اور جس نے فرض ادا کیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے دوسرے مہینوں میں ستر فرائض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے، یہ بھائی چارے اور ہمدردی کا مہینہ ہے، یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں مومن کا رزق زیادہ ہوتا ہے. جس شخص نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں،

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص ایسی چیز نہیں پاتا جس سے وہ روزہ دار کا روزہ افطار کرائے، آپ نے فرمایا اللہ تعالٰے یہ ثواب ہر اس شخص کو عطا کرتا ہے جو کسی روزہ دار کا روزہ دودھ کے گھونٹ یا پانی کے گھونٹ یا کھجور سے افطار کراتا ہے اور جس نے کسی روزہ دار کو سیر کیا تو یہ اس کے گناہوں کی بخشش ہو گی اور اللہ تعالٰے اسے میرے حوض سے ایسا سیراب کریگا کہ وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اسے بھی روزہ دار کے برابر اجر ملے گا لیکن روزہ دار کے اجر سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا اور یہ وہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت، درمیان مغفرت اور آخر جہنم سے آزادی ہے. جس نے اس مہینہ میں اپنے خادم سے تخفیف کی، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزادی دے گا - اس میں چار کام بہت زیادہ کرو، دو کاموں سے تم اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو کاموں سے تمہیں بے نیازی نہیں ہے، وہ دو کام جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو گے وہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت اور استغفار کرنا ہے اور وہ دو کام جن سے تمہارے لئے مفر نہیں ہے وہ اپنے رب سے جنت کا سوال اور جہنم سے پناہ مانگنا ہے۔

ان احادیثِ فضائل میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان اور طلبِ ثواب کے لئے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب تعالٰے فرماتا ہے کہ انسان کا ہر عمل

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اسی کے لئے ہے سوائے روزہ کے پس تحقیق روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکی جزا ہوں اور تجھے ایسی عبادت کافی ہے جسے اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات سے منسوب کیا ہے۔

روزہ دار کے منہ کی بُو مشک سے برتر ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں میری امت کو پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو اس سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئیں، روزہ دار کے منہ کی بُو[1] اللہ کے ہاں مشک سے زیادہ عمدہ ہے، اُن کے افطار تک فرشتے ان کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں، اس ماہ میں سرکش شیطان قید کر دئے جاتے ہیں، اللہ تعالےٰ ہر دن جنت کو سنوارتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ عنقریب میرے نیک بندے اس میں داخل ہوں گے، اُن سے تکلیف واذیت دور کر دی جائے گی۔

اور اس مہینہ کی آخری رات میں انہیں بخشا جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا اس سے مراد لیلۃ القدر ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن کام کرنے والا کام پورا کر کے اپنا اجر پاتا ہے۔

---

[1] اس سے یہ مطلب ہرگز نہ لیا جائے کہ منہ اور دانت صاف کرنے سے سستی برتی جائے بلکہ رمضان میں مسواک کرنا دیگر ایام سے دس گنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۰۳

فضائلِ لیلۃ القدر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی اسرائیل کے ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جس نے ہزار ماہ راہِ خدا میں اپنے کندھے پر ہتھیار اٹھائے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اظہارِ تعجب فرمایا اور اپنی امت کے لئے ایسی نیکی کی تمنا فرمائی اور کہا اے رب تو نے میری امت کو سب امتوں سے کم عمر والا بنایا اور اعمال میں سب امتوں سے کم کیا ہے، تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے، جتنی مدت بنی اسرائیل کے اس آدمی نے راہِ خدا میں ہتھیار اٹھائے تھے، آپ کو اور آپ کی امت کو اس طویل مدت کے مقابلہ میں ایک رات بخشی گئی۔ یہ نعمت عظمیٰ (لیلۃ القدر) اس امت کے خصائص میں سے ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اس شخص کا نام شمعون تھا، اس نے کامل ایک ہزار ماہ دشمنوں سے جہاد کیا اور کبھی بھی اس کے گھوڑے کا نمدہ (پسینہ سے) خشک نہ ہوا، اسے اللہ تعالیٰ نے جو قوت اور دلیری عطا فرمائی تھی اس کے بل بوتے پر اس نے دشمنوں کو مغلوب کیا تاآنکہ ان کے دل بہت تنگ ہوئے اور انہوں نے اس کی عورت کی طرف ایک قاصد بھیجا اور وہ اس بات کے ضامن ہوئے کہ اگر وہ عورت کو سونے کا بھرا ہوا تھال پیش کریں گے، اگر وہ اپنے شوہر کو قید کر لے تاکہ وہ اس مردِ مجاہد کو اپنے تیار کردہ مکان میں قید کر دیں اور سب لوگ راحت و سکون پائیں چنانچہ جب وہ سو گیا تو عورت نے اسے کھجور کے چھال سے بٹے ہوئے مضبوط رسوں سے باندھ دیا، جب وہ بیدار ہوا تو اس نے اپنے جسم کو حرکت دی جس سے اس نے رسیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور عورت سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ عورت بولی میں تمہاری قوت کا اندازہ لگانا چاہتی تھی۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جب کافروں کو اس کی خبر ملی تو انہوں نے عورت کی طرف ایک موٹی زنجیر بھیجی، عورت نے اسے پھر باندھ دیا اور اس مردِ مجاہد نے پہلے کی طرح اسے بھی توڑ دیا۔ تب ابلیس کافروں کے پاس آیا اور انہیں یہ بات سمجھائی کہ وہ عورت سے کہیں کہ وہ مرد ہی سے پوچھے کہ کونسی چیز ایسی ہے جس کے توڑنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا، چنانچہ انہوں نے عورت کی طرف آدمی بھیجا اور اسے یہی کہلا بھیجا چنانچہ عورت نے اس سے سوال کیا تو اس مردِ مجاہد نے کہا میرے گیسو، اس کے اٹھارہ طویل گیسو تھے جو زمین پر گھسٹتے رہتے تھے، جب وہ سو گیا تو عورت نے چار گیسوؤں سے اس کے پاؤں اور چار سے اس کے ہاتھ باندھ دیئے، پھر کافر آ گئے اور انہوں نے اسے پکڑ لیا اور اسے اپنی قربانگاہ کی طرف لے گئے، وہ چار سو ہاتھ بلند تھی مگر اتنی بلندی اور فراخی کے باوجود اس میں صرف ایک ستون تھا، کافروں نے اس کے کان اور ہونٹ کاٹ دیئے اور وہ تمام وہیں جمع تھے، تب اس مردِ مجاہد نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا کہ اسے ان بندھنوں کو توڑنے کی قوت بخشے اور ان کافروں پر یہ ستون مع سقف کے گرا دے اور اسے ان سے چنگل سے نجات دے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اسے قوت بخشی وہ ہلا تو اس کے تمام بندھن ٹوٹ گئے، تب اس نے ستون کو ہلایا جس کی وجہ سے چھت کافروں پر آ گری اور اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا اور اسے نجات بخشی۔

جب صحابۂ رسول نے یہ بات سنی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم بھی اس جیسا ثواب پا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں، پھر آپ نے اپنے رب سے سوال کیا تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو لیلۃ القدر عطا کی جیسا کہ پہلے مذکور ہوا ہے۔

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر اس بندے پر رحمت بھیجتے ہیں اور بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ تعالےٰ کے ذکر میں مشغول و مصروف ہوتا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

لیلۃ القدر میں بیشمار رحمتوں کا نزول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر میں زمین پر بیشمار فرشتے اترتے ہیں اور ان کے اترنے کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے، تب انوار چمکتے ہیں عظیم تجلی ہوتی ہے جس میں ملکِ عظیم منکشف ہو جاتا ہے، لوگ اس میں مختلف درجات پر فائز ہوتے ہیں، بعض ایسے ہوتے ہیں جن پر زمین و آسمان کے ملکوت منکشف ہوتے ہیں اور جب ان پر آسمانوں کے ملکوت منکشف ہوتے ہیں تو وہ آسمانوں میں فرشتوں کو ان صورتوں میں دیکھتے ہیں جن میں وہ مشغولِ عبادت ہوتے ہیں، بعض قیام میں، بعض قعود میں، بعض رکوع میں، بعض سجدہ میں، بعض ذکر میں، بعض شکر میں اور بعض تسبیح و تہلیل میں مصروف ہیں۔

بعض لوگوں پر جنت کے احوال منکشف ہوتے ہیں اور وہ جنت کے محلات، گھر، حوریں، نہریں، درخت اور جنت کے پھل وغیرہ دیکھتے ہیں اور عرشِ اعظم کا نظارہ کرتے ہیں، جو کہ جنت کی چھت ہے، انبیاء، اولیاء، شہداء اور صدیقین کے مقامات دیکھتے ہیں۔ بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی آنکھوں سے حجاب اٹھ جاتے ہیں اور وہ رب ذوالجلال کے جمال کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھ پاتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ماہِ رمضان کی ستائیسویں شب، صبح ہونے تک عبادت میں گذاری وہ مجھے رمضان کی تمام راتوں کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے عرض کی اے ابا جان! وہ ضعیف مرد اور عورتیں کیا کریں جو قیام پر قدرت نہیں رکھتے، آپ نے فرمایا کیا وہ تکیے نہیں رکھ سکتے جن کا سہارا لیں اور اس رات کے لمحات میں سے کچھ لمحات بیٹھ کر گذاریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں مگر یہ بات اپنی امت کے تمام ماہِ رمضان کو قیام میں گذارنے سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جس نے لیلۃ القدر بیدار ہو کر گذاری اور اس میں دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ تعالےٰ سے بخشش طلب کی تو اللہ تعالےٰ نے اسے بخش دیا، اسے اپنی رحمت میں جگہ دیتا ہے اور جبریل علیہ السلام نے اس پر اپنے پر پھیرے اور جس پر جبریل نے اپنے پر پھیرے وہ جنت میں داخل ہوا۔

باب ۱۰۴

فضائلِ عید الفطر

عید نام ہے ماہِ شوال کے پہلے دن اور ذی الحجہ کے دسویں دن کا، ان دنوں کو عید اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں لوگ اطاعتِ الٰہی یعنی ماہِ رمضان کے فرض روزے اور حج سے فارغ ہوئے اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ آئے یعنی انہوں نے شوال کے چھ روزے رکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تیاری کی، یا انہیں عید اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ دن ہر سال لوٹ آتے ہیں۔

یا اس لئے کہ اس میں اللہ تعالےٰ بار بار فضل و کرم کرتا ہے، یا اس لئے کہ ان کے آنے سے خوشیاں لوٹ آتی ہیں، بہرحال تمام توجیہات میں عَود کا معنی پایا جاتا ہے۔

پہلی نمازِ عید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی نمازِ عید ۲ھ میں نمازِ عید الفطر ادا کی اور پھر اسے کبھی ترک نہیں فرمایا لہٰذا یہ سنتِ مؤکدہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت بخشو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے عید کے دن تین سو مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھی اور مسلمان موتیٰ کی روحوں کو اس کا ثواب ہدیہ کیا تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ مرے گا اللہ تعالےٰ اس کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

جناب وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ شیطان ہر عید پر نوحہ و زاری کرتا ہے، اور تمام شیطان اس کے ارد گرد جمع ہو کر پوچھتے ہیں اے آقا! آپ کیوں غضبناک اور اداس ہیں؟ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے آج کے دن امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا ہے لہذا تم انہیں لذتوں اور خواہشاتِ نفسانی میں مشغول کرو۔

جناب وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عید الفطر کے دن جنت کو پیدا فرمایا اور درخت طوبیٰ عید الفطر کے دن بویا، جبریل کا وحی کے لئے عید الفطر کے دن انتخاب کیا اور فرعون کے جادوگروں کی توبہ بھی اللہ تعالیٰ نے عید الفطر کے دن قبول فرمائی۔

فرمانِ نبوی ہے کہ جس نے عید کی رات طلبِ ثواب کے لئے قیام کیا، اس دن اس کا دل نہیں مرے گا جس دن تمام دل مر جائیں گے۔

حکایت حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے عید کے دن اپنے بیٹے کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، بیٹے نے کہا ابا جان! آپ کس لئے روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے بیٹے! مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے تجھے اس پھٹے پرانے قمیص میں دیکھیں گے تو تیرا دل ٹوٹ جائے گا، بیٹے نے جواب دیا ہاں دل تو اس کا ٹوٹے جو رضائے الٰہی کو نہ پا سکا یا اس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو اور مجھے امید ہے کہ آپ کی رضامندی کے طفیل اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے راضی ہو گا۔ یہ سنکر حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے، بیٹے کو گلے لگایا اور اس کے لئے دعا کی۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

قَالُوْا غَدًا الْعِيْدُ مَاذَا اَنْتَ لَابِسُهٗ
قُلْتُ خِلْعَةَ سَاقٍ عَبْدَهُ الْجَرَعَا
فَقْرٌ وَّ صَبْرٌ ثَوْبَانِ بَيْنَهُمَا
قَلْبٌ يَرٰى رَبَّهُ الْاَعْيَادَ وَالْجُمَعَا

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اَلْعِیْدُ لِیْ مَاتِمٌ اِنْ غِبْتَ یَا اَمَلِیْ
وَالْعِیْدُ اِنْ کُنْتَ لِیْ مَرْاٰۃً وَّمُسْتَمَعًا

۱۔ انہوں نے کہا کل عید ہے تم کیا پہنو گے؟ میں نے کہا ایسی پوشاک جس نے بندے کو رفتہ رفتہ بہت کچھ دیا۔

۲۔ فقر اور صبر دو کپڑے ہیں اور ان کے درمیان دل ہے جس کو اس کا مالک عیدوں اور جمعوں میں دیکھتا ہے۔

۳۔ تب میری عید نہیں ہوگی، اے امید اگر تو مجھ سے غائب ہو جائے، اور اگر تو میرے سامنے اور کانوں کے قریب ہوئی تو پھر میری عید ہے۔

یہ بات بھی وارد ہے کہ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جو زمین پر اترتے ہیں اور وہ گلی کوچوں اور راستوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور بلند آواز سے کہتے ہیں جسے جن و انسان کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے، وہ کہتے ہیں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت اپنے رب کریم کی طرف آؤ، وہ تمہیں عطاے عظیم دیگا اور تمہارے بہت بڑے گناہ معاف فرمائے گا اور جب لوگ عید گاہوں میں آجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے، مزدوری کا بدلہ کیا ہے جب وہ اپنا کام مکمل کرلے؟ فرشتے کہتے ہیں اس کا بدلہ یہ ہے کہ اسے پورا اجر دیا جائے، تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، میں نے ان لوگوں کے لئے اپنی بخشش اور رضا کو ان کا اجر بنایا ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۰۵

فضائلِ عشرۂ ذی الحجہ

حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ایام ایسے نہیں ہیں جن میں عمل اللہ تعالےٰ کو ان دنوں یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں کے عمل سے زیادہ پسند ہو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا کیا راہِ خدا میں جہاد بھی ایسا نہیں ؟ آپ نے فرمایا ہاں راہِ خدا میں جہاد بھی مگر یہ کہ آدمی اپنا مال وجان لیکر راہِ خدا میں نکلا اور ان میں سے کچھ بھی سلامت نہ لایا۔

حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کو ان ایام سے زیادہ محبوب اور کوئی دن نہیں ہے اور ان دس دنوں سے افضل اللہ تعالےٰ کے ہاں کوئی دن نہیں ہے، کہا گیا کہ راہِ خدا میں جہاد کے دن بھی ایسے نہیں ہیں ؟ آپ نے فرمایا کہ راہِ خدا میں جہاد کے دن بھی ان جیسے نہیں مگر جس شخص نے راہِ خدا میں اپنے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور خود بھی زخمی ہوا۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک جوان جو احادیثِ رسول اللہ کو سنا کرتا تھا، جب ذی الحجہ کا چاند نظر آیا تو اس نے روزہ رکھ لیا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا تجھے کس نے اس بات پر آمادہ کیا کہ تو نے روزہ رکھ لیا ؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ حج و قربانی کے دن ہیں، شاید کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل فرمالے۔ آپ نے فرمایا تیرے ہر دن کے روزہ کا اجر سو غلام آزاد کرنے کے برابر سو اونٹوں کی قربانیوں اور راہِ خدا میں دئیے گئے سو گھوڑوں کے اجر کے برابر ہے جب آٹھویں ذی الحجہ کا دن ہوگا تو تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب ہزار غلام آزاد کرنے، ہزار اونٹ کی قربانی کرنے اور راہ خدا میں سواری کیلئے ہزار گھوڑے دینے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کے برابر حاصل ہوگا۔ جب نویں کا دن ہوگا تو تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب دو ہزار غلام آزاد کرنے، دو ہزار اونٹوں کی قربانی اور راہِ خدا میں سواری کے لئے دیئے گئے دو ہزار گھوڑوں کے اجر کے برابر ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نویں ذی الحجہ کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر اور عاشورہ کا روزہ ایک سال کے روزہ کے برابر ہے۔

مفسرین کرام اس فرمانِ الٰہی :۔

وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ
اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تیس راتوں کا وعدہ دیا اور اس کو دس سے پورا کیا۔

کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ان دس راتوں سے مراد ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے دنوں میں سے چار دن، مہینوں میں سے چار مہینے، عورتوں میں سے چار عورتیں پسند فرمائی ہیں، چار آدمی جنت میں سب سے پہلے جائیں گے اور چار آدمیوں کی جنت مشتاق ہے، دنوں میں سے پہلا جمعہ کا دن ہے، اس میں ایسی ساعت ہے کہ جب کوئی بندہ اس ساعت میں اللہ تعالےٰ سے دنیا یا آخرت کی کسی نعمت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے عطا فرماتا ہے۔ دوسرا نویں ذی الحجہ (عرفہ) کا دن ہے، جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتوں میں فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے اے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو جو بکھرے بال، غبار آلود چہرے لئے مال خرچ کر کے اور جسموں کو مشقت میں ڈال کر حاضر ہوئے ہیں، تم گواہ ہو جاؤ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ تیسرا قربانی کا دن ہے۔ جب قربانی کا دن ہوتا ہے اور بندہ قربانی سے قربِ الٰہی طلب کرتا ہے تو جونہی قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے وہ بندے کے ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ چوتھا عید الفطر کا دن ہے، جب بندے ماہِ رمضان کے روزے رکھ لیتے ہیں اور عید کی نماز پڑھنے باہر نکلتے ہیں تو اللہ تعالےٰ فرشتوں سے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

فرماتا ہے کہ ہر کام کرنے والا اجرت طلب کرتا ہے، میرے بندوں نے مہینہ بھر روزے رکھے اور اب عید کے لئے آئے ہیں اور اپنا اجر طلب کر رہے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے، اور پکارنے والا پکار کر کہتا ہے اے امتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوٹ جاؤ، اللہ تعالےٰ نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا ہے۔

چار پسندیدہ مہینے چار پسندیدہ مہینے یہ ہیں، رجب الفرد، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم الحرام

عورتیں یہ ہیں: مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، جو جہان کی عورتوں میں سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور جنتی عورتوں کی سردار فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہن)

سب سے سبقت لیجانے والے: ہر قوم میں سے ایک سبقت لیجانے والا ہے، عرب میں سے سبقت لے جانے والے ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، فارس سے حضرتِ سلمان، روم سے حضرتِ صہیب اور حبشہ سے حضرتِ بلال رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

اور وہ چار جنت جن کی مشتاق ہیں وہ ہیں حضرتِ علی بن ابی طالب، حضرتِ سلمان الفارسی، حضرتِ عمار بن یاسر اور حضرتِ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جس نے یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھا، اللہ تعالےٰ اسے حضرتِ ایوب علیہ السلام کے مصائب پر صبر کرنے کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور جس نے یوم عرفہ (ذی الحجہ کی نویں) کا روزہ رکھا، اللہ تعالےٰ اسے حضرتِ عیسےٰ علیہ السلام کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔

آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے، اس دن سے زیادہ کسی دن میں بھی لوگ آگ سے آزاد

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نہیں ہوئے اور جس نے عرفہ کے دن اللہ تعالےٰ سے دنیا یا آخرت کی حاجت طلب کی تو اللہ تعالےٰ اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال گذشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور اس میں یہ حکمت ہے واللہ اعلم کہ یہ دن دو عیدوں کے درمیان ہے اور عیدین مومنوں کے لئے مسرت کے دن ہوتے ہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی مسرت نہیں کہ ان لوگوں کے گناہ بخش دئے جائیں۔

عاشوراء کا دن عیدین کے بعد ہوتا ہے لہٰذا اس کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ یومِ عاشوراء موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھا اور یومِ عرفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور آپ کی عزت و عظمت دیگر انبیاء علیہم السلام سے ارفع و اعلیٰ ہے۔

باب ۱۰۱

فضیلت عاشوراء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے دیکھ کر پوچھا کہ تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کی قوم پر غلبہ عطا فرمایا تھا لہٰذا ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم موسےٰ علیہ السلام سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہیں چنانچہ آپ نے بھی اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

خصوصیاتِ یومِ عاشوراء

عاشوراء کے دن کے ساتھ بہت سی باتیں مخصوص ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس دن حضرتِ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی گئی، اسی دن انہیں پیدا کیا گیا، اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن عرش، کرسی، آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے اور جنت پیدا کئے گئے، اسی دن حضرتِ ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن انہیں آگ سے نجات ملی، اسی دن حضرتِ موسےٰ علیہ السلام اور آپ کی امت کو نجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت غرق ہوا، اسی دن حضرتِ عیسےٰ علیہ السلام پیدا کئے گئے، اسی دن انہیں آسمانوں کی طرف اٹھایا گیا، اسی دن حضرتِ ادریس علیہ السلام کو مقامِ بلند کی طرف اٹھایا گیا، اسی دن حضرتِ نوح علیہ السلام کی کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری، اسی دن حضرتِ سلیمان علیہ السلام کو ملکِ عظیم عطا کیا گیا، اسی دن حضرتِ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے، اسی دن حضرتِ یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹائی گئی، اسی دن حضرتِ یوسف علیہ السلام گہرے کنوئیں سے نکالے گئے، اسی دن حضرتِ ایوب علیہ السلام کی تکلیف رفع کی گئی، آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارش اسی دن نازل ہوئی اور اسی دن کا روزہ امتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس دن کا روزہ ماہِ رمضان سے پہلے فرض تھا پھر منسوخ کر دیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے اس دن کا روزہ رکھا۔

جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن کی جستجو کی تاکید کی تاآنکہ آپ نے آخر عمر شریف میں فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو آئندہ نویں اور دسویں محرم کا روزہ رکھونگا مگر آپ نے اسی سال وصال فرمایا اور نویں کے سوا دسویں کا روزہ نہ رکھ سکے مگر آپ نے اس دن یعنی نویں اور دسویں اور گیارہویں محرم کے دنوں میں روزہ رکھنے کو پسند فرمایا جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے اس دن سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ رکھو اور یہود کے طریقہ کی مخالفت کرو کیونکہ وہ ایک دن ہی کا روزہ رکھتے تھے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

بیہقی نے شعب الایمان میں روایت نقل کی ہے کہ جس نے عاشورا کے دن اپنے گھر والوں اور اہل وعیال پر وسعت کی، اللہ تعالیٰ اس کے سارے سال میں وسعت اور برکت عطا فرماتا ہے۔

طبرانی کی ایک منکر روایت میں ہے کہ اس دن میں ایک درہم کا صدقہ سات لاکھ درہم کے برابر ہے اور وہ حدیث جس میں ہے کہ جس نے اس دن سرمہ لگایا وہ اس سال آنکھیں دکھنے سے محفوظ رہے گا اور جس نے اس دن غسل کیا وہ بیمار نہیں ہوگا، موضوع ہے۔ حاکم نے اس کی تصریح کی ہے کہ اس دن سرمہ لگانا بدعت ہے، ابنِ قیم نے کہا ہے کہ سرمہ لگانے، دانے بھوننے، تیل لگانے اور عاشورا کے دن خوشبو وغیرہ لگانے کی حدیث جھوٹوں کی وضع کردہ ہے۔

واضح ہو کہ عاشورا کے دن حضرتِ امامِ حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ بیتی وہ اس دن کی عظمت، رفعت، اللہ کے نزدیک اس کے درجہ اور اہلِ بیتِ اطہار کے مراتب سے اس دن کا تعلق اس دن کی رفعت وعظمت کی بین شہادت ہے لہذا جو شخص اس دن آپ کے مصائب کا ذکر کرے اسے یہ مناسب نہیں کہ سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے اور کچھ کہے کیونکہ اسی میں حکمِ الٰہی کی متابعت اور فرمانِ الٰہی کی محافظت ہو گی جس میں ارشاد ہوتا ہے:۔

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿﴾	یہی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

خاص طور پر خیال کرو کہ کہیں روافض کی بدعتوں میں مشغول نہ ہو جاؤ جیسا کہ وہ لوگ اور ان کے ہم شکل رونا، پیٹنا اور غم کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ یہ کام مومنوں کے اخلاق سے بعید ہیں، اگر یہ چیزیں اچھی ہوتیں تو ان کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کا یومِ وصال ان امور کا بطریقِ اولیٰ مستحق ہوتا اور ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی عمدہ مددگار ہے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۰۱

فضیلتِ مہمانی نفقراء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مہمان کے لئے تکلف نہ کرو، ہم اسے دشمن سمجھو گے اور جس نے اسے دشمن سمجھا اس نے اللہ کو دشمن سمجھا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو دشمن سمجھا اللہ تعالیٰ نے اسے دشمن سمجھا۔

فرمانِ نبوی ہے کہ اس شخص کے پاس خیر و برکت نہیں جس میں مہمان نوازی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے شخص سے گذر ہوا جس کے پاس بہت سے اونٹ اور گائیں تھیں مگر اس نے مہمانی نہ کی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی عورت سے گذر ہوا جس کے پاس چھوٹی چھوٹی بکریاں تھیں اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی تب آپ نے فرمایا ان دو کو دیکھو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اخلاق ہیں۔

حضرتِ ابو رافع رضی اللہ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے، فرماتے ہیں کہ آپ کے ہاں ایک مہمان اترا، حضور نے فرمایا جاؤ فلاں یہودی سے کہو کہ میرا مہمان آیا ہے، مجھے رجب کے مہینے تک کے لئے کچھ آٹا بھیج دو، یہودی یہ پیغام سنکر بولا بخدا میں ان کو کچھ نہیں دونگا مگر یہ کہ کچھ رہن رکھا جائے، میں نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی، آپ نے فرمایا بخدا میں آسمانوں میں امین ہوں، زمین میں امین ہوں، اگر وہ مجھے ادھار دیتا تو میں ضرور ادا کر دیتا، جاؤ میری زرہ لے جاؤ اور اس کے پاس رہن رکھ دو۔

حضرتِ ابراہیم علیہ السلام جب کھانا کھانے کا ارادہ فرماتے تو میل دو میل مہمان کی تلاش میں نکل جایا کرتے تھے۔ آپ کی کنیت ابو الضیفان تھی اور آپ کی صدقِ نیت کی وجہ سے آج تک ان کی جاری کردہ ضیافت موجود ہے، کوئی رات

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نہ گذرتی مگر آپ کے ہاں تین سے لے کر دس اور سو کے درمیان جماعت کھانا نہ کھاتی ہو، ان کے گھر کے نگہبان نے کہا کہ ان کی کوئی رات مہمان سے خالی نہیں رہی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ایمان کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور سلام کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارات اور درجات کے متعلق ارشاد فرمایا کہ کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا در انحالیکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حج مبرور کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور شیریں گفتاری۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں مہمان داخل نہیں ہوتے اس گھر میں فرشتے بھی داخل نہیں ہوتے۔
مہمان کی فضیلت اور کھانا کھلانے کی فضیلت کے بارے میں بے شمار حدیثیں وارد ہوئی ہیں، کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

لِمَ لَا اُحِبُّ الضَّیْفَ اَوْ اَرْتَاحُ مِنْ طَرَبٍ اِلَیْہِ
وَالضَّیْفُ یَاْ کُلُ رِزْقَہٗ عِنْدِیْ وَیَشْکُرُنِیْ عَلَیْہِ

۱- میں مہمان کو کیوں نہ محبوب سمجھوں اور اس کی خوشی سے راحت محسوس کیوں نہ کروں ؟
۲- وہ میرے پاس اپنا رزق کھاتا ہے اور اس پر میرا شکریہ ادا کرتا ہے۔
حکماء کا قول ہے کہ کوئی بھلائی، خوش روئی، خوش گفتاری اور خندہ پیشانی کے بغیر پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی۔
ایک اور شاعر کہتا ہے ؎

اُضَاحِکُ ضَیْفِیْ قَبْلَ اِنْزَالِ رَحْلِہٖ وَیَخْصِبُ عِنْدِیْ وَالْمَحَلُّ جَدِیْبٌ
وَمَا الْخِصْبُ لِلْاَضْیَافِ فِیْ کَثْرَۃِ الْقِرٰی وَلٰکِنَّمَا وَجْہُ الْکَرِیْمِ خَصِیْبٌ

۱- میرا مہمان سواری سے اترنے سے پہلے مجھے خوش کر دیتا ہے اور قحط سالی کی جگہ مجھے شادابی آ لیتی ہے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

۲۔ اکثر مہمانی میں شادابی نہیں ہوتی لیکن کریم کا چہرہ پھر بھی شاداب رہتا ہے۔
دعوت کرنیوالا مناسب یہ ہے کہ اپنے کھانے میں پرہیزگاروں کو بلائے اور فاسقوں سے احتراز کرے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم کچھ لوگوں کو کھانے کی دعوت دو تو نیکوں کو اپنے کھانے میں بلاؤ۔
فرمانِ نبوی ہے کہ نیک کے کھانے کے علاوہ کسی کا کھانا نہ کھا اور نیک پرہیزگار کو کھلانے کے علاوہ کسی اور کو نہ کھلا۔
دعوت میں مالداروں کی بجائے فقراء کو بلاؤ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بدترین کھانا وہ ولیمہ ہے جس میں فقیروں کی بجائے امراء کو بلایا جائے۔
نیز دعوت کرنے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ضیافت میں اپنے رشتہ داروں کو نظر انداز نہ کرے کیونکہ انہیں نظر انداز کرنا ویرانی اور قطع رحمی ہے اسی طرح اپنے دوستوں اور جان پہچان والوں کی ترتیب کا بھی خیال رکھے کیونکہ اس میں بعض کو مختص کرنا دوسروں کے دلوں کے لئے وحشت ہوتی ہے۔
نیز یہ بھی ضروری ہے کہ دعوت کرنے والا اپنی دعوت فخر اور خودبینی جیسی برائیوں کے لئے نہ کرے بلکہ اس سے اپنے بھائیوں کے دلوں کا میلان اور کھانا کھلانے اور مومن بھائیوں کے دلوں میں خوشی و مسرت کے دخول کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرے۔ ایسے آدمی کو دعوت نہ دے جس کے متعلق اسے معلوم ہو کہ اس کا آنا باعثِ تکلیف ہوگا یا اس کا آنا مدعوین کے آنے کے لئے کسی سبب سے باعثِ رنج ہوگا۔
اور یہ بھی مناسب ہے کہ وہ اس شخص کو دعوت دے جس کے متعلق معلوم ہو کہ وہ اسے قبول کرے گا۔
جناب سفیان رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس نے کسی ایسے شخص کو دعوت میں بلایا جو اسے ناپسند کرتا ہے تو اس پر گناہ ہے اور اگر مدعو نے اس کی دعوت قبول کر لی تو اس پر دوہرا گناہ ہے کیونکہ اس دعوت کرنے والے نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

مدعو کو ناپسندیدگی کے باوجود لا گھسیٹا ہے، اگر اسے اس بات کی خبر ہوتی تو وہ کبھی بھی اسے کھانا نہ کھلاتا۔ متقی کو کھانا کھلانا اس کی اطاعت میں اعانت اور بدکار کو کھلانا اس کی بدکاری کو تقویت دینا ہے۔

جناب ابنِ مبارک رضی اللہ عنہ سے ایک درزی نے کہا میں بادشاہوں کے کپڑے سیتا ہوں، کیا آپ کو میرے متعلق اندیشہ ہے کہ میں ظلم و عدوان کے مددگاروں میں گِنا جاؤں؟ آپ نے فرمایا تمہیں ظلم کے مددگار تو وہ ہیں جو تیرے ہاتھ کپڑا بیچتے ہیں اور سوئی وغیرہ، بہر حال تم توبہ کرو۔

دعوت قبول کرنا سنتِ مؤکدہ ہے

دعوت کو قبول کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، بعض مواقع پر تو اسے واجب بھی کہا گیا ہے۔

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر مجھے گا یا بکری کی پتلی سی پنڈلی کی بھی دعوت دی جائے تو میں اسے مجھے جانور کا دست ہدیہ کیا جائے گا تو میں قبو دعوت قبول کرنے کے علوم الدین" وغیرہ میں مذکور ہیں۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۰۸

جنازہ اور قبر

جنازے، دیکھنے والوں کے لئے سامانِ عبرت ہوتے ہیں، اس میں عقلمندوں کے لئے یاد دہانی اور تنبیہ ہوتی ہے مگر غافل اس سے غافل ہی ہوتے ہیں، ان کا مشاہدہ ان کے دلوں کی سختی کو زیادہ کرتا ہے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہمیشہ دوسروں کے جنازے دیکھتے رہیں گے اور یہ نہیں سمجھتے کہ انہیں بھی ایک دن لامحالہ اسی طرح اٹھایا جائے گا یا وہ اس پر غور و فکر کریں لیکن وہ قرب کے باوجود غور و فکر نہیں کرتے اور نہ ہی یہ سوچتے ہیں کہ آج جو لوگ جنازوں پر اٹھائے جا رہے ہیں یہ بھی ان کی طرح گنتی و شمار میں لگے رہتے تھے مگر ان کے سب حساب باطل ہو گئے ہیں اور عنقریب ان کی میعاد ختم ہو گی لہٰذا کوئی بندہ جنازے کو نہ دیکھے مگر خود کو اسی حالت میں دیکھے کیونکہ عنقریب وہ بھی اسی طرح اٹھا کر لیجایا جائے گا، وہ اٹھ گیا، یہ کل یا پرسوں اس دنیا سے اٹھ جائے گا۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جب جنازہ دیکھتے تو فرماتے چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آنیوالے ہیں۔

جناب مکحول الدمشقی رضی اللہ عنہ جب جنازہ دیکھتے تو فرماتے تم صبح کو جاؤ ہم آئندہ شام کو آنیوالے ہیں، یہ زبردست نصیحت اور تیز غفلت ہے، پہلا چلا جاتا ہے اور دوسرا اس حال میں رہتا ہے کہ اس میں عقل نہیں ہوتی۔

حضرتِ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے میں کسی جنازہ میں حاضر نہیں ہوا مگر میرے نفس نے مجھے ایسی باتوں میں لگائے رکھا جو اس کے انجام کار اور جو کچھ میرے ساتھ ہو گا اس سے علاوہ تھیں۔

جب جناب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کا بھائی فوت ہوا تو آپ روتے ہوئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اس کے جنازہ میں نکلے اور فرمایا بخدا اس وقت تک میری آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہونگی جب تک کہ مجھے معلوم نہ ہو جائے کہ میرا ٹھکانہ کونسا ہے؟ اور میں زندگی بھر اسے جان نہیں سکوں گا۔

جناب اعمش رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ہم جنازوں میں جاتے اور تمام کو غمگین دیکھ کر یہ نہ جانتے کہ ہم کس سے تعزیت کریں۔

جنابِ ثابت البنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جنازوں میں جاتے تو ہر شخص کو کپڑا لپیٹے روتا دیکھتے، واقعی وہ لوگ موت سے انتہائی خوفزدہ ہوتے تھے مگر آج ہم ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو جنازوں میں شامل ہوتے ہیں مگر ان میں سے اکثر ہنستے رہتے ہیں، لہو ولعب میں مشغول ہوتے ہیں اور اس کی میراث کی باتیں کرتے اور اس کے ورثا کی باتیں کرتے ہیں اور مرنے والے کے عزیز واقارب ایسی راہوں کی جستجو میں ہوتے ہیں جس کے ذریعہ وہ اس کے چھوڑے ہوئے مال سے کچھ حاصل کرسکیں اور ان میں سے کوئی بھی اپنے جنازے کے متعلق نہیں سوچتا اور جب وہ بھی اسی طرح اٹھایا جائے گا اس بارے میں وہ غور وفکر نہیں کرتا۔

اس غفلت کا سبب ان کے دلوں کی سختی ہے جو گناہوں اور نافرمانیوں کی کثرت سے پیدا ہوئی ہے یہاں تک کہ ہم اللہ تعالےٰ، قیامت اور ان وحشتناکیوں کو بھی بھول گئے ہیں جو ہمیں پیش آنیوالی ہیں، ہم لہو ولعب میں مشغول ہو گئے جو ہمارے لئے بیکار ہیں، پس ہم اللہ سے اس غفلت سے بیداری کا سوال کرتے ہیں کیونکہ جنازوں کے حاضرین کی سب سے عمدہ صفت یہ ہے کہ وہ جنازوں میں میت پر روئیں حالانکہ اگر انہیں عقل ہوتی تو وہ میت کی بجائے اپنی حالت پر روتے۔

جناب ابراہیم الزیات رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو مردہ پر اظہارِ رحم کر رہے تھے، آپ نے فرمایا اگر تم میت کی بجائے اپنے آپ پر رحم کرتے تو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

تمہارے لئے بہتر تھا کیونکہ وہ تین وحشتناکیوں سے نجات پا گیا ہے، اس نے عزرائیل کا چہرہ دیکھ لیا ہے، موت کے ذائقہ کی تلخی چکھ چکا ہے اور بدخاتمہ کے خوف سے با امن ہو گیا ہے۔

جناب ابو عمرو بن علاء کا قول ہے کہ میں جریر کے ہاں بیٹھا ہوا تھا اور وہ اپنے کاتب سے شعر لکھوا رہے تھے، تب ایک جنازہ آیا تو وہ رک گئے اور کہا کہ بخدا مجھے ان جنازوں نے بوڑھا کر دیا ہے اور انہوں نے یہ شعر پڑھے ؎

تُرَوِّعُنَا الْجَنَائِزُ مُقْبِلَاتٍ وَنَلْهُو حِيْنَ تَذْهَبُ مُدْبِرَاتٍ

كَرَوْعَةِ ثُلَّةٍ لِسَعَارِ ذِئْبٍ فَلَمَّا غَابَ عَادَتْ رَاتِعَاتٍ

۱۔ جنازے ہمیں آتے ہوئے خوف زدہ کر دیتے ہیں اور جب چلے جاتے ہیں تو ہم ان کے پیٹھ پھیرتے ہی لہو و لعب میں لگ جاتے ہیں۔

۲۔ بھیڑوں کے گلّہ کی طرح جو بھیڑیئے کے غار میں خوف زدہ ہوتا ہے اور جب بھیڑیا غائب ہو جاتا ہے تو وہ چرنے لگتی ہے۔

جنازے کے آداب

جنازے کے آداب میں سے تفکر، تنبیہ، مستعدی اور متواضع ہو کر اس کے آگے چلنا ہے جیسا کہ فقہ میں اس کے آداب اور طریقے مذکور ہیں۔

ان آداب میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی سب سے حسن ظن رکھے اگرچہ وہ فاسق ہی کیوں نہ ہو اور بُرے خیالات کو اپنی طرف سے سمجھے کیونکہ اگرچہ وہ ظاہری طور پر اچھا کیوں نہ ہو، خاتمہ ایسی چیز ہے جس کا خطرہ جاری و ساری رہتا ہے اسی لئے جناب عمر بن ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا جو بدکردار تھا تو بہت سے لوگ اس کے جنازے سے رک گئے، آپ اس کے جنازہ میں شریک ہوئے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی، جب اسے قبر میں اتارا جانے لگا تو آپ نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا اے پدرِ فلاں! اللہ تجھ پر رحم کرے، یقیناً تو نے اپنی زندگی توحید میں بسر کی اور اپنے چہرے کو

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سجدوں سے غبار آلود کیا اور اگر لوگوں نے تجھے گنہگار اور بدکردار کہا تو ہم میں سے ایسا کون ہے جو گنہگار اور بدکردار نہیں۔

ایک گنہگار کا عجیب و غریب واقعہ

ایک آدمی جو گناہوں میں منہمک رہتا تھا، مر گیا، وہ بصرہ کے قریب رہتا تھا مگر جب وہ مرا تو اس کی عورت نے ایسا کوئی آدمی نہ پایا جو جنازے اٹھانے میں اس کا ہاتھ بٹاتا کیونکہ اس کے ہمسائے اس کے کثرتِ گناہ کے سبب کنارہ کش ہو گئے چنانچہ اس نے دو مزدور اجرت پر لئے اور وہ اسے جنازگاہ میں لے گئے مگر کسی نے اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی اور وہ اسے صحرا میں دفن کرنے کے لئے لے گئے۔ اس علاقے کے نزدیک پہاڑ میں ایک بہت بڑا زاہد رہتا تھا، عورت جب اپنے شوہر کا جنازہ اٹھوا کر لے گئی تو زاہد کو منتظر پایا چنانچہ زاہد نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا تو شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ زاہد پہاڑ سے اترا ہے تاکہ فلاں شخص کی نمازِ جنازہ پڑھائے چنانچہ شہر کے سب لوگ وہاں روانہ ہوئے اور انہوں نے زاہد کی اقتدا میں اسکی نمازِ جنازہ پڑھی،

لوگوں کو زاہد کے اس فعل سے سخت حیرت ہوئی۔ زاہد نے کہا کہ مجھ سے خواب میں کہا گیا ہے کہ فلاں جگہ جاؤ، وہاں تمہیں ایک جنازہ نظر آئے گا جس کے ساتھ صرف ایک عورت ہوگی، تم اس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھو کیونکہ وہ مغفور ہے، یہ بات سن کر لوگوں کے تعجب میں اور اضافہ ہوا۔

زاہد نے عورت سے اس مرد کے حالات دریافت کئے اور اس کی بخشش کے اسباب کی تحقیق کرنا چاہی تو عورت نے کہا جیسا کہ مشہور ہے اس کا سارا دن شراب خانے میں گذرتا اور شراب میں مست رہتے گذرتا تھا۔ زاہد نے کہا کہ کیا تم اس کی کسی نیک عادت کو بھی جانتی ہو؟ عورت نے کہا ہاں تین چیزیں جانتی ہوں، جب وہ صبح کے وقت مدہوشی سے افاقہ پاتا تو کپڑے تبدیل کرتا، وضو کرتا اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھا کرتا تھا پھر شراب خانہ میں جاتا اور بدکاری لوں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میں مشغول رہتا، دوسرے یہ کہ اس کے گھر میں ہمیشہ ایک یا دو یتیم رہا کرتے تھے، ان سے وہ اولاد سے بھی زیادہ مہربانی سے پیش آیا کرتا تھا۔ تیسرے یہ کہ جب وہ رات کی تاریکی میں نشہ کی مدہوشی سے افاقہ پاتا تو روتا اور کہتا اے رب کریم! جہنم کے کونوں میں سے کونسے کونے کو میرے اس خبیث نفس سے تو پُر کرے گا؟ زاہد یہ سنتے ہی لوٹ گیا اور اس کی بخشش کا راز کھل گیا۔

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو قبر اور مصائب کو نہ بھولا، دنیاوی زیب و زینت کی عمدہ چیزوں کو ترک کر دیا، فانی چیزوں پر دائمی چیزوں کو ترجیح دی، آئندہ کل کو اپنی زندگی میں شمار نہ کیا اور خود کو اہلِ قبور میں سے شمار کیا۔

حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کیا وجہ ہے کہ آپ قبرستان کے قریب رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے انہیں عمدہ ہمسایہ پایا ہے، ایسے ہمسائے جو زبانیں بند رکھتے ہیں اور آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔

حضرتِ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب قبروں پر کھڑے ہوتے تو رو دیا کرتے یہاں تک کہ آپکی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا اور کہا گیا کہ آپ جنت اور جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں اور نہیں روتے لیکن قبروں پر کیوں روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قبر آخرت کے منازل میں سے پہلی منزل ہے، اگر صاحبِ قبر اس سے نجات پالیتا ہے تو بعد کی منزلیں اس کے لئے آسان ہو جاتی ہیں اور اگر اس سے نجات نہیں پاتا تو بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہوتی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے قبرستان کو دیکھا تو سواری سے اتر پڑے اور دو رکعت نماز ادا کی، پھر ان سے کہا گیا کہ پہلے تو آپ ایسے نہیں کیا کرتے تھے، آپ نے فرمایا میں نے قبرستان والوں کو اور اس چیز کو یاد کیا جو ان کے اور

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میرے درمیان حائل کی گئی ہے تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ دو رکعتیں ادا کر کے میں رب کا قرب چاہوں۔

حضرتِ مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قبر انسان سے یہ کلام کرتی ہے کہ میں کیڑوں، تنہائی، غربت اور اندھیرے کا گھر ہوں، میں نے تیرے لئے یہی کچھ تیار کیا ہے، تو میرے لئے کیا تیار کر کے لایا ہے؟

حضرتِ ابوذر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ کیا میں تمہیں اپنے فقر کا دن بتاؤں؟ یہ وہ دن ہوگا جب مجھے قبر میں رکھا جائے گا۔

باب ۱۰۹

عذابِ جہنم کا خوف

بخاری شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے:۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے رب! ہم کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا فرما اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

ابو یعلیٰ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا دو عظیم چیزوں جنت اور جہنم کو نہ بھولو پھر آپ روئے یہاں تک کہ آنسو جاری ہو گئے یا آپ کے مبارک آنسوؤں نے آپ کی ریش مبارک کے دونوں پہلوؤں کو تر کر دیا اور آپ نے فرمایا اگر تم جانتے جو کچھ آخرت کے بارے میں میں جانتا ہوں تو تم مٹی پر چلتے اور اپنے سروں پر خاک ڈالتے۔

طبرانی نے اوسط میں یہ روایت نقل کی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ایسے وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جس وقت میں وہ کبھی نہیں آیا کرتے تھے چنانچہ

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبریل کے لئے کھڑے ہوئے اور پوچھا جبریل کیا بات ہے کہ میں تمہارا رنگ متغیر دیکھتا ہوں۔ جبریل نے کہا میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کو مزید دہکانے کا حکم دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل! مجھے جہنم کی حقیقت بتلاؤ یا جہنم کے اوصاف بیان کرو۔ جبریل علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حکم دیا اور اسے ایک ہزار سال روشن کیا گیا اور بھڑکایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی۔ پھر حکم ہوا اور اسے پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر مزید ایک ہزار سال اسے بھڑکانے کا حکم ملا یہاں تک کہ وہ تاریک ہو گئی۔ اب وہ سیاہ و تاریک ہے، اس میں کوئی چنگاری بھی روشن نظر نہیں آتی اور نہ ہی کبھی اس کا بھڑکنا ختم ہوتا ہے۔ قسم ہے ربِ ذوالجلال کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، اگر جہنم کو سوئی کے سوراخ کے برابر کھول دیا جائے تو اس کی گرمی سے دنیا کی تمام مخلوق مر جائے، بخدا جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اگر جہنم کے نگہبان فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ دنیا میں ظاہر ہو جائے تو تمام اہلِ دنیا اس کی بدصورتی دیکھ کر اور اس کی بدبو سونگھ کر مر جائیں۔ بخدا جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اگر جہنم کے زنجیروں کا ایک حلقہ جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں ذکر کیا ہے دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ پگھل جائیں اور وہ حلقہ سب سے نچلی زمین پر جا ٹھہرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اے جبریل! مجھے اتنا ہی کافی ہے میرا جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ کرو کہ میں انتقال کر جاؤں۔ تب آپ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا، وہ رو رہے تھے، آپ نے فرمایا جبریل تم روتے ہو حالانکہ تمہارا اللہ کے ہاں ایک خاص مرتبہ ہے، جبریل نے کہا میں کیسے نہ روؤں حالانکہ میں رونے کا زیادہ حقدار ہوں، شاید کہ میں اللہ تعالیٰ کے علم میں اس حال سے کسی دوسرے حال میں لکھا گیا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ کہیں مجھے بھی آزمائش میں نہ ڈال دیا جائے جیسا کہ ابلیس کو آزمائش میں ڈال کر ذلیل و رسوا کر دیا گیا ہے۔ وہ بھی تو فرشتوں میں تھا اور میں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نہیں جانتا کہ مجھے بھی کہیں ہاروت ماروت کی طرح مصائب میں مبتلا نہ کر دیا جائے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر رونے لگے اور جبریل علیہ السلام بھی رونے لگے۔ دونوں حضرات برابر روتے رہے تاآنکہ ندا کی گئی اے جبریل اور اے محمد! اللہ تعالےٰ نے تمہیں مامون کر دیا ہے تم اس کی نافرمانی نہیں کرو گے۔ جبریل علیہ السلام یہ سنتے ہی پرواز کر گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایسے لوگوں کے پاس سے گذرے جو بذلہ سنجیوں میں مصروف تھے اور ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم ہنستے ہو اور تمہارے پیچھے جہنم ہے، پس اگر تم جان لیتے جو میں جان چکا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے، کھانا پینا چھوڑ دیتے اور بلند پہاڑوں کی طرف نکل جاتے تاکہ اللہ کی رضامندی کے لئے خود پر ریاضت و محنت کو مسلط کر سکو، تب ندا کی گئی کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بندوں کو نا امید نہ کرو، میں نے آپ کو خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے آپ کو مشقتوں میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا، تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اعمال درست کرو اور قربِ الٰہی حاصل کرو۔

مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کیا بات ہے میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ جب سے آگ کو پیدا کیا گیا ہے، میکائیل کبھی نہیں ہنسے۔

ابنِ ماجہ اور حاکم کی حدیث ہے جسے اس نے صحیح کہا ہے کہ تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں جزء ہے اور اگر وہ دو مرتبہ رحمت کے پانی سے نہ بجھائی جاتی تو تم اس سے فائدہ حاصل نہ کر سکتے اور یہ آگ اللہ تعالےٰ سے دعا مانگتی ہے کہ مجھے دوبارہ جہنم میں نہ بھیجنا۔

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی :-

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ — جب گل جائیں گے ان کے

بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا — چمڑے تو ہم بدل دیں گے ان کیلئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ۔ دوسرے چمڑے تاکہ وہ عذاب چکھیں۔

اور حضرتِ کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے اس کی تفسیر بتلاؤ۔ اگر آپ نے صحیح کہا تو میں آپ کی تصدیق کروں گا ورنہ آپ کی بات رد کر دوں گا۔ حضرتِ کعب بولے کہ انسان کا چمڑہ جلے گا اور اسی لمحہ نیا ہو جائے گا یا ہر دن میں چھ ہزار مرتبہ نیا ہوگا، حضرتِ عمر نے کہا واقعی آپ نے صحیح کہا۔

بیہقی نے اس آیت کے تحت حضرتِ حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے، کہ انہیں ہر دن میں ستر ہزار مرتبہ آگ کھائے گی اور ہر مرتبہ جبکہ انہیں آگ جلائیگی وہ پھر پہلے کی طرح ہو جائیں گے۔

مسلم شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ دنیاوی نعمتیں پانیوالے جہنمی کو لایا جائے گا، اسے جہنم میں ایک غوطہ دیکر پوچھا جائے گا کہ اے انسان! تو نے کبھی عیش بھی دیکھی ہے یا تجھ پر کبھی انعامات کی بارش بھی ہوئی ہے؟ وہ کہیگا نہیں، بخدا اے اللہ کبھی بھی نہیں۔ پھر دنیا میں سب سے زیادہ مصائب برداشت کرنے والے جہنمی کو لایا جائے گا اور اسے جنت کا چکر لگوا کر پوچھا جائیگا اے انسان! تو نے کبھی تنگدستی دیکھی ہے یا تجھ پر کبھی مصائب بھی آئے تھے؟ وہ کہے گا نہیں، بخدا اے اللہ کبھی بھی میں نے تنگدستی اور دکھ تکلیف نہیں دیکھے۔

دوزخیوں پر رونا مسلّط کر دیا جائے گا

ابنِ ماجہ کی روایت ہے کہ جہنمیوں پر رونا مسلط کیا جائیگا وہ روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر وہ خون روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں میں گڑھوں جیسے گڑھے ہوں گے کہ اگر ان میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ چلنے لگیں۔

ابو یعلیٰ کی حدیث ہے اے لوگو! روؤ، اگر تمہیں رونا نہیں آتا تو رونے کی سی صورت بناؤ، کیونکہ جہنمی جہنم میں روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

رخساروں پر ایسے بہیں گے جیسے ان کے رخسار نہریں ہوں، پھر آنسو ختم ہو جائینگے اور وہ خون روئیں گے تا آنکہ ان کی آنکھیں زخموں سے لہولہان ہو جائیں گی۔

باب ۱۱۰

میزان اور صراط

ابوداؤد نے حضرتِ حسن سے انہوں نے حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ وہ روئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عائشہ! کیوں رونی ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ میں جہنم کو یاد کر کے روئی ہوں، کیا آپ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، میزانِ عمل کے وقت یہاں تک کہ وہ یہ جان لے کہ اس کا میزان ہلکا ہوا یا بھاری، نامۂ اعمال کے اڑنے کے وقت، یہاں تک کہ وہ یہ جان لے کہ اس کا صحیفۂ اعمال دائیں ہاتھ میں آتا ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے۔ اور جب پلصراط کو جہنم پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ وہ یہ نہ جان لے کہ وہ اسے عبور کر سکتا ہے یا نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دستگیریٔ امت کیلئے پلصراط پر تشریف فرما ہونگے

ترمذی شریف میں ہے کہ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ قیامت کے دن میری سفارش فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا میں انشاء اللہ ایسا کروں گا۔ میں نے عرض کی میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا پہلے مجھے پلصراط پر تلاش کرنا، میں نے عرض کی کہ اگر میں پلصراط پر آپ کو نہ پاسکوں تو پھر کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا پھر مجھے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

میزان کے قریب تلاش کرنا، میں نے عرض کی کہ اگر میں آپ کو میزان کے قریب بھی نہ پاسکوں تو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا پھر مجھے حوض کے قریب تلاش کرنا کیونکہ میں ان تین مقامات کے علاوہ کہیں نہیں ہونگا۔

حاکم کی روایت ہے کہ قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا، اگر اس میں وزن کیا جائے یا زمین و آسمان اس میں رکھ دیئے جائیں تو وہ رکھے جاسکیں گے، تب فرشتے عرض کریں گے اے اللہ! اس میں کس کے اعمال کا وزن کیا جائے گا؟ رب تعالیٰ فرمائے گا اپنی مخلوق میں سے جس کے لئے چاہوں گا، فرشتے عرض کرینگے:۔

سُبْحٰنَكَ مَا عَبَدْنٰكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ۔ پاک ہے تو، ہم تیری کماحقہ عبادت نہیں کرسکے۔

اور پلصراط رکھا جائے گا جو استرے کی دھار جیسا ہوگا۔ فرشتے عرض کریں گے اسے کون عبور کرے گا؟ رب تعالٰی فرمائے گا کہ میری مخلوق میں سے جس کو میں چاہونگا، فرشتے عرض کریں گے:۔

سُبْحٰنَكَ مَا عَبَدْنٰكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ۔ اے رب پاک ہے تو، ہم کماحقہ تیری عبادت نہیں کرسکے۔

پلصراط جہنم کے اوپر رکھا جائے گا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پلصراط کو جہنم کے اوپر رکھا جائے گا جو پتلی تلوار کی دھار کی طرح ہوگی جو پھسلنے کی جگہ ہوگی، اس پر آگ کے کانٹے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو اچک لے گی، اس پر رکنے والا اس میں گرے گا اور کچھ تیز چلنے والے ہوں گے جن میں سے بعض بجلی کی طرح گذر یں گے اور وہ اس سے گذر کر ہی رکیں گے، بعض اس سے ہوا کی طرح گزریں گے یہاں تک کہ وہ نجات پالیں گے، بعض گھڑ سوار کی طرح جائیں گے، پھر بعض لوگ دوڑتے ہوئے آدمی کی طرح، پھر اس سے کچھ کم رفتار میں دوڑتے ہوئے، پھر پیدل چلنے والے آدمی کی طرح لوگ گذریں گے، پھر ان سب کے آخر میں ایسا آدمی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

گذرے گا، کہ جسے آگ نے جھلسا دیا ہوگا اور تکلیف اٹھا کر آیا ہوگا، تب اللہ تعالےٰ اسے اپنی رحمت اور فضل و کرم کے طفیل جنت میں داخل کرے گا اور اسے کہا جائیگا کہ آرزو کر اور مانگ، وہ شخص کہے گا تو رب العزت ہو کر مجھ سے مزاح کرتا ہے؟ پھر اسے کہا جائے گا کہ تمنا کر اور مانگ، یہاں تک کہ اس کی تمام تمنائیں ہی پوری ہو جائیں گی، رب تعالےٰ فرمائے گا تیرے لئے وہ بھی ہے جو تو نے مانگا اور اس کے برابر اور بھی اس کے ساتھ ہے۔

مسلم شریف کی روایت ہے حضرتِ امِ بشر انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرتِ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، انشاء اللہ تعالےٰ ان لوگوں میں سے، جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا، حضرتِ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے انہیں جھڑک دیا تو وہ بولیں :-

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا — تم میں سے کوئی نہیں مگر اس پر وارد ہونے والا ہے۔

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے :-

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا۔ — پھر نجات دیں گے ہم ان کو جو پرہیزگاری کرتے ہیں، اور چھوڑ دیں گے اس میں ظالموں کو گرا ہوا۔

جنابِ احمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جماعت نے ورود کے معنیٰ میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس میں مومن داخل نہیں ہونگے اور بعض نے کہا ہے کہ تمام لوگ اس میں وارد ہوں گے، پھر اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو نجات دے گا جو تقوےٰ رکھتے ہیں۔

بعض لوگوں نے حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کہا کہ تمام لوگ اس میں وارد ہوں گے۔

پھر انگلیوں کو کانوں کے قریب لیجا کر کہا کہ یہ دو بہرے ہوں اگر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو کہ ورود سے مراد دخول ہے، کوئی نیک اور برا باقی نہ رہے گا مگر سب اس میں داخل ہوں گے، تب وہ جہنم مومنوں پر حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی طرح ٹھنڈا اور سلامتی والا ہو جائے گا یہاں تک کہ اس آگ یا جہنم کے لئے آپ نے فرمایا مومنوں کی سردی کی وجہ سے فریاد نکلے گی پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نجات دے گا جو پرہیزگاری کرتے ہیں اور ظالموں کو جہنم میں گرا ہوا چھوڑ دے گا۔

حاکم کی روایت ہے کہ لوگ جہنم میں وارد ہوں گے اور اپنے اعمال کی بدولت اس سے نکلیں گے، پہلے بجلی کی چمک کی طرح، پھر ہوا کی طرح، پھر گھڑسوار کی طرح، پھر اونٹ سوار کی طرح، پھر دوڑتے ہوئے آدمی کی طرح اور پھر پیدل آدمی کی طرح نکلیں گے۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باب ۱۱۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصالِ مبارک

حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اپنی ماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب جدائی کی گھڑی قریب تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیکھا، آپ کی آنکھیں نمناک ہو گئیں، پھر فرمایا تمہیں خوشخبری ہو، تمہیں اللہ تعالےٰ نے زندگی دی، اللہ نے تمہیں پناہ دی اللہ تعالےٰ نے تمہاری مدد فرمائی، میں تمہیں اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں اللہ تعالےٰ سے متعلق کرتا ہوں، بے شک میں تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھلا ہوا نذیر ہوں، یہ کہ اللہ تعالےٰ کے شہروں اور بندوں میں اللہ تعالےٰ سے سرکشی نہ کرو، موت قریب آئی اور اللہ تعالےٰ، سدرۃ المنتہیٰ، جنت الماویٰ اور لبریز جاموں کی طرف پلٹنا ہے پس تم اپنے نفسوں پر اور اس شخص پر جو میرے بعد تمہارے دین میں داخل ہو میری طرف سے سلام کہو۔

حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی اللہ تعالیٰ امتِ حبیب کا والی ہے

مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے بعد میری امت کا کون ہے؟ اللہ تعالےٰ نے حضرتِ جبریل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوشخبری دے دو کہ میں انہیں امت کے بارے میں شرمندہ نہیں کروں گا اور انہیں اس بات کی بھی خوشخبری دے دو کہ جب لوگ محشر کے لئے اٹھائے جائیں گے تو وہ سب سے جلدی اٹھیں گے۔ جب وہ جمع ہوں گے تو میرا حبیب ان کا سردار ہوگا اور بے شک جنت دیگر امتوں پر اس وقت تک حرام رہے گی جب تک کہ آپ کی امت اس میں داخل نہ ہو گی۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نے فرمایا کہ اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئی ہیں۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ مجھے سات کنوؤں کے سات پانیوں سے غسل دو چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا تو آپ نے راحت پائی، پھر باہر تشریف لے گئے، لوگوں کو نماز پڑھائی، شہدائے احد کے لئے بخشش کی دعا کی، انصار کے لئے وصیت کی اور فرمایا:

اما بعد! اے گروہِ مہاجرین! تم بڑھتے جاتے ہو اور انصار اس دن والی ہیئت پر باقی ہیں، وہ نہیں بڑھے ہیں، انصار میرے رازدار ہیں جن کی طرف میں نے پناہ لی ہے لہٰذا ان کے کریم یعنی نیک کی عزت کرو اور ان کے برے سے درگزر کرو،

پھر فرمایا بے شک بندہ کو دنیا اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے درمیان اختیار دیا گیا تو اس نے اس چیز کو پسند کر لیا جو اللہ کے ہاں ہے۔

حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور سمجھ گئے کہ اس بندہ سے مراد خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! تسلی رکھو، ابوبکر کے دروازے کے سوا مسجد کی طرف کھلنے والے تمام گھروں کے دروازے بند کر دو کیونکہ میں ایسا کوئی آدمی نہیں جانتا جو دوستی میں میرے نزدیک ابوبکر سے افضل ہو۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر، میرے دن، میرے دل اور میرے حلقوم کے درمیان وصال فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے موت کے وقت میرے اور آپ کے لعابِ دہن کو جمع کیا، میرے گھر میرا بھائی عبدالرحمٰن آیا اس کے ہاتھ میں مسواک تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کی طرف دیکھنے لگے، میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک پسند فرماتے ہیں لہٰذا میں نے کہا یہ آپ کیلئے لے لوں؟ آپ نے سر سے اشارہ فرمایا یعنی ہاں چنانچہ میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لے لی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہنِ اقدس میں دے دی مگر وہ آپ کو سخت محسوس ہوا تو میں نے کہا کہ میں اسے آپ کے لئے نرم کر دوں؟ آپ نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

سر کے اشارے سے "ہاں" فرمایا چنانچہ میں نے اسے نرم کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا برتن رکھا تھا، آپ اس میں ہاتھ داخل کرتے تھے اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ، البتہ موت کے لئے سکرات ہیں، پھر آپ نے اپنا ہاتھ بلند فرمایا اور فرمانے لگے "الرفیق الاعلیٰ، الرفیق الاعلیٰ"، تب میں نے عرض کی بخدا آپ نے ہمیں ترجیح نہیں دی ہے۔

انصار کا اجتماع

حضرتِ سعید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب انصار نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع شریف میں گرانی بڑھتی جا رہی ہے تو وہ مسجد کے ارد گرد آ گئے، حضرتِ عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور انہیں انصار کے ارادہ اور خوف کے متعلق بتایا پھر حضرتِ فضل رضی اللہ عنہ نے آپ سے وہی بات عرض کی پھر حضرتِ علی رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور آپ نے بھی وہی بات عرض کی جو پہلے کر چکے تھے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک لمبا کیا اور فرمایا اسے پکڑو، پس انہوں نے آپ کو تھام لیا اور آپ نے پوچھا تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی ہمیں ڈر ہے کہ آپ وصال فرما جائیں گے۔ ان کی عورتیں اپنے جوانوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو بلانے لگیں، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور حضرتِ علی اور فضل رضی اللہ عنہما کا سہارا لے کر چلے، حضرتِ عباس رضی اللہ عنہ آپ کے آگے آگے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سر انور لپیٹے ہوئے نکلے، آپ کے پیر مبارک گھسٹتے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ منبر شریف کی سب سے نچلی سیڑھی پر تشریف فرما ہوئے، لوگ آپ کی طرف امڈ آئے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:-

اے لوگو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میری موت سے خوفزدہ ہو گویا تم موت کو نہیں پہچانتے اور تم اپنے نبی کی موت کو اچھا نہیں سمجھتے،

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

کیا میں نے اور تمہارے نفسوں نے تمہیں موت کی خبر نہیں دی؟ کیا مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیائے کرام میں سے کوئی نبی ہمیشہ رہا کہ میں بھی ہمیشہ رہوں؟ باخبر ہو جاؤ، میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں اور تم بھی اس سے ملنے والے ہو، میں تمہیں مہاجرین اولین کے متعلق نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور میں مہاجرین کو ایک دوسرے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے " قسم ہے زمانہ کی تحقیق انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے" الآیۃ

اور تمام امور اللہ تعالٰی کی منشا سے پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں، تمہیں کسی کام کی دیر، عجلت پسندی پر آمادہ نہ کرے کیونکہ اللہ تعالٰی کسی کی عجلت سے عجلت نہیں کرتا اور جس نے اللہ تعالٰی کو غالب مانا وہ خود غالب ہوا اور جس نے اللہ تعالٰی سے فریب کیا اس نے خود سے فریب کیا، پس تم اس بات کے قریب ہو کہ اگر تمہیں والی بنایا جائے تو تم زمین میں فساد کرو اور قطع رحمی کرو۔

انصار کے بارے میں وصیت

(رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں فرمایا)

اور میں تمہیں انصار سے نیکی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ وہی ہیں جنہوں نے (مدینہ طیبہ میں) ہجرت کے گھر میں ٹھکانہ بنایا ہے اور تم سے پہلے ایمان لائے ہیں، تم ان سے احسان کرو، کیا انہوں نے تمہارے لئے پھلوں کو دو حصے نہیں کیا؟ کیا انہوں نے اپنے گھروں کو تمہارے لئے وسیع نہیں کیا؟ کیا انہوں نے تمہیں خود پر ترجیح نہیں دی حالانکہ وہ خود تنگدست تھے؟ باخبر رہو جو شخص اس بات کا والی بنایا جائے کہ وہ دو آدمیوں میں فیصلہ کرے پس چاہئے کہ وہ ان کے نیک کو قبول کرے اور ان کے برے سے درگذر کرے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

باخبر ہو جاؤ ان پر خود کو ترجیح نہ دو! باخبر رہو میں تمہارے لئے پہلے جانے والا ہوں اور تم مجھے ملنے والے ہو، باخبر ہو، تمہارے اترنے کی جگہ میرا حوض ہے، میرا حوض شام کے شہر بصرہ اور صنعاء یمن کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے، اس میں کوثر کے پرنالہ سے ایسا پانی انڈیلا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید، مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، جس نے اس سے پی لیا وہ کبھی بھی پیاسا نہیں ہو گا، اس کی کنکریاں موتیوں کی اور اس کی زمین مشک کی ہے، کل کھڑے ہونے کے دن جو اس سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔

باخبر ہو جاؤ جو یہ پسند کرتا ہے کہ کل میرے پاس آئے اسے چاہیئے کہ وہ ناجائز باتوں سے اپنی زبان اور ہاتھ کو روکے!

حضرتِ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا نبی اللہ! قریش کے لئے وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا :-

میں اس بات کے لئے قریش کو وصیت کرتا ہوں لوگ قریش کے تابع ہیں، ان کا بھلا ان کے بھلے کے لئے اور ان کا برا ان کے برے کے لئے ہے۔ اے آلِ قریش! لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو، اے لوگو! گناہ نعمتوں کو تبدیل کر دیتے ہیں اور قسمت کو بدل دیتے ہیں لہذا جب لوگ نیک ہوتے ہیں تو ان کے حاکم بھی نیک ہوتے ہیں اور جب لوگ نافرمانیاں کرتے ہیں تو وہ نافرمان قرار پاتے ہیں یعنی ان کے حاکم ظالم ہوتے ہیں، فرمانِ الٰہی ہے کہ "اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض ظالموں کا ولی بنا دیتے ہیں بسبب ان کے اعمال کے۔"

حضرتِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابوبکر پوچھو! حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! وقت قریب آگیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں وقت قریب آگیا ہے اور بہت ہی قریب آگیا ہے۔ حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے نبی! جو کچھ اللہ کے ہاں ہے آپ کو مبارک ہو، کاش ہم اپنے ٹھکانے کو جانتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی طرف، سدرۃ المنتہیٰ کی طرف، پھر جنت الماویٰ کی طرف، پھر فردوسِ اعلیٰ کی طرف، شرابِ طہور سے بھرے ہوئے پیالے اور رفیقِ اعلیٰ کی جانب، مبارک زندگی اور حفظِ الٰہی کی امان ہیں۔

حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ کے غسل کے لئے انتظام کس کا ہوگا؟ فرمایا میرے قریبی، پھر ان کے قریبی، انہوں نے عرض کی ہم آپ کو کن کپڑوں کا کفن دیں؟ آپ نے فرمایا میرے ان کپڑوں، یمنی چادر اور سفید مصری چادر میں۔ پھر حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہم آپ پر نماز کیسے پڑھیں؟ چنانچہ ہم رو پڑے اور وہ بھی رو دئیے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑو، اللہ تعالےٰ تمہیں بخشے اور تمہارے نبی سے تمہیں بہتر جزا دے۔ جب تم مجھے غسل دے لو، کفن پہنا لو تو مجھے میرے اسی گھر میں میری چارپائی پر میری قبر کے کنارے رکھ دینا، پھر تم کچھ دیر کے لئے مجھے تنہا چھوڑ کر باہر نکل جانا، سب سے پہلے اللہ عزوجل مجھ پر رحمت بھیجے گا، وہ جو تم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پھر فرشتوں کو مجھ پر درود کی اجازت دیجائیگی اور سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کی مخلوق میں سے جبریل علیہ السلام میرے پاس آئیں گے اور وہ مجھ پر درود پڑھیں گے، پھر میکائیل پھر اسرائیل اور پھر ایک کثیر جماعت کے ساتھ عزرائیل (علیہم السلام) درود پڑھیں گے، پھر تمام فرشتے آئیں گے، اور اس کے بعد تم گروہ در گروہ مجھ پر داخل ہونا اور گروہوں کی صورت میں مجھ پر صلوٰۃ پڑھنا اور خوب سلام بھیجنا اور مجھے گھبر کر، آوازیں بلند کر کے، چیخ و پکار سے تکلیف نہ دینا اور چاہیئے کہ تم میں سے امام سب سے پہلے آئے

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور میرے قریبی گھر والے، پھر ان سے قریب والے، پھر عورتوں کی جماعتیں اور پھر بچوں کی جماعتیں آئیں۔

حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ کو قبرِ انور میں کون اتارے گا؟ فرمایا میرے انتہائی قریبی گھر والوں کی جماعت، پھر ان سے قریبی، فرشتوں کی کثیر تعداد کے ساتھ، تم انہیں نہیں دیکھتے ہو مگر وہ تمہیں دیکھتے ہیں، کھڑے ہو جاؤ اور میرے بعد آنے والوں تک پہنچا دو۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا، لوگوں نے دن کے ابتدائی حصہ میں آپ کی طبیعت کو ہلکا پایا چنانچہ وہ خوشی خوشی اپنے گھروں اور کاموں کے لئے لوٹ گئے اور آپ کو عورتوں کے درمیاں تنہا چھوڑ گئے، ہم اسی طرح خوشی و مسرت میں تھے کہ اتنی خوشی ہمیں پہلے کبھی نہیں ملی تھی، اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب عورتیں باہر چلی جاؤ کیونکہ یہ فرشتہ مجھ سے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے، چنانچہ گھر سے میرے سوا سب عورتیں باہر چلی گئیں اور آپ کا سر مبارک میری گود میں تھا، آپ بیٹھ گئے اور میں گھر کے ایک کونے میں ہوگئی۔

اس فرشتہ نے طویل سرگوشی کی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور اسی طرح سر مبارک میری گود میں رکھ دیا اور عورتوں سے فرمایا کہ اندر آجاؤ، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے یہ آہٹ جبرئیل کی نہیں لگی تو آپ نے فرمایا ہاں عائشہ! یہ ملک الموت تھا جو میرے پاس آیا تھا اور اس نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے مجھے بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میں آپ کی اجازت کے بغیر آپ کے پاس نہ آؤں، اگر آپ اجازت دیں تو اندر آؤں، اور اللہ تعالٰی نے مجھے یہ بھی حکم دیا ہے کہ آپ کی اجازت کے بغیر روحِ مقدس کو قبض نہ کروں۔ اب آپ کی کیا رائے ہے؟ چنانچہ میں نے کہا ابھی ٹھہرو تاآنکہ میرے جبرئیل آجائے، یہ جبرئیل کے آنے کا وقت ہے۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم پر ایسا امر وارد ہوا کہ جس کے بارے میں

www.muftiakhtarrazakhan.com

ہمارے پاس کوئی جواب نہ تھا اور نہ ہی اس بارے میں کوئی رائے تھی، ہم سب خوفزدہ ہو کر خاموش بیٹھے، گویا اہلِ بیت میں سے کوئی ایک بھی اس عظیم امر کی وجہ سے بول نہیں سکتا تھا، اس کی ہیبت نے ہمارے جسموں کو خون سے بھر دیا تھا۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس ساعت میں جبریلِ امین حاضر ہوئے میں نے ان کی آہٹ کو پہچان لیا، گھر والے باہر نکل گئے، جبریل اندر داخل ہوئے اور عرض کی اے نبی! اللہ آپ پر سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں حالانکہ وہ آپ کے متعلق آپ سے زیادہ جانتا ہے لیکن اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ آپ کی عزت و وقار میں اضافہ فرمائے اور مخلوق پر آپ کی عزت و وقار پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے اور آپ کی امت میں مثال ہو جائے۔

آپ نے فرمایا کہ میں رنج و درد پاتا ہوں، جبریل نے عرض کی آپ کو خوشخبری ہو کہ اللہ تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ آپ کو ان انعامات میں پہنچائے جو اس نے آپ کے لئے تیار کئے ہیں۔ آپ نے فرمایا جبریل! ملک الموت نے مجھ سے اجازت چاہی اور مجھے بات بتلا گیا ہے۔ جبریل نے عرض کی اے محمد! آپ کا رب آپ کے دیدار کا مشتاق ہے، کیا اس نے آپ کو نہیں بتایا کہ اللہ تعالےٰ آپ سے کس چیز کا ارادہ فرماتا ہے، بخدا ملک الموت نے ہرگز کسی سے کبھی بھی اجازت طلب نہیں کی، اور نہ ہی وہ آئندہ کسی سے اجازت طلب کرے گا، باخبر ہو جائیے! اللہ تعالیٰ آپ کے عزت و شرف کو پورا فرمانے والا ہے اور وہ آپ کا مشتاق ہے۔

آپ نے فرمایا تب تو میں اس وقت تک چین نہیں پاؤں گا جب تک کہ اللہ تعالےٰ کے حضور نہ پہنچ جاؤں، آپ نے عورتوں کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میرے قریب آؤ چنانچہ وہ آپ پر گر گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ جب انہوں نے سر اٹھایا تو ان کی آنکھیں نمناک تھیں اور وہ شدتِ غم سے کلام نہ کر سکتی تھیں، پھر فرمایا اپنا سر میرے قریب کرو چنانچہ حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر آپ سے لپٹ گئیں، آپ نے ان سے سرگوشی فرمائی

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اور جب انہوں نے سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں اور بات کرنے کی تاب نہ تھی۔

ہم نے جب یہ عجیب بات دیکھی تو ہم نے بعد میں حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ خبر دی کہ میں آج وصال کرنے والا ہوں تو میں رو دی اور پھر جب فرمایا میں نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ وہ تجھے میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملائے گا اور تمہیں میرے ساتھ رکھے گا تو میں ہنس پڑی۔

پھر آپ نے حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں کو بلایا اور انہیں پیار کیا، حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ملک الموت آئے، انہوں نے اجازت مانگی تو آپ نے اسے اجازت دیدی۔ ملک الموت نے عرض کی کہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے اب میرے رب کے پاس لے چلو۔ ملک الموت نے عرض کی کہ آج (آپ کی اجازت سے) ایسا ہی ہوگا اور آپ کا رب آپ کا مشتاق ہے اور میں نے آپ کے سوا کسی اور کے پاس بار بار آمد و رفت نہیں کی اور نہ آپ کے سوا مجھے کسی کے پاس جانے کے لئے اجازت لینے کا حکم ملا لیکن آپ کی ساعت آپ کے سامنے ہے اور وہ نکل گئے۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کی السلام علیک یا رسول اللہ! یہ آخری پیغامات تھے جو زمین پر بھیجے گئے، اب ہمیشہ کے لئے سلسلۂ وحی منقطع کر دیا گیا ہے اور دنیا لپیٹ دی جائے گی اور زمین میں میرے لئے آپ کے بغیر اور کوئی حاجت نہیں اور زمین میں آپ کے پاس آنا ہی میری ضرورت تھی اور اب میں اپنے مقام پر رہوں گا اور وہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا، بخدا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور آپ کا سرِ انور اپنے سینہ پر رکھ کر اسے تھام لیا اور آپ پر غنودگی سی طاری ہونے لگی اور آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکنے لگا۔ میں ایسا پسینہ کسی انسان کی پیشانی پر

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

نہیں دیکھا، پھر یہ پسینہ مبارک بہنے لگا اور میں اس سے زیادہ عمدہ خوشبو کسی چیز میں نہیں پائی، پس میں کہنے لگی جونہی آپ کو افاقہ ہوا میرے ماں باپ اور جان و گھر آپ پر مہربان ہوں آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ کیوں جاری ہے؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ! مومن کا نفس پسینہ میں نکلتا ہے اور کافر کی جان دونوں باچھوں سے گدھے کی طرح نکلتی ہے۔ پھر ہم لوگ گھبرا گئے اور اپنے گھر والوں کی طرف آدمی بھیجے، پس سب سے پہلا آدمی جو ہمارے پاس آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا، میرا بھائی تھا جسے میرے باپ نے میری طرف بھیجا تھا، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے آنے سے قبل وصال فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو اس لئے روک دیا تھا کہ اس وقت جبریل و میکائیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے، گویا آپ کو اختیار دیا جا رہا تھا، اور جب آپ کلام کرتے تو فرماتے نماز، نماز، تم ہمیشہ ایک دوسرے کے معاون رہو گے جب تک تم سب پڑھتے رہو گے نماز، نماز، گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ وصیت کرتے ہوئے جہان سے تشریف لے گئے کہ نماز نہیں چھوڑنا۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوموار کے دن چاشت اور عین دوپہر کے درمیانی وقت میں وصال فرمایا۔

حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ میں سوموار کے دن تنہا مصیبت نہیں دیکھی بلکہ بخدا! اس دن امت کو بہت مصائب ملے ہیں۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا تو لوگ ٹوٹ پڑے اور ان کے رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور فرشتوں نے دو کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لپیٹ دیا۔ لوگوں نے بہت اختلاف کیا: بعض نے آپ کی موت کو جھٹلایا اور بعض لوگ گونگے بن کر رہ گئے اور طویل مدت کے بعد بولنے لگے اور بعض کی حالت خلط ملط ہو گئی اور انہوں نے بغیر کسی بیان کے باتیں کرنا شروع کیں اور بعض اپنی عقول لے کر بیٹھ گئے اور دوسروں کو بھی بٹھا دیا۔

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے آپ کی موت کا انکار کیا اور حضرتِ علی رضی اللہ عنہ بیٹھنے والوں میں سے تھے اور حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گونگے ہو کر رہ گئے۔

مسلمانوں میں سے کسی ایک کا حال بھی حضرتِ ابوبکر اور حضرتِ عباس رضی اللہ عنہما جیسا نہیں تھا، اللہ تعالےٰ نے انہیں توفیق مرحمت فرمائی اور گفتار و کردار کی راستی بخشی اور لوگ حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قول سے بہت گھبرا گئے یہاں تک کہ حضرتِ عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کا ذائقہ چکھ لیا ہے اور آپ نے تمہیں اپنی موجودگی میں کہہ دیا تھا:۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ	تحقیق تو بھی فوت ہونیوالا ہے
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اور تحقیق وہ بھی مرنے والے
عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۔	ہیں، پھر تحقیق تم قیامت کے دن
	اپنے رب کے نزدیک جھگڑو گے،

اور حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی درانحالیکہ وہ بنو الحارث بن الخزرج کے ہاں تھے، وہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئے، آپ کی طرف دیکھا پھر آپ کی طرف دیکھا اور آپ پر جھک گئے، چوما اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ تعالےٰ آپ کو دو مرتبہ موت کا ذائقہ نہیں چکھائیگا۔ پس البتہ بخدا، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے ہیں پھر آپ لوگوں کی طرف آئے اور کہا اے لوگو! جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے پس بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے ہیں اور جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی عبادت کرتا ہے تو اس کا رب زندہ ہے، وہ کبھی نہیں مرے گا۔ فرمانِ الٰہی ہے:۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ	اور نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ	مگر رسول، تحقیق گذرے ہیں

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

اَفَاۡئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤى اَعۡقَابِكُمۡ۔ اس سے پہلے بہت پیغمبر، پس اگر وہ فوت ہو جائے یا قتل کیا جائے تو کیا تم پھر جاؤ گے اپنی ایڑیوں پر۔

گویا لوگوں نے اس دن سے پہلے یہ آیت نہیں سنی تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر داخل ہوئے درانحالیکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، ان کی ہچکی بندھی ہوئی تھی جیسے پانی سے بھرا ہوا گھڑا اچھلتا ہے اور انہوں نے اس کے باوجود قول وفعل میں صبر کا دامن نہ چھوڑا، پس وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئے اور آپ کے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹایا، آپ کی پیشانی اور رخساروں کو چوما، آپ کے چہرۂ اقدس پر ہاتھ پھیرا اور رونا شروع ہو گئے اور کہنے لگے میرے ماں باپ، جان اور گھر بار آپ پر قربان ہوں، آپ زندگی اور موت دونوں میں طاہر و پاکیزہ ہیں، آپ کے وصال سے وہ سلسلہ منقطع ہو گیا ہے جو دیگر انبیائے کرام سے منقطع نہیں ہوا تھا آپ ہر وصف سے بالاتر اور رونے دھونے سے برتر ہیں، آپ تسلی کا باعث ہو گئے، آپ کا جود و کرم سب کو عام ہے، اگر آپ کا وصال آپ کے اپنے ایثار سے نہ ہوتا تو ہم مر جاتے اور اگر ہمارے رونے سے کچھ ہو سکتا تو ہم آپ پر اپنی آنکھوں کا پانی خشک کر دیتے۔ بہرحال ہم جس چیز کو اپنے سے الگ نہیں کر سکتے وہ غم اور آپ کی یاد ہے جو ہمیشہ برقرار رہیں گے، اے اللہ! ہمارا یہ پیغام اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دے۔

اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت فرمائیں اور اپنے دل میں ہمارا خیال رکھیں، آپ اگر سکون کے اسباب مہیا نہ فرماتے تو وحشت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی اپنی جگہ سے نہ اٹھ سکتا۔ اے اللہ! تو اپنے نبی کی خدمت میں ہمارے یہ جذبات پہنچا دے اور ان کا فضل و کرم ہمارے شاملِ حال فرما، یہ ہے وہ جو ہماری

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

طاقت میں ہے اور یہی ہمارے جذبات و احساسات، خدا کرے کہ ہم رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوں، ہم اللہ سے امید کرتے ہیں کہ وہ ہماری خطاؤں کو نیکیوں میں تبدیل فرمائے گا اور ایمان کے ساتھ بارگاہِ نبوت میں شرفِ باریابی عطا فرمائے گا۔ خالقِ عالم کی ذاتِ گرامی ہی بہترین مسئول اور اعلیٰ ترین امیدوں کا ملجا و ماویٰ ہے، والحمد للہ رب العلمین۔

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب "مکاشفۃ القلوب" از افادات علامہ فہامہ امامِ ہمام حضرتِ امام غزالی رضی اللہ عنہ کا ترجمہ آج ۲ رجب المرجب ۱۳۹۶ھ کو پایۂ تکمیل کو پہنچا اللہ رب العلمین اس سعی کو قبول فرمائے، مترجم، ناشر اور محرک کو جزائے خیر عطا فرمائے،

آمین بجاہ سید المرسلین،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اعتذار

ناظرینِ کرام سے درخواست ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی کوتاہی پر مطلع ہوں تو ہمیں فوراً اطلاع دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جا سکے۔

(ادارہ)

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan

www.muftiakhtarrazakhan.com

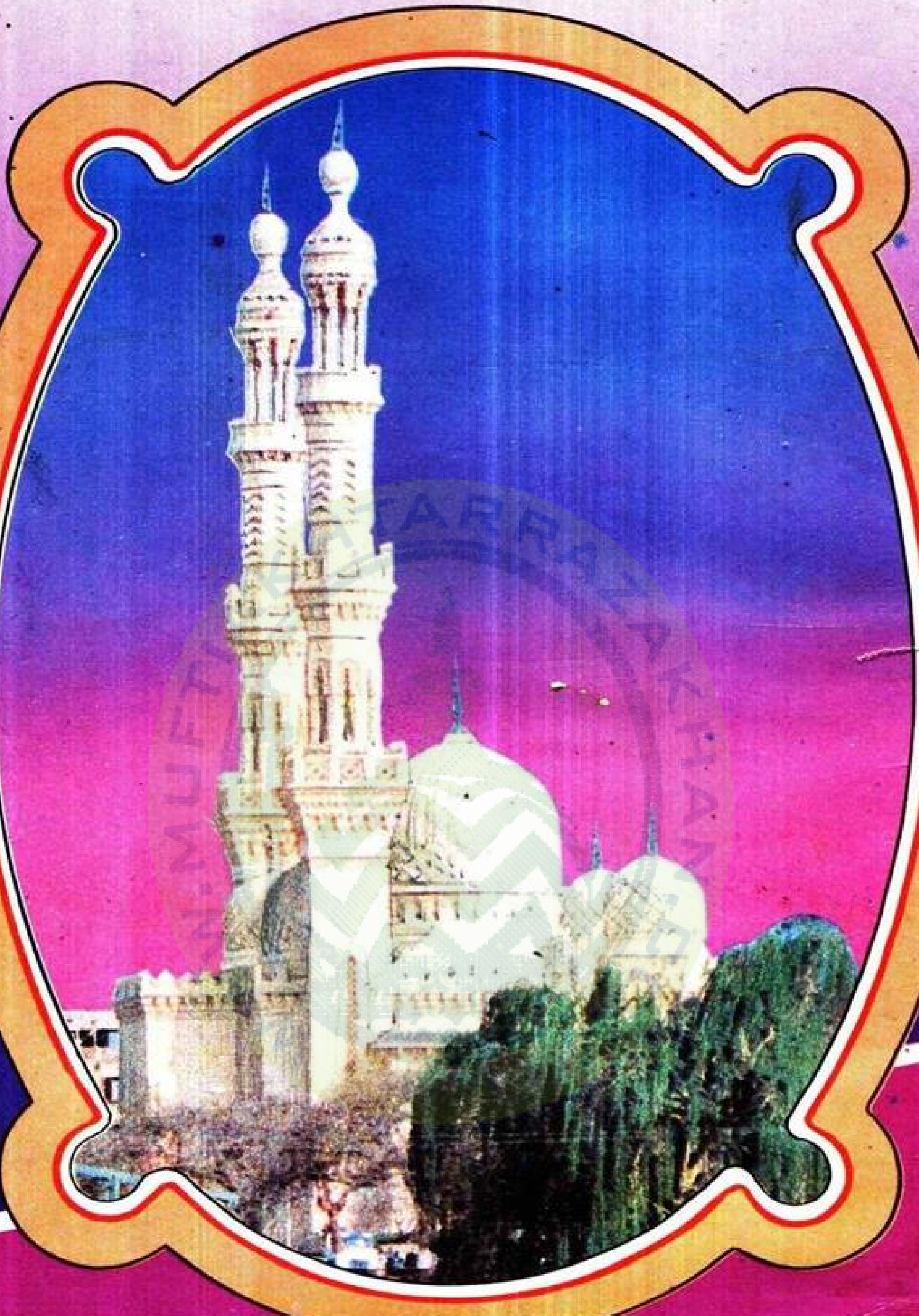

فاروقیہ بکڈپو دہلی ۶

100/=

Tajushshariah Foundation, Karachi, Pakistan